حدیث سیرت النبیؐ

علامہ عالم فقری

سیرت طیبہ پر بخاری شریف، مسلم شریف، سنن ابوداؤد
جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی احادیث کا مجموعہ

حدیث سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ عالم فقری

حسیب پبلشنگ ہاؤس

ایوانِ علم پلازہ، 18 اُردو بازار، لاہور فون: 042-37361444

اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق، مالک اور رزاق ہے

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حدیث سیرت النبی ﷺ
مؤلف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ علامہ عالم فقری
سال اشاعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۰۱۷
تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۰۰
طابع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اے۔ایس پرنٹرز لاہور
قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 1200 روپے

ملنے کا پتہ۔

شاکر پبلی کیشنز
38-اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

فہرست

دیباچہ

اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے کلام میں کہا ہے کہ وہی ذات اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور وہی ہر شے کا جاننے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے ساتھ ازل سے ابد تک ہے وہی اس کائنات کا خالق ہے اور اسی کی یہ شان ہے کہ یہ کاروان حیات رواں دواں ہے اس نے اس کرہ ارضی میں جن و انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ غرضیکہ وہی معبود برحق ہے اور تمام مخلوق پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور تعریف وتوصیف کرے۔ کیونکہ اس کائنات کی ہر چیز اس کی تسبیح میں محو ہے

اللہ تعالیٰ کا انسانیت پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے حضور ﷺ کو بنی نوع انسان کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے پیغمبر آخر الزماں بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور ﷺ کی زندگی انسانوں کے لئے روز آخر تک روز روشن کی طرح مشعل راہ ہے۔ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے حالات و واقعات احادیث کی کتب میں محفوظ ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پہلی صدی ہجری ہی میں شریعت مطہرہ کے احکام اور اسلام کی اشاعت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات کا سلسلہ جاری ہوا اسی زمانہ میں بعض حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات سُن کر ان کو اپنے پاس محفوظ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ایسے آئمہ کرام پیدا ہوئے کہ جنہوں نے احادیث کو کتب کی صورت میں جمع کیا۔ ان آئمہ کرام نے تدوین حدیث کے سلسلے میں انتہائی محنت اور مشقت کی ہے اس کے بعد انہوں نے روایت کو سندوں کے ساتھ اکٹھا کر کے کتابی صورت میں پیش کیا یہ احادیث اسلامی تعلیمات کا انمول اور لازوال خزانہ ہیں انہی احادیث کی کتب میں حضور ﷺ کے حالات کے بارے میں بھی روایات موجود ہیں جو سیرت النبی ﷺ کا بنیادی حصہ ہیں۔

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختلف کتب بھی تحریر کی گئی ہیں جن میں سیرت کے مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں مگر اس کتاب کی بھی اشد ضرورت تھی کہ صحاح ستہ کی ان احادیث کو یکجا کیا جائے لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے چند سال پہلے کام شروع کیا تھا اور احادیث کو سیرت کے مختلف موضوعات کے تحت جمع کرنا شروع کیا ان موضوعات میں مناقب، غزوات، وفود سے ملاقات اور آپ ﷺ کے وصال کے ابواب ہیں۔ اس کتاب میں صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے اور صحاح ستہ کی سیرت سے متعلقہ احادیث اس کتاب میں درج کر دی گئی ہیں اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۲۶ ستمبر ۲۰۱۶ علامہ عالم فقری

مناقب نبوت

نسب النبی ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَرِیْمَ ابْنَ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ وَقَالَ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کریم بن کریم بن کریم بن کریم اور وہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ہیں۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے آباء کی طرف منسوب فرمایا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یعنی خود آپ ﷺ نے اپنے آپ کو جدامجد عبدالمطلب کی طرف منسوب فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث ۷۴۲)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ کَیْفَ بِنَسَبِیْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَعَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّهُ فَاِنَّهُ کَانَ یُنَافِحُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ نے فرمایا میرے نسب کا کیا حال ہوگا۔ کیونکہ میرا اور ان کا نسب ملتا جلتا ہے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے نسب کو ان کے نسب سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔ اور عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور حسان بن ثابت کو سب وشتم کرنا شروع کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا حسان بن ثابت کو سب وشتم مت کرو کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی جانب سے مدافعت کیا کرتا تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۴۶)

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَآئَهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا عُمَارَةَ اَتَوَلَّیْتَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان کے پاس ایک شخص قیس سے آیا اور کہا اے ابوعمارہ یہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے کیا تم لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نہیں بھاگے تھے لیکن قوم میں سے جلد باز لوگوں نے جلدی کی۔ ہوازن نے ان پر تیراندازی شروع کر دی اور ابو سفیان بن حارث آپ کے سفید خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ فرماتے تھے میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۵۸)

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قِيْلَ لِلْبَرَاءِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا درآنحالیکہ میں سن رہا تھا کیا تم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا لیکن نبی اکرم ﷺ تو نہیں بھاگے تھے اور ہوازن کے لوگ تیرانداز تھے۔ انہوں نے ان پر تیراندازی کی وہ شکست کھا گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۵۹)

عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَّاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا۔ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو منتخب کیا بنوکنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۳۸)

عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم

میں سے مجھے منتخب کیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ٣٥٣٩)

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول ﷺ قریش بیٹھے۔ انہوں نے اپنے نسب کا تذکرہ کیا' توانہوں نے آپ ﷺ کی مثال کھجور کے ایک ایسے درخت کے ساتھ دی جو کسی ٹیلے پر ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سب سے بہترین گروہ میں پیدا کیا جو دونوں گروہوں میں سے بہتر ہوتا' پھر اس نے قبائل کو بہتر قرار دیا۔ ان میں سے مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان گھرانوں کو بہتر قرار دیا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانوں میں رکھا۔ میں شخصیت کے اعتبار سے ان میں سب سے بہتر ہوں اور گھرانوں کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ٣٥٤٠)

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوْا أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَّخَيْرِهِمْ نَفْسًا

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گویا وہ کوئی بات سن کر آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ پر سلامتی نازل ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں' جو عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا پھر اس نے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا' تو مجھے ان میں بہتر حصے میں رکھا' پھر انہیں قبائل میں تقسیم کیا' تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر اس نے ان کے بہترین گھرانے بنائے تو مجھے ان میں سب سے بہترین گھرانے میں رکھا اور سب سے بہترین شخصیت پیدا کیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ٣٥٤١)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا

وَاَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا اَيِسُوا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّي وَلَا فَخْرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے قیامت کے دن زمین سے نکلوں گا جب لوگوں کو مبعوث کیا جائے گا۔ میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ وفد کی شکل میں آئیں گے۔ میں ان کو خوشخبری دوں گا جب وہ مایوس ہو چکے ہوں گے' اور اس دن لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں اپنے ربّ کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۴۳)

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ہر ایک نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا' اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین کو شق کیا جائے گا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۴۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَّقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَّقَالَ اٰخَرُ فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَلَا فَخْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے' اور آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ان کے قریب ہوئے' تو

آپ ﷺ نے انہیں سنا کہ وہ آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی بات سنی' تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو خلیل بنایا ہے۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرا شخص بولا: اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلیم اور اس کی روح ہیں۔ ایک اور شخص بولا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو منتخب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور حیران ہونا بھی سنا کہ حضرت ابراہیم' اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح اور کلیم ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور وہ ایسے ہیں' یاد رکھنا! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن میں نے ''لواءحمد'' کو اٹھایا ہوگا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا' اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور سب سے پہلے میں جنت کی کنڈی کو کھٹکھٹاؤں گا' اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا' اور مجھے اس میں داخل کرے گا' اور میرے ساتھ غریب مسلمان ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخر کے ساتھ نہیں کہتا میں سب سے پہلے والوں اور سب بعد والوں میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۴۹)

ولادت باسعادت

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ وَرَفَعَتْ بِيْ اُمِّيْ عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا

مطلب بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن غنی نے قباث بن شیم جو بنو یعمر بن لیث سے تعلق رکھتا تھا' اس سے دریافت کیا: آپ بڑے ہیں یا اللہ کے رسول بڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول مجھ سے بڑے ہیں۔ ویسے میری پیدائش پہلے ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ اُس سال میری والدہ مجھے گود میں اٹھا کر کہیں لے گئی تھیں تو میں نے ان سب پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ جنہوں نے

ابرہہ کے لشکر پر حملہ کیا تھا اس کی حالت تبدیل ہو چکی تھی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۲)

اسم مبارک

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں کیونکہ یہ کتب قدیمہ میں موجود و معلوم ہیں میں محمد اور احمد ﷺ ہوں۔ میں ماحی ہوں میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ جزیرہ عرب سے کفر کو مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں سب لوگ میرے قدموں پر یعنی میرے قدموں کے پیچھے قیامت کے روز اکٹھے ہوں گے اور میں عاقب ہوں یعنی سب کے بعد آنے والا ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۴۷)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں وہ ماحی یعنی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں وہ حاشر یعنی اکٹھا کرنے والا ہوں کہ لوگوں کا حشر یعنی روزِ قیامت میرے بعد یعنی میری بعثت کے بعد ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۸۲)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَّقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَءُوفًا رَّحِيمًا

محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں وہ ماحی مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا اور میں وہ حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے دونوں قدموں میں ہوگا اور میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤف رحیم قرار دیا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۸۳)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَآءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے کئی صفاتی نام بتائے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں احمد ہوں "مقفی" ہوں۔ "حاشر" ہوں "نبی التوبہ" ہوں۔ "نبی الرحمہ" ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۸۵)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ

محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا' اور میں حاشر اکٹھا کرنے والا ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا' اور میں عاقب بعد میں آنے والا ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۷۶۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اسْمِہٖ وَ کُنْیَتِہٖ وَیُسَمِّیَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ وَقَدْ کَرِہَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَیْنَ اسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ کُنْیَتِہٖ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرے اور وہ "ابوالقاسم محمد" نام رکھے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۷۶۷)

رضاعت و پرورش

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ لَكَ فِیْ بِنْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْکِحُ قَالَ اَتُحِبِّیْنَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِیَۃٍ وَّاَحَبُّ مَنْ شَرِکَنِیْ فِیْكَ اُخْتِیْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِیْ قُلْتُ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَۃَ اُمِّ سَلَمَۃَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاهَا ثُوَیْبَۃُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّۃُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَۃَ

ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کی بنت سفیان حمنہ میں

نکاح کرنے کی خواہش ہے۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں۔ ام حبیبہ نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کریں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرتی ہے۔ ام حبیبہ نے کہا میں نے عرض کیا میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں اور مجھے محبوب ہے کہ آپ کی زوجیت میں جو شریک ہو وہ میری بہن ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا میں ام سلمہ کی بیٹی سے نکاح کروں گا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر میری گود میں پرورش پانے والی نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ مجھے اور زینب کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ پس مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔ لیث بن سعد نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے سند مذکور کے ساتھ بیان کیا اور بنت ابی سلمہ کا نام لیا اور کہا وہ دُرّہ بنت ابی سلمہ ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۹۷)

بکریاں چرانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعٰی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی بھی مبعوث فرمایا اس نے بکریاں چرائیں کیونکہ یہ دوسرے جانوروں سے کمزور بہت جلد فرمانبرداری کرنے والی اور جنت کے چوپایہ میں سے ہیں آپ کے اصحاب نے عرض کیا آپ بھی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا میں بھی قراریط پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا باوجود اس کے کہ آپ اکرم الخلق ہیں لیکن اپنے ربّ کے ساتھ اظہار تواضع کا یہ حال ہے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الاجارت حدیث ۲۱۱۲)

سفر شام کے حالات

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْیَاخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ وَلَا یَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَآءَ فَاَخَذَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْیَاخٌ مِّنْ قُرَیْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِیْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ یَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا یَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ وَّاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ

النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ قَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْئِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْئُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْئِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِذَا رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جناب ابوطالب شام تشریف لے گئے' تو وہاں قریش کے عمر رسیدہ افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے' جب یہ افراد ایک راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں نے اپنی سواریوں کے پالان کھول دیئے۔ راہب نکل کر ان کے پاس آیا۔ یہ حضرات پہلے بھی وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ کبھی نکل کر ان کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ پہلے کبھی ان پر توجہ دی تھی۔ یہ لوگ جب اپنے پالان کھول رہے تھے وہ ان کے درمیان میں سے گزرتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ قریش کے عمر رسیدہ افراد سے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا ہے؟ اس نے کہا: جب تم لوگ ٹیلے سے نیچے اتر رہے تھے' تو ہر پتھر اور ہر درخت سجدے میں چلا گیا تھا۔ یہ دونوں صرف کسی نبی ﷺ کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے مہر نبوت کی وجہ سے انہیں پہچان لیا ہے' جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح لگی ہوئی ہے۔ پھر وہ واپس گیا اس نے ان حضرات کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا' تو نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے اس راہب نے کہا: انہیں بلا کر لاؤ! جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ایک بادل نے سایہ کیا ہوا تھا جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ وہ پہلے ہی ایک درخت کے سائے میں جا چکے تھے' جب نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے' تو اس درخت کا سایہ نبی اکرم ﷺ پر ہو گیا' تو راہب بولا: اس درخت کے سائے کی طرف دیکھو! یہ ان پر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ راہب ان کے پاس رہا اور انہیں یہ قسم دیتا رہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روم میں

نہ جائیں کیونکہ رومیوں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو آپ ﷺ کو پہچان لیں گے' اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سات آدمی موجود تھے' جو روم سے آئے تھے۔ راہب نے ان لوگوں کا سامنا کیا اور دریافت کیا: تم لوگ کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ اس وجہ سے آئے ہیں کہ اس مہینے میں ایک نبی ﷺ نے تشریف لانا تھا' تو ہر راستے پر کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے' اور ہمیں تمہارے راستے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پیچھے کوئی ایسا شخص ہے' جو تم لوگوں سے بہتر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے راستے میں بھی ہو سکتے ہیں' تو راہب بولا تمہارا کیا خیال ہے' جس معاملے کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہتا ہو' تو کیا لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اس کو روک سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! تو راہب بولا: تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور ان کے ساتھ رہو! پھر اس راہب نے قریش کے بوڑھوں کو مخاطب کر کے کہا میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ میں سے ان کا سرپرست کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ابوطالب ہیں' پھر راہب ابوطالب کو واسطے دیتا رہا، یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو واپس کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راہب نے زادِراہ کے طور پر آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ روٹیاں اور زیتون کا تیل بھی پیش کیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۳)

نبوت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلَاثًا فَسَكَتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا میرا باپ کون ہے، فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر بکثرت فرمانے لگے جو چاہو مجھ سے پوچھو، آپ کی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل دوزانو بیٹھ گئے اور تین بار عرض کیا ہم خدا کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ لہٰذا اس بات پر آپ راضی ہو گئے اور خاموشی اختیار فرمائی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۹۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ

وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيّٖنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسے شخص کی ہے جس نے نہایت خوبصورت مکان بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اور لوگوں نے اس کے اردگرد پھرنا شروع کیا اور تعجب کرتے اور کہتے یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۵۰)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی کہ جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ مل نہیں جائیں اور وہ بتوں کی پوجا نہیں کریں گے اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۲۱۴۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ كُرْزٍ وَّاَبِيْ اَسِيْدٍ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں میرے بعد کوئی رسول یا کوئی نبی نہیں ہوگا راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات لوگوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ مبشرات باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مبشرات سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کو نظر آنے والے خواب یہ نبوت کا ایک جز ہیں۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۲۱۹۸)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ

محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا' اور میں حاشر اکٹھا کرنے والا ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا' اور میں عاقب بعد میں آنے والا ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۷۶۶)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ہر ایک نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا' اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین کو شق کیا جائے گا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۴۸)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰى ذِیْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَهُ وَرِجْلَهُ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهُ اَنْ لَّا يَزَالَ فِیْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم میرے پاس ان نبی کے پاس چلو اس کے۔ ساتھی نے کہا: تم نبی نہ کہو' کیونکہ اگر انہوں نے تمہیں' نبی کہتے ہوئے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی' پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ سے نو واضح نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جواب دیا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرا' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو' اس شخص کو قتل نہ کرو' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کے ساتھ قتل کیا جا سکتا ہے اور تم بے قصور شخص پر جھوٹا الزام لگا کر حاکم کے پاس نہ لے کر جاؤ' تاکہ وہ اسے قتل کر دے' تم جادو نہ کرو' سود نہ کھاؤ' پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ'

میدان جنگ سے فرار اختیار نہ کرو' بطور خاص تم لوگ اے یہودیو! تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔
راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا اور بولے: ہم یہ گواہی دیتے ہیں: آپ نبی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: پھر کیا وجہ ہے تم لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے؟
راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی' ہمیشہ ان کی اولاد میں سے نبی ہوں' ہمیں یہ اندیشہ ہے: اگر ہم نے آپ کی پیروی کی' تو یہودی ہمیں مروا دیں گے۔
(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۲۶۵۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسول ﷺ اللہ آپ کو نبوت کب ملی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔
(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۴۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جب مجھے مبعوث کیا گیا اور میں اسے اِس وقت بھی جانتا ہوں۔
(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۷)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ فِيْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتّٰى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک پیالے میں کھانا شروع کیا۔ صبح سے کھانا شروع کیا اور کھاتے ہوئے شام ہوگئی۔ لوگ باری' باری دس آدمی اٹھتے تھے۔ دس آدمی بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس میں اضافہ کیسے ہوا؟ تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کس بات پر حیران ہورہے ہو؟ اس میں اضافہ وہاں سے ہورہا تھا' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف اشارہ کرکے بتایا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۸)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ میں ایک مرتبہ ہم کسی گلی میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور جو بھی درخت آپ کے راستے میں آرہا تھا یہی کہہ رہا تھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام ہو۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنا دیا۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے۔ وہ ''تنا'' یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے اترے آپ ﷺ نے اسے دست مبارک لگایا تو اسے سکون آیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ آپ نبی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کی شاخ کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو کیا تم مان لو گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا تو وہ اپنے درخت سے ٹوٹ کر آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر گر گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا' تو وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ اِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ چٹان حرکت کرنے لگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید موجود ہیں۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۲۹)

عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَّأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۳۰)

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِي يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق عثمان ہے۔ راوی کہتے ہیں یعنی جنت میں (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۳۱)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے' اور میرا حواری' زبیر بن عوام ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۷۷)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُّ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے' اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو! کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا وہ دس لوگ کون ہیں' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں ان سے دریافت کیا گیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہوں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۹۰)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ اَوْ نُقَبَاءَ وَاُعْطِيتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَّسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کو سات نجیب دوست یا شاید یہ الفاظ ہیں ساتھی دیئے گئے ہیں اور مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں' میرے بیٹے (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ) جعفر، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۲۱)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَكْثَرُ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ وَحَذَّرَنَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهٖ اَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ مُنْذُ ذَرَاَ اللّٰهُ ذُرِّيَّةَ اٰدَمَ اَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَاَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا مَحَالَةَ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّاِنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَعْدِيْ فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّاِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِيْثُ يَمِيْنًا وَّيَعِيْثُ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا فَاِنِّيْ سَاَصِفُهٗ لَكُمْ صِفَةً لَّمْ يَصِفْهَا اِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِنَّهٗ يَبْدَاُ فَيَقُوْلُ اَنَا نَبِيٌّ وَّلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ثُمَّ يُثَنِّيْ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوْتُوْا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَّقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ وَّاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنَّ مَعَهٗ جَنَّةً وَّنَارًا فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهٖ فَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ وَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُوْنَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَعْرَابِيٍّ اَرَاَيْتَ اِنْ بَعَثْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاُمَّكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهٗ شَيْطَانَانِ فِيْ صُوْرَةِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَيَقُوْلَانِ يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَاِنَّهٗ رَبُّكَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يُّسَلَّطَ عَلٰى نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَيَقْتُلَهَا وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ حَتّٰى يُلْقٰى شِقَّتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَبْعَثُهُ الْاٰنَ ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ رَبًّا غَيْرِيْ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ وَيَقُوْلُ لَهُ الْخَبِيْثُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَاَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْتَ الدَّجَّالُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ بَعْدُ اَشَدَّ بَصِيْرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ

الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّاللّٰهِ مَا کُنَّا نُرٰی ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ قَالَ الْمُحَارِبِیُّ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ یَّاْمُرَ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَیَاْمُرَ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ یَّمُرَّ بِالْحَیِّ فَیُکَذِّبُوْنَهٗ فَلَا تَبْقٰی لَهُمْ سَائِمَةٌ اِلَّا هَلَکَتْ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ یَّمُرَّ بِالْحَیِّ فَیُصَدِّقُوْنَهٗ فَیَاْمُرَ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَیَاْمُرَ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ حَتّٰی تَرُوْحَ مَوَاشِیْهِمْ مِنْ یَّوْمِهِمْ ذٰلِكَ اَسْمَنَ مَا کَانَتْ وَاَعْظَمَهٗ وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهٗ ضُرُوْعًا وَّاِنَّهٗ لَا یَبْقٰی شَیْءٌ مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهٗ وَظَهَرَ عَلَیْهِ اِلَّا مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَا یَاْتِیْهِمَا مِنْ نَّقْبٍ مِّنْ نِقَابِهِمَا اِلَّا لَقِیَتْهُ الْمَلَآئِکَةُ بِالسُّیُوْفِ صَلْتَةً حَتّٰی یَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَیْبِ الْاَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا یَبْقٰی مُنَافِقٌ وَّلَا مُنَافِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَیْهِ فَتَنْفِی الْخَبَثَ مِنْهَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَیُدْعٰی ذٰلِكَ الْیَوْمُ یَوْمَ الْخَلَاصِ فَقَالَتْ اُمُّ شَرِیْكٍ بِنْتُ اَبِی الْعَکَرِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ یَوْمَئِذٍ قَلِیْلٌ وَجُلُّهُمْ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ وَاِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَیْنَمَا اِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ یُصَلِّیْ بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْ نَزَلَ عَلَیْهِمْ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ یَنْکُصُ یَمْشِی الْقَهْقَرٰی لِیَتَقَدَّمَ عِیْسٰی یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَیَضَعُ عِیْسٰی یَدَهٗ بَیْنَ کَتِفَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ اُقِیْمَتْ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ افْتَحُوا الْبَابَ فَیُفْتَحُ وَوَرَآئَهُ الدَّجَّالُ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ یَهُوْدِیٍّ کُلُّهُمْ ذُوْ سَیْفٍ مُّحَلًّی وَّسَاجٍ فَاِذَا نَظَرَ اِلَیْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ وَیَنْطَلِقُ هَارِبًا وَّیَقُوْلُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِیْ فِیْكَ ضَرْبَةً لَّنْ تَسْبِقَنِیْ بِهَا فَیُدْرِکُهٗ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِیِّ فَیَقْتُلُهٗ فَیَهْزِمُ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ فَلَا یَبْقٰی شَیْءٌ مِّمَّا خَلَقَ اللّٰهُ یَتَوَارٰی بِهٖ یَهُوْدِیٌّ اِلَّا اَنْطَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الشَّیْءَ لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةَ اِلَّا الْغَرْقَدَةَ فَاِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا تَنْطِقُ اِلَّا قَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ فَتَعَالَ اقْتُلْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَیَّامَهٗ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً السَّنَةُ کَنِصْفِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ کَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ کَالْجُمُعَةِ وَاٰخِرُ اَیَّامِهٖ کَالشَّرَرَةِ یُصْبِحُ اَحَدُکُمْ عَلٰی بَابِ الْمَدِیْنَةِ فَلَا یَبْلُغُ بَابَهَا الْاٰخَرَ حَتّٰی یُمْسِیَ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ الْقِصَارِ قَالَ تَقْدُرُوْنَ فِیْهَا الصَّلٰوةَ کَمَا تَقْدُرُوْنَهَا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الطِّوَالِ ثُمَّ صَلُّوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَکُوْنُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ اُمَّتِیْ حَکَمًا عَدْلًا وَّاِمَامًا مُّقْسِطًا یَدُقُّ الصَّلِیْبَ وَیَذْبَحُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا یُسْعٰی عَلٰی شَاةٍ وَّلَا بَعِیْرٍ وَّتُرْفَعُ الشَّحْنَآءُ وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ کُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَهٗ فِیْ فِی الْحَیَّةِ فَلَا تَضُرَّهٗ وَتُفِرَّ الْوَلِیْدَةُ الْاَسَدَ فَلَا یَضُرُّهَا

وَيَكُوْنَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُوْنُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللّٰهُ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا وَتَكُوْنُ الْأَرْضُ كَفَاثُوْرِ الْفِضَّةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ وَيَكُوْنَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ وَتَكُوْنَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا قِيْلَ لَهُ فَمَا يُغْلِي الثَّوْرَ قَالَ تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ يُصِيْبُ النَّاسَ فِيْهَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُوْلٰى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ فَلَا تَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قِيْلَ فَمَا يُعِيْشُ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَيُجْرٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُوْلُ يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ ﷺ کے خطبے کا زیادہ تر حصہ دجال کے بارے میں تھا، آپ ﷺ نے اس سے خبردار کیا، آپ ﷺ نے اس میں یہ ارشاد فرمایا۔

''جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا ہے اس کے بعد کوئی بھی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی علیہ السلام کو مبعوث کیا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے، میں آخری نبی ﷺ ہوں اور تم لوگ آخری امت ہو' تو وہ تمہارے درمیان ضرور ظاہر ہوگا، اگر وہ تمہارے درمیان اس وقت ظاہر ہوا جب میں بھی تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کا دفاع کروں گا، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو پھر ہر شخص کو اپنا دفاع خود کرنا ہوگا، اور میری طرف سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان نگہبان ہوگا، وہ شام اور عراق کے درمیان ''خلہ'' کے مقام سے ظاہر ہوگا، وہ دائیں طرف کے علاقے میں اور بائیں طرف کے علاقے میں فساد پھیلائے گا' تو اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا، میں تمہارے سامنے اس کی ایک ایسی صفت بیان کرنے لگا ہوں کہ وہ صفت مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی، وہ یہ کہ وہ اپنے دعوے کے آغاز میں کہے گا: میں نبی ہوں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) حالانکہ میرے بعد کوئی نبی ﷺ نہیں ہے، اس کے بعد وہ دجال یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں حالانکہ تم لوگ مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کرسکتے، وہ دجال کانا ہوگا حالانکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، اس کی

دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا پڑھا لکھا نہ ہو، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ اس کے ساتھ نام نہاد جنت اور جہنم ہوگی، اس کی جہنم درحقیقت جنت ہوگی اور اس کی جنت درحقیقت جہنم ہوگی، تو جس شخص کو اس کی جہنم کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرلے' تو وہ آگ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی، جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایسی ہوگئی تھی، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ کسی دیہاتی کو یہ کہے گا، اگر میں تمہارے لیے تمہارے ماں، باپ کو زندہ کردوں' تو کیا تم یہ اعتراف کرلو گے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں، وہ دیہاتی جواب دے گا ''جی ہاں'' تو دو شیطان اس کے ماں، باپ کی شکل اختیار کرکے اس دیہاتی کے سامنے آجائیں گے اور وہ دونوں اس سے یہ کہیں گے، اے میرے بیٹے! تم اس کی بات مان لو کیونکہ یہ تمہارا پروردگار ہے''۔

''نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس کی آزمائش میں یہ بات بھی ہوگی کہ اسے ایک شخص پر قابو دیا جائے گا' جسے وہ قتل کردے گا اور اسے آری کے ذریعے چیر دے گا یہاں تک کہ اسے دو ٹکڑوں میں کردے گا پھر وہ دجال یہ کہے گا، میرے اس بندے کو دیکھو، میں ابھی اسے دوبارہ زندہ کرتا ہوں لیکن یہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا پروردگار میرے علاوہ کوئی اور ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو پروردگار مانے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کرے گا' تو وہ خبیث دجال اس سے دریافت کرے گا تمہارا پروردگار کون ہے، وہ شخص جواب دے گا میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے، اللہ کی قسم! آج مجھے تمہارے بارے میں جتنی بصیرت حاصل ہے اتنی بصیرت کبھی بھی حاصل نہیں تھی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ ''جنت میں وہ شخص میری امت کے بلند ترین درجے پر فائز ہوگا''۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے لیکن جب ان کا وصال ہوگیا تو پھر ہم نے اپنی رائے تبدیل کی محاربی کہتے ہیں: اب ہم واپس حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کی طرف جاتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ بارش نازل کرے تو وہ بارش نازل کرنا شروع کردے گا اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ پھل اور سبزیاں اگائے' تو وہ پھل اور سبزیاں اگانے لگے گی، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ کسی قبیلے کے پاس سے گزرے گا وہ لوگ اسے جھٹلائیں گے تو ان کا ہر جانور مرجائے گا، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ کسی قبیلے کے پاس سے گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ بارش نازل کرے تو آسمان بارش نازل کرے گا، وہ زمین کو حکم دے گا کہ وہ پھل پھول اور سبزیاں اگائے' تو وہ سبزیاں اگائے گی، یہاں تک کہ ان لوگوں کے مویشی پہلے سے زیادہ

موٹے، تازے اور صحت مند ہو جائیں گے، ان کے تھنوں میں زیادہ دودھ آ جائے گا، دجال زمین پر موجود ہر علاقے سے گزرے گا اور وہاں غالب آ جائے گا، صرف مکہ اور مدینہ میں ایسا نہیں ہو سکے گا، وہ ان کے جس بھی راستے پر آئے گا وہاں فرشتے تلواریں سونت کر اس کے سامنے آ جائیں گے، یہاں تک کہ وہ سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ کرے گا' جو اس جگہ کے پاس ہے جہاں ''سبخہ'' ختم ہوتی ہے'۔ ''تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا یہاں رہنے والا ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کی طرف چلے جائیں گے تو مدینہ منورہ اپنے اندر موجود خبیث لوگوں کو اس طرح باہر نکال دے گا' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے، اس دن کو ''خلاصی'' کا دن قرار دیا جائے گا''۔

سیّدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس وقت بہت تھوڑے سے ہوں گے، ان کی زیادہ تر تعداد بیت المقدس میں ہوگی، ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا، ایک دن ان کا امام آگے بڑھ کر انہیں صبح کی نماز پڑھانے لگے گا اس دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان کے پاس نزول کریں گے تو امام الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگے گا تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دست مبارک اس امام کے دونوں کندھوں پر رکھیں گے اور اُسے فرمائیں گے، تم آگے ہو کر نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے لیے اقامت کہی گئی ہے، تو مسلمانوں کا امام ان لوگوں کو نماز پڑھائے گا، جب وہ نماز مکمل کر لے گا' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، دروازہ کھولو، وہ لوگ دروازہ کھولیں گے اس کے پرے دجال ہوگا، اس کے ساتھ ۷۰ ہزار یہودی ہوں گے' جن میں سے ہر ایک کے پاس آراستہ تلوار اور ساج ہوگا''۔

''جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا' تو یوں پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے، وہ خوفزدہ ہو کر بھاگے گا' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''میری ایک ضرب تمہیں ضرور لگنی ہے تم اس سے نہیں بچ سکتے'' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''لد'' کے مشرقی دروازے کے پاس اسے پکڑ لیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا، تو اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے اس میں سے جس بھی چیز کے پیچھے کوئی یہودی چھپے گا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو گویائی عطا کرے گا، ہر پتھر، ہر درخت، ہر دیوار، ہر جانور بولے گا، صرف غرقدہ ایسا نہیں کرے گا، کیونکہ یہ ان کا مخصوص درخت ہے''۔ وہ کلام نہیں کرے گا دیگر درخت اور پتھر یہ کہیں گے۔

''اے اللہ کے بندے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کر دو''۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

''دجال چالیس سال تک دنیا میں رہے گا، جن میں سے ایک سال نصف سال کے برابر ہوگا اور ایک سال ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک مہینہ ایک جمعے کے برابر ہوگا اور اس کے آخری ایام آگ کی چنگاری کی مانند ہوں گے یعنی جلدی رخصت ہو جائیں گے اس وقت یہ حالت ہوگی کہ کوئی شخص صبح کے وقت مدینے کے ایک دروازے پر ہوگا

اور مدینہ کے دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی شام ہو چکی ہو گی“۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم اس وقت بھی نماز اسی طرح ادا کرنے پر قادر ہو گے‘ جس طرح آج کے طویل دنوں میں اسے ادا کرنے پر قادر ہو، تو تم لوگ نماز پڑھ لیا کرنا“۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں عادل حکمران اور انصاف کرنے والے امام کے طور پر ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ختم کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، زکوٰۃ لینا ترک کر دیں گے، بکریوں اور اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں لی جائے گی لوگوں کے دلوں میں سے کینہ اور بغض اٹھا لیا جائے گا، ہر زہریلے جانور کا زہر ختم ہو جائے گا، یہاں تک کہ اگر کوئی بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈالے گا‘ تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہو گی، ایک بچی شیر کو بھگا دیا کرے گی، وہ شیر اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا، ریوڑ کے قریب بھیڑیے کی یہ حیثیت ہو گی جیسے وہ ریوڑ کا کتا ہوتا ہے، زمین سلامتی سے یوں بھر جائے گی‘ جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے، پوری دنیا میں ایک ہی دین ہو گا، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے گی، جنگ ختم ہو جائے گی، قریش کی حکومت ختم ہو جائے گی، زمین کی مثال چاندی کے طشت کی طرح ہو جائے گی، وہ یوں فصلیں اگائے گی‘ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اگایا کرتی تھی، یہاں تک کہ انگور کے ایک گچھے کو اگر ایک جماعت مل کر کھانے بیٹھے گی‘ تو وہ سب لوگ اس ایک گچھے سے سیر ہو جائیں گے، ایک جماعت مل کر ایک انار کھانے لگے گی‘ تو وہ ایک انار ان سب کے پیٹ کو بھر دے گا، ایک بیل اتنی، اتنی قیمت میں مل جائے گا اور ایک گھوڑا چند ایک درہم میں مل جائے گا“۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس وقت گھوڑے کی قیمت کم کیوں ہو گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ جنگ کے لیے کبھی اس پر سواری نہیں کی جائے گی“۔ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: بیل کی قیمت زیادہ کیوں ہو گی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیونکہ اس کے ذریعے کھیتی باڑی کا کام لیا جائے گا“۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ”دجال کے نکلنے سے پہلے کے تین سال انتہائی سخت ہوں گے‘ جس میں لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑے گا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا‘ تو وہ ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا‘ تو وہ اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی، پھر اگلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا‘ تو وہ دو تہائی بارش روکے گا اور زمین کو حکم دے گا‘ تو وہ دو تہائی پیداوار روک لے گی پھر تیسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا‘ تو وہ اپنی تمام بارش روک لے گا اور بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا، اور اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا‘ تو وہ اپنی تمام پیداوار روک لے گی اور اس میں کوئی بھی چیز پیدا نہیں ہو گی، ہر ایک جانور ہلاک ہو جائے گا سوائے اس کے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ زندہ رہے“۔

نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: اس وقت لوگ کیسے زندہ رہیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کلمات پڑھنا ان کے لیے کھانے کے قائم مقام ہوگا'' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔

شیخ ابوالحسن طنافسی کہتے ہیں: میں نے شیخ عبدالرحمن محاربی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔'' مناسب یہ ہے کہ یہ حدیث ہر استاد کو آنی چاہیے تا کہ وہ مدرسے میں ابتدائی طالبعلموں کو اس کی تعلیم دے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۴۰۷۷)

بعثت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر آپ ﷺ نے وصال فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام کا ماحاصل یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۳۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا اور مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اس حال میں قیام پذیر رہے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور دس سال بعد آپ کا وصال ہوا جبکہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ بعثت کے دن تیرہ سال مکہ

مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری بعثت سے پہلے' مکہ میں موجود ایک پتھر مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے میں آج بھی پہچانتا ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (بعثت کے بعد) مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا اور وصال کے وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۷۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں تیرہ برس تک نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ منورہ میں دس برس تک ہوتی رہی۔ وصال کے وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۷۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا ابْنَ اَخِيْ صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَنَافَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَخِيْ اُنَيْسٌ يَّمْدَحُهُ حَتّٰى غَلَبَهُ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَاِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ وَفِيْ حَدِيْثِهِ اَيْضًا فَقَالَ مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتْحِفْنِيْ بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ اے میرے بھتیجے! نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے ہی میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ میں نے دریافت کیا: آپ منہ

کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جس طرف اللہ تعالیٰ میرا منہ پھیر دیتا تھا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں پھر وہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے تو میرا بھائی انہیں اس کاہن کی تعریف کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اس کاہن کو اپنے جال میں اتار لیا۔ ہم نے شرط میں جیتے ہوئے اونٹوں کو اپنے اونٹوں کے ساتھ ملا لیا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کی۔ میں آپ کے پاس آیا اور سب سے پہلے میں نے ہی آپ کو اسلامی طریقے کے مطابق سلام کرتے ہوئے کہا' السلام علیک یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جواب دیا: وعلیک السلام' تم کون ہو؟ اس روایت میں یہ بھی ہے آپ نے دریافت کیا: تم کتنے عرصے سے یہاں ہو؟ میں نے عرض کی: میں پندرہ دن سے یہاں ہوں۔ اس میں یہ بھی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: آج رات مجھے ان کی ضیافت کا موقع دیں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۲۳۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْ شَبَابٍ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ فَقَالَ: لَا، لَا، فَقِيلَ لَهُ: فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ نَفْسِهِ، فَقَالَ: خَمْشًا هٰذِهِ شَرٌّ مِّنَ الْاُولَى، كَانَ عَبْدًا مَاْمُوْرًا بَلَّغَ مَا اُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ

عبداللہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ میں بنو ہاشم کے کچھ نوجوانوں کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے اپنے میں سے ایک نوجوان کو کہا کہ تم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو کیا نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کرتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ ان سے کہا گیا: ہوسکتا ہے نبی اکرم ﷺ پست آواز میں تلاوت کرتے ہوں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ارے بھائی یہ تو پہلے سے بھی زیادہ برا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ایک ایسے بندے تھے جنہیں حکم کا پابند کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان چیزوں کی تبلیغ کی جن کے ہمراہ آپ ﷺ کو مبعوث کیا گیا تھا باقی لوگوں کو چھوڑ کر آپ ﷺ نے ہم بنو ہاشم کو تین خصوصی چیزوں سے نوازا ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ کہ ہم صدقہ نہیں کھا سکتے اور یہ کہ ہم گدھے کی گھوڑی کے ساتھ جفتی نہ کرائیں۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۸۰۸)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ، وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ، وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ، وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میری امت میں بہترین زمانہ وہ ہے جب مجھے مبعوث کیا گیا، پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ، پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہوگا۔
راوی کہتے ہیں اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے' حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی وہ لوگ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے۔ وہ لوگ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں بنایا جائے گا۔ اور ان میں موٹا پا ظاہر ہوگا۔
(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث ۴۶۵۷)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّرَقَةَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اِنَّهٗ كَانَ صَدَّقَكَ وَلٰكِنَّهٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ هٰذَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ورقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بتایا کہ انہوں نے آپ کی تصدیق کی تھی اور آپ ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تھا تو انبیا کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ خواب میں دیکھایا گیا ہے۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس کے جسم پر دوسرا لباس ہوتا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الرویاء حدیث ۲۲۱۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ ﷺ نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور مدینہ منورہ میں دس برس قیام کیا جب آپ کا وصال ہوا تھا' تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جب مجھے مبعوث کیا گیا اور میں اسے اِس وقت بھی جانتا ہوں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۷)

وحی

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے۔ فرمایا کبھی گھنٹے یا گھڑیال کی آواز کی مانند اور یہ مجھ پر بہت گراں ہوتی ہے اور وحی کے منقطع ہونے سے پہلے جو اس نے کہا میں یاد کر لیتا ہوں۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے سخت سردیوں کے دنوں میں آپ پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ کی پیشانی مبارکہ سے پسینہ بکثرت بہہ رہا ہوتا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ۲)

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ

الْاِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَاَبُوْ صَالِحٍ وَّتَابَعَهٗ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَّقَالَ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے جس وحی سے ابتدا کی گئی وہ اچھے خواب ہوتے تھے جو بھی خواب دیکھتے صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا پھر آپ کو خلوت محبوب ہوتی گئی اور غار حرا میں گھر واپس آنے سے پہلے کئی راتیں دین ابراہیمی کے مطابق عبادت میں بسر کرتے اور اس کا خرچہ لے جاتے۔ پھر جب وہ ختم ہو جاتا تو حضرت خدیجہ کے پاس آتے تو خرچہ لے جاتے حتیٰ کہ آپ غار حرا میں تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھئے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرماتے ہیں فرشتے نے مجھے اس زور سے دبوچا کہ میری طاقت برداشت انتہا کو پہنچ گئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھئے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر فرشتے نے دوبارہ اس زور سے دبایا کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھئے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر اس نے تیسری دفعہ مجھے پکڑا اور دبوچا پھر مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھئے اور تمہارا رب نہایت عزتوں والا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان آیات یا قصہ کے ساتھ واپس لوٹے کہ آپ کا قلب اطہر کانپ رہا تھا۔ آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور دو دفعہ فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اوڑھا دیا حتیٰ کہ آپ سے وہ خوف جاتا رہا۔ اور حضرت خدیجہ کو تمام واقعہ بیان کر دیا اور فرمایا میں اپنی جان پر خوف محسوس کرتا ہوں۔ حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز نہیں بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ضعیفوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کیلئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں مصائب و آلام آنے پر

آپ مدد فرماتے ہیں اور حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے اور ایام جاہلیت میں وہ نصرانی ہو گئے تھے۔ اور عبرانی میں کتاب لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ عبرانی میں انجیل سے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا لکھتے اور ورقہ بن نوفل معمر اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہ نے کہا اے میرے چچا زاد اپنے بھتیجے یعنی محمد ﷺ کی بات سنو، ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا سب بیان کر دیا۔ ورقہ نے آپ سے کہا یہی وہ ناموس وحی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا۔ کاش کہ میں ایام دعوت میں جوان ہوتا کاش میں زندہ رہتا جب آپ کو آپ کی قوم مکہ بدر کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ مجھے نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا ہاں جو حکم یا پیغام آپ لے کر آئے جو بھی کوئی یہ پیغام لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی اگر میں تمہارے نکالے جانے کے دن کو پاؤں تو تمہاری پوری قوت سے مدد کروں گا اور پھر اس کے بعد جلدی ہی ورقہ بن نوفل انتقال کر گئے اور وحی کا آنا کچھ مدت کے لئے بند ہو گیا۔

ابن شہاب ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جابر وحی کے منقطع ہونے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک دفعہ جا رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے اپنی آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ جس کو دیکھ کر میں خوفزدہ ہو گیا۔ اور میں گھر واپس آ گیا اور کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ اے کمبل پوش نبی ﷺ کھڑے ہو جاؤ اور قوم کو ڈر سناؤ، اپنے ربّ کی عظمت بیان کرو، اپنے لباس کو پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو پھر وحی بہت تیز اور متواتر آنے لگی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَنَا اُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ) قَالَ جَمْعُهٗ لَكَ فِيْ صَدْرِكَ وَتَقْرَاَهٗ (فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ (ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَاَهٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضرت ابن عباس اللہ عزوجل کے اس قول (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

لِتَعْجَلَ بِه) وحی کے یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو، کے متعلق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے وقت سخت مشقت اٹھاتے تھے اور اس مشقت میں سے یہ بھی تھا کہ آپ کے لبان مبارک حرکت کرتے رہتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے سعید میں تجھے ایسے ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹ مبارک کو ہلاتے تھے اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ایسے ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح عبداللہ بن عباس نے اپنے دونوں ہونٹ ہلا کر دکھائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یا رسول اللہ ﷺ وحی کے یاد کرنے کی جلدی میں اپنے لبوں کو زیادہ حرکت نہ دیا کرو۔ بیشک اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں تمہارے سینے میں قرآن کا محفوظ کر دینا اور اس کو تمہارا پڑھنا پھر جب ہم پڑھ لیں تو پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔ ابن عباس کہتے ہیں یعنی قرآن کو سنو اور چپ رہو۔ پھر ان کی باریکیوں کا ظاہر کرنا بھی بلاشک ہمارا ذمہ ہے۔ پھر بلاشبہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جب بھی حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے آپ نہایت توجہ سے سماعت فرماتے اور جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تو نبی اکرم ﷺ اس کو ایسے پڑھتے جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو پڑھا تھا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے سخی تھے اور ماہ رمضان میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو غیر معمولی سخی ہوتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ماہِ رمضان میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور قرآن مقدس کا دور کرتے اور رسول اللہ ﷺ بھلائی میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَاْتِيْنِي الْمَلَكُ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ اَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہر وحی میں فرشتہ آتا ہے کبھی کبھی گھنٹی کی آواز کی مثل آتی ہے اور فرشتہ مجھ سے جدا ہوتا ہے حالانکہ جو کچھ اس نے کہا ہوتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں' اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے اور

کبھی کبھی میرے سامنے فرشتہ بصورت آدمی آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے جو وہ کہتا ہے میں وہ یاد کر لیتا ہوں۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب بدء الخلق حدیث ۴۵۰)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ وَّهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْ مَرَّ الْيَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ مَا رَاْيُكُمْ اِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْئٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک دفعہ میں انصار کی کھیتی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا اور آپ ﷺ کھجور کی ایک چھڑی عصاء سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی جارہے ہیں بعض نے بعض سے کہا: آپ سے روم کے متعلق پوچھو بعض نے کہا نہ پوچھو بعض نے کہا تمہیں آپ کی طرف سے کیا تردد ہے۔ خطابی کی روایت جس کو امام بخاری نے صحیح اور اس روایت کی مطابقت سے واضح المعنی کیا اور یہ ہے تمہیں آپ سے کیا حاجت ہے بعض نے کہا آپ تمہارے سامنے وہ چیز ذکر نہ کردیں جس کو تم ناپسند سمجھو۔ یعنی اگر آپ نے روم کے متعلق کچھ نہ کہا تو وہ تمہارے لئے ناپسند ہے کیونکہ یہ آپ کی نبوت پر دلیل ہے۔ انہوں نے کہا آپ سے دریافت کرو۔ تو انہوں نے آپ سے روم کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے اور ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جان لیا آپ پر وحی نازل ہورہی ہے۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: یہ تم سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ فرماؤ روح کی معرفت اللہ کی شان ہے کسی دوسرے کی یہ شان نہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الصوم حدیث ۱۸۴۱)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ)

الْاٰيَاتِ اِلٰى قَوْلِهٖ (عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيْجَةَ اَيْ خَدِيْجَةُ مَا لِيْ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخِيْ اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا اُوْذِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ حَيًّا اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچی خوابوں سے ہوئی جو بھی آپ خواب دیکھتے صبح روشن کی طرح واضح ہوجاتا پھر آپ کو تنہائی پسند آئی اور غار حرا میں چلے گئے اور اس میں عبادت کرتے ۔عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما یا اس سے نچلے درجے کے راوی نے کہا تَحَنُّث کا معنی ہے اپنے گھر کی طرف لوٹنے سے پہلے غار حرا میں متعدد راتیں عبادت کرتے تھے اور اس کیلئے خرچہ لے جاتے تھے۔جب خرچہ ختم ہوجاتا پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور عبادت کیلئے پہلے کی مثل خرچہ لے جاتے۔اور جب سال گزر گیا حتیٰ کہ آپ کے پاس اچانک وحی آئی درآنحالیکہ آپ غار حرا میں تھے۔آپ کے پاس فرشتہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آیا اور کہا پڑھیے۔رسول ﷺ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔آپ نے فرمایا اس فرشتے نے مجھے پکڑا اور زور سے دبایا، حتیٰ کہ اس نے اپنی انتہائی قوت صرف کردی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس فرشتے نے مجھے پکڑا اور اس زور سے دبایا کہ اپنی پوری قوت صرف کردی۔پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑا اور اس زور سے دبایا کہ اپنی انتہائی قوت صرف کردی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔ (علق ۱۔۵)۔رسول اللہ ﷺ یہ آیات لے کر واپس لوٹے اور خوف کی وجہ سے آپ کے کندھے اور گردن کے درمیان کا گوشت کانپ رہا تھا یعنی خائف مضطرب تھے حتیٰ کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا

مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔ تو انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ حتیٰ کہ آپ سے گھبراہٹ جاتی رہی۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰ مجھے کیا ہو گیا بخدا مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ آپ خوش رہیں۔ بخدا اللہ عزوجل آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ بخدا آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں کمزور اور یتیموں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کیلئے کماتے ہیں یعنی وہ عطا کرتے ہیں جو وہ کسی کے پاس نہیں پاتے اور مہمان نوازی فرماتے ہیں، حق حادثات پر لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ وہ ام المومنین کے چچا کے بیٹے تھے۔ انہوں نے جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ وہ عربی لکھا کرتے تھے اور انجیل سے جو اللہ عزوجل کے ہاں لکھنا منظور تھا عربی میں لکھا کرتے تھے اور وہ بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے چچا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ بن نوفل نے کہا اے میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جو دیکھا وہ ورقہ بن نوفل کو بتا دیا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا یہ وہی ناموس یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے تھے۔ کاش کہ میں اس وقت جوان ہوتا اور میں اس وقت زندہ ہوتا۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل نے ایک حرف ذکر کیا وہ یہ کہ تمہاری قوم تمہیں مکہ سے نکال دے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھے مکہ مکرمہ سے نکالیں گے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا جی جہاں جو بھی شخص یہ خبر لایا ہے جیسی خبر آپ لائے ہیں پس اس کو اذیت دی گئی مراد وحی کا نزول اگر مجھ کو آپ کے اخراج کے زمانہ نے پالیا تو میں آپ کی نہایت قوت والی مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ورقہ بن نوفل وفات پا گئے اور وحی رک گئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ غمگین ہو گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۴۰۷۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآئَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْهُ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ) قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَهِيَ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حالانکہ آپ وحی کے رک جانے کے متعلق بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنے بیان اقدس میں فرمایا ایک دفعہ میں چل رہا تھا۔ آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنی نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں ایک فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا اور واپس آ گیا۔ میں نے گھبرا کر کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔

تو انہوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیات مقدسہ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ۔ نازل ہوئیں۔ ابوسلمہ نے کہا ''رجز'' وہ بت ہیں جن کی اہل جاہلیت عبادت کرتے تھے۔ راوی نے کہا پھر متواتر وحی آنے لگی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۵)

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ)

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچی خوابوں سے ہوئی۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا ''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔''

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچی خوابوں سے ہوئی۔ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا ''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔'' (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۷)

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَّاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّیْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد ﷺ کو کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا تو میں ضرور ان کی گردن کچل دوں گا۔ یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر اس نے ایسا کیا تو اس کو عذاب کے فرشتے پکڑ لیں گے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۹)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ قِيْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ هَلْ يَاْتِی الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهٖ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَاْتِی الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَّاِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرَةِ اَكَلَتْ حَتّٰى

إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَّنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے تم پر زیادہ خوف اس چیز کا ہے جو اللہ عز وجل تمہارے لئے زمین کی برکات نکالے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ زمین کی برکات کیا ہیں۔ فرمایا دنیا کی رونق، حسن اور خوبصورتی یعنی زینت آپ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا خیر شر کو لائے گی یعنی کیا نعمت عقوبت ہو جائے گی نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا اور فرمایا، سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا حضور میں حاضر ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے جب آپ کا سکوت دیکھا اور گمان کیا کہ اس نے آپ کو غضبناک کیا ہے تو ہم نے اس کو ملامت کی جس وقت یہ ظاہر ہوا تو ہم نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا خیر صرف خیر کو ہی لاتی ہے۔ بلاشبہ یہ مال یا ترکاری، سبزی کی طرح دیکھنے میں سرسبز و شاداب اور چکھنے میں میٹھا ہے۔ اور جو کچھ موسم ربیع اگاتا ہے۔ یہ اسناد مجاز ہے حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی اگانے والا ہے زیادہ کھانے والے چوپائے کو ہلاک کر دیتا ہے یا وہ ہلاکت کے قریب ہو جاتا ہے مگر سبزہ کو کھانے والا جو اس کو کھائے۔ حتیٰ کہ جب اس کی دونوں جانب دراز ہو جاتی یعنی سیر ہونے سے بھر جاتی ہیں سورج کے سامنے آتا ہے اور اس کی گرمی سے گرم ہوتا اور جو اس نے کھایا ہے وہ نکل جاتا ہے جگالی کرتا ہے لید اور پیشاب کرتا ہے پھر لوٹ آتا ہے اور کھاتا ہے۔ اور یہ مال رغبت اور اس کی طرف میلان میں میٹھا ہے جو کہ اس کو اپنے حق کے ساتھ لے اور حق کے ساتھ اس کو خرچ کرے تو یہ مال بہترین مددگار ہے۔ جو اس کو ناحق لے وہ اس چوپائے کی مثل ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۶۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ يَأْتِيْ حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهٗ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) حَتّٰى بَلَغَ (عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا

خَدِيجَةُ مَا لِيْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ لَهٗ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ اَخُوْ اَبِيهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيجَةُ اَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ اَخِي مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهٗ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (فَالِقُ الْاِصْبَاحِ) ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو وحی کے آغاز میں سب سے پہلے سچے خواب دکھائے گئے جو آپ نیند کے دوران دیکھتے تھے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی مانند پورا ہو جاتا تھا۔ آپ غارِ حرا تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہاں عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے ساتھ سامان لے جایا کرتے تھے پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے تھے پھر وہ اتنا ہی اور سامان آپ کو تیار کر کے دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق یعنی فرشتہ یا قرآن آ گیا۔

آپ غارِ حرا میں موجود تھے۔ فرشتہ آپ کے پاس آیا اور بولا۔ آپ پڑھیے، نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت ہوئی' پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور پھر بولا: آپ پڑھیے، میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے پھر مجھے پکڑ کر دوسری دفعہ دبایا تو مجھے اس سے مشقت ہوئی۔ اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: پڑھیے، میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا اور اس نے مجھے پھر پکڑ لیا اور تیسری مرتبہ مجھے پھر دبایا یہاں تک کہ مجھے مشقت ہوئی اس نے مجھے چھوڑا اور بولا: ''اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے۔''

امام بخاری ﷺبیان کرتے ہیں: یہ آیت یہاں تک ہے: ''اس نے انسان کو ان چیزوں کا علم عطا کیا ہے' جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے واپس آئے تو آپ گھبرائے ہوئے تھے۔ آپ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو۔ مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اوڑھنے کے لیے کچھ دیا آپ کی کیفیت کچھ ٹھیک ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! میرے ساتھ کیا ہوا ہے پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے اس بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہرگز نہیں! آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، سچی بات کہتے ہیں، پریشان شخص کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد تھے۔ ان کے والد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائیت اختیار کر چکے تھے۔ انہوں نے انجیل کو عربی زبان میں نوٹ کیا ہوا تھا۔ اتنا حصہ جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ یہ بوڑھے آدمی تھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: آپ سنیئے! آپ کے چچا زاد کیا کہتے ہیں۔ ورقہ نے کہا: اے میرے چچا زاد! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنا مشاہدہ انہیں بتایا تو ورقہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو یہاں سے نکال دے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا: جی ہاں! جس شخص کو بھی آپ کی مانند نعمت ادا کی گئی اس کے ساتھ دشمنی رکھی گئی اور اگر مجھے وہ وقت مل گیا تو میں آپ کی زبردست مدد کروں گا۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کی آمد کا سلسلہ رک گیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ غمگین ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک جو روایت پہنچی ہے اس سے پتہ چلتا ہے: نبی اکرم ﷺ اتنے غمگین ہو گئے کہ آپ کئی مرتبہ تشریف لے جاتے تھے اور پہاڑ پر چڑھ جاتے تھے تاکہ خود کو وہاں سے نیچے گرا لیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آ جاتے اور بولتے: اے محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اس بات سے نبی اکرم ﷺ کو سکون آ جاتا اور آپ کا دل مطمئن ہو جاتا پھر آپ واپس تشریف لے آتے جب وحی کے رک جانے کا سلسلہ طویل ہو گیا تو ایک مرتبہ آپ اس طرح تشریف لے کر گئے۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے۔ انہوں نے آپ سے یہی بات کہی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''فالق الاصباح'' یہ ہے کہ دن کے وقت سورج کے ذریعے روشنی

دینا اور رات کے وقت چاند کے ذریعے روشنی دینا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۶۹)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآئَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ اُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَآئَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيْجَةَ اَيْ خَدِيْجَةُ مَا لِيْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ قَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا وَّاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخِيْ اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا يَّا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وحی کے آغاز میں، سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کو سچے خواب دِکھائے گئے تھے۔ آپ ﷺ جو بھی بات خواب میں دیکھتے' وہ اگلے دن سامنے آ جاتی۔ پھر آپ ﷺ کی طبیعت تنہائی کی طرف مائل کر دی گئی۔ آپ ﷺ گھر واپس آئے بغیر کئی کئی دن تک غارِ حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے' اس دوران کھانے پینے کا سامان آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتا تھا پھر کئی دن بعد آپ ﷺ واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے اور وہ مزید سامان تیار کر دیتی تھیں یہی معمول جاری رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس حق یعنی قرآن آ گیا۔ آپ ﷺ غارِ حرا میں موجود تھے کہ فرشتہ آیا اور بولا ''پڑھیے!'' نبی اکرم ﷺ

فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا' میں نہیں پڑھوں گا۔'' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس نے مجھے پکڑ کے گلے لگا کے زور سے دبایا اور پھر چھوڑ کے بولا' پڑھیے!'' میں نے اس سے دوبارہ کہا ''میں نہیں پڑھوں گا۔'' اس فرشتے نے دوبارہ مجھے گلے لگا کے زور سے دبایا اور پھر چھوڑ کے بولا ''پڑھیے!'' میں نے پھر کہا ''میں نہیں پڑھوں گا'' اس نے تیسری مرتبہ پھر مجھے گلے لگا کے زور سے دبایا اور بولا: ''پڑھیے! اپنے اس پروردگار کے نام کی برکت کے ساتھ جس نے پیدا کیا' وہ پروردگار جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔'' ام المؤمنین فرماتی ہیں پھر نبی اکرم ﷺ غارِ حرا سے واپس روانہ ہوئے تو وحی کے نزول کی شدت کی وجہ سے آپ کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی۔ جب آپ ﷺ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ''مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو'' ''مجھے کچھ اوڑھنے کے لئے دو''۔ پھر جب آپ کی طبیعت پُرسکون ہوئی' تو آپ نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا ماجرا سنایا' اور کہا: ''مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہرگز نہیں' اللہ کی قسم' اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوائی کا شکار نہیں ہونے دے گا' کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں' محتاجوں کی حاجت روائی کرتے ہیں' مہمان نواز ہیں اور حادثات میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں''۔ اس کے بعد سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا' آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی' ورقہ بن نوفل' کے پاس لے گئیں۔ یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے پاس انجیل کا کچھ حصہ' عبرانی زبان میں' تحریری شکل میں محفوظ تھا۔ اس وقت ورقہ نہایت عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: ''اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سنیئے''۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ''بھتیجے آپ کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا ہے؟'' آپ ﷺ نے انہیں سارا ماجرا سنایا' یہ سن کر ورقہ بولے: 'یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ اے کاش! میں اب جوان ہوتا' اور کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ ﷺ کی قوم' آپ ﷺ کو آپ کے آبائی وطن سے نکلنے پر مجبور کر دے گی''۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا یہ لوگ مجھے مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیں گے''۔ ورقہ نے کہا: ''جی ہاں! آپ کی طرح' جب کبھی کوئی بھی نبی اللہ کا پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس آیا تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دے گی تو آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا''۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس واقعہ کے بعد وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ایک اور روایت کے مطابق حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما وحی کے نزول کے انقطاع کا ذکر کرتے ہوئے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''ایک دن میں کہیں جا رہا تھا کہ اسی دوران آسمان کی طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو جو فرشتہ غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا' وہی فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا

دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور وہیں سے گھر واپس آ گیا۔ گھر واپس آ کر میں نے خدیجہ سے کہا مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو خدیجہ نے مجھے چادر اوڑھنے کے لیے دی جو میں نے اوڑھ لی اسی وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۃ المدثر کی یہ آیات مبارکہ بطور) وحی نازل فرمائیں۔ ''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور لوگوں کو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈراؤ' اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو' اپنا لباس پاک وصاف رکھو اور بتوں سے دور رہو''۔ اس کے بعد وحی کے نزول کا سلسلہ شروع ہو گیا''۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۴۱۱)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَبْكِيْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کی بات ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا' میرے ساتھ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہاں چلو! ہم ان سے مل کے آتے ہیں۔ جیسے نبی اکرم ﷺ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے تو سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ میں اس وجہ سے نہیں رو رہی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ اللہ کی بارگاہ اس کیلئے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لیے رو رہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں صاحبان کو بھی آزردہ کر دیا اور وہ دونوں صاحبان بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۱۹۴)

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَتْهُ السَّكِيْنَةُ، فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ، فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ اَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اُكْتُبْ فَكَتَبْتُ فِيْ كَتِفٍ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) (النساء: 95) (وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (النساء: 95) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ، فَقَامَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَمَّا سَمِعَ فَضِيْلَةَ الْمُجَاهِدِيْنَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا قَضٰى كَلَامَهُ غَشِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِيْنَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقْلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ، كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ يَا زَيْدُ فَقَرَأْتُ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النساء: 95)، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95) الْآيَةَ كُلَّهَا، قَالَ زَيْدٌ: فَأَنْزَلَهَا اللهُ وَحْدَهَا، فَأَلْحَقْتُهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَتِفٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسے دوران آپ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی، نبی اکرم ﷺ کا زانوں مبارک اس وقت میرے زانوں پر تھا، تو میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کے زانوں سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں پائی تھی یعنی اس وقت آپ کے زانوں کا وزن انتہائی زیادہ ہوگیا جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لکھو! تو میں نے کسی جانور کے کندھے کی ہڈی پر لکھا

''مومنوں میں سے جہاد میں حصّہ نہ لینے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں''۔

اسے آیت کے آخر تک تحریر کیا، حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ ایک نابینا شخص تھے، جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت سنی، تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مومنوں میں سے جو لوگ جہاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ان کا کیا ہو گا؟ جب ان کی بات ختم ہوئی، تو نبی اکرم ﷺ پر وہی کیفیت طاری ہوئی، آپ ﷺ کا زانوں میرے زانوں پر تھا، میں نے دوسری مرتبہ آپ ﷺ کے زانوں کا وزن محسوس کیا، جس طرح پہلی مرتبہ محسوس کیا تھا، جب آپ کی کیفیت ختم ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''مومنین میں سے بیٹھے رہنے والے یعنی جہاد میں حصّہ نہ لینے والے برابر نہیں ہیں'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''

اس کے بعد پوری آیت ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ الگ، الگ نازل کیے تھے، میں نے پھر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ شامل کر دیا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں گویا اس وقت بھی اس کندھے کی ہڈی کے اندر سوراخ کی جگہ دیکھ رہا ہوں۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۰۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا (قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کچھ چیزیں کھایا کرتے ہیں اور کچھ کو ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے ترک کر دیتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو معبوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی، تو انہوں نے کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دے دیا، تو جسے انہوں نے حلال قرار دیا، وہ حلال ہے

اور جسے انہوں نے حرام قرار دیا، وہ حرام ہے، اور جس کے بارے میں انہوں نے خاموشی اختیار کی، تو یہ درگزر کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی: ''تم یہ فرما دو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے، تو اس میں، میں کسی ایسی چیز کو حرام نہیں پاتا'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۸۰۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ، سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا، فَيُصْعَقُونَ، فَلَا يَزَالُونَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ، حَتّٰى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: الْحَقَّ، فَيَقُولُونَ: الْحَقَّ، الْحَقَّ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ وحی سے متعلق کلام کرتا ہے تو آسمان والے اسے سنتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں تو ان کے دلوں کی کچھ کیفیت ٹھیک ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام! تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے! تو وہ سب یہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' حق فرمایا ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۴۷۳۸)

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِي فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَتَقَبَّلْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتّٰى أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ (وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ) إِلٰى قَوْلِهِ (ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ) قَالَ أَبُو الْيَسَرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاتون کھجوریں خریدنے کے لیے میرے پاس آئی تو میں نے اس سے کہا: گھر کے اندر اس سے زیادہ اچھی کھجوریں پڑی ہوئی ہیں، تو وہ میرے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی، میں اس کی طرف بڑھا اور میں نے اس کا بوسہ لے لیا، پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعے کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! توبہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتانا' لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اپنی

ذات پر پردہ رکھو! اور توبہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو بتانا' لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا اور میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ کے سامنے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ کی راہ میں جانے والے شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، یہاں تک ابوالیسر نے یہ آرزو کی کہ کاش وہ اسی وقت اسلام لائے ہوتے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ جہنمی ہیں۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خاصی دیر تک اپنے سر کو جھکائے رکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی طرف یہ وحی نازل کی گئی۔

''دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ان کے لیے ہے' جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔'' حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے یہ آیت میرے سامنے تلاوت کی' تو آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! یہ حکم اس کے لیے مخصوص ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سب کے لیے عام ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۳۰۴۰)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ - لأَصَابِعِ يَدَيْهِ - أَنْ لاَ آتِيَكَ وَلاَ آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لاَ أَعْقِلُ شَيْئًا إِلاَّ مَا عَلَّمَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالإِسْلاَمِ. قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الإِسْلاَمِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ.

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں آپ کی خدمت میں اس وقت تک حاضر نہیں ہوا' جب تک میں نے ان کی تعداد میں یہ حلف نہیں اُٹھایا انہوں نے اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی نہ تو میں آپ کے پاس آؤں گا اور نہ ہی آپ کے دین کو قبول کروں گا' میں ایک ایسا شخص ہوں جسے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی' ماسوائے اس کے جو اللہ اور اس کے رسول نے مجھے تعلیم دی ہے' تو میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کے ہمراہ' میں نے عرض کی: اسلام کی نشانیاں یعنی مخصوص احکام کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم یہ اعتراف کرو کہ میں اپنا آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا رہا ہوں' میں ہر چیز سے لاتعلق ہو رہا ہوں' تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکوٰۃ حدیث ۲۴۳۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ امْرَأَتِهِ ابْنَةِ خَارِجَةَ بِالْعَوَالِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الْوَحْيِ

فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ اَنْتَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّمِيْتَكَ مَرَّتَيْنِ قَدْ وَاللّٰهِ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَقْطَعَ اَيْدِيَ اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ كَثِيْرٍ وَّاَرْجُلَهُمْ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّمْ يَمُتْ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَّسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ) قَالَ عُمَرُ فَلَكَاَنِّيْ لَمْ اَقْرَاْهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ ''بنت خارجہ'' کے ہاں تھے جو نواحی علاقے میں رہتی تھیں لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال نہیں ہوا آپ ﷺ پر وہ کیفیت طاری ہے' جو بعض اوقات وحی کے نزول پر آپ ﷺ پر طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور بولے: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ معزز ہیں کہ وہ آپ ﷺ کو دو مرتبہ موت دے اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال ہو چکا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت مسجد کے ایک کونے میں موجود یہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کا وصال نہیں ہوا اور نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک آپ ﷺ منافقین میں سے بے شمار لوگوں کے ہاتھ پاؤں نہیں کاٹ دیں گے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے آپ منبر پر چڑھے اور بولے:۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی اور جو شخص حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا' تو حضرت محمد ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)''محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں' تو اگر وہ انتقال کر جائیں' یا انہیں شہید کر دیا جائے' تو کیا تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو شخص الٹے پاؤں پلٹ جائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزار لوگوں کو جزا عطا کرے گا۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے میں نے اس آیت کو اسی دن پڑھا ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۶۲۷)

دعوت حق

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَّشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا اے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو جاھل ہیں اور جب ان کے پاس جاؤ تو ان کو یہ دعوت دو کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیں۔ اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں۔ تم ان کے عمدہ اور نفیس مال لینے سے اجتناب کرو اور مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہو۔ کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۱۴۰۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيْئَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلَى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا أَنْ يُّؤْثِرُوْا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ

كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَيَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ
مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ
قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ
مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهٖ
قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَّ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ
قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ
مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ
لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ
اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ
يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يُزِيْدُوْنَ وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَّنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَ كَذٰلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا
تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ
قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ
وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ
وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَائَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا
تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ
اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ
الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ) اِلٰى قَوْلِهٖ
(اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا
فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ لَيَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ

فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ دَارٍ لَّهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّيْ إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِيْ أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسفیان صخر بن حرب نے اس حال میں کہا کہ اس کا منہ میرے منہ کی طرف تھا یعنی میں انہماک سے ان کے قریب اس کا بیان کرنا سن رہا تھا ابوسفیان نے کہا اس مدت میں کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا میں شام گیا۔ اس سے مراد صلح حدیبیہ ہے ابوسفیان نے کہا اس زمانہ میں، میں ملک شام میں تھا۔ اسی دوران نبی کریم ﷺ کا خط ہرقل کے پاس پیش کیا گیا اور دحیہ کلبی وہ خط لے کر آئے اور انہوں نے وہ خط عظیم بصری حارث بن ابی شمر غسانی کے حوالے کر دیا تو عظیم بصری نے وہ خط لے کر ہرقل کو پہنچا دیا۔ اور ہرقل کو خط پہنچانے والا عدی بن حاتم تھا ابوسفیان نے کہا ہرقل نے کہا کیا کوئی اس شخص کی قوم میں سے یہاں موجود ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ لوگوں نے کہاں ہاں۔ ابوسفیان نے کہا قریش کے چند آدمیوں کے ہمراہ مجھے بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس آئے اور ہمیں اس کے سامنے بٹھا دیا گیا۔ ہرقل نے کہا تم میں سے کون اس کے جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے نسب میں زیادہ قریب ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں نسب میں اس کے قریب ہوں تو لوگوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے پھر ہرقل نے اپنا ترجمان بلایا اور کہا ان سے کہو میں ابوسفیان سے اس شخص کے متعلق جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے دریافت کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے جھٹلائے تو اس کی تکذیب کرو۔ ابوسفیان نے کہا اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا ابوسفیان سے پوچھو اس شخص کا تم میں حسب کیسا ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا وہ ہم میں ذی حسب ہیں۔ ہرقل نے کہا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل تم اس کو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کیا اس کی اتباع کرنے والے قوم کے سردار ہیں یا ضعیف لوگ۔ ابوسفیان نے کہا کمزور لوگ۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا بلکہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ ہرقل نے کہا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناراض ہو کر پھر جاتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا ہاں کی ہے۔ ہرقل نے کہا اس کے ساتھ تمہاری جنگ کیسی رہی۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے کہا ہمارے اور اس کے درمیان جنگ ڈول کی مثل رہی کبھی وہ ہم سے اور کبھی ہم اس

سے لیتے رہے۔ ہرقل نے کہا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا، میں نے کہا نہیں اور ہم ان سے مدت صلح حدیبیہ میں ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں وہ اس میں کیا کریں گے۔ ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم سوائے اس کلمہ کے مجھے کسی کلمہ نے قادر نہیں کیا کہ میں اس میں کوئی چیز داخل کرسکوں۔ ہرقل نے کہا اس سے پہلے کسی نے یہ کلام دعوت نبوت کیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے اس کے حسب کے متعلق پوچھا تم نے کہا وہ تم میں اعلیٰ نسب ہیں اور اس طرح رسل عظام اپنی قوم میں اعلیٰ حسب ونسب کے مبعوث ہوتے ہیں۔ ہرقل نے کہا میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ تم نے جواب دیا نہیں۔ ہرقل نے کہا اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا۔ یہ وہ شخص ہے جو اپنے آباؤ اجداد کا ملک طلب کررہا ہے۔ میں نے تجھ سے دریافت کیا اس کی اتباع کرنے والے رئیس ہیں یا کمزور۔ تم نے جواب دیا کمزور اور رسولوں کی اتباع کرنے والے کمزور ہی ہوتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم اس کے دعویٰ نبوت سے قبل اس کو جھوٹ کے ساتھ تہمت لگاتے تھے۔ تم نے جواب دیا نہیں۔ تو میں نے پہچان لیا یہ نہیں ہوسکتا جو لوگوں سے جھوٹ ترک کردے پھر وہ خدا پر جھوٹ بولے۔ میں نے تجھ سے پوچھا تھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناراض ہوکر پھر جاتا ہے۔ تم نے جواب دیا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جبکہ وہ دلوں کی بشاشت میں مل جائے تو وہ ایمان سے برگشتہ نہیں ہوتا میں نے تجھ سے دریافت کیا تھا کیا وہ زیادہ ہورہے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں۔ تم نے جواب دیا وہ زیادہ ہورہے ہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہے حتیٰ کہ مکمل ہوجائے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے۔ تم نے جواب دیا ان کے اور ہمارے درمیان لڑائی ڈول کی مثل تھی کبھی ہم نے پالیا اور کبھی انہوں نے پالیا۔ یہی حال رسولوں کا ہے۔ وہ آزمائش کئے جاتے ہیں پھر بالآخر نصرت ان کی ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے دریافت کیا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو نے جواب دیا وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے اور یہی حال رسولوں کا ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا، کیا اس سے پہلے یہ قول کہ میں نبی ہوں کسی نے کہا ہے تم نے جواب دیا نہیں۔ ہرقل نے کہا میں کہتا ہوں اگر یہ قول اس سے قبل کسی نے کیا ہوتا تو میں کہتا یہ شخص ایسے قول کی اقتداء کرتا ہے جو اس سے پہلے کیا گیا ہے۔ ابوسفیان سے پھر ہرقل نے کہا وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا جو کچھ تو نے کہا اگر یہ حق ہے تو وہ یقیناً نبی ہیں۔ اور میں جانتا تھا کہ نبی آخرالزمان تشریف لانے والے ہیں لیکن میں ان کو تم سے گمان نہیں کرتا تھا اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوسکوں گا تو میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے قدم دھوتا۔ ان کا ملک بالیقین میرے قدموں تک پہنچے گا۔ ابوسفیان نے کہا پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے روم کے حاکم ہرقل کی طرف سلام۔ اس پر جو ہدایت کی اتباع کرنے والا ہوا۔ اس کے بعد جان لو میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لے آؤ۔ سلامتی میں رہو گے۔ مسلمان ہو جاؤ اللہ عزوجل تجھے دوگنا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تم نے اسلام سے روگردانی کی تو تمہاری رعایا کا گناہ تم پر ہوگا۔'' اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے۔ اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔'' جب ہرقل خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے پاس آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں اور بہت زیادہ کہرام مچ گیا اور ہمیں حکم دیا گیا اور ہم کو باہر نکال دیا گیا۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جبکہ ہم وہاں سے نکلے۔ ابن ابی کبشہ کا معاملہ مضبوط ہو گیا ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ شاہ روم بھی اس سے ڈرتا ہے۔ اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے امر کا یقین کرتا رہا کہ وہ غالب ہوگا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے مجھے مشرف باسلام کر دیا۔ زہری نے کہا ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلایا اور اپنے گھر میں انہیں جمع کیا۔ پھر کہا اے رومیو! کیا تمہیں فلاح ورشد میں رغبت ہے کہ تم ہمیشہ سلامتی کی طرف لپکو لیکن انہوں نے دروازے بند پائے۔ ہرقل نے صورتحال دیکھتے ہوئے کہا انہیں میرے پاس حاضر کرو تو ان کو واپس بلایا۔ ہرقل نے کہا میں تو صرف تمہارے دین میں تمہاری مضبوط وابستگی کی آزمائش کی ہے اور میں جو پسند کرتا تھا وہ تم میں دیکھ لیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے ہرقل کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۶۷۴)

عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا حَدَّثَتۡهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبۡرِیۡلَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ نَادَانِیۡ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ سَمِعَ قَوۡلَ قَوۡمِكَ وَمَا رَدُّوۡا عَلَیۡكَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں طائف سے واپس آیا اور انہوں نے میری دعوت توحید قبول نہ کی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور کہا بیشک اللہ عزوجل نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور جو کچھ انہوں نے آپ کو جواب دیا وہ بھی سن لیا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التوحید حدیث ۲۲۴۲)

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ قَالَ اَبُوۡبَکۡرٍ رُبَّمَا قَالَ وَکِیۡعٌ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ تَاۡتِیۡ قَوۡمًا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتَابِ فَادۡعُهُمۡ اِلٰی شَهَادَةِ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ فَاِنۡ هُمۡ اَطَاعُوۡا لِذٰلِكَ فَاَعۡلِمۡهُمۡ اَنَّ اللّٰهَ افۡتَرَضَ عَلَیۡهِمۡ خَمۡسَ صَلَوَاتٍ فِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ وَّلَیۡلَةٍ فَاِنۡ هُمۡ اَطَاعُوۡا لِذٰلِكَ فَاَعۡلِمۡهُمۡ اَنَّ اللّٰهَ افۡتَرَضَ عَلَیۡهِمۡ صَدَقَةً تُؤۡخَذُ مِنۡ اَغۡنِیَآئِهِمۡ

فَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما‘ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مجھے کسی علاقے کا گورنر اور قاضی بنا کر بھیجا اور فرمایا‘ تم ایسے علاقے میں جا رہے ہو جہاں اہلِ کتاب بھی بستے ہیں‘ سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لے آئیں اگر وہ اس دعوت کو قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس حکم کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جسے امیر لوگوں سے وصول کر کے غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب وہ اس حکم کو بھی تسلیم کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے عمدہ اور بہترین چیزیں لینے کی کوشش نہ کرنا اور کسی بھی مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب موجود نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۲۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر کیا تو انہیں ہدایت کی: اہلِ کتاب سے تمہارا واسطہ پڑے گا اس لیے سب سے پہلے تم انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا جب وہ اللہ کی معرفت حاصل کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی فرض کی ہے جب وہ اس پر عمل کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو انہیں یہ بھی بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض کی ہے جسے وصول کر کے انہی میں شامل غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب وہ اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوں‘ تو ان سے زکوٰۃ وصول کر لینا زکوٰۃ میں صرف عمدہ اور قیمتی مال ہی وصول نہ کرنا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۱)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى سَرِيَّةٍ اَوْ جَيْشٍ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ. وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا. وَقَالَ: اِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ، اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهَا اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ: اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلٰى

التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَاَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ اَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يُجْرٰى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ يَجْرِىْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى الْفَيْئِ وَالْغَنِيْمَةِ نَصِيْبٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَادْعُهُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَاِنْ اَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تُنْزِلْهُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا يَحْكُمُ اللّٰهُ فِيْهِمْ، وَلٰكِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ، ثُمَّ اقْضُوْا فِيْهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی مہم یا لشکر کے کسی امیر کو بھجواتے تھے، تو اسے بطور خاص اپنی ذات کے بارے میں اور اپنے ساتھ والے مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور بھلائی کرنے کی ہدایت کرتے تھے، آپ یہ فرماتے تھے:

''جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں سے سامنا ہو، تو تم انہیں تین میں سے کوئی ایک بات قبول کرنے کی دعوت دو یا ان میں سے وہ جو بھی بات قبول کر لیں، تو تم ان کے طرف سے اسے قبول کرلو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ، انہیں تم اسلام کی دعوت دو، اگر وہ یہ مان لیتے ہیں، تو ان سے اسے قبول کرلو اور ان کے ساتھ لڑنے سے رک جاؤ، یا پھر انہیں اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں یہ بتادو کہ اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں، تو انہیں وہ تمام فوائد حاصل ہوں گے، جو مہاجرین کو حاصل ہوتے ہیں اور ان کے ذمے وہ تمام چیزیں لازم ہونگی، جو مہاجرین پر لازم ہوتی ہیں، اگر وہ اس بات کو نہیں مانتے اور اپنے علاقے میں رہنا چاہتے ہیں، تو پھر تم انہیں بتادو کہ ان کی مثال دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوگی اور ان پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جارے ہوگا، جو دیگر اہل ایمان پر جاری ہوتا ہے، البتہ انہیں مال فے یا مال غنیمت میں سے کوئی بھی حصہ نہیں ملے گا، البتہ وہ اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لیں تو پھر انہیں اس میں سے حصہ ملے گا اگر وہ تمہاری یہ بات بھی نہیں مانتے، تو پھر تم انہیں دعوت دو کہ وہ جزیہ ادا کریں، اگر وہ یہ بات مان جاتے ہیں، تو تم ان کی طرف سے اسے قبول کرو اور ان کے ساتھ لڑنے سے باز آجاؤ، اگر وہ نہیں مانتے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل کرتے ہوئے، ان کے ساتھ لڑائی شروع کردو اور جب تم کسی قلعے والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تمہارے ساتھ یہ ارادہ کریں کہ تمہیں اللہ کے فیصلے پر ثالث کے طور پر ماننے کو کہیں، تو تم اس بات کو قبول نہ کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے ہو کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہوگا؟ تم انہیں اپنے فیصلے، جو ثالث کے طور پر ہو، کو قبول کرنے پر آمادہ کرو اور پھر تم جو چاہو، ان کے بارے میں فیصلہ کرو''۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۱۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ لَه اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِیَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ وَّفِی الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا تم اہل کتاب لوگوں کے پاس جارہے ہو تو تم انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اگر تو وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال کی زکوۃ کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کر کے ان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو تم لوگوں کے بہترین مال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم شخص کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۵۶۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَّاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَیْهِ مَنْ وَّرَائَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی: ربیعہ قبیلہ کی وجہ سے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ان چیزوں کا حکم دیں جنہیں ہم آپ سے سیکھ لیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو اس کی دعوت دیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا پھر آپ نے ان کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا اور جو مالِ غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا، (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الایمان حدیث ۲۵۳۶)

عَنِ ابْنِ اَخِی الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِیْ

الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَرٰى اَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْاَحَادِيْثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ. كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَلٰى كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ) مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ

حارث اعور سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں آیا' تو وہاں لوگ بات چیت میں مصروف تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے لوگوں کو ملاحظہ فرمایا ہے: وہ بات چیت میں مصروف ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' عنقریب ایک فتنہ آئے گا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے بچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں اور جو لوگ تمہارے زمانے کے ہیں۔ ان کے بارے میں حکم ہے' اور یہ ''فصل'' ہے کوئی مذاق نہیں ہے' جو شخص تکبر کی وجہ سے اسے ترک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے' ٹکڑے کر دے گا' اور جو شخص اس کی بجائے کہیں اور سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے گمراہ رہنا کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ حکمت والا تذکرہ ہے' اور یہ صراط مستقیم ہے' جسے نفسانی خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس میں التباس پیدا نہیں کر سکتی ہیں اور اہلِ علم اس سے سیر نہیں ہوتے اور بکثرت تلاوت کرنے سے بھی یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے۔ یہ وہی ہے: جسے سننے کے بعد جن یہ کہنے پر مجبور ہوئے۔

''ہم نے قرآن پاک کو سنا ہے' یہ حیرت انگیز چیز ہے' جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں''

جو شخص اس کے مطابق بات کرے گا' سچ کہے گا' جو شخص اس پر عمل کرے گا' اسے اجر دیا جائے گا' اور جو شخص اس کے مطابق فیصلہ دے گا' وہ انصاف سے کام لے گا' اور جو شخص اس کی طرف دعوت دے گا۔ اسے صراط مستقیم کی

طرف ہدایت دی گئی' تم اسے حاصل کرلو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اعور! تم مجھ سے اس حدیث کو حاصل کر لو۔(جامع ترمذی جلد سوم کتاب فضائل قرآن حدیث ۲۸۳۱)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِيْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ) اِلٰى اٰخِرِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کی پیشانی پر بھی زخم آیا آپ کا خون بہتا ہوا چہرے پر آ گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے' جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کرے' حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ ''تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔ یہ آیت آخر تک ہے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۲۹۲۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ يَعْنِيْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم ان لوگوں کی طرف جا رہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں' جب تم ان کے پاس جاؤ تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ' اللہ کے رسول ہیں' اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کریں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ تمہاری اس بات میں بھی اطاعت کر لیتے ہیں' تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ لازم کی ہے' جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی' اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں' تو تم مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا۔(سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکوٰۃ حدیث ۲۴۳۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ

افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں جب ان کے پاس آ ؤ تو انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔ اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے امیر لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی' اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کریں تو ان کے بہترین مال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم شخص کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۱۷۸۳)

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَّإِذَا أَنْتَ لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِلَالٍ أَوْ خِصَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَّا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَّا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَّدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ يَّنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ أَمْ لَا قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ

بْنُ هَيْضَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو کسی مہم کا امیر مقرر کرتے تھے' تو آپ ﷺ اسے یہ نصیحت کرتے تھے کہ وہ بطور خاص اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی والا سلوک کرے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ اور جن لوگوں نے اللہ کا انکار کیا ہے ان کے ساتھ جنگ کرو تم لوگ جاؤ تم لوگ وعدہ خلافی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، خیانت نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا جب تمہارا مشرکین میں سے اپنے دشمن سے سامنا ہو' تو تم اسے تین میں سے ایک بات کی دعوت دینا ان میں سے کسی کو اگر وہ تمہارے لیے قبول کر لے' تو تم ان کی طرف سے اسے قبول کر لینا اور ان سے جنگ کرنے سے رک جانا تم انہیں اسلام کی دعوت دینا اگر وہ تمہاری بات مان لیں' تو تم انہیں قبول کر لینا اور ان سے جنگ سے رک جانا پھر تم انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے کی طرف آجائیں اور تم انہیں یہ بتانا کہ اگر انہوں نے ایسا کیا' تو انہیں وہ تمام حقوق ملیں گے' جو مہاجرین کو ملتے ہیں اور ان پر وہ تمام فرائض لازم ہوں گے' جو مہاجرین پر لازم ہیں اگر وہ یہ بات نہ مانیں' تو تم انہیں بتانا کہ وہ لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو جائیں گے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا' جو اہل ایمان پر جاری ہوا تھا ان لوگوں کو مال خیر اور مال غنیمت میں سے کچھ نہیں ملے گا حتیٰ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں حصہ لیتے ہیں' تو صورت مختلف ہوگی اگر تو وہ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کرتے ہیں' تو پھر تم ان سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ جزیہ ادا کریں اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں' تو تم ان کی طرف سے یہ قبول کر لینا اور ان سے جنگ کرنے سے رک جانا اگر وہ انکار کر دیتے ہیں' تو تم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ شروع کر دینا اگر تم لوگ کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ اور اپنے نبی ﷺ کی پناہ میں دو تو انہیں اللہ یا اپنے نبی ﷺ کی پناہ میں نہ دینا بلکہ انہیں اپنی یا اپنے باپ یا ساتھیوں کی پناہ میں دینا کیونکہ اگر تم اپنی پناہ یا اپنے آباؤ اجداد کی پناہ کی خلاف ورزی کرتے ہو' تو تمہارے لیے یہ اس سے زیادہ آسان ہوگا' تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ کی خلاف ورزی کرو اگر تم کسی قلعے کا محاصرہ کرتے ہو اور وہ لوگ یہ چاہیں تم اللہ تعالیٰ کو ثالث مقرر کر دو تو تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ثالث ہونے پر نہ لانا بلکہ تم انہیں اپنے ثالث ہونے پر لانا کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ تم نے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی پابندی کی ہے یا نہیں کی ہے؟ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۵۸)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشُجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے سامنے کے دانت زخمی ہوئے اور ان میں سے خون نکلنے لگا، خون آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر بہنے لگا، نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے یہ فرما رہے تھے۔ ''وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے' جو اپنے نبی ﷺ کے چہرے کو خون آلود کر دیتی ہے حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے''۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''تمہارا اس معاملے میں کچھ نہیں ہے''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۴۰۲۷)

صحابہ رضی اللہ عنہم کا قبول اسلام

عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ کُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَکَّۃَ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَقُلْتُ لِاَخِیْ انْطَلِقْ اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ کَلِّمْہُ وَاْتِنِیْ بِخَبَرِہٖ فَانْطَلَقَ فَلَقِیَہٗ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَکَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَّاْمُرُ بِالْخَیْرِ وَیَنْھٰی عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَہٗ لَمْ تَشْفِنِیْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَّعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰی مَکَّۃَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُہٗ وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْہُ وَاَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَاَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ کَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِیْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَی الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ لَا یَسْاَلُنِیْ عَنْ شَیْءٍ وَّلَا اُخْبِرُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْہُ وَلَیْسَ اَحَدٌ یُّخْبِرُنِیْ عَنْہُ بِشَیْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ یَعْرِفُ مَنْزِلَہٗ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِیْ قَالَ فَقَالَ مَا اَمْرُکَ وَمَا اَقْدَمَکَ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اِنْ کَتَمْتَ عَلَیَّ اَخْبَرْتُکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ بَلَغَنَا اَنَّہٗ قَدْ خَرَجَ ھَاھُنَا رَجُلٌ یَّزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَاَرْسَلْتُ اَخِیْ لِیُکَلِّمَہٗ فَرَجَعَ وَلَمْ یَشْفِنِیْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَلْقَاہُ فَقَالَ لَہٗ اَمَا اِنَّکَ قَدْ رَشَدْتَّ ھٰذَا وَجْھِیْ اِلَیْہِ فَاتَّبِعْنِیْ اُدْخُلْ حَیْثُ اَدْخُلُ فَاِنِّیْ اِنْ رَاَیْتُ اَحَدًا اَخَافُہٗ عَلَیْکَ قُمْتُ اِلَی الْحَائِطِ کَاَنِّیْ اُصْلِحُ نَعْلِیْ وَامْضِ اَنْتَ فَمَضٰی وَمَضَیْتُ مَعَہٗ حَتّٰی دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ اعْرِضْ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ فَعَرَضَہٗ فَاَسْلَمْتُ مَکَانِیْ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا ذَرٍّ اکْتُمْ ھٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰی بَلَدِکَ فَاِذَا بَلَغَکَ ظُھُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ بِھَا بَیْنَ اَظْھُرِھِمْ فَجَآءَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَقُرَیْشٌ فِیْہِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰی ھٰذَا الصَّابِیِٔ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ فَاَدْرَکَنِی الْعَبَّاسُ فَاَکَبَّ عَلَیَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ وَیْلَکُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ وَمَتْجَرُکُمْ وَمَمَرُّکُمْ عَلٰی غِفَارَ فَاَقْلَعُوْا عَنِّیْ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰی ھٰذَا الصَّابِیِٔ فَصُنِعَ

بِیْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْاَمْسِ وَاَدْرَکَنِی الْعَبَّاسُ فَاَکَبَّ عَلَیَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ بِالْاَمْسِ قَالَ فَکَانَ ھٰذَا اَوَّلَ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَحِمَہُ اللہُ

ابوجمرہ نصر بن عمران بصری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا کیا میں تمہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے متعلق نہ بتاؤں۔ ابوجمرہ نے کہا ہم نے کہا ہاں ضرور بتایئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں قبیلہ غفار کا ایک شخص ہوں، ہمیں، خبر پہنچی کہ ایک شخص مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ میں نے اپنے بھائی انیس بن خبارہ سے کہا اس شخص کے پاس جاؤ اور اس سے بات کرو اور مجھے اس کی خبر لا کر دو۔ ان کے بھائی انیس گئے اور آپ سے ملاقات کی پھر وہ واپس آئے۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں میں نے انیس سے کہا کیا خبر لائے ہو۔ انیس نے کہا اللہ کی قسم میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھی بات نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی انیس سے کہا تم نے مجھے پوری بات نہیں بتائی۔ میں نے توشہ دان اور عصا لیا پھر میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ میں آپ کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔ اور آپ کے متعلق کسی سے دریافت کرنا بھی اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ میں آب زمزم سے سیراب ہو کر مسجد میں رہتا۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا میرے پاس سے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا یہ کوئی مسافر شخص ہے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں میں مسافر ہوں۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور پہچان لیا کہ وہ مسافر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ساتھ میرے گھر چلو تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ نہ انہوں نے مجھ سے کوئی چیز دریافت کی اور نہ ہی ہم نے ان کو کچھ بتایا۔ اور جب صبح ہوئی تو میں مسجد میں گیا تاکہ آپ کے متعلق دریافت کروں۔ لیکن کوئی شخص بھی ان کے متعلق خبر نہ دیتا تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پھر میرے پاس سے گزرے اور کہا ابھی تک اس شخص کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا جی نہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ساتھ چلو حضرت ابوذر نے کہا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارا کیا کام ہے اور اس شہر میں کس مقصد کے لیے آئے ہو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اگر آپ میری بات چھپانے کا وعدہ کریں تو آپ کو بتاتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہاری بات راز میں رکھوں گا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ اس جگہ ایک آدمی ظاہر ہوئے ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ وہ نبی ہیں۔ تو میں نے اپنا بھائی بھیجا تاکہ وہ ان سے کلام کرے لیکن انہوں نے مجھے پوری خبر نہیں بتائی۔ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں خود آپ سے ملاقات کروں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری سے کہا بلاشبہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں وہیں جا رہا ہوں تم میرے پیچھے چلے آؤ۔ جس گھر میں، میں جاؤں تم بھی چلے آنا۔ اگر میں راستے میں کسی کو دیکھوں جس سے تم پر کوئی خطرہ ہوگا۔ تو میں دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاؤں گا۔ گویا کہ میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں۔ تو تم آگے

گزر جاؤ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ چل دیئے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل دیا حتیٰ کہ وہ ایک گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے عرض کیا مجھ پر اسلام پیش کریں۔ تو آپ نے مجھ پر سلام پیش کیا اور اس جگہ میں مسلمان ہو گیا۔ اور مجھے فرمایا اے ابوذر اس امر کو راز میں رکھو۔ اور اپنے شہر کی طرف واپس چلے جاؤ۔ اور جب ہمارے غالب ہونے کی تم کو خبر پہنچے تو ہمارے پاس آنا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں قریش کے روبرو اس کا اعلان کروں گا۔ پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور قریش بھی وہاں موجود تھے۔ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا اے قریش کی جماعت میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ تو قریش نے کہا اس بے دین کی خبر لو۔ لوگ میرے پاس آئے اور مجھے مار ڈالنے کی نیت سے مارنے لگے۔ اتنے میں حضرت عباس آئے اور وہ مجھ پر گر پڑے پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا تم پر افسوس ہے کہ تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جس کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے۔ حالانکہ تمہاری تجارت کا راستہ اور گزرگاہ قبیلہ غفار سے ہی ہے۔ یہ سن کر وہ سب لوگ مجھے مارنے سے رک گئے۔ لیکن دوسرے دن صبح کو میں پھر مسجد حرام میں آیا تو میں نے وہی کہا جو کل کہا تھا۔ تو قریش نے کہا اس بے دین کی خبر لو تو میرے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو کل کیا گیا تھا پھر حضرت عباس میرے پاس آئے اور میرے اوپر منہ کے بل گرے اور ان لوگوں کو وہی کہا جو کل کہا تھا۔ حضرت ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے یہ ان کے اسلام لانے کی منزل اول ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۳۵)

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهِ اَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ ارْقَ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ و قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَّكَانَ مِنْصَفٌ

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے چہرہ پر خشوع کا اثر تھا صحابہ کرام نے کہا ان میں سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں یہ شخص جنتی ہے۔اس شخص نے باالاختصار دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ باہر چلا گیا۔قیس بن عبادہ نے کہا میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اور کہا جب تم مسجد میں داخل ہوئے تو صحابہ کرام نے کہا یہ آدمی جنتی ہے۔اس شخص نے کہا اللہ کی قسم کسی کو لائق نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جو وہ جانتا نہ ہو۔میں تجھے بتاتا ہوں کہ یہ لوگ ایسی بات کیوں کہتے ہیں۔'' دراصل معاملہ یوں ہے'' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا پھر میں نے یہ خواب بارگاہ نبوت میں بیان کیا میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ میں ایک باغ میں ہوں اور انہوں نے اس کی وسعت اور تر وتازگی کا ذکر کیا اور اس کے وسط میں ایک لوہے کا ستون تھا جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور بالائی حصہ آسمان میں ہے جس کی بلندی میں ایک دستہ ہے پھر مجھے کہا گیا اس پر چڑھو میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔تو میرے پاس ایک خادم آیا اس نے میرے پیچھے سے کپڑا اٹھایا تو میں چڑھ گیا۔یہاں تک کہ میں ستون کے اوپر تک پہنچ گیا اور میں نے دستہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔پھر مجھ سے کہا گیا اسے مضبوطیسے پکڑو۔پھر میں بیدار ہوا تو دستہ میرے ہاتھ میں تھا اگر اس کو ظاہر پر محمول کریں تو کوئی مانع نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کی مثل کو شامل حال ہوتی ہے میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا۔تو آپ نے اس کی تعبیر میں فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے ستون سے مراد ارکان خمسہ ہیں یا تنہا کلمہ شہادت ہے اور وہ دستہ عروۃ الوثقی یعنی ایمان ہے تو وفات تک اسلام پر قائم رہے گا۔اور وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔ہوسکتا ہے یہ قول ان کا ہو اس لیے کہ اس کے ساتھ خبر دینے سے کوئی مانع نہیں اور انہوں نے اپنی رات مراد لیا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کلام راوی حدیث کی طرف سے ہو مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا یہ آپ کے شیوخ میں سے ایک ہیں ہم سے معاذ نے بن معاذ بن نصر عنبری قاضی بصرہ بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے قیس بن عباد نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا "فاتانی وَصِیفٌ"۔یعنی "منصف" کے بدل وَصِیف کہا یعنی چھوٹا غلام خواہ وہ مرد ہو یا عورت

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۷)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَاللهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَجِيئُ فَاُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَّتَمْرًا وَّتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَّلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَاَبُو دَاوٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ

سعید بن ابی بردہ نے اپنے والد گرامی ابو بردہ عامر بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں

مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی۔ تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم میرے گھر نہیں آتے ہو کہ میں تجھے ستو اور کھجور کھلاؤں اور تم کو ایسے گھر میں لے جاؤں جو رسول اللہ ﷺ کے داخل ہونے کی وجہ سے مشرف ہے پھر انہوں نے کہا تو ایسی زمین عراق میں مقیم ہے جس میں سود بہت پھیلا ہوا ہے اگر تمہارا کسی شخص پر کوئی حق قرض وغیرہ ہو اور وہ تجھے تحفہ میں ایک بوجھ بھوسہ یا ایک بوجھ جو یا ایک بوجھ چارہ بطور تحفہ بھیجے تو وہ مت قبول کرو کیونکہ یہ سود ہے۔ اس لیے کہ مقروض سے ہدیہ قبول کرنا سود کے قائم مقام ہے نضر بن شمیل اور ابوداؤد سلیمان طیالسی اور وہب بن جریر نے جب مذکورہ حدیث شعبہ سے روایت کی تو ''وتدخل فی بیت'' میں لفظ ''بیت'' کو ذکر نہیں کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۸)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ

ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سیدنا جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف پانچ غلام دو عورتیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دیکھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۴۵)

عَنْ سَعْدَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَّاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی شخص مشرف باسلام نہ ہوا مگر اس دن کہ جس دن میں نے اسلام قبول کیا اور میں سات دن تک اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۴۶)

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَیْنَمَا هُوَ فِی الدَّارِ خَائِفًا اِذْ جَائَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلِ السَّهْمِیُّ اَبُوْ عَمْرٍو عَلَیْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَّقَمِیْصٌ مَّکْفُوْفٌ بِحَرِیْرٍ وَّهُوَ مِنْ بَنِیْ سَهْمٍ وَّهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ لَهٗ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّهُمْ سَیَقْتُلُوْنِیْ اِنْ اَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِیْلَ اِلَیْكَ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا اَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِیَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِیْ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُوْنَ فَقَالُوْا نُرِیْدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِیْ صَبَا قَالَ لَا سَبِیْلَ اِلَیْهِ فَکَرَّ النَّاسُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد گرامی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں خوفزدہ تھے۔ اچانک ان کے پاس عاص بن وائل سہمی آیا اس پر یمنی حلہ تھا اور ایسا کرتا جس کے کناروں پر حریر چڑھا ہوا تھا اور یہ بنی سہم سے تھا۔ بنی سہم جاہلیت میں ہمارے حریف تھے۔ عاص بن وائل نے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تمہاری قوم کہتی ہے کہ اگر میں مشرف با سلام ہو گیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ عاص نے کہا اس کا کوئی راستہ نہیں۔ اس بات کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں امن میں آ گیا ہوں اور میرا خوف دور ہو گیا ہے۔ اس کے بعد عاص بن وائل باہر نکلا اور لوگوں سے ملا درانحالیکہ وادی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ عاص بن وائل نے لوگوں سے دریافت کیا تم لوگ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا ابن خطاب نے دین بدل لیا ہے ہم اس کا ارادہ رکھتے ہیں۔ عاص بن وائل نے کہا اب اس پر تمہارا بس نہیں چلے گا یہ سن کر لوگ واپس ہو گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهٖ وَقَالُوْا صَبَا عُمَرُ وَاَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِيْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَاَنَا لَهٗ جَارٌ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوْا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے اور میں اس وقت کم سنی تھا اپنے گھر کی چھت پر تھا ایک شخص آیا جس پر ریشمی کوٹ تھا اس نے کہا اگر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دین سے پھر گئے ہیں تو کیا ہوا میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ سن کو لوگ ادھر ادھر چلے گئے میں نے دریافت کیا یہ آدمی کون ہے لوگوں نے کہا یہ عاص بن وائل ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّيْ اَوْ اِنَّ هٰذَا عَلٰى دِيْنِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهٖ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ قَالَ فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِيْ قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَا جَائَتْكَ بِهٖ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا فِي السُّوْقِ جَائَتْنِيْ اَعْرِفُ فِيْهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَيَاْسَهَا مِنْۢ بَعْدِ اِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ عِنْدَ اٰلِهَتِهِمْ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهٗ فَصَرَخَ بِهٖ صَارِخٌ لَّمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِّنْهُ يَقُوْلُ يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَعْلَمَ مَا وَرَآءَ هٰذَا ثُمَّ نَادٰى يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِيٌّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کسی چیز کے متعلق یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرا خیال ایسا ہے مگر جیسے وہ خیال کرتے تھے ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے

ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت آدمی بیہقی نے کہا شبہ پڑتا ہے یہ آدمی سواد بن قارب تھے آپ کے پاس سے گزرا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو میرا گمان غلطی کر رہا ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت والے دین پر ہے یا یہ ان کا کاہن تھا۔ اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ اس آدمی کو بلایا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے یہی کہا اس شخص نے کہا آج جیسا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جس میں ایک مسلمان آدمی نے ایسی بات کہی ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ بتاؤ اصل قصہ کیا ہے۔ اس شخص نے کہا میں جاہلیت میں کاہن تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری جن عورت نے جو باتیں تجھے بتائی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ تعجب انگیز بات کیا ہے۔ اس شخص نے کہا ایک دن میں بازار میں تھا کہ جن عورت میرے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہا کیا تو نے جنوں اور ان کی انکساری اور سرنگوں ہونے کے بعد ان کی مایوسی کو نہیں دیکھا ہے اور وہ اونٹوں والوں اور ان کے کجاوہ کے نیچے بچھانے والے کپڑے کو نہیں دیکھا کہ وہ ان کے تابع ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں ان کے بتوں کے پاس محو خواب تھا کہ ایک شخص ابن عجلس ایک بچھڑا لے کر آیا اور اس کو ذبح کیا۔ ایک چیخنے والا اتنی زور سے چیخا کہ میں نے کبھی کسی چیخنے والے کو اس سے زیادہ زور سے چیختے نہیں سنا۔ وہ کہہ رہا تھا اے دشمن کامیابی کی بات ہے کہ ایک فصیح شخص کہہ رہا ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں یہ سن کر لوگ اچھل کر دوڑے میں نے کہا میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک یہ معلوم نہ کرلوں کہ اس کے پیچھے کیا ہے۔ پھر اس نے آواز دی۔ اے دشمن معاملہ واضح ہے ایک فصیح شخص کہہ رہا ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں۔ اب میں اٹھ کھڑا ہوا تھوڑی دیر بھی گزری نہ تھی کہ کہا گیا کہ یہ نبی ہے ﷺ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا حتیٰ کہ انہوں نے حراء کو دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۶)

ہجرت حبشہ

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتا حالانکہ وہ نماز میں ہوتے

تو آپ مجھے سلام کا جواب دیتے اور جب ہم ہجرت حبشہ سے واپس لوٹے تو میں نے آپ کو حالت نماز میں سلام عرض کیا اور آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب مکہ اور مدینہ میں نماز حدیث ۱۱۳۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ فَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ اِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَاِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَاَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَطَافَ فِيْ اَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَاٰمَنُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَاْ مَا شَآءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَّفْتِنَ اَبْنَائَنَا وَنِسَائَنَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَطَفِقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَائَةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهٗ حِيْنَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَاِنَّهٗ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَائَةَ وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ يُّفْتِنَ اَبْنَائَنَا وَنِسَائَنَا فَاْتِهٖ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرِیتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَاَیْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ حِیْنَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِكَ فَاِنِّیْ اَرْجُو اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِاَبِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

بی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی پایا۔ ابوصالح سلیمان بن صالح اوران کا لقب سلمویہ مروزیان نے کہا مجھے عبداللہ بن مبارک نے یونس بن یزید سے بیان کیا اورانہوں نے شہاب زہری سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو دین حق پر ہی پایا ہے اورکوئی دن ایسا نہ گزرتا کہ اس میں وہ ہمارے گھر صبح وشام تشریف نہ لاتے ہوں اور جب مسلمان مشرکوں کی اذیتوں کی وجہ سے مصیبتوں میں ڈالے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے حتی کہ جب ''برک غماد'' پہنچے توان کو ابن دغنہ ربیعہ بن رفیع ملا اور وہ ''قارہ'' قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے کہ یاابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں کا ارادہ ہے توحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں زمین کی سیر کروں اوراپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ ابن دغنہ نے کہا تمہاری مثل کوئی شخص نہ نکلتا ہے اور نہ ہی نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ فقیر لوگوں کیلئے کماتے ہو۔ صلہ رحمی کرتے ہواور عاجز ومجبور لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہواورحق پر ثابت قدم رہنے پر آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہو، میں تجھے پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اوراپنے شہر میں اپنے ربّ کی عبادت کرو، ابن دغنہ روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آیا اورقریش کے سرداروں میں گھوما اوران سے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل انسان نہ نکل سکتا ہے اور نہ ہی نکالا جاسکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جوفقیر لوگوں کیلئے کمائی کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے بس لوگوں کے بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اورحق پر ثابت قدم رہنے پر آنے والے مصائب میں مدد کرتا ہے لہٰذا قریش ابن دغنہ کے امان پر راضی ہوگئے اورانہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کوامن دے دیا اورانہوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہو وہ اپنے گھر میں اپنے ربّ کی عبادت کریں، نماز پڑھیں اور وہ جو چاہے پڑھیں اور وہ اس سے ہمیں اذیت نہ پہنچائیں اور نہ ہی اس کا اعلان کریں اس لئے کہ ہمیں خوف ہے کہ وہ ہمارے بچے اورعورتوں کو فتنہ میں ڈال دے گا۔ ابن دغنہ نے یہ سب کچھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا تو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ربّ کی عبادت کرنا شروع کر دی اپنے گھر کے علاوہ کسی گھر میں نماز اور قرآن مقدس کی تلاوت اعلانیہ نہ کرتے تھے پھر حضرت ابوبکر صدیق کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور عبادت کرنے کیلئے باہر نکل آئے اور اس مسجد میں نماز پڑھتے اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تو آپ پر مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کا ایک ہجوم ہو جاتا اور وہ تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بہت رونے والے آدمی تھے۔ جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت کرتے تو اپنے آنسوؤں کے مالک نہ ہوتے تو اس چیز نے قریش کے مشرک سرداروں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا لہٰذا انہوں نے ابن دغنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ابن دغنہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کیا ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس بات پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے ربّ کی عبادت کریں اور بلاشبہ انہوں نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ہمیں خوف لاحق ہو گیا ہے کہیں وہ ہمارے بچوں اور عورتوں کو فتنہ میں نہ ڈال دیں اور تو ان کے پاس جا، اگر وہ اپنے گھر میں اپنے ربّ کی عبادت کرنا پسند کرتے ہیں تو بیشک کریں اور اگر وہ نہ مانیں اور اعلانیہ عبادت کرنا چاہتے ہوں تو ان سے پوچھ لو کہ تمہارا عہد واپس کر دیا جائے۔ ہم یہ ناپسند سمجھتے ہیں کہ تمہارا عہد توڑیں اور نہ ہی ہم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلانیہ عبادت کرنا گوارا ہے۔ اُم المؤمنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابن دغنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں جانتا ہوں کس شرط پر میں نے تم سے عقد عہد کیا تھا یا تو اس پر قائم رہو یا میرا ذمہ میرے سپرد کر دو کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب اس بات کو سنیں کہ میں نے ایک شخص کا ذمہ لیا تھا جس کو توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تیرا ذمہ تیرے حوالے کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ پر راضی ہوں اس زمانہ میں نبی کریم ﷺ مکہ میں ہی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کھاری زمین کھجوروں والی جو دو پتھریلے کناروں کے درمیان ہے، جب یہ رسول ﷺ نے ذکر کیا تو بعض مہاجر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بعض لوگ جو ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ طیبہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی تیاری کر لی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا جلدی نہ کرو میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ بھی ہجرت کے امیدوار ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے روک لیا اور اپنے دو اونٹوں کو جو ان کے پاس تھے چار مہینے تک لے کر پتے چارہ کھلاتے رہے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الکفالۃ حدیث ۲۱۴۳)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا

مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِيْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ فِيْ بِضْعٍ وَّاِمَّا قَالَ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَّخَمْسِيْنَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَّعَهُمْ

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یمن میں تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے مکہ مکرمہ سے نکلنے کی ہم کو خبر پہنچی ہم آپ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے ان میں سے ایک میں اور میرے دو بھائی حالانکہ میں ان میں سے چھوٹا تھا ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ عامر بن قیس اور دوسرا ابورھم بن قیس تھا یا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے چند آدمیوں کے ہمراہ یا فرمایا اپنی قوم کے باون ۵۲ یا ترپن ۵۳ آدمیوں کے ہمراہ ہم کشتی پر سوار ہوئے اور ہماری کشتی ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس لے گئی اور ہم نے نجاشی کے پاس حضرت جعفر بن ابی طالب اور آپ کے ساتھیوں کو پایا' حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں اقامت کا حکم فرمایا ہے اور تم بھی ہمارے ساتھ رہو اور ہم ان کے ساتھ رہے حتیٰ کہ ہم سب مدینہ منورہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس وقت ملے جبکہ وہ خیبر فتح کر چکے تھے تو آپ ﷺ نے مال غنیمت سے ہم کو بھی حصہ دیا کہا کہ ہمیں مال غنیمت میں سے عطا فرمایا اور آپ نے کسی کو غنیمت سے کچھ نہ دیا جو فتح خیبر سے غائب تھے صرف انہی لوگوں کو دیا جو آپ کے ساتھ حاضر تھے اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں سمیت وہ لوگ جو کشتی میں سوار تھے کو بھی غنیمت کے مال سے دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۷۷)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ اَنْتُمْ يَا اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یمن میں تھے کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے تا کہ ہم مکہ پہنچیں تو ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ پہنچا دیا اور وہاں حضرت جعفر بن ابی طالب کو پایا ہم ان کے ساتھ رہنے لگے۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ آئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس وقت ملے جب کہ آپ نے خیبر فتح کر لیا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے کشتی والو تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں ایک

مکہ سے حبشہ کی طرف اور دوسری حبشہ سے مدینہ منورہ کی طرف۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۶۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَاْ يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهٗ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَاْ يَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَّكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَاْ مَا شَآءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّفْتِنَ نِسَائَنَا وَاَبْنَائَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهٖ وَلَا يَقْرَاُ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَائَةِ فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَّفْتِنَ نِسَائَنَا وَاَبْنَائَنَا فَانْهَهُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَاقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ قِبَلَ

الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَإِنِّيْ أَرْجُو أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّهَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِيْ أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَّأْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِدَاءٌ لَّهُ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَآءَ بِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّيْ قَدْ أُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَآءُ بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَّبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَّقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَّهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَّانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِيْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَّقُوْلُ جَائَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ قَوْمِيْ بَنِيْ مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ اٰنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَّأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ

اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا انْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِيْ وَهِيَ مِنْ وَّرَآءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِيْ فَخَرَجْتُ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَانِيْ وَلَمْ يَسْاَلَانِيْ اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَّكْتُبَ لِيْ كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِيْ رُقْعَةٍ مِّنْ اَدِيْمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَّسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَّنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَآءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَّاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِیْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِیْ حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهٗ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَّطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِیْ بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَهْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِیْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلَمْ يَبْلُغْنَا فِی الْاَحَادِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هٰذَا الْبَيْتِ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا مطیع پایا ہے ہم پر کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح وشام اس میں ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ جب کفار مکہ نے مسلمانوں کو اذیتیں دینا شروع کر دیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے۔ یہاں تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ برک غماد مکہ سے یمن کی جہت پانچ میل ایک جگہ کا نام پہنچے تو آپ سے ابن دغنہ کی ملاقات ہوگئی وہ قبیلہ قارہ کے سردار تھے۔ ابن دغنہ نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں کا ارادہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری قوم نے نکال دیا اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے رب کی عبادت کرنے کیلئے زمین میں پھروں یعنی شہروں کو چھوڑ کر جنگلوں کو مسکن بناؤں ابن دغنہ نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ جیسا انسان نکالا نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں نکالا جاتا ہے۔ آپ محتاجوں کو مال دے کر ان کو مالک بنا دیتے ہو اور صلہ رحمی کرتے ہو۔ ذی عیال جو اپنے گھر والوں کا بوجھ نہ اٹھا سکتا ہو اس کی کفالت کرتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو۔ مہمات اور حوادث جو راہ حق میں نازل ہونے والے ہیں ان کے دور کرنے میں مدد کرتے ہو۔ میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ آپ واپس تشریف لے جائیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے اور ان کے ساتھ ابن دغنہ بھی واپس آ گیا پھر ابن دغنہ رات کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور ان سے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے انسان کو نکلنا نہیں چاہیے اور نہ ہی ایسے عظیم انسان کو نکالا جائے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو محتاجوں کو مال دے کر مالک بناتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ بوجھل شخص کی کفالت

کرتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے۔ مہمات وحوادث جو راہ حق میں نازل ہونے والے ان کے دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن غنہ کے پناہ دینے کی تکذیب نہ کی۔ قریش نے ابن غنہ سے کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے اس میں وہ نماز پڑھے اور اس میں وہ جو چاہے پڑھے۔ اور اس کے سبب وہ ہمیں اذیت نہ پہنچائے اور نہ ہی اس کا اعلان کرے۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں نہ ڈال دے۔ ابن دغنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بات کہہ دی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں اپنے گھر میں کچھ عرصہ ٹھہرے اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ نہ ہی نماز کا اعلان کرتے اور نہ ہی اپنے گھر کے سوا کہیں پڑھتے۔ پھر آپ کو پہلے خیال کے خلاف خیال پیدا ہوا تو آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکوں کی عورتیں اور لڑکے آپ کے تلاوت قرآن کی وجہ سے آپ پر ٹوٹ پڑے اور ان سے تعجب کرتے اور انہیں دیکھتے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بہت رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے تو وہ رقت قلب کی وجہ سے رونے سے آنکھوں کو روکنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس عمل نے قریش کے مشرکین سرداروں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ چنانچہ انہوں نے ابن غنہ کو پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آئے۔ مشرکین مکہ نے کہا ہم نے تمہارے امان دینے کے باعث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ اور انہوں نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے وہ اس میں اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں ڈال دیں گے۔ تم انہیں منع کرو۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کرنے کو پسند کرتے ہیں تو کرتے رہیں اور اگر وہ انکار کریں کہ وہ ضرور اعلانیہ ہی یہ کرنا چاہتے ہیں تو ان سے کہو کہ تمہارا ذمہ تمہارے حوالہ کر دیں کیونکہ ہم ناپسند سمجھتے ہیں کہ تمہارے ذمہ کو توڑیں۔ اور نہ ہی ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اعلانیہ اس فعل پر خاموش رہ سکتے ہیں اس معنی کی بنا پر کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو اپنے دین میں نہ لے جائیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن دغنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو بکر تجھے معلوم ہے جس شرط پر میں نے تجھ سے عہد کیا ہے یا اس شرط پر اکتفا کر دیا۔ میرا ذمہ اور عہد مجھے واپس کر دو میں اچھا نہیں سمجھتا کہ عرب سنیں کہ ایک شخص کے متعلق جو میں نے اس سے عہد کیا تھا توڑ دیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تیرا امان تجھے واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کے امان پر راضی ہوں اور نبی کریم ﷺ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے تمہاری جگہ دکھائی گئی ہے جو دونوں پہاڑوں کے درمیان کھجور کے درختوں والی زمین ہے "وَهُمَا الْحَرَّتَانِ" یہ لفظ امام زہری کی تفسیر ہے جو خبر میں درج ہے جس کا معنی ہے وہ زمین جس کے پتھر

سیاہ ہوں اس کے بعد جس نے بھی ہجرت کی اس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور جو لوگ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے ان میں عام لوگ مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو مجھے یقین ہے کہ مجھے اجازت دی جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ پر قربان ہو کیا آپ بھی ہجرت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ضرور' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خاطر ہجرت سے روک لیا تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کریں۔ اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں چار ماہ تک ان کو کیکر کے پتے کھلاتے رہے اور لفظ ''خبط'' بھی امام زہری کی تفسیر ہے جو خبر میں درج ہے۔ ابن شہاب نے کہا حضرت عروہ بن زبیر نے کہا اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دفعہ ہم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو کسی کہنے والے اس سے مراد یا تو عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر صدیق کے آزاد کردہ غلام ہیں یا حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ آپ ایسے وقت میں تشریف لائے کہ اس وقت آپ ہماری طرف کبھی تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ جو ایسے وقت میں تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ پیش آ گیا ہے۔ اُم المومنین نے فرمایا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت دی گئی اور آپ اندر تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو کوئی بھی تمہارے پاس ہے ان کو نکال دو اس سے مراد حضرت عائشہ اور اسماء ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کی اولاد ہیں جبکہ موسیٰ بن عقبہ نے اپنی روایت میں اس کی تفسیر یہی کی ہے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو میں آپ کی مصاحبت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ رسول معظم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ پر قربان ہو میری ان دو اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی لے لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیمت سے لیں گے واقدی نے کہا اس کا نام قصواء تھا اور آپ نے آٹھ سو درہم میں خریدی آپ کی وفات کے بعد قلیل عرصہ زندہ رہی اور خلافت صدیقی میں فوت ہو گئی اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ان دونوں کو بہت جلدی سے تیار کیا اور چمڑے کی تھیلی میں ان کیلئے زادِ سفر رکھ دیا اور حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کو دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے توشہ دان کا منہ بند کر دیا اس وجہ سے انہیں دو کمر بند والی کہا جاتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جبل ثور کی غار میں چلے گئے اور تین دن اس میں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو اس وقت نوجوان ذکی اور سمجھدار تھے رات ان کے پاس رہتے تھے۔

رات کے آخری حصہ میں اندھیرے میں ان کے پاس سے آجاتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس آجاتے جیسا کہ رات یہیں گزاری ہے اور وہ جو بھی قریش سے مکروفریب کی بات سنتے اسے یاد کر لیتے حتیٰ کہ جب اندھیرا ہو جاتا تو ان دونوں کو یہ خبر بتا دیتے اور عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ان کے پاس بکریاں چراتے تھے۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو وہ دودھ والی بکریاں ان کے پاس لے جاتے وہ ان سے تازہ دودھ نوش فرما کر رات بسر کرتے۔ حتیٰ کہ صبح کے اندھیرے میں عامر بن فہیرہ بکریاں ہانک کر لے جاتے۔ وہ تین راتیں ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنی ودل کا ایک شخص عبداللہ بن اولقیط جو بنی عبد بن عدی سے تھا اور راستہ کا ماہر تھا۔ راستے بتانے کیلئے اجرت پر لیا اور درانحالیکہ وہ شخص آل عاص بن وائل سہمی کا حریف تھا اور وہ قریش مکہ کے کافروں کے دین پر تھا ''غمس حلفائیً'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی برتن میں خون یا اور کوئی ڈال کر عقد حلف کے وقت اس میں ہاتھ ڈالتے اور یہ ان کی موکد حلف ہوتی۔ اس کو امین بنایا اور دونوں اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں اور اس سے تین راتوں کے بعد تیسری رات کی صبح کو دونوں اونٹنیاں غار ثور میں پہنچانے کا وعدہ لیا۔ عامر بن فہیرہ اور رہبران کے ساتھ نکلے اور رہبران کو ساحل کے راستے لے گیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھے عبدالرحمن بن مالک مدلجی سراقہ بن مالک کے بھتیجے نے خبر دی کہ اس کے والد مالک جعشم نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے سراقہ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور انہوں نے اس شخص کو جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قتل کردے یا گرفتار کر لے اسے پوری دیت سو اونٹ دیں گے۔ ایک وقت میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک شخص آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے ''سراقہ'' میں نے ابھی ابھی ساحل پر چند لوگ دیکھے ہیں میں انہیں محمد ﷺ اور ان کے اصحاب خیال کرتا ہوں' سراقہ نے کہا میں نے پہچان لیا اور وہ لوگ وہی ہیں لیکن میں نے اس سے کہا یہ لوگ وہ نہیں ہیں۔ تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا وہ ہمارے سامنے گئے ہیں۔ پھر میں مجلس میں تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد کھڑا ہوا اور میں اپنے گھر کے اندر چلا گیا اس کے بعد میں نے اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ وہ میرا گھوڑا باہر نکالے اور وہ اس کو فلاں ٹیلے کے پیچھے میرے لیے روک رکھے۔ میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کی پچھلی طرف سے نکلا اور میں اس کی اَنی شام سے زمین پر خط کھینچا جا رہا تھا اور میں نے اس کے اوپر والا حصہ نیچے کر دیا تا کہ میرے پیچھے آنے والوں کو نشان نہ مل سکے اور وہ میری مزدوری میں شریک ہوں حتیٰ کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہوا اور اس کو سرپٹ دوڑایا یہاں تک کہ میں ان کے قریب پہنچ گیا۔ پھر میرا گھوڑا پھسل گیا اور میں اس سے گر پڑا اٹھ کر میں اپنا ہاتھ ترکش میں لے گیا اور اور اس سے تیر نکالے اور ان سے فال معلوم کرنا چاہی کیا میں ان کو تکلیف پہنچا سکتا ہوں یا نہیں تو فال وہ نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔ پھر میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کی فال کو تسلیم نہ کیا۔ گھوڑا مجھے ان کے اتنا قریب لے گیا یہاں تک

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کی آواز سنی۔ اور رسول اللہ ﷺ کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بکثرت ادھر ادھر دیکھتے تھے۔ اچانک میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں گھوڑے سے گر پڑا پھر میں نے اس کو ڈانٹا وہ زور سے کھڑا ہو گیا اس نے بمشکل اپنے پاؤں کو زمین سے نکالا۔ جب وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کے پاؤں سے دھوئیں کی مثل ایک غبار آسمان میں بلند ہونے لگا۔ پھر میں نے تیروں سے فال نکالی اب پھر فال وہی نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔ میں نے انہیں امان کی آواز دی تو وہ لوگ ٹھہر گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا۔ اس واقعہ سے میرے دل میں ایک بات آئی کہ عنقریب رسول اللہ ﷺ کا دین غالب ہوگا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ کی قوم نے آپ کے معاملے میں سو اونٹ دیت مقرر کر دی ہے اور میں نے ان کو وہ تمام خبریں بتا دیں جو لوگوں کا ان کے متعلق ارادہ تھا۔ میں نے ان کی خدمت میں زادِ راہ اور سامان پیش کیا۔ انہوں نے قبول نہ فرمایا اور مجھ سے کوئی سوال نہ کیا۔ سوائے اس کے کہ فرمایا ہمارے معاملے کو صیغہ راز میں رکھنا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے لیے امن کی تحریر لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو انہوں نے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ ابن شہاب نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شام سے واپس آنے والے ایک کاروانِ تجارت میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے۔ ادھر مسلمانوں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کی خبر سنی تو یہ لوگ روزانہ مقام حرہ تک جا کر ان کا انتظار کرتے۔ حتیٰ کہ دوپہر کی گرمی انہیں واپس کرتی۔ ایک دن طویل انتظار کے بعد وہ واپس ہوئے اور جب اپنے گھروں میں پہنچے کہ ایک یہودی کسی اپنی ضرورت کیلئے کچھ دیکھنے کیلئے ایک بلند ٹیلہ پر چڑھا۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے اس حال میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ سراب زائل ہو جاتا ہے۔ اس نے بے اختیار بآواز بلند کہا اے اہل عرب یہ تمہارا نصیب اور پیشوا ہے جس کا تم روزانہ انتظار کرتے تھے۔ یہ سنتے ہی مسلمان فوراً اپنے اپنے ہتھیار لے کر امنڈ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو مقام حرہ کے پیچھے ملے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ دائیں طرف مڑ گئے اور ان سب کے ساتھ بنی عمرو بن عوف کے ہاں فروکش ہوئے۔ اور یہ ماہ ربیع الاول شریف کے سوموار کا واقعہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ خاموش تشریف فرما رہے۔ انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آتے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور اپنی چادر سے آپ پر سایہ کیا۔ تو اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں چند راتیں یعنی دس دن سے کچھ زیادہ قیام فرمایا

اوراس مسجد کی بنیاد رکھی جو تقویٰ پر مبنی ہے۔ رسول مکرم ﷺ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور چل پڑے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف کے پاس بیٹھ گئی اور یہ وہ جگہ تھی جس میں کچھ مسلمان اس وقت نماز پڑھتے تھے۔ یہ جگہ سہل اور سہیل رافع بن خدیج بن عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم کے بیٹے تھے دو یتیم بچوں جو اسعد بن زرارہ کی کفالت میں تھے ان کی تھی اور یہ ان کی کھجوریں خشک کرنے کی کھلیان جگہ تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا یہ انشاء اللہ ہمارے قیام کی جگہ ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دو یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے کھلیان کی قیمت معلوم کی تا کہ وہاں مسجد بنائیں۔ تو ان دونوں نے عرض کیا ہم فروخت نہیں کریں گے بلکہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو ہبہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے بطور ہبہ ان دونوں سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان دونوں سے قیمتاً خریدی پھر اس جگہ آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ اور رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ مسجد کی تعمیر کیلئے اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ آپ انہیں اٹھا کر لا رہے تھے یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں۔ یہ ہمارے رب کی بارگاہ میں زیادہ نیک کام اور پاکیزہ ہے اور فرماتے یہ ثواب آخرت کا ثواب ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجروں پر رحم فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں میں سے کسی یعنی عبداللہ بن رواحہ کا شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے کہا احادیث میں ہم تک یہ خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیت کے سوا کسی کا پورا شعر پڑھا ہو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ پہلے ایسا ہوا کرتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور اسی دوران ہم آپ کو سلام کر دیتے۔ آپ نماز کے دوران ہی ہمارے سلام کا جواب دے دیتے' پھر جب ہجرت حبشہ کے بعد ہم نجاشی کے ملک سے واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک مرتبہ جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے' آپ کو سلام کیا' تو آپ نے سلام کا جواب عنایت نہیں کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم نے عرض کی' یارسول اللہ! پہلے ہم آپ کے نماز پڑھنے کے دوران ہی آپ کو سلام کیا کرتے تھے' تو آپ جواب عنایت کر دیتے تھے لیکن اب آپ نے ایسا نہیں کیا)۔ آپ نے فرمایا: نماز میں ذات باری کی طرف مکمل توجہ رکھنا چاہیے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب المساجد حدیث ۱۱۰۳)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ

اِلَیْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَّاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِیْنَ اَوِ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَّعَهُمْ قَالَ فَکَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ یَقُوْلُوْنَ لَنَا یَعْنِیْ لِاَهْلِ السَّفِیْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاکُمْ بِالْهِجْرَةِ قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ وَّهِیَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰی حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَّقَدْ کَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَی النَّجَاشِیِّ فِیْمَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰی حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِیْنَ رَاٰی اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِیَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِیَّةُ هٰذِهٖ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاکُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْکُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ کَلِمَةً کَذَبْتَ یَا عُمَرُ کَلَّا وَاللّٰهِ کُنْتُمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطْعِمُ جَائِعَکُمْ وَیَعِظُ جَاهِلَکُمْ وَکُنَّا فِیْ دَارٍ اَوْ فِیْ اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِی الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِی اللّٰهِ وَفِیْ رَسُوْلِهٖ وَایْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَذْکُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ کُنَّا نُؤْذٰی وَنُخَافُ وَسَاَذْکُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُهٗ وَوَاللّٰهِ لَا اَکْذِبُ وَلَا اَزِیْغُ وَلَا اَزِیْدُ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَکُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِیْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَةِ یَاْتُوْنِیْ اَرْسَالًا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا مِنَ الدُّنْیَا شَیْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا مُوْسٰی وَاِنَّهٗ لَیَسْتَعِیْدُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنِّیْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت ہمیں نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کی خبر ملی۔ ہم اس وقت یمن میں تھے۔ میں اور میرے دو بھائی ہجرت کر کے روانہ ہوئے۔ میں ان دونوں سے چھوٹا تھا۔ ان میں ایک ابوبردہ تھا اور دوسرے ابورھم تھے۔ ہمارے قبیلے کے باون یا شاید ترپن آدمی ساتھ تھے۔ ہم لوگ کشتی میں سوار ہوئے اور حبشہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بتایا' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور یہیں قیام کرنے کی ہدایت کی ہے

اس لیے تم بھی ہمارے ساتھ یہاں رہو تو ہم ان کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سب اکٹھے مدینہ منورہ آئے۔ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آپ نے مال غنیمت میں سے ہمیں بھی حصہ عطا کیا۔

جو لوگ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی کو بھی' ہمارے علاوہ' آپ نے حصہ نہیں دیا۔ صرف وہ لوگ جو آپ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئے تھے یا وہ لوگ جو ہمارے یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ہمراہ کشتی میں ہجرت کر کے آئے تھے آپ نے ان میں مال غنیمت تقسیم کیا۔ چند لوگوں نے ہمیں یعنی کشتی میں ہجرت کر کے آنے والوں کو یہ کہا کہ ہم تم سے پہلے ہجرت کر کے آئے لیکن ہمیں حصہ نہیں ملا اور تمہیں مل گیا۔

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آئی تھیں' وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گئیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا ان کے پاس موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سیّدہ اسمائ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یہ حبشہ سے آئی ہیں اور سمندری راستے سے آئی ہیں تو حضرت اسمائ رضی اللہ عنہا نے کہا' جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ہم نے تم سے پہلے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی ہے اور تمہاری بہ نسبت ہم پہلے ہجرت کرنے والے نبی اکرم ﷺ کے زیادہ مقرب ہیں۔ حضرت اسمائ رضی اللہ عنہا غصے میں آ گئیں۔ انہوں نے ایک جملہ کہا اور پھر بولیں' اے عمر! آپ نے غلط بات کہی ہے۔ تم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ میں ہی رہے اور اپنے بھوکے گھر والوں کو کھلاتے رہے اور ناواقف رشتہ داروں کو ہدایت کرتے رہے جبکہ ہم بہت دور دشمنوں کے ملک حبشہ میں تھے اور یہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تھے۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کوئی چیز نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک میں آپ کی بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے نہ کروں۔ ہم لوگ تو اذیت کا شکار رہے ہیں اور خوفزدہ رہے ہیں۔ میں اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کروں گی اور ان سے دریافت کروں گی اور اللہ کی قسم! نہ تو غلط بیانی کروں گی' نہ ہیرا پھیری کروں گی اور نہ ہی جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس سے زیادہ کچھ کہوں گی۔

راوی کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس' اس طرح کہتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ اور ان کے ساتھی ہجرت کے معاملے میں تم سے زیادہ میرے مقرب نہیں ہو سکتے کیونکہ انہوں نے ایک ہجرت کی ہے جبکہ تم کشتی والوں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔

سیّدہ اسمائ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور کشتی کے ذریعے ہجرت کر کے آنیوالے

کچھ لوگ میرے پاس آتے تھے اور مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ ان کے نزدیک دنیا کی کوئی بھی چیز ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے زیادہ اہم اور خوش کن نہیں تھی۔

ابو بردہ سیّدہ اسمائ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے بار بار یہ حدیث سنا کرتے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۲۸۶)

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهُمْ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ پہلے ابن جحش کی اہلیہ تھی ان کا انتقال ہو گیا، وہ دونوں میاں بیوی حبشہ ہجرت کر گئے تھے ان کے شوہر کے انتقال کے بعد نجاشی نے ان کی شادی نبی اکرم ﷺ سے کروادی، جبکہ وہ ابھی ان لوگوں کے ہاں حبشہ میں ہی تھیں۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۸۶)

بیعت عقبہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِطُوْلِهٖ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مالک اور وہ حضرت کعب بن مالک کے نابینا ہونے کے بعد ان کی رہنمائی کرتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب وہ غزوۂ تبوک میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے اس واقعہ کو طویل بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ یحیٰ بن بکیر نے ''بطولہ'' کا لفظ عقیل بن خالد ایلی کی حدیث میں ذکر کیا نہ کہ یونس بن یزید کی حدیث میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا بیعت عقبہ کی رات میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا۔ لیلۃ العقبہ کا بدل مجھے غزوۂ بدر میں حاضر ہونا پسند نہ تھا۔ اگرچہ غزوۂ بدر لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے زیادہ شہرت رکھتا ہے۔ کیونکہ بیعت عقبہ شروع اسلام میں تھی اور اس کے باعث اسلام پھیلا اور اسلام کے اسباب اور اس کی اساس مضبوط ہوئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۷۷)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِيْ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے دونوں ماموں یعنی ثعلبہ وعمرو غنمہ بن عدی کے بیٹے کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوا۔ ابوعبداللہ امام بخاری نے سفیان بن عیینہ نے کہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دونوں ماموں میں سے ایک حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۷۸)

عَنْ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِیْ وَخَالِیْ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا میں اور میرا باپ اور میرا ماموں اصحاب عقبہ میں سے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۷۹)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِیْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِیْ عَلٰۤى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِی الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَا بِهٖ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کے اصحاب لیلۃ العقبہ میں سے بھی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درانحالیکہ آپ کے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ آؤ میری اس شرط پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کا کسی کو شریک نہ بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھو گے جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑا ہو اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ وعدہ پورا کیا اس کا ثواب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہوا اور بسبب ارتکاب وہ دنیا میں عذاب دیا گیا وہ اس کیلئے کفارہ ہوگا۔ اور جو شخص ان میں سے جس چیز کا مرتکب ہوا اور اللہ عزوجل نے اس کی پردہ پوشی کی اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے معاف کردے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۰)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِیْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰۤى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِیَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِیَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان نقباء میں سے ہوں جنہوں نے رسول معظم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اس شرط پر آپ کی بیعت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ نہ چوری کریں گے اور نہ زنا کریں گے اور نہ ہی ایسی جان کو قتل کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ نہ ہم لوٹ کھسوٹ کریں گے اور نہ ہی آپ کی نافرمانی کریں گے۔ اگر ہم نے اس پر عمل کیا تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کوئی چیز نہ کی تو اس کا فیصلہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۱)

ہجرت مدینہ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ نَزَلَ عَلٰی اَجْدَادِہٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِہٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّہٗ صَلّٰی قِبَلَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّۃَ عَشَرَ شَھْرًا اَوْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَھْرًا وَّکَانَ یُعْجِبُہٗ اَنْ تَکُوْنَ قِبْلَتُہٗ قِبَلَ الْبَیْتِ وَاَنَّہٗ صَلّٰی اَوَّلَ صَلٰوۃٍ صَلَّاھَا صَلٰوۃَ الْعَصْرِ وَصَلّٰی مَعَہٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰی مَعَہٗ فَمَرَّ عَلٰی اَھْلِ مَسْجِدٍ وَّھُمْ رَاکِعُوْنَ فَقَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَکَّۃَ فَدَارُوْا کَمَا ھُمْ قِبَلَ الْبَیْتِ وَکَانَتِ الْیَھُوْدُ قَدْ اَعْجَبَھُمْ اِذْ کَانَ یُصَلِّیْ قِبَلَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ وَاَھْلُ الْکِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰی وَجْھَہٗ قِبَلَ الْبَیْتِ اَنْکَرُوْا ذٰلِکَ قَالَ زُھَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا اَنَّہٗ مَاتَ عَلَی الْقِبْلَۃِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِیْھِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی (وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اپنے ننہال کے ہاں فروکش ہوئے جو انصار تھے اور آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز ادا کی اور آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو اور پہلی نماز جو نبی اکرم ﷺ نے بمع اصحاب کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی وہ نماز عصر تھی اور ایک شخص عباد بن بشر جس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی وہ باہر نکلا اور اس کا گزر کسی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے والوں کے پاس سے ہوا۔ اور وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اس نے کہا میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے ابھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے وہ جس حالت میں تھے کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو یہودی اور دیگر اہل کتاب خوش تھے اور جب آپ نے کعبہ کی طرف رخ انور پھیر لیا تو ان کو ناگوار گزرا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو

تحویل قبلہ سے قبل بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور اسی حالت میں وہ وفات پا گئے۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا مجھے ایسے شہر کی طرف ہجرت اور اس میں سکونت کا حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رہنے والے دیگر شہروں کے رہنے والوں پر غالب ہوں گے اور بعض منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں دراصل اس کا نام مدینہ ہے۔ وہ برے لوگوں کو ایسے نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے سے زنگال کو اتار دیتی ہے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب فضائل المدینہ حدیث ۱۷۴۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَیْشٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِیَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش جاہلیت میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، اور جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور ماہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے عاشورہ کے دن کا روزہ ترک فرما دیا اور جس کا دل چاہئے روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے اسے چھوڑ دے۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم حدیث ۱۸۷۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْٓ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ هَوِیْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْ ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا اِلَیْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

عبدالرحمن بن عوف نے کہا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ابو عمر نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ یہ مواخات مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد ہوئی اور سعد بن

ربیع نے کہا مال کے لحاظ سے میں انصار میں سے سب سے زیادہ مالدار ہوں اور میں آدھا مال تیرے لئے تقسیم کر دیتا ہوں اور دیکھو میری دو بیویوں سے جو تم چاہو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں اور جب وہ حلال ہو جائے یعنی عدت طلاق گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو۔ ابراہیم بن عبدالرحمن نے کہا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا کسی بازار میں خرید و فروخت ہوتی ہے سعد بن ربیع نے کہا قینقاع بازار ہے وہاں خرید و فروخت ہوتی ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ صبح بازار قینقاع گئے اور پنیر اور گھی خرید لائے پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف مسلسل ہر روز صبح جاتے کچھ دن گزرے ہوں گے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف آئے اور ان پر زرد رنگ کی خوشبو کا نشان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمن تم نے نکاح کر لیا ہے۔ عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا کس سے عرض کیا انصار کی ایک عورت یہ ابوالحیسر انس بن رافع بن امری القیس کی بیٹی تھیں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے حق مہر کتنا دیا۔ عبدالرحمن نے عرض کیا کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی ابوعبیدہ نے کہا گٹھلی کا وزن پانچ درہم خطابی نے کہا خواہ چاندی یا سونا رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب البیوع حدیث ۱۹۱۵)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّهَاجِرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهٖ وَلَا لِسِقَائِهٖ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهٖ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ مَا اَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُ بِهٖ اِلَّا نِطَاقِيْ قَالَ فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيْهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْاٰخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں سفر کا کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے توشہ دان جو چمڑے کا بنا ہوا تھا اور مشکیزہ کے لئے کوئی چیز نہ پائی جس سے ہم اس کو باندھیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا بخدا میرے کمر بند کے سوا میرے پاس کچھ نہیں جس سے میں اس کو باندھوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کمر بند کے دو حصے کر لو ایک کے ساتھ مشکیزہ کی اور دوسرے کے ساتھ توشہ دان کو باندھ لو تو میں نے اس طرح کیا اس لئے میں ''ذات النطاقین'' سے موسوم ہوئی۔ یعنی دو کمر بند والی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الوضو حدیث ۲۳۲)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَّقُوْلُ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهٗ وَخَرَجَ اَبِيْ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ

حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَّهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهٗ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَّقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ (لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا) فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد گرامی عازب بن حارث بن عدی اوسی کے گھر تشریف لائے اور میرے والد سے ایک کجاوہ خریدا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب بن حارث سے کہا اپنے بیٹے براء کو میرے ساتھ بھیجو تا کہ وہ اس کو اٹھا کر لے چلے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کجاوہ کو آپ کے ساتھ اٹھالیا اور میرے والد گرامی اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے تو میرے والد گرامی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر آپ مجھے بتائیں جب تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کیلئے چلے تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں بیان کرتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم وہ رات اور دوسرے دن بھی چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر ہوگئی اور راستے خالی ہو گئے ان میں کسی کی آمدورفت نہ رہی اور ہمارے سامنے ایک طویل پتھر ظاہر ہوا جو نہایت بلند تھا جس کا سایہ تھا اور اس کے نیچے دھوپ نہیں پڑتی تھی۔ ہم نے وہاں قیام کیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے اپنے ہاتھ سے ایک جگہ کو صاف کیا کہ آپ ﷺ اس پر آرام فرمائیں گے اور میں نے اس پر پوستین بچھادی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آرام فرمایئے اور میں آپ کے اردگرد حفاظت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ محو خواب ہو گئے۔ میں آپ ﷺ کے اردگرد کی

حفاظت کیلئے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بکریاں چرانے والا اپنی بکریاں لے کر پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہ اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جو ہم چاہتے تھے۔ یعنی سایہ حاصل کرنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے چرواہے سے کہا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے۔ اس نے کہا اہل مکہ میں سے قبیلۂ قریش کے ایک شخص کا غلام ہوں اس حدیث کے ایک راوی احمد بن یزید نے شک کیا ہے کہ اس نے کہا مدینہ کے ایک شخص کا غلام ہوں۔ بخاری میں بالجزم ایک روایت گزر چکی کہ وہ مکہ ہے اور مکہ پر مدینہ کا اطلاق صفت کیلئے ہے نہ کہ علمیت کیلئے کیونکہ اس وقت اس کو یثرب کہا جاتا تھا اور مدینہ سے مدینۂ نبویہ مراد نہیں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ دینے والی ہیں۔ اس چرواہے نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر اس نے ایک بکری پکڑی۔ میں نے کہا اس کے تھنوں کو مٹی، بالوں اور نجاست سے صاف کرلو۔ ابواسحاق نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر جھاڑتے تھے۔ اس چرواہے نے پیالہ میں اس کی مقدار دودھ دوہا اور میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی اکرم ﷺ کیلئے اٹھالایا تھا تاکہ آپ اس سے پانی نوش فرمائیں گے اور وضو فرمائیں گے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور میں نے آپ کو بیدار کرنا ناپسند سمجھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ میں پہنچا تو حضور ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ میں پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ دودھ نوش فرمایئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ نے سیر ہو کر دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں بہت خوش ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں چلنے کا وقت ہو گیا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل پڑے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کوئی شخص ہمارے پاس آ پہنچا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی ہلاکت کی دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا بمعہ اس کے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ زہیر بن معاویہ نے شک کیا ہے کہ یہ الفاظ ان کے ہیں یا نہیں وہ الفاظ یہ ہیں کہ میرے خیال میں سخت زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ بن مالک نے کہا میرا گمان ہے کہ تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میری نجات کیلئے دعا کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں وعدہ دیتا ہوں کہ میں تمہارے تلاش کرنے والوں کو واپس کر دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کیلئے دعا فرمائی اور اسے خلاصی ملی زمین سے نکل آیا اس کے بعد وہ کسی سے ملتا تو کہتا میں تلاش کر چکا ہوں ادھر کوئی نہیں۔ جس سے بھی اس کی ملاقات ہوتی اس کو واپس کر دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے جو ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۶)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَّکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ

هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا وہم واعتقاد اس طرف گیا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر ہے۔ اچانک خیال آیا کہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہتے ہیں اور میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اور اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور وہ یہ مصیبت تھی جو غزوۂ احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی۔ پھر میں نے اس تلوار کو دوسری مرتبہ ہلایا تو جیسے پہلی تھی اس سے بھی عمدہ ہوگئی۔ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اور مومنوں کا اجتماع تھا اور میں نے اس خواب میں دیکھا کہ گائے ذبح کی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقتولین کے ساتھ یہ فعل دنیا میں ان کے مقام سے بہتر ہے) یہ وہ ہے جو مومنوں کے ساتھ غزوۂ احد میں ہوا اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے یوم بدر کے بعد عطا فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر آپ ﷺ نے وصال فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام کا ماحاصل یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۳۸)

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

ہشام نے اپنے والد گرامی عروہ بن زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے تین سال قبل وفات پائی۔ آپ ﷺ دو سال یا دو سال کے قریب ٹھہرے اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے نکاح فرمایا حالانکہ وہ چھ سال کی تھیں پھر ان کی رخصتی ہوئی اس

وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۴)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ تَبِعَہٗ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِہٖ فَرَسُہٗ قَالَ ادْعُ اللّٰہَ لِیْ وَلَا اَضُرُّکَ فَدَعَا لَہٗ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِیْہِ کُثْبَۃً مِّنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُہٗ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے تشریف لائے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کیلئے بد دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ بن مالک نے عرض کیا میرے لیے دعا فرمائیں میں آپ کو نقصان نہیں دوں گا تو آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی اور ایک چرواہے کے پاس سے آپ کا گزر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں دودھ دوھا۔ میں اس کو لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا آپ نے وہ دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۵)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْخُرُوْجِ حِیْنَ اشْتَدَّ عَلَیْہِ الْاَذٰی فَقَالَ لَہٗ اَقِمْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَطْمَعُ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ ذٰلِکَ قَالَتْ فَانْتَظَرَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاہُ فَقَالَ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَکَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّمَا ھُمَا ابْنَتَایَ فَقَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّہٗ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الصُّحْبَۃَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عِنْدِیْ نَاقَتَانِ قَدْ کُنْتُ اَعْدَدْتُّھُمَا لِلْخُرُوْجِ فَاَعْطَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدَاھُمَا وَھِیَ الْجَدْعَاءُ فَرَکِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اَتَیَا الْغَارَ وَھُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَیَا فِیْہِ فَکَانَ عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَۃَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الطُّفَیْلِ بْنِ سَخْبَرَۃَ اَخُوْ عَائِشَۃَ لِاُمِّھَا وَکَانَتْ لِاَبِیْ بَکْرٍ مِّنْحَۃٌ فَکَانَ یَرُوْحُ بِھَا وَیَغْدُوْ عَلَیْھِمْ وَیُصْبِحُ فَیَدَّلِجُ اِلَیْھِمَا ثُمَّ یَسْرَحُ فَلَا یَفْطُنُ بِہٖ اَحَدٌ مِّنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَھُمَا یُعْقِبَانِہٖ حَتّٰی قَدِمَا الْمَدِیْنَۃَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَۃَ یَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ وَعَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ قَالَ قَالَ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِیْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَۃَ وَاُسِرَ عَمْرُو بْنُ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیُّ قَالَ لَہٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَیْلِ مَنْ ھٰذَا فَاَشَارَ اِلٰی قَتِیْلٍ فَقَالَ لَہٗ عَمْرُو بْنُ اُمَیَّۃَ ھٰذَا عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَۃَ فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَی السَّمَاءِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَبَرُھُمْ فَنَعَاھُمْ

فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو وَسُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کافروں کی ان پر اذیت شدت اختیار کر گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے وہاں سے نکل جانے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ خواہش کرتے ہیں کہ آپ کو ہجرت کی اجازت دے دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے مجھے اس کی امید ہے' ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا انتظار کیا تو ایک دن ظہر کے وقت رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس تشریف لائے' اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آواز دی اور فرمایا جو بھی تمہارے پاس ہے اسے باہر نکال دو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ادھر تو صرف آپ کی دونوں بیٹیاں ہیں مراد حضرت اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہما ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے ساتھی بنانا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں میں تجھے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں میں نے وہ ہجرت کیلئے تیار کر رکھی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان میں ایک جس کا نام جدعاء تھا نبی اکرم ﷺ کو دے دی' وہ دونوں اپنی اپنی اونٹنیوں پر سوار ہو کر چل پڑے حتیٰ کہ غار میں آئے جو جبل ثور میں ہے تو وہ دونوں اس غار میں چھپ گئے عامر بن فہیرہ جو عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی بھائی تھے کا غلام تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دودھ دینے والی اونٹنی تھی وہ غلام عامر بن فہیرہ اسے صبح و شام ان کے پاس لاتے وہ آخر رات کے اندھیرے میں نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آتے پھر اس کو چراگاہ میں لے جاتے اور چرواہوں کو ان کے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی۔ جب نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار سے نکلے تو عامر بن فہیرہ بھی آپ کے ساتھ نکلا اور وہ دونوں باری باری اس کو اپنے پیچھے بٹھاتے' حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور عامر بن فہیرہ بیئر معونہ کے دن شہید ہو گئے۔ ابو اسامہ حماد بن اسامہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہشام بن عروہ نے کہا مجھے میرے باپ عروہ بن زبیر نے بتایا انہوں نے کہا جب بیئر معونہ میں ستر قراء صحابہ کرام شہید ہو گئے اور عمرو بن امیہ ضمری کو قیدی بنا لیا گیا تو عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ ضمری سے کہا یہ کون ہے اور ایک شہید کی طرف اشارہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہے عامر بن طفیل نے کہا میں نے ان کو شہید ہو جانے کے بعد دیکھا کہ ان کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ حتیٰ کہ میں نے حضرت عامر بن فہیرہ کو اور زمین کے درمیان

دیکھا ابن اسحاق نے اس سند کے ساتھ ذکر کیا کہ عامر بن طفیل نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا وہ شخص کون ہے جب وہ شہید ہوا تو میں نے اس کو دیکھا اسے زمین اور آسمان کے درمیان اٹھایا گیا حتیٰ کہ میں نے آسمان کے نیچے دیکھا پھر اس کو زمین پر رکھا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو ان کی خبر پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کے شہید ہو جانے کی خبر دی اور فرمایا تمہارے ساتھی شہید کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے رب عزوجل سے سوال عرض کیا اور کہا اے ہمارے رب ہمارے ساتھیوں کو ہمارے متعلق مطلع فرما دے کہ ہم تجھ سے راضی ہو گئے اور تو ہم سے راضی ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی طرف سے خبر پہنچا دی۔ اس دن جو شہید ہوئے ان میں سے عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے آپ کی شہادت کے دس سال سے زائد عرصہ کے بعد جب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے عروہ بن اسماء کے نام پر اس کا نام عروہ بن زبیر رکھا اور ان شہداء میں حضرت منذر بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ لہٰذا زبیر بن عوام نے اپنے دوسرے لڑکے کا نام منذر بن عمرو کے نام پر منذر بن زبیر رکھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۲۶۸)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ حِصْنٍ حَصِيْنٍ وَّمَنْعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَبَى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ ذَخَرَ اللّٰهُ لِلْاَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ فَرَاٰهُ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَّرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَّدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَّدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت نبوی سے پہلے طفیل بن عمرو دوسی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! آپ کو کسی مضبوط قلعے یا پناہ گاہ کی ضرورت ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زمانۂ جاہلیت میں قبیلہ دوس کا ایک قلعہ تھا' جو اس وقت بھی ان کے پاس تھا نبی اکرم ﷺ نے انکار کر دیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت انصار کو عطا کرنی تھی' اس لیے جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو طفیل بن عمرو نے اپنے ہم قبیلہ ساتھی کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ طفیل کا ساتھی بیمار ہو گیا' جب تکلیف برداشت سے باہر ہو گئی تو اس نے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ لیے' اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا' جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ طفیل بن عمرو نے اس کو خواب میں دیکھا کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے' تاہم اس کے

دونوں ہاتھ لپیٹے ہوئے ہیں۔ طفیل نے اس سے پوچھا' تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے مجھے بخش دیا۔ طفیل نے پوچھا: تمہارے ہاتھوں کو کیوں لپیٹا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا' اپنے جس عضو کو تم نے خود خراب کیا ہے' ہم اسے ٹھیک نہیں کریں گے۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے دعا کی' اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کر دے۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۲۱۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلُوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اِنَّهٗ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِيْنَ بِسُيُوْفِهِمْ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهٗ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللهِ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَّقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَخَرِبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَّجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس قبیلے کا نام بنو عمرو بن عوف تھا۔ آپ نے وہاں چودہ دن قیام کیا۔ اس کے بعد آپ نے بنو نجار کے سرکردہ افراد کو ان کے ہاں منتقل ہونے کا پیغام بھجوایا۔ انہوں نے آپ کے استقبال کے وقت اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنو نجار کے سرکردہ افراد آپ کے آس پاس چل رہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں آ کر ٹھہر گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا' جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز ادا کر لیتے' یہاں تک کہ آپ نے بکریوں کے ریوڑ کے ٹھہرنے کی جگہ میں بھی نماز ادا کی ہے۔ جب نبی اکرم

ﷺ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر میں منتقل ہوئے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا: آپ نے دوبارہ بنو بخار کے سرکردہ افراد کو پیغام بھجوایا' وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے بنو بخار! تم اپنا فلاں باغ مجھے فروخت کر دو۔ انہوں نے عرض کی' ہرگز نہیں' اللہ کی قسم! ہم آپ سے اس کی کوئی قیمت وصول نہیں کریں گے بلکہ صرف اللہ کی رضا کے حصول کیلئے اس باغ کو آپ کی نذر کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں بتاتا ہوں کہ اس باغ میں کچھ کھجور کے درخت تھے' کچھ مشرکین کی قبریں تھیں اور کچھ خراب شدہ اشیاء موجود تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم سے کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ مشرکین کی قبریں برابر کر دی گئیں اور خراب شدہ اشیاء صاف کر دی گئیں۔ صحابہ کرام نے کھجور کے درختوں کو قبلہ کی سمت میں لگا دیا اور انہیں مضبوط کرنے کیلئے پتھر لگا دیئے۔ مسجد کی تعمیر کے دوران تمام صحابہ کرام' اور ان کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ بھی یہ رجز پڑھا کرتے تھے

اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ فانصر الانصار والمھاجرۃ اے اللہ! آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھی بھلائی حقیقی بھلائی نہیں ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مدد جاری رکھ۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب المساجد حدیث ۱۰۷۵)

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ کَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَۃَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَۃَ وَاَنَّہٗ حَجَّ بَعْدَ مَا ھَاجَرَ حَجَّۃً وَّاحِدَۃً حَجَّۃَ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَبِمَکَّۃَ اُخْرٰی

ابواسحاق بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' سترہ غزوات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انیس غزوات میں حصہ لیا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر لینے کے بعد آپ نے ایک ہی مرتبہ حج کیا جو ''حجۃ الوداع'' کہلاتا ہے۔ امام مسلم ﷺ فرماتے ہیں ابواسحاق کہتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں قیام کے دوران ایک اور حج کیا تھا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۲۹۳۱)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبَ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو سب پہ حاوی آجائے گی لوگ اسے ''یثرب'' کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ''مدینہ'' ہے جو بُرے لوگوں کو اس طرح نکال باہر کرے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۳۲۴۹)

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَتْبَعَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهٗ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک آپ کے پیچھے آیا نبی اکرم ﷺ نے اس کیلئے دُعائے ضرر کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اس نے آپ سے درخواست کی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کریں۔ میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ نبی اکرم ﷺ پیاسے تھے۔ آپ کا گزر بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک برتن لیا اور اس میں نبی اکرم ﷺ کیلئے تھوڑا سا دودھ دوہ لیا۔ میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے اسے پی لیا۔ یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۲۳)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَّاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔ جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ میرا خیال ''یمامہ'' اور ''ہجر'' نامی علاقوں کی طرف منتقل ہوا لیکن وہ سرزمین ''مدینہ'' ''یثرب'' تھی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ اوپر کی طرف سے ٹوٹ گئی۔ اس سے مراد وہ صورتحال تھی' اہل ایمان کو غزوۂ احد کے موقع پر جس کا سامنا کرنا پڑا پھر میں نے وہ تلوار دوسری مرتبہ چلائی تو وہ پہلے سے زیادہ بہتر حالت میں تھی اس سے مراد وہ فتح تھی جو اللہ تعالیٰ نے نصیب کی اور مسلمانوں کی اجتماعیت تھی اسی طرح میں نے خواب میں گائے کو دیکھا۔ اللہ سب سے زیادہ بہتر جانتا ہے اس سے مراد

اہل ایمان کی وہ نفری تھی جو غزوۂ احد میں شہید ہوئی اور خیر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عطا کی اور سچے ثواب سے مراد وہ انجام ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں عطا کیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الرؤیا حدیث ۵۸۱۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلُوِّ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ: لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَائُوا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوفَهُمْ. فَقَالَ اَنَسٌ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ. وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ. وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ. حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ. وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ. وَاِنَّهُ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ. فَاَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ. ثَامِنُونِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا: وَاللهِ. لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ اَنَسٌ: وَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ. كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ. وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ. وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ. فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ. فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ. وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً. وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ. وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ. وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں قیام کیا۔ جنہیں بنوعمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ آپ نے ان کے درمیان چودہ دن قیام کیا پھر آپ نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ لوگ تلواریں گلوں میں لٹکا کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار کے افراد آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے احاطے میں اُترے نبی اکرم ﷺ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا تھا آپ وہاں نماز ادا کرلیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے بنونجار کو پیغام بھجوایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنونجار! اپنے اس باغ کا میرے ساتھ سودا کرلو انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ یعنی اُس سے اس کا اجر و ثواب لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں جو کچھ تھا وہ میں تمہیں بتاتا ہوں اس میں کچھ مشرکین کی

قبریں تھیں اس میں کچھ کھنڈر تھے اور کھجوروں کے درخت تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مشرکین کی قبریں پاٹ دی گئیں اور کھنڈر کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا۔ کھجور کے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ کی سمت میں لائن میں لگا دیا گیا اور ان کے دونوں کناروں پر پتھر لگا دیئے گئے۔ لوگ جب پتھر منتقل کر رہے تھے' تو رجز پڑھ رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے وہ یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مدد کر''۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۴۵۳)

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةَ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ بات وحی کی ہے: ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی تم پڑاؤ کرو گے وہی تمہارا دارالہجرت ہوگا۔ مدینہ' بحرین' قنسرین۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۸۵۸)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا يَمَامَةُ اَوْ هَجَرٌ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَّاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّاِذَا الْخَيْرُ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی سرزمین کی طرف گیا ہوں جہاں کھجوروں کے باغات ہیں' تو میرا دھیان اس طرف گیا کہ اس سے مراد یمامہ یا ہجر ہو سکتے ہیں' لیکن وہ مدینہ تھا جسے یثرب کہا جاتا تھا۔

اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو اس کے آگے والا حصہ ٹوٹ گیا اس سے مراد وہ مصیبت تھی جو غزوۂ اُحد کے موقع پر اہل ایمان کو لاحق ہوئی۔

پھر میں نے اسے لہرایا تو وہ دوبارہ سے پہلے سے زیادہ بہتر شکل میں آ گئی' تو اس سے مراد وہ فتح اور اہل ایمان کا اجتماع ہے' جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ میں نے خواب میں ایک گائے کو دیکھا' ویسے اللہ تعالیٰ کی ذات بھلائی کو عطا کرنے والی ہے' تو اس سے مراد اہل ایمان کا وہ گروہ ہے جو غزوۂ اُحد کے موقع پر شہید ہوا اور یہاں بھلائی سے مراد وہ بھلائی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد عطا کی اور سچائی کا وہ ثواب ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں غزوۂ بدر کے موقع پر عطا

کیا تھا"۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب تعبیر الرویاء حدیث ۳۹۲۱)

سن ہجری کا آغاز

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهٖ مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے تاریخ کا شمار نہ کیا اور نہ ہی آپ کی وفات سے اس کا شمار کیا صرف آپ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے تاریخ کا شمار کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۹)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے تاریخ کا شمار نہ کیا اور نہ ہی آپ کی وفات سے اس کا شمار کیا صرف آپ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے تاریخ کا شمار کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۰)

مدینہ منورہ میں جلوہ گری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ الْآفٍ فِيْ أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ الْآفٍ وَّخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ مِنْ أَرْبَعَةِ الْآفٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ أَبَوَاهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے مہاجرین اولین جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی یا وہ جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے میں ہر ایک کیلئے چار ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا اور ابن عمر کیلئے ساڑھے تین ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے کیوں ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سے کم مقرر کیا۔ آپ نے فرمایا عبداللہ نے اپنے والدین کے تابع اور ان کی کفالت میں ہجرت کی وہ ان لوگوں جیسے نہیں جنہوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۹)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَّسَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْإِمَآءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر، ابن ام مکتوم آئے اور وہ لوگوں کو قرآن مقدس پڑھاتے تھے۔ اس کے بعد حضرت بلال، سعد بن ابی وقاص اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بیس صحابہ کرام کی معیت میں آئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا وہ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری پر خوش ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ لونڈیاں بھی یہ کہتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل سورتوں میں سے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" پڑھ چکا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَآئُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفَهٗ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَآئُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَّكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول مکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو عوالی مدینہ نجد کی جہت عوالی مدینہ اور تہامہ کی جہت سافلی مدینہ کہلاتی ہے میں ایک قبیلہ کے پاس اقامت پذیر ہوئے جس کو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ان میں چودہ دن قیام فرمایا پھر آپ نے بنی نجار کے سرداروں کو پیغام بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا بنی نجار کے سردار مسلح ہو کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں اب بھی رسول ﷺ کو سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے دوسری سواری پر سوار ہیں

اور بنی نجار کے سردار آپ کے اردگرد ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت ابوایوب خالد بن زید بن کلیب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے صحن میں نزول اجلال فرما ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ جہاں بھی نماز کا وقت آجاتا نماز پڑھ لیتے۔ چنانچہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم ارشاد فرمایا اور بنی نجار کے سرداروں کی طرف پیغام بھیجا وہ آئے' آپ نے فرمایا اے بنی نجار تم مجھے اس باغ کی قیمت بتاؤ کتنی ہے بنی نجار نے عرض کیا بخدا ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ عزوجل سے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے فرمایا اس میں یہ چیزیں تھیں جو میں تجھ سے کہتا ہوں۔ اس میں مشرکوں کی قبریں تھیں۔ اس میں دیوان جگہ تھی اور اس میں کھجوروں کے درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی قبروں کے متعلق حکم دیا تو وہ کھودوا دی گئیں اور ویران جگہ کو برابر کر دیا گیا اور کھجوروں کے درختوں کو کٹوا دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا صحابہ کرام نے کھجور کے درخت مسجد کے قبلہ میں سیدھے کر کے رکھ دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا صحابہ کرام نے دروازے کے دونوں جانب پتھر رکھ دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ ان پتھروں کو اٹھا کر لاتے تھے اور وہ یہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ یہ شعر پڑھتے تھے۔ اے اللہ بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے۔ اے اللہ انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۷)

ہجرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی اور جس نے حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس کے مقصد کے ساتھ ہی وابستہ ہوگی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۵۲)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَأْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَآئَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِيْ عَآئِشَةَ وَاَسْمَآءَ قَالَ اَشَعَرْتَ

اَنَّہٗ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ قَالَ الصُّحْبَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصُّحْبَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عِنْدِیْ نَاقَتَیْنِ اَعْدَدْتُّھُمَا لِلْخُرُوْجِ فَخُذْ اِحْدَاھُمَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُھَا بِالثَّمَنِ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ پر بہت کم ایسا دن آتا ہو جس میں وہ صبح یا شام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف نہ لاتے ہوں اور جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ اچانک ظہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے کہا نبی کریم ﷺ اس وقت کسی حادثہ کی وجہ سے تشریف لائے ہیں جو آپ کو پیش آیا ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو تمہارے پاس ہے نکالو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری صرف دو بیٹیاں حضرت عائشہ اور اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! کیا تجھے معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بھی آپ کی صحبت کا طلب گار ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں بھی تمہاری صحبت چاہتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے ہجرت کیلئے تیار کر رکھا ہے ان میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اس کو قیمت کے عوض خرید لیا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب البیوع حدیث ۲۰۰۰)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَکُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ فِیْ وَادِی الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا ظَلَمَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اٰوَوْہُ وَنَصَرُوْہُ اَوْ کَلِمَۃً اُخْرٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے میدان میں چلوں گا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے غلط نہیں فرمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی یا نصرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے "اٰوَوْہُ وَنَصَرُوْہُ" کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ یعنی بھی کہا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۳)

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ یَّقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُرِیْدُ وَجْہَ اللّٰہِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰی لَمْ یَاْخُذْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِّنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ نَمِرَۃً فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رَاْسَہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ بَدَا رَاْسُہٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّیَ رَاْسَہٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِّنْ اِذْخِرٍ وَّمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا

ابو وائل سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کی انہوں نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یعنی آپ کے حکم سے ورنہ آپ کے ساتھ تو صرف حضرت ابو بکر صدیق اور عامر بن فہیرہ تھے ہجرت کی ہم صرف اللہ عزوجل کی رضا چاہتے تھے اور ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور ہم سے کچھ گزر گئے انہوں نے دنیا میں کوئی اجر نہ پایا ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوۂ احد کے دن شہید ہو گئے اور انہوں نے صرف ایک دھاری اون کی چادر چھوڑی۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا تھا۔ تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ان کا سر ڈھانپنے کا حکم فرمایا اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ وہ ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے درخت سے توڑ توڑ کر کھا رہا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۵)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُّہٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حَجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَہٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ تَابَعَہٗ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْھِرٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا ھَاجَرَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ حُبْلٰی

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے بطن میں تھے۔ انھوں نے کہا میں ہجرت کیلئے نکلی جبکہ میں پورے دن کر چکی تھی۔ میں مدینہ منورہ میں آئی اور قباء میں قیام کیا تو میں نے عبداللہ کو قباء میں ہی جنم دیا پھر میں عبداللہ کو نبی اکرم ﷺ پاس لائی تو آپ نے ان کو اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اس کو چبایا اور عبداللہ کے منہ میں لعاب ڈال دیا جو چیز سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ پھر ایک کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی گھٹی دی پھر ان کیلئے دعائے خیر و برکت فرمائی۔ عبداللہ وہ پہلا بچہ ہے جو دار الاسلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوا۔ خالد بن مخلد نے علی بن مسہر انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت اسمائ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے میں زکریا بن یحییٰ کی متابعت کی کہ حضرت اسمائ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کی درانحالیکہ وہ حاملہ تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۶)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ ھَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْکَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْکَ یَا اَبَا مُوْسٰی ھَلْ یَسُرُّکَ اِسْلَامُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَّاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَّاِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ فَقَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ

حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تجھے معلوم ہے میرے باپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمہارے باپ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کیا کہا تھا۔ ابو بردہ نے کہا میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے کہا اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے۔ ہجرت کی' جہاد کیا اور ہر وہ کام جو ہم نے ان کے ساتھ کیا وہ قائم وباقی رہے۔ اور جو عمل ہم نے ان کے بعد کیا اس میں برابری نہ ثواب ہو نہ عتاب ہو کی سطح پر ہماری نجات ہو جائے۔ تو میرے والد نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا حالانکہ ہم نے رسول ﷺ کے بعد جہاد کیا۔ نمازیں پڑھیں' روزے رکھے اور بہت نیک عمل کیے اور ہمارے ہاتھ پر بکثرت لوگ مسلمان ہوئے اور ہم ان سب کی جزا کی امید رکھتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا میرے والد نے کہا لیکن اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میری خواہش یہ ہے کہ جو اعمال ہم نے آپ کے ساتھ کیے ان کا ثواب ثابت ہو چکا ہے اور جو بھی عمل ہم نے آپ ﷺ کے بعد کیا ہے وہ برابری کی سطح پر ہے اس سے ہم نجات پا گئے۔ ابو بردہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا بلا شبہ تمہارا باپ بخدا میرے باپ سے بہتر ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۰۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهٗ هَاجَرَ قَبْلَ اَبِيْهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ اَنَا وَعُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ فَاَرْسَلَنِيْ عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَاَتَيْتُهٗ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهٗ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّهٗ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهٗ ثُمَّ بَايَعْتُهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ انہوں نے والد گرامی سے قبل ہجرت کی تو وہ خفا ہوتے انہوں نے کہا میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کو قیلولہ دوپہر کا آرام کی حالت میں پایا' ہم اپنے گھر واپس آ گئے۔ کچھ دیر بعد میرے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور فرمایا جاؤ اور دیکھو کیا آپ ﷺ بیدار ہوئے ہیں یا کہ نہیں۔ میں آپ کے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کر لی۔ پھر میں اپنے والد گرامی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ آپ ﷺ بیدار ہو چکے ہیں۔ تو ہم دونوں آپ کی طرف تیز تیز چلتے ہوئے آئے۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس گئے اور آپ سے بیعت کی اس کے بعد میں نے آپ سے بیعت کی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۰۳)

عَنِ الْبَرَاءِ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ اَبُوْ بَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَاَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَّسِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَاَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَاَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ قَدْ اَقْبَلَ فِيْ غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِي اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّاْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ اِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى اَهْلِهِ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَاَيْتُ اَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے والد عازب سے کجاوہ خریدا میں اسے اٹھا کر ان کے ساتھ لے چلا۔ حضرت براء نے کہا میرے والد عازب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی سیر ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم پر نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ اور ہم رات کے وقت غار ثور سے نکلے اور ایک رات دن برابر تیز چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا پھر ہمارے سامنے ایک ادنیٰ پتھر ظاہر ہوا ہم اس کے پاس آئے اس کا تھوڑا سا سایہ تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا کمبل جو میرے پاس تھا بچھا دیا پھر نبی اکرم ﷺ اس پر لیٹ گئے۔ میں آپ کے ارد گرد کی دیکھا بھال کیلئے نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چرواہا بکریاں لا رہا ہے۔ اور ہماری طرح وہ بھی چٹان کے سایہ کا طالب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس سے دریافت کیا اے نوجوان تو کس کا غلام ہے اس نے کہا میں فلاں کا غلام ہوں۔ میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے کہا جی ہاں اس نے بکریوں میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا ذرا تھن صاف کر لو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے ایک برتن میں دودھ دوہا' میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا اس پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کیلئے سفر میں

پانی پینے کے لئے رکھا ہوا تھا میں نے دودھ پر پانی ڈالاحتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نوش فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا۔ درانحالیکہ متلاشی ہمارے پیچھے آرہے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہیں انہیں بخار چڑھا ہوا تھا میں نے ان کے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ان کے رخسارے پر بوسہ دیا اور فرمایا اے میری بیٹی حال کیسا ہے۔ حضرت براء کا آپ کے گھر جانا نزول حجاب سے قبل تھا اور اس وقت حضرت براء اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں نابالغ تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۰۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُولٰى

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو نماز چار چار رکعتیں فرض ہوئی اور نماز سفر کو دو رکعتوں پر چھوڑ دیا گیا یعنی سفر کی نماز پہلی حالت پر باقی رہی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۰)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اٰجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

عامر بن سعد بن مالک نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اس بیماری میں میری عیادت فرمائی جس سے میں قریب الموت ہو گیا تھا۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں میری بیماری کس حد تک پہنچ گئی ہے اور مالدار ہوں۔ میری صرف ایک بیٹی اُم الحکم کبریٰ ہے جو میری وارث ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا نصف مال صدقہ کر دوں فرمایا نہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تہائی مال صدقہ کر دوں "اے سعد"

ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے تمہارا اپنی اولاد کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑو وہ لوگوں سے سوال کرتے پھریں۔

احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے اَنْ تَذَرَ ذُرِیَّتَکَ" کے بدل اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ روایت کیا یعنی تمہارا اپنے ورثا کو مال وزر چھوڑنا (قال احمد سے لیکر ورثتک تک جملہ معترضہ ہے جو بھی تم رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرو گے اس کا اجر وثواب تمہیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے وہ اللہ کے نزدیک باعث اجر وثواب ہوگا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد زندہ مکہ مکرمہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے اور جو بھی کام کرو جس سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہو اس کے سبب تمہارے درجہ اور رتبہ میں اضافہ ہی ہوگا۔ شاید کہ تم مکہ مکرمہ میں زندہ رہو گے حتیٰ کہ تم سے لوگ نفع حاصل کریں گے۔ کئی لوگوں کو تمہارے باعث نقصان پہنچے گا۔ اے میرے اللہ میرے صحابہ کرام کی ہجرت کو مقبول فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا لیکن شدید محتاج حضرت سعد بن خوالہ رضی اللہ عنہ جو مکہ مکرمہ میں وفات پا گئے تھے حضور ان کیلئے سخت غم کا اظہار فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۱)

عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ انْطَلَقْتُ بِاَبِیْ مَعْبَدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُبَایِعَهٗ عَلَی الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا اُبَایِعُهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِیْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَّقَالَ خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ اَنَّهٗ جَآءَ بِاَخِیْهِ مُجَالِدٍ

مجاشع بن مسعود سے روایت ہے کہ اپنے بھائی ابو معبد مجالد کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا تاکہ آپ اس کی ہجرت پر بیعت کرلیں۔ آپ نے فرمایا ہجرت والے اس کی فضیلت پا گئے۔ میں اس کی سلام اور جہاد پر بیعت لوں گا۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو معبد سے ملا تو ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا ہے۔ خالد الحذاء نے ابو عثمان سے انہوں نے مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو ساتھ لے کر آئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۲۶۸)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اُوْصِی الْخَلِیْفَةَ بِالْمُهَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ اَنْ یَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاُوْصِی الْخَلِیْفَةَ بِالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّهَاجِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَیَعْفُوَ عَنْ مُّسِیْئِهِمْ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے کے بعد اور وفات سے کچھ پہلے کہا میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا حق پہچانے اور میں انصار کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا۔ قبل ازیں کہ نبی کریم ﷺ ہجرت

فرماتے۔ ان میں سے نیک اور مخلص لوگوں سے احسان کرے اور ان میں سے گنہگاروں کو معاف کرے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب فضائل قرآن حدیث ۲۰۰۵)

عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِيْ طَوِيلًا وَّحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُوْلُ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِيْ قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ مَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ

ابن شماسہ مہری سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرض الموت کا شکار ہوئے تو ایک دن ہم ان کی عیادت کے لیے گئے‘ آپ دیوار کی طرف رُخ کر کے خاصی دیر روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کی‘ ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رُخ کر کے کہا‘ ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل‘ اللہ کی وحدانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ میری زندگی تین بڑے ادوار پر مشتمل ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب مجھے سب سے زیادہ نفرت معاذ اللہ نبی اکرم ﷺ سے تھی اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کسی طرح آپ ﷺ کو شہید کر دوں‘ اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو جہنمی ہوتا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی‘ تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی‘ آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں اسلام قبول کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

آپ نے پوچھا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا' میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی' میرے گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے' اسلام سابقہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ہجرت بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' حج بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں کوئی شخص آپ سے زیادہ معزز نہیں تھا' اگر مجھ سے آپ کے چہرۂ مبارک کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکوں گا' کیونکہ میں کبھی بھی آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا' اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے بعض ریاستی اور سرکاری امور کا نگران مقرر کیا' اب مجھے اندازہ نہیں ہے' اس بارے میں میرا انجام کیا ہوگا؟ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ہمراہ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ لے جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد تم میرے اوپر مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ' تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رُکے رہنا' جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے' تا کہ تمہاری وجہ سے میری انسیت برقرار رہے اور میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۲۲۹)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَّكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا

عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' اُم قیس بنت محصن ان خواتین میں شامل ہیں' جنہیں آغاز میں ہجرت کرنے اور اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اور ان کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ کے ساتھ ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے' ایک مرتبہ میں اپنے کمسن بچے کے ہمراہ جس نے ابھی کچھ کھانا شروع نہیں کیا تھا' نبی اکرم ﷺ خدمت میں حاضر ہوئی تو اس بچے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو زیادہ اہتمام کے ساتھ نہیں دھویا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۵۷۵)

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ

لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَّلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو امامت وہ شخص کروائے جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر قرأت میں سب لوگ برابر ہوں' تو وہ جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر سنت میں بھی برابر ہوں' تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے اسلام قبول کیا ہو۔ اگر امام مقرر ہو' تو پھر کوئی اور شخص ہرگز امامت نہ کروائے اور کوئی شخص کسی کے گھر میں' اس کی اجازت کے بغیر' اس کی مخصوص مسند پر نہ بیٹھے۔ اشج نے اپنی روایت میں پہلے اسلام لانے کی بجائے عمر رسیدہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب المساجد حدیث ۱۴۳۱)

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِ قَالَ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ أَرْفَقُ فَقَالَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ أَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت کے بعد نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے والے حصے میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں ٹھہر گئے۔ رات کے وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھلی تو انہیں خیال آیا کہ ہم تو نبی اکرم ﷺ کے اوپر چل پھر رہے ہیں تو وہ ایک کونے میں ہو گئے اور اسی کونے میں انہوں نے رات بسر کر لیا گلے دن انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے والی منزل میں زیادہ سہولت ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ موجود ہوں تو نبی اکرم ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے والی منزل میں آ گئے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا کرتے

تھے اور جب وہ باقی ماندہ کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آتا تو وہ دریافت کرتے نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ انگلیاں رکھی تھیں پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اسی جگہ انگلیاں رکھتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا جس میں لہسن بھی تھا۔ جب باقی ماندہ کھانا واپس آیا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے انگلیاں رکھنے کے مقام کے بارے میں دریافت کیا انہیں بتایا گیا کہ آپ نے کھانا نہیں کھایا وہ خوفزدہ ہو گئے۔ اوپر گئے اور عرض کی کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا' نہیں! البتہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی' جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہوں اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ لہسن کی بو کو اس سے ناپسند کرتے تھے کیونکہ آپ کے پاس وحی آتی تھی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۴۲)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالاَ خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِيْنَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِيْ فِيْهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ

عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بیان کرتے ہیں: جب حضرت اسما رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر نے ہجرت کی اس وقت وہ حاملہ تھیں اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے۔ جب وہ قبا پہنچی تو ان کے ہاں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔ جب پیدائش ہوئی تو وہ انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں تاکہ آپ انہیں گھٹی دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے نومولود کو پکڑا اور اپنی گود میں لیا پھر آپ نے کھجور منگوائی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کھجوریں ہمیں کچھ دیر تلاش کے بعد ملی نبی اکرم ﷺ نے انہیں چبایا اور پھر اپنا لعاب دہن بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ اس بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا لعاب دہن پہنچا۔ سیّدہ اسمای رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے بچے پر ہاتھ پھیرا اسے دُعا دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ جب وہ بچہ سات یا شاید آٹھ برس کا ہوا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنے کیلئے آیا اسے اس بات کا حکم اس کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا نبی اکرم ﷺ سے اپنی طرف آتا دیکھ کر مسکرائے اور اسے بیعت کرلیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۴۹۹)

عَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَّكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن ان خواتین میں شامل تھیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے پہلے ہجرت کی آپ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ جن کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ عبید اللہ کہتے ہیں سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا' ایک مرتبہ وہ اپنے شیر خوار بیٹے کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جس کے گلے میں تکلیف تھی اور انہوں نے اس کا گلا ملا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان بچوں کا گلا کیوں ملتی ہو؟ تمہیں ''عود ہندی'' استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے۔ جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ عبید اللہ کہتے ہیں۔ سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا' ان کے اس بیٹے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تھا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا تھا اور اسے مل کے دھویا نہیں تھا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب السلام حدیث ۵۶۴۷)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَّلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ

غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَّهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَّالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر تشریف لے گئے۔ جب وہ ''سرغ'' کے مقام پر پہنچے تو اسلامی لشکر میں سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ملے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا۔ میرے پاس ان مہاجرین کو لاؤ! جنہوں نے پہلے پہل ہجرت کی تھی۔ میں انہیں بلا کر لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے۔ ان حضرت کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا۔ بعض حضرات کا یہ خیال تھا کہ آپ جس کام کیلئے نکلے ہیں۔ اسے پورا کئے بغیر جانا مناسب نہیں ہے جبکہ بعض نے یہ رائے پیش کی آپ کے ہمراہ وہ لوگ موجود ہیں جن کا وجود غنیمت ہے وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ہیں ہمارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں وبائی علاقے میں لے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: آپ حضرات تشریف لے جائیں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا' انصار کو میرے پاس لاؤ' میں انہیں بلا کر لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ لیا تو مہاجرین کی طرح ان کی رائے بھی ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ حضرات تشریف لے جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا قریش کے ان عمر رسیدہ حضرات کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے قریب ہجرت کی تھی۔ میں انہیں بلا کر لایا تو ان کی رائے میں کوئی اختلاف نہیں تھا اور ان کا یہ خیال تھا کہ آپ واپس تشریف لے جائیں اور لوگوں کو اس وبائی علاقے میں نہ لے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ میں واپس چلا جاؤں گا۔ لوگوں نے بھی واپسی کی تیاری کی حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ اللہ تعالیٰ کی مقررہ کردہ تقدیر سے بچنا چاہ رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اختلاف رائے پسند نہیں تھا تاہم انہوں نے کہا: کاش یہ بات آپ کے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی! ہم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ایک تقدیر کو چھوڑ کر دوسری تقدیر کی طرف جا رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ کسی ایسی وادی میں پہنچ جائیں۔ جس کے دو کنارے ہوں جن میں سے ایک سرسبز و شاداب ہو اور دوسرا بنجر ہو گیا ایسا نہیں ہے؟ کہ اگر آپ اپنے اونٹ کو سرسبز شاداب حصے میں چراتے ہیں تو

یہ اللہ تعالیٰ کی مقررہ کردہ تقدیر کے مطابق ہے اور اگر اسے بنجر حصے میں چراتے ہیں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مقررہ کردہ تقدیر کے مطابق ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جو اپنے کسی کام کی وجہ سے وہاں موجود نہیں تھے۔ وہ بھی وہاں تشریف لے آئے اور بولے: اس بارے میں مجھے ایک حدیث کا علم ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تمہیں کسی علاقے میں اس وباء کی موجودگی کا پتا چلے تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر یہ تمہارے علاقے میں پھیل جائے تو تم وہ جگہ چھوڑ کر نہ جاؤ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر وہاں سے واپسی اختیار کی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب السلام حدیث ۵۶۶۶)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَّكَانُوْا یُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِیْ اُنَیْسٌ وَّاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰی خَالٍ لَّنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَیْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَیْهِمْ اُنَیْسٌ فَجَآءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَیْنَا الَّذِیْ قِیْلَ لَهٗ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰی مِنْ مَّعْرُوْفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهٗ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِیْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَیْهَا وَتَغَطّٰی خَالُنَا ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ یَبْكِیْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَیْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَیَا الْكَاهِنَ فَخَیَّرَ اُنَیْسًا فَاَتَانَا اُنَیْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّیْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ قَبْلَ اَنْ اَلْقٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَیْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَیْثُ یُوَجِّهُنِیْ رَبِّیْ اُصَلِّیْ عِشَآءً حَتّٰی اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اُلْقِیْتُ كَاَنِّیْ خِفَآءٌ حَتّٰی تَعْلُوَنِی الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَیْسٌ اِنَّ لِیْ حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِیْ فَانْطَلَقَ اُنَیْسٌ حَتّٰی اَتٰی مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَیَّ ثُمَّ جَآءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِیْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰی دِیْنِكَ یَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ فَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَّكَانَ اُنَیْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ اُنَیْسٌ لَّقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰی اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا یَلْتَئِمُ عَلٰی لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِیْ اَنَّهٗ شِعْرٌ وَّاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَّاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِیْ حَتّٰی اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَیْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَقُلْتُ اَیْنَ هٰذَا الَّذِیْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَیَّ اَهْلُ الْوَادِیْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَّعَظْمٍ حَتّٰی خَرَرْتُ مَغْشِیًّا عَلَیَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِیْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّیْ نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ فَاَتَیْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّی الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَّآئِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ ثَلَاثِیْنَ بَیْنَ لَیْلَةٍ وَّیَوْمٍ مَا كَانَ لِیْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰی تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِیْ وَمَا وَجَدْتُّ عَلٰی كَبِدِیْ سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ فَبَیْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِیْ لَیْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِیَانَ اِذْ ضُرِبَ عَلٰی اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اَحَدٌ وَّامْرَاَتَیْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّنَائِلَةَ قَالَ فَاَتَتَا عَلَیَّ فِیْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاُخْرٰی قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَاَتَتَا عَلَیَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِّثْلُ

الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُوْلَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِّنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتٰى كُنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُوْ بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيْهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ فَإِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا فَإِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِيْ أَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنے قبیلے سے نکلے۔ وہ لوگ حرمت والے مہینوں کی حرمت کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ میں نکلا تھا' میرا بھائی انیس تھا اور میری والدہ تھیں۔ ہم نے اپنے ایک ماموں کے ہاں پڑاؤ کیا۔ ہمارے ماموں نے ہمیں بہت عزت دی اور حسن سلوک سے پیش آئے تو ان کی قوم کے لوگ ہم سے حسد کرنے لگے۔ ان لوگوں نے ماموں سے کہا' جب آپ گھر سے باہر جاتے ہیں تو انہیں آپ کے گھر والوں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرتا ہے۔ ہمارے ماموں گھر آئے اور جو بات انہیں بتائی گئی تھی۔ انہوں نے ہمیں اس کا الزام دیا تو

میں نے کہا' آپ نے اس سے پہلے جو عمدہ سلوک کیا تھا۔ اسے بھی خراب کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے اور ہم نے ان پر سامان لادنا شروع کیا تو ہمارے ماموں منہ پر کپڑا رکھ کر رونے لگے۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور مکہ کے قریب آ کر پڑاؤ کیا۔ انیس نے ہمارے اونٹوں پر کسی شخص کے ساتھ شرط لگائی۔ وہ دونوں ایک کاہن کے پاس آئے۔ اس نے انیس کو فاتح قرار دیا تو انیس شرط میں جیتے ہوئے اونٹوں سمیت ہمارے پاس آیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے راوی عبداللہ بن صامت سے کہا' اے میرے بھتیجے: نبی اکرم ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے ہی میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔ عبداللہ بن صامت کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: کس کی؟ عبادت کرتے تھے انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی' میں نے دریافت کیا: کس طرف منہ کر کے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا پروردگار جس طرف میرا منہ کر دیتا تھا۔ میں اسی طرف رخ کر لیتا تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا رہتا تھا اور پھر رات کے آخری پہر میں چادر اوڑھ کر سو جاتا تھا اور سورج نکلنے تک سویا رہتا تھا۔ ایک دن انیس نے کہا' مجھے مکہ میں ایک کام ہے۔ آپ یہیں ٹھہریں! پھر انیس مکہ چلا گیا اور دیر سے واپس آیا۔ جب وہ آیا تو میں نے دریافت کیا: تم کیا کرتے رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: مکہ میں میری ملاقات ایک صاحب سے ہوئی جو تمہارے جیسے اللہ کی عبادت کرنے کے نظریات رکھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا: لوگ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہیں' کاہن ہیں اور جادوگر ہیں' انیس خود بھی ایک شاعر تھا۔ وہ بولا' میں نے کاہنوں کے اقوال سنے ہیں لیکن ان صاحب کا بیان کاہنوں جیسا نہیں ہے۔ میں نے ان کے کلام کا موازنہ شاعروں کے کلام سے بھی کیا ہے لیکن کوئی بھی شاعر ایسا کلام نہیں کہہ سکتا۔ اللہ کی قسم! وہ صاحب دعویٰ نبوت میں سچے ہیں اور لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے اس سے کہا' اب تم یہاں رکو اور میں جا کر خود جائزہ لیتا ہوں۔ پھر میں مکہ آیا اور پھر ایک عام سے شخص سے دریافت کیا: وہ صاحب کہاں ہیں؟ جن کے بارے میں تم یہ کہتے ہو؟ کہ انہوں نے اپنا علاقائی دین تبدیل کر لیا ہے؟ تو اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس شخص نے بھی اپنا دین تبدیل کر لیا ہے تو سب لوگوں نے مجھے پتھروں اور ہڈیوں کے ذریعے مارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ میں بیہوش ہو کر گر پڑا۔ جب میں ہوش میں آیا تو میں سرخ رنگ کا ایک بت تھا۔ پھر میں ''زمزم'' کے پاس آیا اور میں نے اپنے وجود سے خون دھویا اور وہ پانی پیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن صامت کو بتایا اے میرے بھتیجے! تیس دن اور تیس راتوں تک مجھے کھانے کیلئے کچھ نہیں ملا۔ میری خوراک صرف آب زمزم تھی اور میں ایسا صحت مند ہو گیا کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئی

اور مجھے اپنے معدے میں بھوک کی شدت محسوس نہیں ہوئی۔

ایک چاندنی رات میں جب سب لوگ سو چکے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرنے کیلئے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ دو عورتوں نے ''اساف'' ایک مرد کا بت اور ''نائلہ'' ایک عورت کا بت کی عبادت شروع کی۔ جب وہ طواف کرتی ہوئیں میرے پاس آئیں تو میں بولا' ان دونوں خداؤں کی شادی کروا دو! لیکن وہ دونوں اپنی دعاؤں سے باز نہیں آئیں۔ طواف کرتے ہوئے جب وہ دونوں میرے پاس سے گزریں تو میں بولا کیونکہ میں لگی لپٹی رکھے بغیر بات کرتا ہوں۔

یہ سن کر وہ دونوں عورتیں واپس چلی گئیں' یہ کہتی ہوئی کہ اگر ہمارے لوگوں میں سے کوئی ہوتا تو اس کو سبق سکھاتا ان دونوں کا سامنا نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ وہ دونوں کسی پہاڑی سے اتر رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: تم دونوں کا کیا مسئلہ ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: ایک بے دین شخص کعبہ کے پاس موجود ہے۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: اس نے ہمیں ایک ایسی بات کہی ہے جو بتائی نہیں جاسکتی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' عبداللہ بن صامت کو بتاتے ہیں

نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے آپ نے حجر اسود کی تعظیم کی اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ نے بھی اور آپ کے ساتھی نے بھی کیا۔ پھر آپ نے نماز ادا کی۔ جب آپ نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی طریقے کے مطابق اسلام کیا۔ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی نازل ہو! آپ نے جواب دیا: تم پر بھی ہو اور اللہ کی رحمت بھی ہو۔ پھر آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میرا تعلق بنوغفار سے ہے یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھی تو میں نے یہ سوچا کہ شاید بنو غفار سے میرا تعلق آپ کو پسند نہیں آیا۔ میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ کے ساتھی نے مجھے روک دیا۔ وہ آپ کے مزاج کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور دریافت کیا: تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے جواب دیا: میں یہاں تیس دن اور تیس راتوں سے موجود ہوں۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کھانا کون کھلاتا رہا؟ میں نے جواب دیا: میری خوراک صرف آبِ زمزم تھی۔ جسے پی کر میں صحت مند ہو گیا ہوں اور میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئی ہیں اور مجھے اپنے جگر میں بھوک کی کمزوری محسوس نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ پانی بڑا برکت والا ہے۔ یہ کھانے کی کمی بھی پوری کر دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آج رات ان کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا ہم گھر میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں طائف کی کشمش دی۔ مکہ میں یہ میری پہلی خوراک تھی جو میں نے کھائی۔ وہ کچھ میں نے کھالی اور کچھ باقی چھوڑ دی۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: مجھے کھجوروں کی سرزمین دکھائی گئی ہے۔

جس کی طرف مجھے ہجرت کرنا ہوگی۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ یثرب مدینہ منورہ ہے۔ کیا تم اپنی قوم کو ہماری طرف سے تبلیغ کرو گے؟ شاید اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے انہیں نفع عطا کرے اور ان کی وجہ سے تمہیں اجر عطا کرے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں انیس کے پاس آیا' اس نے دریافت کیا: تم نے کیا' کیا ہے؟ میں نے کہا' میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور ان صاحب کی نبوت کی تصدیق کی ہے۔ انیس بولا' میں تمہارے دین سے منہ نہیں موڑوں گا۔ میں بھی اسلام قبول کرتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے تو وہ بولیں' میں تم دونوں کے دین سے منہ نہیں موڑتی ہوں۔ میں بھی اسلام قبول کرتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ہم نے اپنا سامان لادلیا اور اپنے قبیلے "غفار" میں آ گئے ہماری تبلیغی کوششوں کے نتیجے میں قبیلے کے نصف لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ قبیلے کا سردار "ایماء بن رحضہ غفاری" تھا۔ بقیہ نصف لوگوں نے یہ کہا' کہ جب اللہ کے رسول مدینہ تشریف لے آئیں گے تو ہم اسلام قبول کرلیں گے۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو بقیہ نصف قبیلے نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ پھر قبیلہ "اسلم" کے لوگ مدینہ منورہ آئے اور عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! ہمارے بھائیوں بنوغفار کے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے تو ہم بھی اسلام قبول کرتے ہیں۔ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بنوغفار کی مغفرت کرے اور بنو اسلم کو سلامت رکھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۲۳۵)

عَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْہَاكَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْہَاكَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْہَاكَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَّصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰہِ لَاُمَّۃٌ اَنْتَ اَشَرُّھَا لَاُمَّۃٌ خَیْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِہٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَھُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّہٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَہٗ فَاَعَادَ عَلَیْھَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْكِ مَنْ یَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا اٰتِیْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْہِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْھَا فَقَالَ كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰہِ قَالَتْ رَاَیْتُكَ اَفْسَدْتَّ عَلَیْہِ دُنْیَاہُ وَاَفْسَدَ عَلَیْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَہٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰہِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِہٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ

فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلاَ اَخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا

ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہر کی گھاٹی پر سولی پر لٹکے ہوئے دیکھا ہے۔ قریش اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمران رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ٹھہر گئے اور بولے: اے ابوحبیب! حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آپ پر سلام ہو۔ اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو۔ اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے منع کرتا رہا۔ اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے منع کرتا رہا' اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے منع کرتا رہا۔ اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق آپ بکثرت روزے رکھنے والے' بکثرت نوافل ادا کرنے والے اور رشتہ داری کے حقوق کا انتہائی خیال رکھنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ کے ساتھیوں کے جس گروہ کو سب سے برا قرار دیا جاتا ہے وہ سب سے بہتر تھا۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ٹھہرنے اور ان کے کلام کی اطلاع ملی تو اس نے حکم دیا جس کے تحت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی لاش کو سولی سے اتار دیا گیا اور یہودیوں کے قبرستان میں رکھ دیا گیا۔ پھر اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بلوایا تو انہوں نے حجاج کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ حجاج نے دوبارہ اپنے قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا۔ تم میرے پاس آ جاؤ ورنہ! میں تمہارے پاس آدمی بھیجوں گا۔ جو تمہیں بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے آئیں گے تو سیّدہ اسمائ رضی اللہ عنہا نے انکار کر دیا اور یہ کہا' اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔ جب تک تم میرے پاس اپنے آدمی نہ بھیجو جو مجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر نہ لے جائیں۔ حجاج نے حکم دیا' میرے جوتے لاؤ پھر اس نے اپنے جوتے پہنے اور اکڑ کر چلتا ہوا حضرت اسمائ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور بولا' تم نے دیکھا میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ سیّدہ اسمائ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تمہاری آخرت خراب کر دی۔ مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم اسے تحقیر کے طور پر ذات النطاقین او کمر بندھوائی عورت کا بیٹا کہتے تھے۔ اللہ کی قسم! میں ذات النطاقین ہوں۔ ان دونوں کمر بندوں میں سے ایک کے ذریعے میں سواری کے ساتھ ہجرت کے موقع پر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے کھانا باندھا کرتی تھی اور دورا میرے لباس کا حصہ تھا جس کی ضرورت ہر عورت کو ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا۔ بنوثقیب میں ایک کذاب اور ایک ظالم شخص ہوں گے۔ کذاب یعنی مسیلمہ کذاب وہ تو ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں اور ظالم وہ میرے خیال میں تم ہی ہو سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں یہ سن کر حجاج ان کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور اس نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۱۷۲۶)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ

الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلَمْ اَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِيْ شَيْئٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا

عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ان کی والدہ سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، جو عقبہ بن ابی معیط کی صاحبزادی تھیں، اور ان خواتین میں شامل تھیں جنہوں نے آغاز اسلام میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اور پہلے پہل ہجرت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے حمید بن عبدالرحمن کو یہ بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے جھوٹ بولے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات منسوب کرے وہ جھوٹا نہیں ہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں لوگ جسے جھوٹ قرار دیتے ہیں وہ صرف تین معاملات میں بولا جاسکتا ہے۔ جنگ کے دوران دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے، اور شوہر کا بیوی کے ساتھ یا بیوی کا شوہر کے ساتھ۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ٦٥٠٧)

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ جَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ اَبْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهٗ مَعِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ اَحْمِلْهُ فَحَمَلْتُهٗ وَخَرَجَ اَبِيْ مَعَهٗ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَّهَا ظِلٌّ لَّمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِيْ مَكَانًا يَّنَامُ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَآءَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِيْ فِيْ قَعْبٍ مَّعَهٗ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيْ اِدَاوَةٌ اَرْتَوِيْ فِيْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّاَ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ مِنْ نَّوْمِهٖ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ

بَلٰی قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهٗ اِلٰی بَطْنِهَا اُرٰی فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوَا لِیْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰی لَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والد کے ہاں گئے اور ان سے ایک پالان خریدا انہوں نے میرے والد عازب سے کہا: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج دیں تا کہ وہ میرے ساتھ اسے اُٹھا کر میرے گھر تک لے جائے۔ میرے والد نے مجھ سے کہا: اسے اُٹھاؤ۔ میں نے اُسے اُٹھا لیا میرے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قیمت۔ دیناروں کے وزن اور کھرے پن کو جانچنے کے لئے گئے۔ میرے والد نے ان سے دریافت کیا' اے ابوبکر! آپ مجھے بتائیں کہ جو رات آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کے دوران بسر کی تھی اس میں آپ دونوں کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے ہاں! اس رات ہم رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ اگلے دن صبح کا وقت ہو گیا راستہ سنسان تھا وہاں کوئی بھی شخص نہیں تھا ہمارے سامنے ایک بڑا سا سایہ دار پتھر آیا جس کے نیچے دھوپ سے بچا جا سکتا تھا۔ ہم نے اس کے پاس پڑاؤ کیا میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ وہ جگہ ٹھیک کی۔ تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سائے میں آرام کریں۔ پھر میں نے وہاں پوستین بچھا کے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سو جائیے میں آس پاس کا جائزہ لیتا ہوں نبی اکرم سو گئے میں آس پاس کا جائزہ لینے کے لئے نکلا تو دیکھا ایک چرواہا اپنی بکریاں چراتے ہوئے اس پتھر کے پاس آ رہا ہے۔ وہ بھی اس کے سائے میں آنا چاہتا تھا۔ میں اس سے ملا اور اس سے دریافت کیا اے لڑکے! تم کسی کے ملازم ہو؟ اس نے شہر کے ایک آدمی کا نام لیا میں نے دریافت کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا' ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا تم مجھے دودھ دوہ کر دو گے؟ اس نے جواب دیا' ہاں! پھر وہ ایک بکری کے پاس آیا میں نے اس سے کہا: اس کے تھنوں سے بال مٹی اور گندگی صاف کر دیناراوی کہتے ہیں حضرت برائ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ زور سے ہاتھ پر مارتے ہوئے بتایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس چرواہے نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہ کر مجھے دیا' میرے پاس ایک چھوٹا مشکیزہ تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے اور وضو کرنے کے لئے میں نے پانی رکھا ہوا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کو نیند سے بیدار کروں لیکن آپ خود ہی بیدار ہو گئے۔ پھر میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈالا تا کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ پھر میں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دودھ پی لیجئے۔ آپ نے پی لیا اور میں خوش ہو گیا پھر آپ نے دریافت کیا۔ کیا روانگی کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں! زوال کے وقت کے بعد ہم روانہ ہو گئے سراقہ

بن مالک ہمارے تعاقب میں آیا۔ ہم اس وقت پتھریلی زمین میں تھے۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! دشمن ہم تک پہنچ گیا ہے آپ نے فرمایا: پریشان نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعائے ضرر کی تو میں نے دیکھا کہ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا وہ بولا' مجھے پتا ہے آپ دونوں نے مجھے بددعا دی ہے آپ میرے حق میں دعا کریں میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی تلاش کرنے والوں کو اس طرف نہیں آنے دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی اسے نجات مل گئی اور وہ واپس چلا گیا اسے جو بھی ملا اس نے اسے یہی کیا اس طرف کے لئے میں کافی ہوں یعنی اس نے ہر ملنے والے کو واپس کر دیا اور یوں ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب التفسیر حدیث ۷۴۷۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ، قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا. زَادَ الْهَيْثَمُ: وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب مہاجرین اولین ہجرت کر کے آئے' تو انہوں نے عصبہ میں پڑاؤ کیا' یہ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کی بات ہے' حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم ان کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ ان کو سب سے زیادہ قرآن آتا تھا۔

ہیثم نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: ان لوگوں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۵۸۸)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهُ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَاَتْ، وَمَا ذٰلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَسْاَلُونِي الْيَوْمَ خُطَّةً يُعَظِّمُونَ بِهَا حُرُمَاتِ اللهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، فَجَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، ثُمَّ اَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ: اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: اَيْ غُدَرُ اَوَلَسْتُ اَسْعٰى فِي

غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ. ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْاِسْلَامُ فَقَدْ قَبِلْنَا. وَاَمَّا الْمَالُ فَاِنَّهُ مَالُ غَدْرٍ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ 6) وَقَصَّ الْخَبَرَ - فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْنَا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا. ثُمَّ احْلِقُوا. ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ - الْاٰيَةَ - فَنَهَاهُمُ اللهُ اَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ. ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَجَائَهُ اَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَعْنِي. فَاَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ. فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى اِذْ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَاْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ. فَقَالَ اَبُو بَصِيرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللهِ اِنِّي لَاَرَى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا. فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ: اَجَلْ قَدْ جَرَّبْتُ بِهِ. فَقَالَ اَبُو بَصِيرٍ: اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ. فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ. وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا - فَقَالَ: قَدْ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي. وَاِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ اَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: قَدْ اَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ فَقَدْ رَدَدْتَنِي اِلَيْهِمْ. ثُمَّ نَجَّانِي اللهُ مِنْهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ اُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ. فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ اِلَيْهِمْ. فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سَيْفَ الْبَحْرِ وَيَنْفَلِتُ اَبُو جَنْدَلٍ فَلَحِقَ بِاَبِي بَصِيرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ اپنے ایک ہزار سے زیادہ ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا، اس پر نشان لگایا اور عمرے کا احرام باندھ لیا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس گھاٹی تک پہنچے جس سے نیچے اترا جاتا ہے وہاں آپ ﷺ کی سواری بیٹھ گئی لوگوں نے دومرتبہ یہ کہا: اٹھو' اٹھو' لیکن وہ اونٹنی اڑ گئی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اڑی نہیں ہے اور نہ ہی یہ اس کی عادت ہے' لیکن اسے اُس ذات نے روک لیا ہے' جس نے ہاتھیوں کو روک لیا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کی دستِ قدرت میں میری جان ہے، آج وہ مجھ سے جس بھی ایسی شرط کا مطالبہ کریں گے، جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت ں کی تعظیم کریں تو وہ چیز میں انہیں عطا کروں گا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو جھڑکا، تو وہ کھڑی ہوگئی آپ ﷺ نے ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دیا اور حدیبیہ کے آخری کنارے کے پاس آ کر پڑاؤ کیا، وہاں ایک کنویں کے پاس پڑاؤ کیا جس میں پانی تھوڑا سا تھا، وہاں بدیل بن ورقاء آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر وہ آیا، یعنی عروہ بن مسعود آیا، وہ

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا وہ جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات کرتا تھا تو نبی اکرم ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے ان کے پاس تلوار تھی انہوں نے سر پر خود لیا ہوا تھا، انہوں نے اپنی تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور بولے: ان کی داڑھی سے اپنے ہاتھ کو پیچھے رکھو، عروہ نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: مغیرہ بن شعبہ، عروہ نے کہا: اے وعدہ خلاف! کیا میں تمہاری وعدہ خلافی کی وجہ سے فساد ختم کرنے کی کوشش نہیں کرتا رہا۔ راوی بیان کرتے ہیں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھے انہوں نے ان لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کا مال حاصل کر لیا، پھر وہ آئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو ہم اسے قبول کر لیتے ہیں جہاں تک مال کا تعلق ہے تو یہ دھوکے کا مال ہے ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تحریر کرو، یہ وہ معاہدہ ہے، جو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے کیا ہے، اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں: سہیل نے عرض کی: یہ شرط ہے کہ ہم میں سے جو شخص بھی آپ ﷺ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپ ﷺ کے دین کا ماننے والا ہو، آپ ﷺ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے جب وہ معاہدہ تحریر کر کے فارغ ہوئے تو راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اٹھو اور قربانی کر لو اور سر مونڈ لو، پھر کچھ مومن خواتین ہجرت کر کے آئیں، جس کا ذکر قرآن میں ہے:

''تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا کہ وہ ان خواتین کو واپس کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ مہر واپس کر دیں''۔

نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے، تو ابوبصیر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے، پھر قریش نے ان کے پیچھے دو لوگوں کو بھیجا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ان دو آدمیوں کے سپرد کر دیا جو قریش کی طرف سے آئے تھے حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ ان دونوں کو ساتھ لے کر نکلے یہاں تک کہ جب یہ دونوں ذوالحلیفہ پہنچے، تو وہاں انہوں نے پڑاؤ کیا اور اپنی کھجوریں کھانے لگے، حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک شخص سے کہا: اللہ کی قسم! اے فلاں! میں تمہاری تلوار کو دیکھ رہا ہوں، یہ بہت عمدہ ہے، تو اس شخص نے میان سے اسے نکالا اور بولا: میں اسے کئی بار آزما چکا ہوں، حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ذرا مجھے دکھانا، پھر حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، جبکہ دوسرا شخص بھاگ کر مدینہ منورہ آ گیا وہ دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص گھبرایا ہوا لگ رہا ہے، اس شخص نے کہا، اللہ کی قسم! میرے ساتھی کو قتل کر دیا گیا ہے اور مجھے بھی قتل کر دیا جائے گا اسی دوران حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ

کے ذمہ کو پورا کر دیا، آپ ﷺ نے مجھے ان کی طرف لوٹا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات عطا کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں برباد ہو، یہ جنگ کو بھڑکائے گا، کاش کوئی اس کے لیے ہوتا، جب انہوں نے یہ بات سنی تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں ان لوگوں کی طرف واپس کریں گے تو وہ وہاں سے نکلے، یہاں تک کہ سمندر کے کنارے آ گئے، پھر مکہ سے حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے یہاں تک کہ ان کے پاس مکہ سے بھاگ کر آنے والوں کا ایک گروہ اکٹھا ہو گیا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۶۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. اَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ. لَمَّا اَنْزَلَ اللهُ: (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ) (النور: 31)، شَقَقْنَ اَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ: اَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ. فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہجرت کرنے والی ابتدائی خواتین پر رحم کرے، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''وہ اپنی چادریں اپنے گریبان پر ڈال لیں'' تو ان خواتین نے اون کی موٹی چادریں پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنا لیں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحمام حدیث ۴۱۰۲)

عَنِ الْبَرَاءِ. قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمَّى. فَاَتَاهَا اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّهَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے، تو ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اس وقت ان کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں، انہیں بخار ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے ان سے دریافت کیا: اے میری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ بھی دیا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۲۲۲)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اعمال کے اجراء کا دارو مدار نیت پر ہوتا ہے۔ آدمی کو وہی ثواب ملتا ہے جو اس نے نیت کی ہو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہو گی اور جو شخص دنیا کے لئے ہجرت کرے تا کہ اسے حاصل کر لے یا کسی عورت کی وجہ سے ہجرت کرے تا کہ اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہو گی جس کی طرف اس نے کی ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۵۷۱)

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت کر کے آنے والے سوار کو خوش آمدید۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۶۵۹)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ) قَالَ مُجَاهِدٌ وَّاَنْزَلَ فِيْهَا (اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ) وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: مرد جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔ خواتین جہاد میں شریک نہیں ہوتی ہیں۔ ہمیں وراثت کا نصف حصہ ملتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ''اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو تم میں سے بعض پر جو فضیلت دی ہے اس حوالے سے آرزو نہ کرو۔''

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''بے شک مسلمان مرد اور عورتیں'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون تھیں' جو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی تھی۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۲۹۴۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ پھر آپ ﷺ کو ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ ﷺ پر یہ آیت نازل کی گئی: ''تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! تو مجھے سچائی کی جگہ داخل کر اور سچائی کی جگہ سے نکال اور اپنی طرف سے میرا طاقتور مددگار پیدا کر دے''۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۰۶۴)

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى (اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) اَلْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اُحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

سیدہ اُمِ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیا۔ آپ ﷺ نے میرے عذر کو قبول کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے نبی! ہم نے تمہارے لیے ان بیویوں کو حلال قرار دیا ہے' جن کے مہر تم ادا کر دیتے ہو' اور ان عورتوں کو بھی حلال قرار دیا ہے' جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال میں تحفے کے طور پر عطا کیں اور اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے تمہارے چچا کی بیٹیوں کو' تمہاری پھوپھی کی بیٹیوں کو' تمہارے ماموں کی بیٹیوں کو اور تمہاری خالہ کی بیٹیوں کو' جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور ہر مومن عورت کو تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کر دے۔''

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یوں میں نبی اکرم ﷺ کے لیے حلال نہیں ہوتی تھی کیونکہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی' میں ان لوگوں میں سے تھی' جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۱۴۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (اِذَا جَآئَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ) قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا جَآئَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُسْلِمَ حَلَّفَهَا بِاللّٰهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجِيْ مَا خَرَجْتُ اِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ''جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کا امتحان لو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، جب کوئی خاتون آپ ﷺ کے پاس آتی تو آپ ﷺ اس سے اللہ کی قسم! لیتے کہ میں اپنے شوہر سے کسی ناراضگی کی وجہ سے مکہ نکل کر نہیں آئی ہوں' میں صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے آئی ہوں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۲۳۰)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَآئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے۔ اس نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی۔ مجھے ساتھ لے کر دارالہجرت تک آئے اور اس نے اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے وہ حق کہتا ہے۔ اگر چہ وہ تلخ ہو اور سچ کہنے کی وجہ سے اب اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے' جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے۔ اے اللہ! وہ جہاں بھی جائے

حق کو اس کے ساتھ رکھنا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۷ ۳۶۴)

عَنْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَآءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ فَاْذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ لِاَنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان دونوں نے کہا اے اسامہ! تم نبی اکرم ﷺ سے ہمارے اندر آنے کی اجازت لو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں تم ان دونوں کو اجازت دو' یہ دونوں حضرات اندر آ گئے' ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں' تاکہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: فاطمہ بنت محمد۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم آپ کے پاس آپ کی اولاد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں میر نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے' اور میں نے بھی انعام کیا ہے' اور وہ اسامہ بن زید ہے ان دونوں حضرات نے عرض کی: پھر کون ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر علی ابن ابوطالب ہیں' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کو ان میں سب سے آخر میں رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ آپ سے پہلے علی نے ہجرت کی تھی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۵۵)

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گیا اور ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو چکے ہیں جنہوں نے اپنے اجر کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے' اور وہ اسے چن رہے ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا' تو انہوں نے صرف ایک کپڑا چھوڑا تھا لوگ اس کے ذریعے ان کے سر کو ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' اور جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے سر کو ڈھانپ کو دو' اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۸۸)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی اجر ملتا ہے' جس کی اس نے نیت کی ہو' جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۷۵)

عَنْ خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَيْهِ اِذْخِرًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔ وَاللَّفْظُ لِاِسْمَاعِيْلَ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو گیا' ہم میں سے بعض لوگ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا' ایسے لوگوں میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوۂ اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے' ہمیں انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک چادر ملی تھی' ہم اس چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے' جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر ظاہر ہو جاتا تھا تو نبی

اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا' کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر "اذخر" گھاس رکھ دیں۔ ہم میں سے بعض افراد وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔ روایت کے یہ الفاظ اسماعیل نامی راوی کے ہیں۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۱۹۰۲)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ اُذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجٍّ هٰذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ.

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ ہجرت کے بعد نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے یعنی آپ نے اس دوران حج نہیں کیا پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ اس سال حج کریں گے تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ آ گئے' وہ سب اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اس بارے میں پیروی کریں اور وہی عمل کریں جو نبی اکرم ﷺ کرتے ہیں' جب ذی قعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے' آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا' آپ اُس کے مفہوم سے بخوبی واقف تھے' آپ نے جن چیزوں پر عمل کیا' ہم نے بھی اُن پر عمل کیا' ہم جب روانہ ہوئے تھے تو ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب مناسک المواقیت حدیث ۲۷۳۹)

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَنَا زَعِيْمٌ وَالزَّعِيْمُ الْحَمِيْلُ لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَاَنَا زَعِيْمٌ لِّمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَّلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَّمُوْتَ".

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے' اسلام قبول کر لیتا ہے اور ہجرت کرتا ہے' میں اُسے جنت کے ایک طرف

موجود ایک گھر کی اور جنت کے درمیان موجود ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور میں اس شخص کو بھی ضمانت دیتا ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے' اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اُسے جنت کے کنارے پر بھی ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور جنت کے درمیان میں بھی گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور جنت کے بالائی بالاخانوں میں بھی ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جو شخص ایسا کرے گا' اس نے بھلائی کے حصول کے لیے طلب کی کوئی چیز نہیں چھوڑی اور برائی سے بچنے کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی' اب وہ جہاں چاہے وہ مر سکتا ہے۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۱۳۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَاَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ مُهَاجِرُوْنَ لَاَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَانَتْ دَارَ شِرْكٍ فَجَائُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں سے ہیں' کیونکہ ان حضرات نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا' انصار میں سے بھی کچھ لوگ مہاجر تھے' کیونکہ مدینہ منورہ میں پہلے شرک کا دور دورہ تھا اور ان لوگوں نے ان مشرکین سے علیحدگی اختیار کی تھی اور یہ لوگ عقبہ کی رات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب البیعۃ حدیث ۴۱۷۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ اَصْحَابِيْ فَقَضٰى حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ دُخُوْلًا فَقَالَ "حَاجَتُكَ". فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ"۔

حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میرے ساتھی پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے' انہوں نے اپنی ضروریات پوری کیں یعنی جو مانگنا تھا وہ مانگ لیا' یا جو سوال کرنا تھا وہ سوال کر لیا میں سب سے آخر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہو گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تک کفار کے ساتھ جنگ ہوتی رہے گی' ہجرت ختم نہیں ہو گی''۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب البیعۃ حدیث ۴۱۸۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَشَاْتُ يَتِيْمًا وَّهَاجَرْتُ مِسْكِيْنًا وَّكُنْتُ اَجِيْرًا لِابْنَةِ غَزْوَانَ بِطَعَامِ بَطْنِيْ وَعُقْبَةِ رِجْلِيْ اَحْطِبُ لَهُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَاَحْدُوْ لَهُمْ اِذَا رَكِبُوْا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الدِّيْنَ قِوَامًا وَّجَعَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِمَامًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری نشوونما یتیم ہونے کی حالت میں ہوئی اور میں نے غربت کے عالم میں ہجرت کی، میں بنت غزوان کا مزدور تھا' معاوضہ یہ تھا کہ مجھے کھانا ملے گا اور باری آنے پر سواری پر سوار ہونے کا موقع ملے گا' جب وہ لوگ کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو میں ان کے لیے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتا تھا' وہ لوگ سوار ہو جاتے تھے تو میں ان کے لیے حدی گاتا تھا یعنی کہ میں جانوروں کے آگے پیدل چلتا تھا تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے دین کو زندگی کی تمام ضروریات کا نظام بنایا ہے' اور جس نے ابوہریرہ کو امام بنایا ہے۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب ابواب الرھون حدیث ۲۴۴۵)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

علقمہ بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اعمال کے اجر و ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کو وہی اجر ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہوتا کہ وہ اسے حاصل کرے یا کسی خاتون کے لئے ہوتا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرے تو اس کی ہجرت اس طرف شمار ہوگی جس طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۲۲۷)

قبائل مدینہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا ''غفار'' اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کو بخش دے اور ''اسلم'' اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے اور قبیلہ عصیۃ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۲۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اسلم'' اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے ''غفار'' اللہ تعالیٰ قبلہ غفار کو بخش (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۳۰)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّبَنِيْ اَسَدٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ اَسَدٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ ابوبکرہ نفیع بن حارث سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے بتاؤ یہ خطاب اقرع بن حابس کو ہے جھینہ، مزینہ، اسلم اور غفار یہ قبائل بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں تو ایک شخص اقرع بن حابس نے کہا یہ قبیلے تو خسارہ میں پڑ گئے آپ ﷺ نے فرمایا وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۳۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ اَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّتَمِيْمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قبیلہ اسلم اور غفار اور قبیلہ مزینہ اور جہینہ کے بعض یا جہینہ کے بعض یا مزینہ کے بعض اللہ کے نزدیک یا قیامت کے دن یا قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۳۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبُوْ خُزَاعَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف وہ ابوخزاعہ ہے۔ یعنی عمرو بن لحی کی اولاد کو بنی خزاعہ کہتے ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۳۹)

عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

ایوب بن موسیٰ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنی اولاد کو جو عطیہ دیتا ہے اس میں سب سے زیادہ بہترین چیز تعلیم و تربیت ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۷۵)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّةَ وَیُثِیبُ عَلَیْھَا وَفِی
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کیا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں تحفہ دیا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۷۶)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۷۷)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۷۸)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ فِیْ طَرِیْقٍ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص کسی راستے پہ جا رہا تھا اس نے ایک کانٹے والی شاخ دیکھی اور اسے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کردی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۸۱)

مواخات مدینہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَّشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کیلئے دیوار کی مثل ہے کہ ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے اور آپ نے انگلیوں کو انگلیوں میں داخل کیا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب المظالم حدیث ۲۲۷۶)

عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ مَالِیْ نِصْفَیْنِ وَلِیَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَھُمَا اِلَیْکَ فَسَمِّھَا لِیْ اُطَلِّقْھَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھَا فَتَزَوَّجْھَا قَالَ

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اَيْنَ سُوْقُكُمْ فَدَلُّوْهُ عَلٰى سُوْقِ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ اِلَّا وَمَعَهٗ فَضْلٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَآءَ يَوْمًا وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ

ابراہم بن سعد نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ان کے دادا ابراہیم بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ سعد بن ربیع نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا میں انصار میں سے بہت مال دار ہوں میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں ایک حصہ تمہارا اور ایک میرا اور میری دو بیویاں ہیں دیکھو تجھے ان میں سے کونسی پسند ہے اس کا نام بتا دیجئے۔ میں اس کو طلاق دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا اللہ عزوجل تمہارے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔ تمہارا بازار کہاں ہے۔ سعد بن ربیع نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتا دیا جب حضرت عبدالرحمن بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس کچھ پنیر اور گھی تھا۔ پھر حضرت عبدالرحمن متواتر علی الصبح بازار جاتے۔ پھر ایک دن حضرت عبدالرحمن بازار سے واپس آئے تو ان پر زردی کا کچھ نشان تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ زرد رنگ کے نشان کیا ہیں۔ انہوں نے عرض کیا میں نے نکاح کر لیا ہے اس کا نام سعلہ بنت عاصم بن عدی انصاریہ ہے آپ نے فرمایا کتنا مہر دیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گٹھلی بھر سونا یا گٹھلی بھر سونے کا وزن اس میں ابراہیم بن سعد کا شک ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّيْ مِنْ اَكْثَرِهَا مَالًا سَاُقَسِّمُ مَالِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطَلِّقُهَا حَتّٰى اِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اور وہ بہت زیادہ مال دار تھے۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا انصار جانتے ہیں کہ میں ان میں سے مال دار ہوں۔ میں اپنا مال اپنے اور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں۔

اور میری دو بیویاں ہیں تمہیں ان میں سے جو پسند ہے اسے دیکھو میں اسے طلاق دے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب اس کی عدت گزر جائے تم اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری بیویوں میں برکت فرمائے وہ اس دن بازار سے واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ پنیر اور گھی سے کچھ نفع حاصل کیا۔ تھوڑے ہی دن ٹھہرے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ درانحالیکہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کے نشان تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا میں نے ایک انصاریہ عورت سعلہ بنت عاصم سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کتنا مہر دیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گٹھلی بھر سونے کا وزن یا گٹھلی بھر سونا آپ ﷺ نے فرمایا ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهٗ اِلَى الْوَلِيْدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ اِلٰى اَنْ يُّقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ اِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ فَاِنَّهٗ سَيُصِيْبُكُمْ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ وہ ان کے ساتھ جب ان کو حجاج نے اذیت دی بصرہ سے دمشق کی طرف ولید بن عبدالمالک کے پاس شکایت لیکر گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ ان کو بحرین کی جائیداد کا حصہ دیں۔ انصار نے عرض کیا یہ نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی اس کی مثل جاگیریں عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم یہ نہیں چاہتے تو صبر کرو۔ حتیٰ کہ تم مجھ سے ملاقات کرو کیونکہ عنقریب میرے بعد تم کو دوسروں پر ترجیح دی جائے گی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) قَالَ وَرَثَةً (وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ (وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيْحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصِيْ لَهٗ سَمِعَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِدْرِيْسَ وَسَمِعَ اِدْرِيْسُ طَلْحَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا "وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ" میں "موالی" بمعنی ورثہ ہے اور "وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ" کی تفسیر میں کہا مہاجرین جب مدینہ منورہ آئے تو مہاجر، انصاری کا وارث بنتا تھا۔ اس کے قریبی رشتہ دار وارث نہ بنتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ جو نبی کریم ﷺ نے مہاجرین و انصار

کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا جب یہ آیہ مبارکہ "وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ" نازل ہوئی تو حلیف بھائی چارہ کی میراث منسوخ ہوگئی پھر فرمایا اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ہے۔" ان کو ان کا حصہ دو مدد سے عطا یا اور ایک دوسرے سے بھلائی کرنے سے اور میراث ختم ہوگئی۔ وہ حلیف کیلئے وصیت کرے کیونکہ اس کی میراث جاتی رہی وصیت جائز ہوگئی ابواسامہ حماد بن اسامہ نے ادریس بن یزید اودی سے سنا اور ادریس نے طلحہ بن مصرف سے سنا
(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۰۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَّكَّةَ الْمَدِيْنَةَ قَدِمُوْا وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ وَّكَانَ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ اَعْطَوْهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَّيَكْفُوْنَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُوْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَّهِيَ تُدْعٰى اُمَّ سُلَيْمٍ وَّكَانَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ اَخًا لِاَنَسٍ لِاُمِّهٖ وَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمِ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِّنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّيْ عِذَاقَهَا وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اُمِّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيْفَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ اٰمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُ فَكَانَتْ اُمُّ اَيْمَنَ تَحْضُنُهٗ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے۔ جبکہ انصار زمینوں اور کھیتوں کے مالک تھے تو انصار نے اس شرط پر مہاجرین کو زمینیں دیں کہ وہ ہر سال پیداوار کا نصف حصہ انہیں ادا کریں گے اور ان زمینوں پر کام کریں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ جن کا نام اُم سلیم رضی اللہ عنہا تھا وہ حضرت عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی والدہ بھی تھیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے سوتیلے بھائی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا ایک کھجور کا درخت تھا نبی اکرم ﷺ نے وہ درخت حضرت اُم ایمن کو دیدیا' جو نبی اکرم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھی اور حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب نبی اکرم ﷺ اہل خیبر کے ساتھ جنگ سے فارغ ہوکر واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کے وہ تمام عطیات انہیں واپس کردیے جو انہوں نے

پھلوں باغات اور کھیتوں کی شکل میں انہیں دیئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے میری والدہ کو کھجور کا وہ درخت بھی واپس کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بدلے میں' حضرت اُم ایمن کو اپنے باغ کا کچھ حصہ دیا۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں' حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا' حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں وہ نبی اکرم ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں۔ ان کا تعلق حبشہ سے تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ کے والد کے انتقال کے بعد سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے' نبی اکرم ﷺ کو جنم دیا تو حضرت اُم ایمن نے آپ کی پرورش کی جب نبی اکرم ﷺ بڑے ہوئے تو آپ نے حضرت اُم ایمن کو آزاد کر کے ان کی شادی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا انتقال' نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے پانچ ماہ بعد ہوا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۸۸)

عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَّلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: علی مجھ سے ہے' اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے کسی بھی عہد کو میرے اور علی کے علاوہ کوئی اور پورا نہیں کر سکتا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۵۳)

انصار مدینہ

عَنْ غَيْلَانِ بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاكُمُ اللهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ اَوْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

غیلان بن جریر نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے بتایئے کیا انصار کا نام تم نے رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے تمہارا یہ نام رکھا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بلکہ ہمارا نام انصار اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں جاتے وہ ہمیں انصار کے مناقب اور جنگی کارنامے بیان کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہو کر یا قبیلہ آذر سے کسی شخص کی طرف متوجہ ہو کر اس سے مراد بھی غیلان بن جریر ہیں کہتے تمہاری قوم نے فلاں' فلاں دن یہ کیا اور یہ کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللهُ

لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دُخُوْلِهِمْ فِى الْاِسْلَامِ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنگ بعاث کے دن کو اپنے رسول ﷺ کی کامیابی کا پیش خیمہ بنا دیا۔ رسول معظم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے درانحالیکہ ان کی جماعتیں جدا جدا ہو چکی تھیں اور ان کے کچھ سردار قتل ہو چکے تھے اور کچھ زخمی ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے رسول کی کامیابی کیلئے انصار کے اسلام میں داخل ہونے کا پیش خیمہ بنا دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِىْ بَلَغَنِىْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِىْ بَلَغَكَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِىَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا درانحالیکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کی غنیمتیں قریش کو عطا فرمائیں یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ہماری تلواروں سے قریش کے خون کے قطرات ٹپک رہے ہیں اور ہماری غنیمتیں ان کو دی جا رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلا کر فرمایا مجھے تمہاری طرف سے جو خبر پہنچی ہے وہ کیسی ہے اور انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انصار نے کہا خبر وہی ہے جو آپ کو پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار کیا تم اس پر خوش نہیں کہ لوگ غنیمتیں لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۲)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِىْ وَادِى الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ اَوْ كَلِمَةً اُخْرٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے میدان میں چلوں گا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے غلط نہیں فرمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی یا نصرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ یعنی بھی کہا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ یَکْفُوْنَنَا الْمَئُوْنَةَ وَنُشْرِکُوْنَنَا فِی التَّمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مہاجرین اور ہمارے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مہاجرین محنت کریں اور تم ان کو پھل میں شریک کرلو۔ انصار نے عرض کیا بسروچشم ہم نے اطاعت کی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۶)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا یُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سنا یا انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور انصار سے سوائے منافق کے کوئی بغض نہ رکھے گا۔ لہٰذا جو انصار سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس سے محبت کرے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ عزوجل ان سے بغض رکھے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۸)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا راوی نے کہا میرا خیال ہے انہوں نے کہا وہ ولیمہ سے واپس آ رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا اللہ عزوجل گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے محبوب ہو یہ تین بار فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۹)

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَیْتُ ذٰلِكَ اِلَی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَیْدٌ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا ہر نبی کے متبعین ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی۔ آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ ہم میں سے آپ کے متبعین پیدا فرمادے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی عمرو بن مرہ نے کہا میں نے یہ بات عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ تک پہنچائی تو انہوں نے کہا۔ یہ بات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۱)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ

عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے انصار میں سے ایک شخص ابوحمزہ طلحہ بن یزید سے سنا انصار نے کہا ہر قوم کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے یارسول اللہ ﷺ آپ کی اتباع کی ہے۔ آپ اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے متبعین ہم میں سے بنائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان کے متبعین ان میں سے بنا۔ عمرو بن مرہ نے کہا میں نے عبدالرحمن بن لیلیٰ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے شعبہ نے کہا میرے خیال میں وہ زید بن ارقم ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۲)

عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَّا اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ وَّقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کے گھروں میں سے سب سے بہتر بنونجار ہیں پھر بنوعبدالاشہل پھر بنوحارث بن خزرج پھر بنوساعدہ اور انصار کے گھروں میں سے ہر گھر میں بہتری ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں نبی اکرم ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی۔ یعنی تین قبائل کے بعد بلفظ ثم ہمارا ذکر فرمایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ تمہیں اکثر قبائل پر فضیلت دی گئی ہے۔ جو مذکور نہیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے ہمیں شعبہ سے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ابواسید نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کی روایت کی۔ اور انہوں نے سعد بن عبادہ کہا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۳)

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُو عَبْدِالْاَشْھَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَۃَ

ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سے بہتر یا فرمایا انصار کے گھرانوں میں سے بہتر گھرانہ بنونجار، بنوعبدالاشہل، بنوحارث اور بنوساعدہ ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۴)

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ کَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس سے مراد خود حضرت اسید بن حضیر ہیں کیا آپ مجھے صدقات پر عامل نہیں بنا دیتے جیسا کہ آپ نے فلاں عمرو بن عاص کو عامل مقرر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ یعنی امراء اپنے آپ کو مال کا مستحق گردانیں گے اور وہ اس میں تمہیں شریک نہیں کریںگے صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ وَمَوْعِدُکُمُ الْحَوْضُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا عنقریب تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے ملاقات کرو اور ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ نے فرمایا اے اللہ عیش صرف آخرت کا عیش ہے۔ "اے اللہ" انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما اور حضرت قتادہ بن دماعہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کی اور فرمایا اے اللہ انصار کی مغفرت فرما۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۸۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا

مُحَمَّدًا عَلَی الْجِهَادِ مَا حَیِینَا اَبَدًا فَاَجَابَهُمُ اللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَهْ فَاَکْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ انصار خندق کھودتے وقت یہ کہہ رہے تھے۔ بک گئے ہیں ہم محمد مصطفی کے ہاتھ پر اپنا تازہ ہی رہے گا عمر بھر عزم جہاد آپ ﷺ نے انہیں جواباً فرمایا اے اللہ عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے اے اللہ انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۹۰)

عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَائَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰی اَکْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

حضرت سہل بن سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درانحالیکہ وہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی لاد کر باہر لا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے ''اے اللہ'' مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۹۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنْصَارُ كَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَالنَّاسُ سَیَكْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کرام میرے لیے بمنزلہ معدہ اور زنبیل کے ہیں اور لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے رہیں گے۔ ان میں سے نیکوکاروں سے احسان کرنا اور خطا کرنے والوں سے درگزر کرتے رہو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۹۵)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَجَآءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِیْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی خَیْرِكُمْ اَوْ سَیِّدِكُمْ فَقَالَ یَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْكُمُ فِیْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰی ذَرَارِیُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ اَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق بنوقریظہ کے یہودی قلعہ سے باہر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو پیغام بھیجا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد اس سے مراد وہ مسجد ہے جو یہودیوں کے محاصرہ کیا یام میں وہاں تعمیر کی گئی تھی کے قریب پہنچے تو نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے سے بہترین یا فرمایا اپنے سے افضل کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاؤ یہی قیام تعظیمی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اے سعد بن معاذ یہ لوگ تمہارے حکم کے مطابق قلعہ سے باہر نکلے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ان کے متعلق یہ حکم دیتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کرنے کے اہل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا اے سعد تم نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۹۸)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَیْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَّاِذَا نُوْرٌ بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا حَتّٰی تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَّرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ کَانَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص اندھیری رات میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نکلے وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے آگے ہے۔حتیٰ کہ وہ جدا' جدا ہو گئے تو نور بھی ان کے ساتھ جدا' جدا ہو گیا۔معمر نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت اسید بن حضیر اور ایک انصاری شخص تھے حماد بن سلمہ نے کہا ہمیں ثابت بن اسلم بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۹۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَاُبَیٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا چار آدمیوں سے قرآن مقدس سیکھو حضرت عبداللہ بن مسعود' سالم آزاد کردہ غلام ابوحذیفہ' ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَکَانَ ذَا قِدَمٍ فِی الْاِسْلَامِ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ لَهٗ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی نَاسٍ کَثِیْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا رسول معظم ﷺ نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں سے بہتر گھرانہ بنو نجار پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزاج پھر بنو ساعدہ ہیں اور انصار کرام کے ہر

گھرانہ میں بہتری ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو کہ قدیم الاسلام ہیں انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو خیال کرتا ہوں کہ آپ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ لہٰذا ان سے کہا گیا تم کو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۱)

عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَّآ اَزَالُ اُحِبُّهٗ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ وہ شخص ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ اس لیے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قرآن پاک چار آدمیوں سے پڑھو۔ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا' سالم حضرت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام' معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ) قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ" پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرا اللہ عزوجل نے نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں تو حضرت ابی بن کعب بہت زیادہ خوشی کی وجہ سے رو پڑے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَّنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں قرآن معظم کو جمع کیا وہ چار آدمی تھے جو سب کے سب انصاری تھے۔ یعنی حضرت ابی بن کعب' معاذ بن جبل' ابوزید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم قتادہ نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ابوزید کون ہے انہوں نے جواب دیا میرا ایک چچا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۴)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ

بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ) الْاٰیَةَ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ مَالِكٌ الْاٰیَةَ اَوْ فِی الْحَدِیْثِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی کیلئے فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ زمین میں چلنے والوں میں سے کسی کو جنتی کہا ہو سوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا ان کی شان میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ" سورۃ احقاف آیت ۱۰ اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا اور وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائے اور آپ کی صحت نبوت کی شہادت دی عبداللہ بن یوسف نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ لفظ آیت امام مالک کا قول ہے یا وہ اس اسناد کے ساتھ حدیث کا حصہ ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۶)

قیام مدینہ منورہ

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِیْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلْنَا فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِیْ فَوَفٰی جُمَیْمَةً فَاَتَتْنِیْ اُمِّیْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّیْ لَفِیْ اُرْجُوْحَةٍ وَّمَعِیْ صَوَاحِبُ لِیْ فَصَرَخَتْ بِیْ فَاَتَیْتُهَا لَا اَدْرِیْ مَا تُرِیْدُ بِیْ فَاَخَذَتْ بِیَدِیْ حَتّٰی اَوْقَفَتْنِیْ عَلٰی بَابِ الدَّارِ وَاِنِّیْ لَاُنْهِجُ حَتّٰی سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِیْ ثُمَّ اَخَذَتْ شَیْئًا مِّنْ مَّآءٍ فَمَسَحَتْ بِهٖ وَجْهِیْ وَرَاْسِیْ ثُمَّ اَدْخَلَتْنِی الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْبَیْتِ فَقُلْنَ عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰی خَیْرِ طَآئِرٍ فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْهِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِیْ فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضُحًی فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْهِ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا حالانکہ اس وقت میں چھ سال کی تھی۔ اس کے بعد ہم مدینہ منورہ آئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں فروکش ہوئے۔ پھر مجھے سخت بخار ہوا اور میرے بال گر گئے۔ پھر جب مجھے بخار سے چھٹکارا ملا تو میرے بال بڑھنے لگے اور زیادہ ہو گئے جو کندھوں سے نیچے لٹک رہے تھے میرے پاس میری والدہ اُم رومان یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی کنیت اور نام زینب بنت عامر ہے آئیں جبکہ میں جھولے میں تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ تھیں میری والدہ نے مجھے زور سے پکارا میں ان کے پاس آئی مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ میرے ساتھ کیا کرنا چاہتی تھیں۔ میری والدہ نے میرا ہاتھ پکڑا حتیٰ کہ مجھے ایک مکان کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ اور میں بہت تیز تیز سانس لے رہی تھی جس کو ہانپنا کہتے ہیں حتیٰ کہ جب میرا سانس کچھ درست ہوا تو میری والدہ نے تھوڑا سا پانی لیا اور میرے چہرہ اور سر کو دھویا پھر مجھے گھر کے اندر کر دیا۔ جہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں انہوں نے کہا خیر و برکت اور اچھے نصیبہ کے ساتھ آئی ہو۔ میری والدہ نے مجھے ان

کے حوالے کر دیا۔ ان عورتوں نے میرا بناؤ سنگار کیا۔ مجھے کسی چیز نے نہیں گھبرایا سوائے اس کے کہ رسول ﷺ دوپہر کے وقت اچانک تشریف لائے ان عورتوں نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا حالانکہ اس وقت میں نو سال کی تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۲)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُّہٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حَجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَہٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے بطن میں تھے۔ انھوں نے کہا میں ہجرت کیلئے نکلی جبکہ میں پورے دن کر چکی تھی۔ میں مدینہ منورہ میں آئی اور قباء میں قیام کیا تو میں نے عبداللہ کو قباء میں ہی جنم دیا پھر میں عبداللہ کو نبی اکرم ﷺ پاس لائی تو آپ نے ان کو اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اس کو چبایا اور عبداللہ کے منہ میں لعاب ڈال دیا جو چیز سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ لعاب مبارک تھا۔ پھر ایک کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی گھٹی دی پھر ان کیلئے دعائے خیر و برکت فرمائی۔ عبداللہ وہ پہلا بچہ ہے جو دار الاسلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۶)

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ اَتَوْا بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً فَلَاکَھَا ثُمَّ اَدْخَلَھَا فِیْ فِیْہِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَہٗ رِیْقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دار الاسلام میں جو پہلا بچہ پیدا ہوا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور لی اور اسے چبایا پھر اس کو عبداللہ کے منہ میں ڈال دیا جو چیز سب سے پہلے ان کے بطن میں داخل ہوئی وہ نبی اکرم ﷺ کا تھوک مبارک تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۷)

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَیْھِمَا فَقُلْتُ یَا اَبَتِ کَیْفَ تَجِدُکَ وَیَا بِلَالُ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَتْ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اِذَا اَخَذَتْہُ الْحُمّٰی یَقُوْلُ

کُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِیْ اَھْلِہٖ

وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ
وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ وَيَقُوْلُ
اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَّوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَّهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق اور بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ اُم المومنین فرماتی ہیں میں ان دونوں کے پاس آئی تو میں نے کہا اے میرے باپ آپ کا کیا حال ہے۔ اے بلال تمہارا کیسا حال ہے۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھ جاتا تو یہ شعر کہتے

ہر صبح تو سرور ہے اہل وعیال سے
نزدیک تیری موت ہے تیرے نعال سے

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ان کا بخار اتر جاتا تو بلند آواز سے یہ شعر کرتے

کاش میں اپنی وادی میں گزار دوں ایک شب
گرد میرے ہوں نباتات جلیل اذخر وہ سب
کاش میں پانی مجنہ کا کبھی پھر پی سکوں
اور طفیل وشامہ کو جانے فدا دیکھوں گا کب

اُم المومنین فرماتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کو بیماری کے متعلق بتایا تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ عزوجل! ہمیں مدینہ طیبہ کی محبت عطا فرما جیسے تو نے ہمیں مکہ معظمہ کی محبت بخشی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما اس کی آب وہوا صحت بخش بنا اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ اور مدینہ منورہ کے بخار کو جحفہ میں نقل فرما۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۱)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّاِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے درانحالیکہ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے پاس تھے یاہ دن یوم فطر تھا یا یوم اضحیٰ اور میرے پاس دو گانے والی لڑکیاں جو جنگ بعاث میں انصار کے باہمی فخر کرنے کے اشعار کہہ رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ کہا یہ شیطانی گانے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر انہیں چھوڑ دیں ہر قوم کیلئے یوم عید ہے اور یہ دن ہماری عید کا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۶)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَّفَاتِهٖ مَا عَدُّوا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے تاریخ کا شمار نہ کیا اور نہ ہی آپ کی وفات سے اس کا شمار کیا صرف آپ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے تاریخ کا شمار کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۹)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اٰجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

عامر بن سعد بن مالک نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اس بیماری میں میری عیادت فرمائی جس سے میں قریب الموت ہو گیا تھا۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں میری بیماری کس حد تک پہنچ گئی ہے اور مالدار ہوں۔ میری صرف ایک بیٹی اُم الحکم کبریٰ ہے جو میری وارث ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا نصف مال صدقہ کر دوں' فرمایا نہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تہائی مال صدقہ کر دوں "اے سعد" ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے تمہارا اپنی اولاد کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑو' وہ لوگوں سے

سوال کرتے پھریں۔

احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے اَنْ تَذَرَ ذُرِّیَتَکَ'' کے بدل اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ روایت کیا یعنی تمہارا اپنے ورثا کو مال وذر چھوڑنا (قال احمد سے لیکر ورثتک تک جملہ معترضہ ہے) جو بھی تم رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرو گے اس کا اجر وثواب تمہیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے وہ اللہ کے نزدیک باعث اجر وثواب ہوگا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد زندہ مکہ مکرمہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے اور جو بھی کام کرو جس سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہو اس کے سبب تمہارے درجہ اور رتبہ میں اضافہ ہی ہوگا۔ شاید کہ تم مکہ مکرمہ میں زندہ رہو گے حتیٰ کہ تم سے لوگ نفع حاصل کریں گے۔ کئی لوگوں کو تمہارے باعث نقصان پہنچے گا۔ اے میرے اللہ میرے صحابہ کرام کی ہجرت کو مقبول فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا لیکن شدید محتاج حضرت سعد بن خوالہ رضی اللہ عنہ جو مکہ مکرمہ میں وفات پا گئے تھے حضور ان کیلئے سخت غم کا اظہار فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِیْنَۃَ فَاٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ فَعَرَضَ عَلَیْہِ اَنْ یُّنَاصِفَہٗ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ دُلَّنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَرَبِحَ شَیْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَیَّامٍ وَّعَلَیْہِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْیَمْ یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِیْھَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ تو حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ نے اپنی بیویاں اور مال نصف' نصف کرنے کی پیش کش کی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عزوجل تمہارے مال اور بیویوں میں تمہارے لیے برکت فرمائے۔ مجھے بازار بتاؤ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ پنیر اور گھی نفع حاصل کیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے چند دنوں بعد دیکھا تو ان پر زرد رنگ کی خوشبو کا اثر تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمن کیا خبر ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کرلیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کتنا مہر دیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا گٹھلی بھر سونا دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمن ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی میسر ہو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَاَتَاہُ یَسْاَلُهُ عَنْ اَشْیَاءَ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَاّ یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ مَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ یَنْزِعُ اِلٰی اَبِیْهِ اَوْ اِلٰی اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بِهٖ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْیَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَاۗءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاۗءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْیَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّیْ قَبْلَ اَنْ یَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ فَجَائَتِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فِیْكُمْ قَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَادَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ عَبْدُاللّٰہِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْہُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کی خبر پہنچی تو وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ آپ سے تین چیزوں کے متعلق دریافت کریں۔ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوکر عرض کیا میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرنے والا ہوں جن کو سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا' ۱- قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے' ۲- جنت والوں کا پہلا کھانا کیا جو وہ کھائیں گے' ۳- کیا وجہ ہے بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ابھی ابھی خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا فرشتوں میں سے جبرائیل علیہ السلام یہود کا دشمن ہے۔ بہرکیف قیامت کی سب سے پہلی نشانی یہ ہے کہ آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اہل جنت جو پہلا طعام کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔ جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آجائے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوگا اور جب عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب آجائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہودی قوم بہت بہتان باندھنے والی ہے۔ قبل اس کے کہ میرا اسلام لانا ان کو معلوم ہو۔ آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں۔ چنانچہ یہودی آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں عبداللہ بن سلام کیسے انسان ہیں۔ یہودیوں نے جواب دیا وہ ہم سے بہتر اور ہم سے بہتر کے بیٹے ہیں۔ اور وہ ہم سے افضل اور ہم سے افضل کے لخت جگر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام ایمان لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام سے پناہ

دے آپ ﷺ نے ان سے یہ کلمہ دوبارہ کہلوایا۔ انہوں نے پہلے کی مثل جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہودیوں نے کہا یہ ہم سے شریر ہیں اور ہم سے شریر کے بیٹے ہیں۔ اور وہ ان کی تنقیص کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ان سے اسی بات کا خدشہ تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۳)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّيْ دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ وَّمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهٗ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً اِلَى الْمَوْسِمِ اَوِ الْحَجِّ

حضرت عبدالرحمن بن مطعم سے روایت ہے کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں چند اشرفیاں فروخت کیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ جائز ہے۔ میرے ساتھی نے کہا سبحان اللہ بخدا میں نے ان کو بازار میں فروخت کیا ہے۔ کسی نے اس پر عیب نہیں لگایا۔ عبدالرحمن بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہم اس طرح کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو ادھار ہو وہ جائز نہیں اور حضرت زید بن ارقم سے ملاقات کرو اور ان سے اس کے متعلق دریافت کرو۔ کیونکہ وہ ہم میں سے بہت بڑے تاجر ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن مطعم کہتے ہیں میں ان سے ملا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا اور سفیان بن عیینہ نے ایک بار یہ کہا یعنی سفیان بن عیینہ نے ایک دفعہ اس طرح کہا جیسا کہ گزرا اور اس میں مدت ادھار کی تعیین نہیں اور دوسری جو روایت کی اس میں مدت کی تعیین ہے نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہ خرید و فروخت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہم موسم یا وقت حج تک یا ادھار خرید و فروخت کرتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِي الْيَهُوْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہودیوں میں دس مردان کے سردار ہیں مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مجھ پر ایمان لے آتے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۵)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ یُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَیَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهٖ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی لوگ یوم عاشورہ کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہم اس دن کا روزہ رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں تو آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا:

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اَظْفَرَ اللّٰهُ فِیْهِ مُوْسٰی وَبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ تَعْظِیْمًا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ اس کے متعلق ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر فتح و نصرت عطا فرمائی اور ہم اس دن کا تعظیمی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم بانسبت تمہاری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔ پھر آپ نے اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۷)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِشَیْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گیسوئے مبارک کو لٹکاتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب بھی اپنے بالوں کو لٹکایا کرتے تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ جس چیز میں اللہ عزوجل کی طرف سے کرنے یا نہ کرنے کا حکم نہ دیا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ مانگ نکالنے لگے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۸)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ (وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ) فِیْ شَاْنِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَآءَ زَیْدٌ یَّشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَاْمَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''تم اپنے من میں اس چیز کو چھپا رکھتے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور تم لوگوں سے ڈر گئے تھے۔'' یہ آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ان کی شکایت کرتے ہوئے انہیں طلاق دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور نبی اکرم ﷺ سے مشورہ مانگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کے الفاظ قرآن میں یوں استعمال ہوئے ہیں: ''تم اپنی بیوی کو روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو'' (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۳۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَآءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَّقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چند راتوں تک سو نہیں سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش کوئی باصلاحیت شخص آج رات ہماری پہرہ داری کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے سنا کہ ہتھیاروں کی آواز آ رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سعد بن ابی وقاص، نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے نبی اکرم ﷺ سے کچھ اندیشہ تھا، تو میں پھر آپ ﷺ کی حفاظت کرنے کے لئے آیا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور آپ ﷺ سو گئے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۸۹)

جنّات کو دعوت اسلام

عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَّنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ اَنَّهٗ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

معن بن عبدالرحمن سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد گرامی عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود سے سنا انہوں نے کہا میں نے مسروق بن اجدع سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو کس نے جنوں کی آمد کے متعلق بتایا تھا جس رات جنوں نے قرآن سنا تھا۔ مسروق نے عبدالرحمن سے کہا تمہارے باپ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو جنوں کے قرآن سننے کی ایک درخت نے اطلاع دی تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۴۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَحْمِلُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً لِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ یَتْبَعُهٗ بِهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ فَاَتَیْتُهٗ بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فِیْ طَرَفِ ثَوْبِیْ حَتّٰی وَضَعْتُهَا اِلٰی جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مَشَیْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ اَنْ لَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْهَا طَعَامًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے وضو اور حاجت کیلئے مشکیزہ اٹھایا کرتے تھے ایک دفعہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے پانی کا برتن لے کر جا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا میں ابوہریرہ ہوں آپ نے فرمایا میرے لیے چند ڈھیلے لاؤ جس سے میں طہارت حاصل کروں۔ ہڈی اور گوبر نہ لانا میں آپ کیلئے چند ڈھیلے لایا جن کو میں نے اپنے کپڑے کے ایک کونے میں اٹھایا ہوا تھا حتیٰ کہ میں نے ان ڈھیلوں کو آپ کے ایک پہلو میں رکھ دیا پھر واپس آ گیا۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہڈی اور گوبر کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دونوں جنوں کا طعام ہے۔ میری خدمت میں نصیبین شرق میں جریدہ ابن عمر میں ایک شہر کا نام ہے کے جنوں کا ایک وفد آیا اور وہ بہت اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے طعام کے متعلق دریافت کیا تو میں نے اللہ عزوجل سے ان کیلئے دعا کی کہ وہ جس ہڈی اور گوبر پر گزریں تو اس پر کھانا پائیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۴۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَّقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ فَقَالُوْا مَا لَکُمْ فَقَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ حَدَثَ فَانْطَلَقُوْا فَضَرَبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا یَنْظُرُوْنَ مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَّهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا یَا قَوْمَنَا (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا) وَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام تشریح کے ایک گروہ میں عکاز بازار کی طرف ارادہ کرتے ہوئے تشریف لے گئے اور شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان حجاب حائل ہو چکا تھا اور ان پر آگ کے شعلے بھیجے گئے تو شیطان واپس لوٹ آئے۔ ان کی قوم نے ان سے کہا تمہارا کیا حال ہے شیطانوں نے کہا ہمارے اور آسمانوں کی خبروں کے درمیان حجاب حائل ہو گیا ہے اور ہم پر آگ کے شعلے پھینکے گئے ہیں۔ ابلیس نے کہا تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہے۔ کیونکہ آسمان کی صرف حفاظت اس وقت ہوتی ہے کہ زمین پر کوئی نبی مبعوث ہوا ہو یا اللہ کا دین غالب ہو تم زمین کے مشارق و مغارب میں چلے جاؤ اور دیکھو یہ امر جو نیا ہوا ہے وہ کیا ہے۔ سب شیاطین زمین کے مشارق و مغارب میں اس حال میں گئے کہ وہ دیکھے تھے کہ وہ کون سی نئی چیز ہے جو ان کے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہے۔ راوی نے کہا وہ شیاطین جو تہامہ کی طرف متوجہ ہوئے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف مقام نخلہ میں گئے درآنحالیکہ آپ عکاز بازار کا قصد کئے ہوئے تھے اور اپنے صحابہ کرام تشریح کے ہمراہ نماز فجر پڑھ رہے تھے جب شیاطین نے قرآن مقدس سنا اور نہایت تکلف سے کان لگا کر سنا تو شیاطین نے کہا یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ شیاطین وہاں سے اپنی قوم کے پاس آئے اور کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی معظم و مکرم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جو آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی وہ جن کا قول تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب فضائل قرآن حدیث ۲۰۳۸)

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا اَحَدٌ وَّلٰكِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيلَ اَوِ اسْتُطِيرَ مَا فُعِلَ بِهٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا اَوْ كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهٖ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِيْ كَانُوْا فِيْهِ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَّكُلُّ بَعْرَةٍ اَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ

علقمہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جنات کی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی رات میں آپ میں سے کوئی ایک ساتھ تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔ ہوا یہ کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود

پایا۔ آپ ﷺ اس وقت مکہ میں تھے' تو ہم یہ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا ہے' یا آپ ﷺ کو اغوا کرلیا گیا ہے۔ وہ رات کاٹنی بہت مشکل تھی۔ جب صبح ہوگئی یا شاید یہ الفاظ ہیں جب صبح قریب تھی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ غار حرا سے تشریف لے آئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنوں کا ایک نمائندہ میرے پاس آیا تھا' تو میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا تھا' تو میں نے ان کے سامنے قرأت کی۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے ہمیں ان جنات کے نشانات' آگ کے نشانات دکھائے۔

شعبی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے زادِراہ مانگا، وہ جزیرہ کے رہنے والے جنات تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا جائے گا وہ تمہارے ہاتھوں میں آجائے گی اور اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوگا' اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر تمہارے جانوروں کے لیے چارے کی حیثیت رکھے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم ان دو چیزوں کے ذریعے استنجا نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کی خوراک ہے۔''

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۱۸۱)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ (فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ) قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کے سامنے سورۃ الرحمن شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی' تو وہ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے جنات سے ملاقات کے دوران اسے جنوں کے سامنے تلاوت کیا تھا' تو انہوں نے تمہارے مقابلے میں بہتر ردعمل دیا تھا۔ میں جب کبھی ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کرتا تھا: ''تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔'' تو وہ جنات یہ کہتے: اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کو ہم جھٹلا سکیں' ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۲۱۳)

تعمیر مسجد نبوی

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَبْنِیًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُہُ الْجَرِیْدُ وَعُمُدُہٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْہِ اَبُوْ بَکْرٍ شَیْئًا وَّزَادَ فِیْہِ عُمَرُ وَبَنَاہُ عَلٰی بُنْیَانِہٖ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَاَعَادَ عُمُدَہٗ خَشَبًا ثُمَّ غَیَّرَہٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِیْہِ زِیَادَۃً کَثِیْرَۃً وَّبَنٰی جِدَارَہٗ بِالْحِجَارَۃِ الْمَنْقُوْشَۃِ وَالْقَصَّۃِ وَجَعَلَ عُمُدَہٗ مِنْ حِجَارَۃٍ مَّنْقُوْشَۃٍ وَّسَقَفَہٗ بِالسَّاجِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کا چھت کھجور کی ٹہنیوں اور اس کے ستون کھجور کی موٹی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہ کیا ہاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے طول وعرض میں توسیع فرمائی۔ لیکن آلات یعنی پکی اینٹ اور کھجور کی ٹہنیوں کے ساتھ ہی مسجد کو تعمیر کیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں تعمیر ہوئی تھی اور بوجہ خرابی ستون ان کی تجدید فرمائی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل دیا اور توسیع وآلات کے اعتبار سے اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں۔ اور اس کے ستون بھی منقش پتھر سے بنائے اور ساگوان کی لکڑی کی اس پر چھت ڈالی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۳۰)

عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِہٖ عَلِیٍّ انْطَلِقَا اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِہٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا ھُوَ فِیْ حَائِطٍ یُّصْلِحُہٗ فَاَخَذَ رِدَائَہٗ فَاحْتَبٰی ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَۃً لَّبِنَۃً وَّعَمَّارٌ لَّبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے علی بن عبداللہ بن عباس کو فرمایا تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور ان کی باتیں سنو۔ وہ کہتے ہیں ہم دونوں گئے تو دیکھا وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے یعنی انہوں نے باغ کو پانی لگایا ہوا تھا آپ نے اپنی چادر لی اور پشت اور پنڈلیوں کو چادر سے باندھ کر بیٹھ گئے پھر ہم سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی اکرم ﷺ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان

کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور اسی حال میں فرمانے لگے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے لئے افسوس کہ اس کو ایک باغی جماعت قتل کر دے گی۔ عمار ان کو جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ عمار کو دوزخ کی طرف۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوۃ حدیث ۴۳۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلُوِّ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ: لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوفَهُمْ. فَقَالَ اَنَسٌ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَاَنَّهُ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَاَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: يَابَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا: وَاللهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ اَنَسٌ: وَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ. كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ، وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں قیام کیا۔ جنہیں بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ آپ نے ان کے درمیان چودہ دن قیام کیا پھر آپ نے بنو نجار کو پیغام بھجوایا تو وہ لوگ تلواریں گلوں میں لٹکا کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنو نجار کے افراد آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے احاطے میں اُترے نبی اکرم ﷺ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہوجاتا تھا آپ وہاں نماز ادا کرلیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے بنو نجار کو پیغام بھجوایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو نجار! اپنے اس باغ کا میرے ساتھ سودا کرلو انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ یعنی اُس سے اِس کا اجر و ثواب لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں جو کچھ تھا وہ میں تمہیں بتاتا ہوں اس میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں اس میں کچھ کھنڈر تھے اور کھجوروں کے درخت تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مشرکین کی قبریں پاٹ دی گئیں اور کھنڈر کو برابر کردیا گیا اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا۔ کھجور کے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ کی سمت میں لائن میں لگادیا گیا اور ان کے دونوں کناروں پر پتھر لگادیئے گئے۔ لوگ جب پتھر منتقل کررہے تھے' تو رجز پڑھ رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے وہ یہ کہہ رہے تھے۔ ''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مدد کر''۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۴۵۳)

عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ، سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ الْحَصَى الَّذِى فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ مُبْتَلَّةً، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَاْتِي بِالْحَصَى فِي ثَوْبِهِ، فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَالَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا

ابوولید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد میں کنکریاں بچھائے جانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ایک رات بارش ہوگئی اور زمین گیلی ہوگئی تو ہر شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں لاتا اور انہیں اپنے نیچے بچھا لیتا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا کام ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۴۵۸)

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی تھی کہ اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟ ایک شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ دوسرے نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ﷺ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری مسجد ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۰۲۴)

مشرکین کی اسلام دشمنی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَّنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غزوۂ حنین کا ارادہ فرمایا تو فرمایا کل انشاء

اللہ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکوں نے کفر پر مجھے جمے رہنے کی باہم قسمیں اٹھائی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۶۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ صَدِيْقًا لِاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّكَانَ اُمَيَّةُ اِذَا مَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَّكَانَ سَعْدٌ اِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُّعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلٰى اُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِاُمَيَّةَ انْظُرْ لِيْ سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا اَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ اَلَا اَرَاكَ تَطُوْفُ بِمَكَّةَ اٰمِنًا وَّقَدْ اٰوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُمْ وَتُعِيْنُوْنَهُمْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّكَ مَعَ اَبِيْ صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ وَّرَفَعَ صَوْتَهٗ عَلَيْهِ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِيْ هٰذَا لَاَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ اَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ اُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلٰى اَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا اُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَفَزِعَ لِذٰلِكَ اُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ اُمَيَّةُ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ يَا اُمَّ صَفْوَانَ اَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِيْ سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ اُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا اَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اِسْتَنْفَرَ اَبُوْ جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ اَدْرِكُوْا عِيْرَكُمْ فَكَرِهَ اُمَيَّةُ اَنْ يَّخْرُجَ فَاَتَاهُ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا اَبَا صَفْوَانَ اِنَّكَ مَتٰى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَاَنْتَ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِيْ تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ اَبُوْ جَهْلٍ حَتّٰى قَالَ اَمَّا اِذْ غَلَبْتَنِيْ فَوَاللّٰهِ لَاَشْتَرِيَنَّ اَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ اُمَيَّةُ يَا اُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِيْ فَقَالَتْ لَهٗ يَا اَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا اُرِيْدُ اَنْ اَجُوْزَ مَعَهُمْ اِلَّا قَرِيْبًا فَلَمَّا خَرَجَ اُمَيَّةُ اَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا عَقَلَ بَعِيْرَهٗ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں امیہ بن خلف کا دوست تھا (لفظ قال زائد ہے) اور امیہ بن خلف جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کرتا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مکہ مشرفہ سے گزرتے تو امیہ بن خلف کے ہاں قیام کرتے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بغرض عمرہ گئے جب وہ امیہ بن خلف کے ہاں اقامت پذیر ہوئے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف سے کہا کوئی تنہائی کا وقت دیکھ تاکہ میں اس وقت میں طواف کرلوں۔ امیہ بن خلف سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تقریباً دوپہر کے وقت ساتھ لے کر نکلا۔ ان دونوں کو ابوجہل مل

گیا۔ اس نے کہا اے ابوصفوان تیرے ساتھ کون ہے اس نے جواب دیا یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابوجہل نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا میں تجھے دیکھتا نہیں ہوں کہ تم بحالت امن طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے صابیوں کو پناہ دے رکھی ہے اور تمہارا خیال ہے کہ تم ان کی نصرت واعانت کرتے ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم ابوصفوان اس یعنی امیہ بن خلف کے ساتھ نہ ہوتے تو تم اپنے گھر سلامت نہ جاتے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو باآواز بلند جواب دیا اگر تو نے مجھے اس سے منع کیا تو میں تجھے اس سے زیادہ سخت منع کروں گا اور مدینہ منورہ کا راستہ چلنے سے تجھے روک دوں گا۔ یعنی شام کی طرف سفر تجارت امیہ بن خلف نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا اے سعد ابوالحکم ابوجہل پہ آواز بلند نہ کرو یہ اہل مکہ کا سردار ہے حضرت سعد بن معاذ نے فرمایا اے امیہ ابوجہل کی حمایت چھوڑ اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ امیہ بن خلف نے کہا مکہ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یہ بات سن کر امیہ بن خلف سخت گھبرایا اور جب وہ واپس اپنے گھر گیا تو کہا اے اُم صفوان صفیہ کیا تو نے نہیں دیکھا جو مجھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اُم صفوان نے کہا سعد نے تجھے کیا کہا امیہ بن خلف نے کہا اس کا گمان ہے کہ محمد ﷺ نے ان کو بتایا ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ میں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا مکہ میں سعد نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔ امیہ بن خلف نے کہا بخدا میں مکہ سے نہیں نکلوں گا۔ جب غزوۂ بدر کا وقت آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو لڑائی کیلئے نکالنا چاہا تو ان سے کہا اپنے قافلہ کی حفاظت کرو۔ امیہ بن خلف نے مکہ سے نکلنا ناپسند سمجھا تو ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہا اے ابوصفوان جب لوگ دیکھیں گے کہ تو پیچھے رہ گیا ہے درانحالیکہ تو اس وادی مکہ کا سردار ہے تو لوگ بھی تیرے ساتھ پیچھے رہ جائیں گے اور لشکر کے ساتھ نہیں جائیں گے ابوجہل برابر اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ امیہ بن خلف نے کہا اس وقت اگر تو مجھے مجبور کرتا ہے تو میں ایک تیز رفتار اونٹ خریدیتا ہوں جس کا مکہ میں جواب نہ ہو۔ پھر امیہ بن خلف نے کہا اے اُم صفوان مجھے تیار کرو۔ اُم صفوان نے امیہ بن خلف سے کہا اے ابوصفوان جو تیرے بھائی یثربی نے تجھے کہا ہے اسے بھول گئے ہو۔ امیہ نے کہا بھولا نہیں میں چاہتا ہوں ان کے ساتھ تھوڑی دور جاؤں پھر واپس آ جاؤں گا جب امیہ نکلا تو جہاں اس کا اونٹ اترتا اسے باندھ لیتا۔ وہ اسی طرح کرتا رہا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے بدر میں اسے واصل جہنم کر دیا اس کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے قتل کیا لیکن جب اس کے نکلنے میں ابوجہل سبب بنا تو قتل کی نسبت اسی کی طرف کر دی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۳۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ آیت ”اورتم اپنی نماز میں اپنی آواز زیادہ بلند نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی: نبی اکرم ﷺ جب بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے‘ تو مشرکین قرآن کو ”اسے نازل کرنے والی اور لانے والی ذات کو برا کہا کرتے تھے“۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ”تم بلند آواز میں تلاوت نہ کرو۔“

یعنی ایسا نہ ہو کہ اس کے جواب میں وہ لوگ قرآن کو‘ اسے نازل کرنے والے کو اور اس کے لانے والے کو برا کہیں اور یہ حکم بھی نازل کیا ”اور تم بالکل پست بھی نہ رکھو۔“ یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ساتھیوں کو بھی تلاوت نہ سنا سکو۔ اتنی آواز رکھو کہ وہ تم سے قرآن سیکھ سکیں۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۰۷۰)

واقعہ شق صدر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَ كَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ ‘ جو ان کی قوم کے ایک فرد ہیں، کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بیت اللہ کے نزدیک موجود تھا اور اس وقت سونے اور جاگنے کی کیفیت کے درمیان تھا کہ اس دوران میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ تین افراد میں سے ایک تھا‘ پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں آب زم زم تھا پھر میرے سینے کو یہاں تک کھول دیا گیا۔

قتادہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پیٹ کے نیچے والے حصے تک نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر انہوں نے میرا دل باہر نکالا، میرے دل کو آب زم زم سے دھویا اور پھر اس کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا اور پھر سے ایمان اور حکمت کے ذریعے بھر دیا گیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۲۶۹)

غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غزوہ بدر ۲ ہجری

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّہٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّۃً مَجَّھَا فِیْ وَجْھِہٖ مِنْ بِئْرٍ کَانَتْ فِیْ دَارِھِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّہٗ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بِبَنِیْ سَالِمٍ وَّکَانَ یَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ وَادٍ اِذَا جَائَتِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُہٗ قِبَلَ مَسْجِدِھِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ اِنِّیْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِیَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمِیْ یَسِیْلُ اِذَا جَائَتِ الْاَمْطَارُ فَیَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِیَازُہٗ فَوَدِدْتُ اَنَّکَ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیْ مِنْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّھَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْہِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَائَہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُہٗ عَلٰی خَزِیْرٍ یُّصْنَعُ لَہٗ فَسَمِعَ اَھْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْھُمْ حَتّٰی کَثُرَ الرِّجَالُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ مَّا فَعَلَ مَالِکٌ لَا اَرَاہُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ ذَاکَ مُنَافِقٌ لَّا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاکَ اَلَا تَرَاہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰہِ لَا نَرٰی وُدَّہٗ وَلَا حَدِیْثَہٗ اِلَّا اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ فَحَدَّثْتُھَا قَوْمًا فِیْھِمْ اَبُوْ اَیُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَتِہِ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْھَا وَیَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ عَلَیْھِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْکَرَھَا عَلَیَّ اَبُوْ اَیُّوْبَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَکَبُرَ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰہِ عَلَیَّ اِنْ سَلَّمَنِیْ حَتّٰی اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِیْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْھَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْ وَجَدْتُّہٗ حَیًّا فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِہٖ فَقَفَلْتُ فَاَھْلَلْتُ بِحَجَّۃٍ اَوْ بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰی قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ

فَاَتَیْتُ بَنِیْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَیْخٌ اَعْمٰی یُصَلِّیْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْهِ كَمَا حَدَّثَنِیْهِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ

شہاب زہری نے کہا مجھے محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ انہوں نے رسول ﷺ کو جانا اور اُس کلی کو جانا جو آپ نے ان کے گھر والے کنویں کے پانی سے ربیع کے منہ پر ڈالی تھی محمود بن ربیع نے کہا کہ انہوں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غزوہ بدر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھے، سے کہتے ہوئے سنا کہ میں قبیلہ بنی سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی جب بارشیں ہوتیں تو مجھ پر ان کی مسجد کی طرف جانے کے لیے اس وادی سے گزرنا مشکل ہو جاتا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوں تو بہتی ہے اور مجھ پر اس کا عبور کرنا میرے لیے مشکل ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کے لیے مصلّٰی بنالوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم عنقریب آئیں گے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ صبح کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اندر تشریف لانے کی اجازت دے دی آپ داخل ہونے کے بعد بیٹھے نہیں حتیٰ کہ فرمایا تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیر دیا۔ گوشت اور موٹے آٹے سے جو آپ کے لیے کھانا تیار کیا گیا تھا اس کو تناول فرمانے کے لیے میں نے آپ کو روک لیا اور محلہ والوں نے رسول اللہ ﷺ کے میرے گھر تشریف لانے کی خبر سنی تو ان میں سے لوگ ہمارے گھر جمع ہو گئے یہاں تک کہ گھر میں لوگوں کی کثرت ہو گی۔ ان میں سے ایک شخص عتبان بن مالک نے کہا مالک بن دخشن کا کیا حال ہے، وہ نظر نہیں آ رہا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا وہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جاننے والے ہیں۔ اللہ کی قسم ہم تو اس کی دوستی اور گفتگو کا رجحان منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فقط رضائے الٰہی کی خاطر لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا۔ محمود بن ربیع انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں حضرت ایوب انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ بھی تھے اور میں نے یہ حدیث اس غزوہ میں بیان کی

جس میں آپ فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ قسطنطنیہ میں معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے ان کا امیر لشکر تھے۔ حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ پر اس واقعہ کا انکار کر دیا اور کہا اللہ کی قسم میرا ہر گز یہ گمان نہیں کہ جو تم نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو۔ محمود بن ربیع کہتے ہیں مجھ پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار وگراں گزری اور میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ پر لازم کر لیا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صحیح سلامت رکھا اور اس غزوہ سے واپس ہوا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر میں نے ان کو آپ کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا تو اس واقعہ کے متعلق ضرور دریافت کروں گا۔ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس غزوہ سے واپس آیا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر میں چلا حتیٰ کہ میں مدینہ منورہ آیا۔ قبیلہ بنی سالم کے پاس آیا تو دیکھا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا ہیں۔ اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں اور جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو سلام کہا اور ان کو بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح حدیث بیان فرمائی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب التہجد حدیث ۱۱۱۰)

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ وَّصَفُّوا لَنَا اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالنَّبْلِ

حمزہ بن ابواسید اپنے باپ ابواسعید مالک الساعدی خزاعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا غزوہ بدر میں جس وقت ہم نے قریش کے سامنے صفیں باندھیں اور انہوں نے ہمارے سامنے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب وہ تمہارے قریب ہو جائیں تو تم پر تیر اندازی کرنا لازم ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۶۱)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً وَّمَعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی انْتَهَیْنَا اِلَی الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِیَ مِنْ کِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَنُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَیْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَّلَمْ اَکُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَکَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَکَّةَ یَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِیْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رِضًا بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَکُمْ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هٰذَا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا چلو حتیٰ کہ روضہ خاخ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک جگہ کا نام پہنچو کیونکہ وہاں ہودے میں ایک عورت سارہ آزاد کردہ لونڈی ابوعمرو بن صیفی ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے لو ابورافع وغیرہ کہتے ہیں ہم چل دیئے ہمارے گھوڑے دوڑے جا رہے تھے حتیٰ کہ ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہودے میں ایک عورت ہے ہم نے اس سے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے پھر ہم نے کہا ضرور خط نکال ورنہ تیرے کپڑے اتار دیں گے تو اس عورت نے اپنے سر کے جوڑے سے خط نکال کر دیا ہم اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیا دیکھتے ہیں اس میں لکھا ہے یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کی طرف اور وہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے بعض حالات کی خبر دے رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں جلدی نہ کیجیے میں قریش میں باہر سے آ کر رہ رہا ہوں ان کے خاندان سے نہیں ہوں اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں ان سب کی مکہ میں رشتہ داریاں ہیں جن کے سبب وہ ان کے اہل وعیال اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے ہیں میں نے اچھا سمجھا کہ اگر ان میں میرا نسب نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کروں جس کے باعث میرے رشتہ دار کی حفاظت کریں گے میں نے یہ بسبب کفر نہیں کیا، اور نہ ہی میں دین اسلام سے مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کے ساتھ رضامندی سے کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اس نے تم سے سچ کہا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے چھوڑ دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپ ﷺ نے فرمایا یہ جنگ بدر میں حاضر تھا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو دیکھ کر فرمایا اے غزوہ بدر میں حاضر ہونے والو جو چاہو کرو تحقیق میں نے تم کو بخش دیا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا اس حدیث کی اسناد عمدہ ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۶۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارٰى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر ہوا تو آپ کے پاس مشرکوں کے قیدی لائے گئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کو بھی حاضر کیا گیا اور ان پر کوئی کپڑا نہ تھا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس کے

لئے قمیص طلب کی تو لوگوں نے عبداللہ بن ابی کی قمیص کر کے پیش کی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ قمیص حضرت عباس کو پہنا دی اس وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتار کر عبداللہ بن ابی سلول کو مرنے کے بعد پہنایا تھا سفیان بن عیینہ نے کہا عبداللہ کا نبی اکرم ﷺ پر احسان تھا آپ نے یہ پسند سمجھا کہ اس کو اتار دیا جائے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۶۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِیَّةً عَیْنًا وَّاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاةِ وَهُوَ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَیٍّ مِّنْ هُذَیْلٍ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لَحْیَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِیْبًا مِّنْ مِائَتَیْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ یَثْرِبَ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَّاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمُ انْزِلُوْا وَاَعْطُوْنَا بِاَیْدِیْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِیْثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ عَاصِمُ ابْنُ ثَابِتٍ اَمِیْرُ السَّرِیَّةِ اَمَّا اَنَا فَوَاللهِ لَا اَنْزِلُ الْیَوْمَ فِیْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِیْ سَبْعَةٍ فَنَزَلَ اِلَیْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِیْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَیْبُ الْاَنْصَارِیُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِیِّهِمْ فَاَوْثَقُوْهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ لَاُسْوَةً یُرِیْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى اَنْ یَّصْحَبَهُمْ فَاَبٰى فَقَتَلُوْهُ فَانْطَلَقُوْا بِخُبَیْبٍ وَّابْنِ دَثِنَةَ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَیْبًا بَنُوا الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ وَّكَانَ خُبَیْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ ابْنَ عَامِرٍ یَّوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَیْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِیْرًا فَاَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللهِ بْنُ عِیَاضٍ اَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِیْنَ اجْتَمَعُوْا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰى یَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَ ابْنًا لِیْ وَاَنَا غَافِلَةٌ حِیْنَ اَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُّهٗ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِیَدِهٖ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَیْبٌ فِیْ وَجْهِیْ فَقَالَ تَخْشَیْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللهِ مَا رَاَیْتُ اَسِیْرًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ خُبَیْبٍ وَّاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ یَوْمًا یَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِیْ یَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ فِی الْحَدِیْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَّكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّهٗ لَرِزْقٌ مِّنَ اللهِ رَزَقَهٗ خُبَیْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِیَقْتُلُوْهُ فِی الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَیْبٌ ذَرُوْنِیْ اَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تَظُنُّوْا اَنَّ مَا بِیْ جَزَعٌ لَّطَوَّلْتُهَا اللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا

مَا اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلٰى اَیِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَأْ

يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ اُصِيْبَ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا اُصِيْبُوْا وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلٰى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى اَنْ يَّقْطَعَ مِنْ لَّحْمِهٖ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں پر مشتمل ایک گروہ بطور جاسوس بھیجا اور عاصم بن ثابت انصاری جو عاصم بن عمر کے دادا تھے ان کا امیر مقرر کیا وہ چل پڑے جب وہ مقام ھداۃ پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے' ہذیل کے ایک قبیلہ جسے بنولحیان کہا جاتا ہے سے ان کا ذکر کیا گیا تو وہ تقریباً دو سو آدمی جو تمام تیرانداز تھے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانات پر چلے حتیٰ کہ انہوں نے ان کی کھائی ہوئی کھجوروں جو وہ مدینہ منورہ سے توشہ راہ لے کر چلے تھے پالیں انہوں نے کہا یہ یثرب مدینہ منورہ کی کھجوریں ہیں وہ ان کے نشانات پر چلتے رہے جب ان کو حضرت عاصم بن ثابت اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا تو انہوں نے اونچے ٹیلے پر پناہ لی اور لوگوں نے ان کا احاطہ کر لیا اور کہا نیچے اتر آؤ اور ہم کو اپنے ہاتھ دو اور ہم تم سے عہد اور مضبوط وعدہ کرتے ہیں اور ہم تم میں کسی کو قتل بھی نہیں کریں گے' عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ جو اس گروہ کے امیر تھے نے کہا اللہ کی قسم میں آج کافر کے ذمہ پر نہیں اتروں گا' اے اللہ اپنے نبی اکرم ﷺ کو ہماری خبر پہنچا دے پھر انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور انہوں نے بمعہ حضرت عاصم بن ثابت سات آدمیوں کو قتل کر دیا اور ان میں سے تین آدمی حضرت خبیب انصاری ابن وثنہ یعنی زید بن دثنہ اور تیسرا آدمی عبداللہ بن طارق ان کے عہد و میثاق پر نیچے اتر آئے جب کافروں نے ان پر اپنی مکمل گرفت کر لی تو انہوں نے ان کی کمانوں کی رسیاں کھول دیں اور ان کو رسیوں سے باندھ دیا بلاشبہ میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جام شہادت نوش فرما گئے ہیں انہوں نے عبداللہ بن طارق کو کھینچا اور اس کو مجبور کیا کہ وہ ان کے ساتھ چلے لیکن اس نے انکار کر دیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن طارق کو قتل کر دیا اور وہ حضرت خبیب اور زید بن دثنہ کو لے کر چل پڑے حتیٰ کہ انہوں نے ان دونوں کو مکہ مکرمہ میں فروخت کر دیا یہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں عقبہ اور ابوسروعہ اور ان کی ماں کی طرف سے دو بھائی نے خریدا کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا ابن شہاب زہری نے کہا مجھے عبیداللہ بن عیاض نے بتایا کہ حارث کی بیٹی نے ماریہ آزاد کردہ لونڈی حجیر بن ابی اھاب جس کے گھر میں حضرت

خبیب رضی اللہ عنہ مقید رہے اسلام لانے کے بعد اس نے یہ واقعہ بیان کیا ان سے بیان کیا کہ جب حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا تو حضرت خبیب نے اس ماریہ سے استرا مانگا تا کہ زیر ناف بال اتاریں تو ماریہ نے اس کو استرا دے دیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے میرا بیٹا پکڑ لیا اور جب وہ حضرت خبیب کے پاس آیا میں بے خبر تھی ماریہ نے کہا میں نے خبیب کو دیکھا کہ انہوں نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا ہے اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں استرا ہے میں بہت گھبرائی جس کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے میرے چہرے سے پہچان لیا حضرت خبیب نے کہا تو اس بات سے ڈرتی ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا ماریہ کا کہنا ہے بخدا میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا بخدا میں نے ان کو ایک دن دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انگور کا گچھا ہے اور وہ انگور کھا رہے ہیں حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور اس وقت مکہ میں کوئی پھل نہ تھا ماریہ کہتی تھیں وہ اللہ کی طرف سے رزق تھا جو اللہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو دیا تھا اور جب وہ حرم سے نکلے تا کہ حضرت خبیب کو حل میں قتل کریں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت نماز ادا کر لوں انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر کہا اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں قتل سے گھبرایا ہوں تو میں نماز لمبی کرتا پھر کہا اے اللہ! کافروں کو گن گن کر مار

ہرگز نہیں پرواہ شمع ھدیٰ کو غم
راہ خدا میں جائے پچھاڑا کس پہلو
میری یہ جاں سپرد ہے جاں آفریں کے
کر دے میرے ہر عضو کو برکت سے جو مملو

پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث کے بیٹے عقبہ نے قتل کر دیا حضرت خبیبؓ وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان مرد کے لئے دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ نکالا جس کو قید کر کے قتل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم بن ثابت کی وہ دعا جس دن وہ شہید کئے گئے تھے قبول فرمائی اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو ان کا اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا حال پہنچا دیا کفار قریش کو جس وقت خبر پہنچی کہ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے تو انہوں نے چند لوگ حضرت عاصم کی طرف بھیجے تا کہ وہ حضرت عاصم کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ لائیں جس سے اس کا قتل ہو جانا پہچانا جائے کیونکہ عاصم بن ثابت نے بدر کی لڑائی میں کفار قریش کے سرداروں میں سے ایک شخص عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا تو حضرت عاصم پر اندھیرے بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کا لشکر بھیج دیا گیا اس نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی اور کافر قریش اس کے گوشت سے کچھ بھی کاٹنے پر قادر نہ ہو سکے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۹۳)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ جَآءَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

محمد بن جبیر اپنے باپ جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں درانحالیکہ وہ غزوہ بدر کے قیدیوں کے فدیہ کی طلب میں آئے تھے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ طور تلاوت کرتے سنا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۹۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سے اس لئے غیر حاضر رہے تھے کہ آپ کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا تمہیں اس شخص کے برابر حصہ اور ثواب ملے گا جو جنگ بدر میں شریک ہوا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۷۲)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَّوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ

محمد بن جبیر نے اپنے باپ جبیر بن مطعم سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے اسیران غزوہ بدر کے متعلق فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتا تو میں اس کے لئے ان کو بلا فدیہ چھوڑ دیتا

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۸۰)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَّا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَّاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ قُلْتُ اَلَا اِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ سَاَلْتُمَانِيْ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ سَلَبُهٗ

لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ

عبدالرحمن بن عوف اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دفعہ میں غزوہ بدر کے دن صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے دائیں اور بائیں دیکھا تو میری انصار کے دو کمسن بچوں معاذ بن عمرو اور معاذ بن عفراء پر نظر پڑی میری آرزو یہ تھی کہ میں ان سے طاقتور دو آدمیوں کے درمیان ہوتا' ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے میرے چچا کیا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں اے میرے بھائی کے بیٹے تمہارا اس کے ساتھ کیا کام ہے بیٹے نے جواب دیا مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو اس سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک وہ مر نہ جائے جس کی موت ہم میں سے پہلے ہے' میں نے اس پر تعجب کیا' دوسرے لڑکے نے بھی مجھے دباتے ہوئے اسی طرح کہا تھوڑی دیر کے بعد میں نے ابوجہل کو لوگوں میں چہل قدمی کرتے دیکھا تو میں نے ان لڑکوں سے کہا خبردار تمہارا صاحب وہ ہے جس کے متعلق تم دونوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے وہ دونوں اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف بڑھے اور اس کو مار مار کر قتل کر دیا' پھر وہ دونوں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو ابوجہل کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے ان میں سے ہر ایک نے کہا میں نے اس کو قتل کیا ہے' آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواروں کو صاف کیا ہے' ان دونوں نے عرض کیا نہیں تو آپ ﷺ نے ان کی تلواروں کو دیکھا اور فرمایا تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے اور اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کے لئے ہے اور وہ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو اور معاذ بن عفراء تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۸۲)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ اَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

عمرو بن عوف انصاری مہاجری ابن اسحاق کے مطابق سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ غلام جو بنی عامر بن

لوئی کے حلیف ہیں' اور غزوہ بدر میں موجود تھے نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین یہ بصرہ اور ہجر کے درمیان عراق میں ایک مشہور شہر ہے جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے سن ۹ نو ہجری میں ان سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرمایا تھا جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے اور بحرین والے اس وقت مجوسی تھے تو انصار نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کے آنے کی خبر سنی تو سب انصار نے صبح کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کی حضور جب ان کو نماز پڑھا کر واپس ہوئے تو وہ آپ کے سامنے آ گئے جب آپ نے ان کو دیکھا تو تبسم فرمایا اور فرمایا میرے خیال میں تم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا مال لے کر آنا سن لیا ہے صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو تم لوگ خوش کرنے والی باتوں کی امید رکھو' اللہ کی قسم مجھے تم پر تنگدستی کا اندیشہ نہیں' کہ دنیا تمہارے لئے کشادہ کر دی جائے گی' جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی تم اس کی رغبت کرو گے جیسے ان لوگوں نے کی دنیا تم کو تباہ کر دے گی جیسے پہلے والوں کو تباہ کر دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۹۸)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ جَآءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلٰی جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰی ظَهْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَآئَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَیْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِیْعَةَ وَشَیْبَةَ بْنَ رَبِیْعَةَ وَاُمَیَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَاَیْتُهُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ اَوْ اُبَیٍّ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ یُلْقَ فِی الْبِئْرِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے اردگرد قریش کے کچھ لوگ تھے۔ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹنی کی جیلی وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے اگر وہ پیٹ میں ٹوٹ جاتی ہے تو بچہ اور ماں دونوں مر جاتے ہیں لے کر آیا اور نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر پھینک دی جس کی وجہ سے آپ سجدہ سے اپنا سر مبارک نہ اٹھا سکے۔ حضرت فاطمۃ الزاہر رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور اس جیلی کو آپ کی پشت مبارک سے اٹھایا اور جس نے یہ کام کیا اس کیلئے بددعا فرمائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ عزوجل قریش کی ایک جماعت ابوجہل بن ہشام' عقبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن کعب شعبہ نے اس کو شک سے بیان کیا ہے اس کو ہلاک کر۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے میں نے ان کو غزوہ بدر کے دن دیکھا کہ وہ سب کے سب قتل کر دیے گئے۔ سوائے امیہ بن خلف یا ابی بن کعب کے سب کو کنویں میں پھینکا گیا۔ امیہ بن خلف یا ابی بن کعب کے جوڑ علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے جس کی بنا پر اس کو کنویں میں نہ ڈالا جا سکا۔ یہ واقعہ ہجرت ثانیہ جو حبشہ کی طرف

ہوئی اس کے بعد پیش آیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۴۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عَمَّہُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ اَشْھَدَنِی اللّٰہُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ مَا اُجِدُّ فَلَقِیَ یَوْمَ اُحُدٍ فَھُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذِرُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ ھٰؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُسْلِمِیْنَ وَاَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا جَآءَ بِہِ الْمُشْرِکُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَیْفِہٖ فَلَقِیَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ اَیْنَ یَا سَعْدُ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ دُوْنَ اُحُدٍ فَمَضٰی فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتّٰی عَرَفَتْہُ اُخْتُہٗ بِشَامَۃٍ اَوْ بِبَنَانِہٖ وَبِہٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ طَعْنَۃٍ وَّضَرْبَۃٍ وَّرَمْیَۃٍ بِسَھْمٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی سے غائب تھے۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا غزوہ بدر نبی اکرم ﷺ کی پہلی لڑائی تھی جس میں' میں غائب تھا اگر اللہ عزوجل نے مجھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی جنگ میں حاضر ہونے کا موقع دیا تو اللہ عزوجل دیکھے گا کہ میں نے لڑائی کی شدت میں کیا پایا ہے۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ جو مسلمانوں نے کیا ہے میں تیرے حضور اس کی معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں کے اقدام سے میں بیزار ہوں۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے تو ان کی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت انس بن نضر نے کہا اے سعد کہاں جارہے ہو میں تو احد کے قریب جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ پھر وہ شوق شہادت میں لڑائی کیلئے آگے گئے اور شہید ہوگئے اور وہ پہچانے نہیں جاتے تھے حتیٰ کہ ان کی ہمشیرہ ربیع بنت نضر نے ایک تل یا ان کی انگل کے پورے سے اپنے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا اور ان کے جسم پر نیزوں' تلواروں اور تیروں کے اسی زخم آئے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۲۵)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ وَّکَانَ قَائِدَ کَعْبٍ مِّنْ بَنِیْہِ حِیْنَ عَمِیَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ یُحَدِّثُ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّۃِ تَبُوْکَ قَالَ کَعْبٌ لَّمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا اِلَّا فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِیْ غَزْوَۃِ بَدْرٍ وَّلَمْ یُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْھَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ عِیْرَ قُرَیْشٍ حَتّٰی جَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ عَدُوِّھِمْ عَلٰی غَیْرِ مِیْعَادٍ وَّلَقَدْ شَھِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْعَقَبَۃِ حِیْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِھَا مَشْھَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ کَانَتْ بَدْرٌ اَذْکَرَ فِی النَّاسِ مِنْھَا کَانَ مِنْ خَبَرِیْ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ قَطُّ اَقْوٰی وَلَا اَیْسَرَ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْہُ فِیْ تِلْکَ الْغَزَاۃِ وَاللّٰہِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِیْ قَبْلَہٗ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰی جَمَعْتُھُمَا فِیْ تِلْکَ الْغَزْوَۃِ وَلَمْ یَکُنْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَرٍّ شَدِيدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ
غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَّلَا
يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَّتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفٰى لَهُ مَا
لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ
وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ
أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ
يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ
وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتّٰى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ
فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ
فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرٰى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ
يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ
كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ
مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ
مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَّاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِّنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ
صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَّكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ
وَكَانُوا بِضْعَةً وَّثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ
تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰى
إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَّلَقَدْ أُعْطِيتُ
جَدَلًا وَّلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ

يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ
عُذْرٍ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ
وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ
هٰذَا مَعِيْ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا
مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا
اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا
الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِيَ الْاَرْضُ فَمَا هِيَ
الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا
فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا
يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِيْ
نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى
صَلَاتِيْ اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى
تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ
السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ
فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ
قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ
بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى اِذَا جَائَنِيْ دَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا
مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ
وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَاْتُهَا وَهٰذَا اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهٗ
بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِيْنَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ
قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَتَكُوْنِيْ

عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَّيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَّاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَتِكَ كَمَا اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَّاَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَّعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَّاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَّاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرَهٗ وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِی مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِی هٰذَا کَذِبًا وَّاِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ یَّحْفَظَنِی اللّٰهُ فِیْمَا بَقِیْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ) اِلٰی قَوْلِهٖ (وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ) فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِی لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَکُوْنَ کَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ کَمَا هَلَكَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِیْنَ کَذَبُوْا حِیْنَ اَنْزَلَ الْوَحْیَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی (سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ) اِلٰی قَوْلِهٖ (فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ) قَالَ کَعْبٌ وَّکُنَّا تَخَلَّفْنَا اَیُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللّٰهُ فِیْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ (وَعَلَی الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا) وَلَیْسَ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِیْفُهٗ اِیَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک تشریح سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت کعب بن مالک نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں عبداللہ بن کعب ان کو پکڑ کر چلاتے پھراتے تھے۔ عبداللہ نے کہا میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں سوائے غزوۂ تبوک کے کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا اور سوائے غزوۂ بدر کے کہ میں غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے کسی کو جو غزوہ بدر سے پیچھے رہ گئے تھے۔ عتاب نہیں فرمایا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر میں صرف قریش کے قافلے کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو بلاتعین وقت ایک دوسرے کے مقابل کر دیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ العقبہ دوسرے سال جس میں ستر انصاری تھے میں بھی شریک تھا جس میں اسلام کی اعانت پر عہد و میثاق کیا تھا یعنی اسلام کی نصرت کی بیعت کی تھی اور مجھے اس کے عوض بدر کی حاضری زیادہ محبوب نہیں تھی اگرچہ غزوۂ بدر لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے زیادہ مشہور ہے اور میرا قصہ یہ ہے کہ جس وقت میں اس غزوۂ تبوک میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا اس وقت سے زیادہ قوی اور مالدار کبھی نہیں تھا۔ بخدا اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں۔ ہاں اس غزوہ میں میرے پاس دو سواریاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو بحسب عادت شریف اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرماتے یعنی ایسا لفظ ذکر کرتے جو دو معانی کا استعمال رکھتا ان میں سے ایک دوسرے سے قریب ہوتا تو ارادۂ قریب کا وہم ہوتا اور آپ بعید کا ارادہ فرماتے حتیٰ کہ غزوۂ تبوک ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں کیا اور لمبے سفر اور لمبی مسافت کے لئے نکلے اور کثیر جنگلات وسخن کا مقابلہ کرنا پڑا تو مسلمانوں

پر دشمنوں کا حال ظاہر فرمایا تو ریہ نہیں فرمایا تا کہ وہ ضروریات سفر اور جنگ کے سامان کی پوری تیاری کرلیں اور ان کو جدھر آپ جانا چاہتے تھے بتا دیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے مسلمان تھے کہ کوئی رجسٹر نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے۔ "کِتَابِ حَافِظ" سے مراد "رجسٹر" ہے جس میں فوجیوں کے نام درج ہوتے ہیں حضرت کعب بن مالک نے کہا آپ کے ساتھ اتنے مسلمان تھے کہ کوئی شخص اگر چھپنا چاہے تو اس کا یہ گمان تھا وہ آپ سے چھپ جائے گا جب تک کہ اس کے بارے میں وحی نازل نہ ہو اس سے معلوم نہیں ہو سکے گا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ جنگ اس وقت لڑی جب پھل پک چکے تھے اور درختوں کے سائے اچھے لگ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام تشریح نے جنگ کی تیاری کی میں بھی صبح تیاری میں مشغول ہو گیا تا کہ ان کے ساتھ تیاری کروں پھر میں واپس لوٹ آیا اور میں نے کچھ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری پر قادر ہوں۔ جب چاہوں گا سامان کرلوں گا اس طرح دیر ہوتی گئی اور لوگوں کی جدوجہد تیز ہوگئی۔ تو ایک صبح رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ صحابۂ کرام روانہ ہو گئے اور میں نے ابھی کچھ تیاری نہ کی میں نے دل میں کہا ایک یا دو دن کے بعد تیار ہو کر ان سے مل جاؤں گا۔ ان کے چلے جانے کے بعد میں صبح نکلا کہ تیاری کروں میں واپس لوٹا اور تیاری نہ کر سکا۔ پھر دوسری صبح کو بھی نکلا اور واپس آ گیا اور تیاری نہ کر سکا۔ میرا یہی حال رہا حتیٰ کہ مجاہدین بہت آگے بڑھ گئے اور غزوہ کا وقت گزر گیا۔ میں نے پھر قصد کیا کہ سفر کروں اور ان سے مل جاؤں کاش کہ میں ایسا کرتا لیکن میرے مقدر میں ایسا کرنا نہیں تھا اور جب رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد لوگوں میں چلنے پھرنے کے لئے باہر نکلتا تو یہ بات مجھے غم میں مبتلا کر دیتی کہ میں صرف اس شخص کو دیکھتا جس پر نفاق کا شبہ ہے یا وہ لوگ جن کو اللہ عزوجل نے معذور رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچ کر ہی مجھے یاد فرمایا۔ درآنحالیکہ آپ تبوک میں لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ کعب نے کیا کیا ہے۔ بنی سلمہ کے ایک شخص عبداللہ بن انیس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو اس کی دو چادروں اور کندھوں کی طرف دیکھنے نے روک رکھا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو برا سمجھتا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا جو تم نے کہا بہت برا ہے بخدا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس کے متعلق خیر ہی جانتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا اور میں جھوٹ یاد کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ کل کس بہانہ سے آپ کے غضب سے بچ سکوں گا۔ میں نے اس کے متعلق گھر کے ہر صاحب فکر سے مدد چاہی اور جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری قریب ہوگئی ہے تو میرے ذہن سے باطل اور جھوٹ نکل گیا اور میں نے پہچان لیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غضب سے ہرگز جھوٹ بول کر نہیں بچ سکوں گا۔ تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ علی الصبح مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور آپ کی عادت شریف تھی جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں

میں تشریف فرما ہوتے۔ جب آپ نے اس طرح کیا تو آپ کے پاس پیچھے رہ جانے والے حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے حضور عذر پیش کرنا شروع کر دیئے اور آپ کو قسمیں دیں اور وہ اسی ۸۰ اور کچھ لوگ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ظاہری کلام قبول فرمالیا اور ان کی بیعت کی تجدید فرمائی اور ان کے لئے اللہ عزوجل کے حضور مغفرت کی درخواست کی اور ان کے باطن کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا۔ حضرت کعب نے کہا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں نے آپ کے حضور سلام عرض کیا تو آپ نے غضب آمیز تبسم فرمایا پھر آپ نے فرمایا آؤ میں چلتا ہوا آپ کے حضور پیش ہوا حتیٰ کہ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کس چیز نے تجھ کو غزوہ سے پیچھے رکھا۔ کیا تو نے اپنے لئے سواری نہیں خریدی تھی میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا اگر میں آپ کے سوا دنیا والوں میں سے کسی کے پاس بیٹھتا تو میرا خیال ہے کہ کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل جاتا۔ مجھے فصاحت و بلاغت اور موت کلام عطا کی گئی ہے۔ لیکن اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے اگر آج میں نے آپ سے جھوٹی بات کہی تو آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے تو قریب اللہ عزوجل آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا اگر میں نے آپ سے سچی بات کی تو آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے تو میں اللہ عزوجل سے اس بارے میں معافی کا امیدوار ہوں۔ بخدا میرا کوئی عذر نہیں۔ بخدا میں کبھی بھی قوی اور مالدار اس وقت سے زیادہ نہیں تھا جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب نے سچ بولا ہے اب تم اٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہارے حق میں کوئی فیصلہ فرمائے۔ میں اٹھ کر چلا گیا اور بنی سلمہ کے بھی کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ان لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو اور تو اس میں عاجز رہا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے حضور عذر نہ کر سکا جیسے پیچھے رہنے والوں نے عذر خواہی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا تیرے لئے استغفار کرنا تیرے گناہ کے لئے کافی ہوتا۔ بخدا وہ لوگ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلا دوں پھر میں نے ان سے کہا کیا میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے جس کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہو۔ لوگوں نے کہا دو شخص ہیں انہوں نے بھی تمہاری طرح کہا ہے۔ اور ان سے بھی وہی کہا گیا جو تجھے کہا گیا۔ میں نے کہا وہ دونوں شخص کون ہیں لوگوں نے کہا وہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما ہیں اور انہوں نے مجھ سے دو نیک شخصوں کا ذکر کیا وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں کی اتباع ہے جب لوگوں نے مجھ سے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں آگے گزر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو غزوہ تبوک میں آپ سے پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے صرف ہم تینوں کے ساتھ مسلمانوں کو کلام کرنے سے منع فرما دیا لہٰذا لوگوں نے ہم سے اجتناب کیا اور بدل گئے گویا کہ وہ ہم کو جانتے ہی نہیں حتیٰ کہ میرے لئے زمین تک بدل گئی اور یہ زمین وہ نہیں جسے میں پہچان رہا ہوں۔ ہم اس حالت میں پچاس دن رہے۔ میرے دونوں ساتھی مرار بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ گریہ وزاری کرتے رہے اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر روتے رہے لیکن میں ان لوگوں کی نسبت جوان اور قوی تھا۔

میں گھر سے نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں پھرتا اور میرے ساتھ کوئی بھی کلام نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام عرض کرتا حالانکہ آپ نماز کے بعد مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو میں اپنے دل میں کہتا کیا میرے سلام کے جواب دینے کے لئے آپ کے ہونٹ مبارک حرکت میں آئے ہیں یا نہیں پھر میں آپ کے قریب ہو کر نماز پڑھتا اور اپنی نظر چھپا کر آپ کو دیکھتا جس وقت میں نماز میں متوجہ ہوتا آپ مجھ سے متوجہ ہوتے اور جب میں آپ کی طرف التفات کرتا آپ مجھ سے منہ پھیر لیتے حتیٰ کہ جب لوگوں کی روگردانی طویل ہوگئی تو میں چلا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی دیوار پر چڑھا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے اور مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھے۔ میں نے ان کو سلام دیا لیکن انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابوقتادہ میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تو مجھے جانتا ہے کہ میں اللہ عزوجل سے اور اس کے رسول ﷺ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں تو وہ خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے وہی کلام دہرایا اور ان کو خدا کی قسم دے کر دریافت کیا وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر دوبارہ ان سے یہ بات دہرائی اور ان کو خدا کی قسم دے کر دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا اللہ عزوجل اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں واپس لوٹ آیا حتیٰ کہ باغ کی دیوار پر چڑھ کر باہر آ گیا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دفعہ میں مدینہ منورہ کے بازار میں چل رہا تھا کیا دیکھتا ہوں شام والے نبطیوں میں سے ایک نبطی جو مدینہ منورہ میں گندم فروخت کرنے آیا تھا کہہ رہا تھا کون ہے جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لئے میری رہنمائی کرے۔ لوگ اس کو اشارہ کرتے ہوئے بتا رہے تھے حتیٰ کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے غسان کے بادشاہ حارث بن ابی شمر کا مجھے خط دیا کیا دیکھتا ہوں اس میں یہ لکھا تھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نبی اکرم ﷺ نے تم پر بہت سختی کی ہے۔ اللہ عزوجل نے تمہیں ذلت و رسوائی کے مکان میں رہنے اور تمہاری حق تلفی کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ میں نے جب اس کو پڑھ لیا تو کہا یہ بھی میری آزمائش میں سے ہے۔ میں نے یہ خط تنور میں ڈال کر جلا دیا حتیٰ کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی عورت عمیرہ بنت جبیر سے الگ رہو میں نے کہا میں بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ قاصد نے کہا بیوی سے علیحدگی اختیار کرو اور اس کے قریب نہ جاؤ اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی وہی پیغام بھیجا جو مجھے فرمایا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے گھر چلی جاؤ اور ان کے پاس رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کوئی فیصلہ فرمائے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہلال بن امیہ کی بیوی خولہ بنت عاصم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا شوہر بہت بوڑھا ہے۔ اس کا کوئی خدمت کرنے والا نہیں کیا آپ ناپسند فرمائیں گے کہ میں اس کی خدمت کروں۔ آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ تیرے قریب نہ جائے۔ ہلال بن

امیہ کی بیوی نے عرض کیا بخدا اس میں کوئی خواہش نہیں۔ بخدا جب سے یہ معاملہ ہوا ہے وہ آج تک مسلسل رو رہا ہے۔ میرے اہل خانہ نے کہا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے متعلق اجازت لے لیتے جیسا کہ آپ نے حضرت ہلال بن امیہ کو اجازت دی ہے تو وہ بھی تیری خدمت کرتی۔ میں نے کہا بخدا میں اپنی بیوی کے متعلق کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہیں کروں گا۔ مجھے معلوم نہیں جب میں بیوی کے متعلق اجازت طلب کروں گا تو رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں گے اور میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔ میں اپنا کام خود کرلیا کروں گا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد میں دس دن اسی حال میں رہا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سے ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمایا پچاس دن پورے ہو گئے۔ جب میں نے پچاسویں روز کی صبح کی نماز پڑھی میں اپنے گھر کی چھت پر اس حال میں بیٹھا ہوا تھا جس کا اللہ عزوجل نے ذکر فرمایا یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے "وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ" میری جان سے تنگ آ گیا اور زمین کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی۔ میں نے جبل سلع پر چڑھے ہوئے ایک بلند آواز سے پکارنے والے کی آواز سنی اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تمہیں بشارت ہو۔ انہوں نے کہا میں سجدہ شکر میں گر گیا اور مجھے معلوم ہوا کشادگی آ گئی اور رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی نماز پڑھی تو ہماری توبہ کا عند اللہ قبول ہونے کا اعلان فرمایا۔ لوگ آپ کی مجلس سے مجھے اور میرے دو ساتھیوں کو خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے اور میری طرف ایک شخص زبیر بن عوام گھوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور بنی اسلم کا ایک شخص حمزہ بن عمرو اسلمی دوڑتا ہوا آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور آواز دی تو آواز گھوڑے سے تیز ثابت ہوئی اور جب میرے پاس وہ شخص آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی کہ اس نے مجھے خوشخبری دی میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور خوشخبری دینے کے باعث اس کو پہنا دیئے۔ بخدا میں اس وقت سوائے ان دو کپڑوں کے کسی چیز کا مالک نہیں تھا میں نے ابوقتادہ سے دو کپڑے مانگ کر پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں روانہ ہوا لوگوں نے فوج در فوج میرا استقبال کیا اور مجھے توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے رہے اور کہتے تمہیں مبارک ہو اللہ عزوجل نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔ کعب بن مالک نے کہا حتیٰ کہ میں مسجد شریف میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر دوڑتے ہوئے میری طرف آئے حتیٰ کہ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ بخدا مہاجرین میں سے سوائے ان کے میری طرف اٹھ کر کوئی نہ آیا اور میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درآنحالیکہ آپ کا چہرۂ پرنور سے چمک رہا تھا اے کعب یہ دن تجھے مبارک ہو۔ جب سے تیری ماں نے تجھے جنم دیا ہے اور دن گزرے ہیں یہ دن ان سب سے اچھا ہے۔ کعب بن مالک نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حضور کی بارگاہ بے کس پناہ کی

طرف سے یا اللہ عزوجل کی طرف سے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی طرف اور رسول اللہ ﷺ جس وقت خوشی کی حالت میں ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ پرنور اتنا چمکدار اور روشن ہوجاتا گویا کہ وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم وقت سرور کو آپ کے چہرۂ اقدس کے روشن ہونے سے پہچان جاتے۔ جب میں حضور علیہ السلام کے سامنے بیٹھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری توبہ یعنی توبہ کا شکر یہ ہے کہ میں اپنا مال اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حضور صدقہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اپنے لئے روک رکھتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ عزوجل نے مجھے صرف سچ بولنے کے عوض نجات عطا فرمائی۔ میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں میں سچ ہی بولوں گا۔ بخدا مسلمانوں میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل نے اس کو سچی بات کے بارے میں آزمائش میں ڈالا ہو جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا آج تک اور یہ سب سے اچھی آزمائش ہے جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ذکر کیا اس وقت سے آج تک قصداً جھوٹ نہیں بولا اور میں امید رکھتا ہوں جب تک میں زندہ رہوں گا اللہ عزوجل مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں۔ بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر موقوف رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کہ ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں اس کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (سورۂ توبہ ۱۱۷ تا ۱۱۹)

اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دینے کے بعد مجھ پر ہرگز کوئی انعام نہیں کیا جو میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے حضور سچ بولنے سے عظیم تر نعمت ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے جھوٹ نہیں بولا ورنہ میں ہلاک ہوجاتا جیسا جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوگئے کیونکہ اللہ عزوجل نے جب وحی نازل فرمائی تو ان جھوٹوں کے بارے میں اتنی سخت بات فرمائی جو کسی کے لئے نہیں فرمائی چنانچہ فرمایا یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ جب تم لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے۔ "فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ" تک بے شک اللہ فاسقوں سے راضی نہیں۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارا تینوں کا معاملہ منافقین سے الگ ہے جن کے قسم کھانے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کا عذر قبول فرمالیا تھا اور ان سے بیعت لے لی تھی اور ان کیلئے مغفرت کی دعا کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ موخر فرمایا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے اس امر میں فیصلہ فرمایا تو یہی ہے جو اللہ عزوجل نے فرمایا اور ان تینوں پر جو موقوف رکھے گئے۔ اس

سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوہ میں جانے سے قصداً پیچھے رہ گئے تھے۔ اس سے مراد حضور اقدس ﷺ کا ہمارے معاملے کو موقوف رکھنا اور موخر کرنا ہے۔ بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے قسم کھائی اور عذر بیان کیا تو ان کا عذر اور حلف فوراً قبول فرمالیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۴)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَّوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ

ابن جریج عبد الملک نے کہا مجھے عبد الکریم جزری نے خبر کی کہ مقسم بن بجرہ یا نجدہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل یعنی عبد المطلب کے آزاد کردہ غلام نے ان کو خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ یہ آیت مبارکہ "لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" ان مومنوں کی شان میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر میں شریک نہ ہونیوالے اور غزوہ بدر میں جانے والے ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۱۶)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِّنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْاٰخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلٰى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتّٰى إِذَا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ اٰذَنَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ (يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللهُ

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ) الْاٰیَةَ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی عبداللہ بن کعب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا اور وہ ان تینوں میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول کی گئی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہے۔ سوائے دو غزوہ غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے حضور سچ کہنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اور نبی کریم ﷺ ماہ رمضان المبارک میں چاشت کے وقت تشریف لائے آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ جو بھی سفر فرماتے اس سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے۔ آپ پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں نماز ادا فرماتے۔ نبی کریم ﷺ نے میرے اور میرے دونوں ساتھیوں سے لوگوں کی بات چیت کرنے سے منع فرما دیا۔ اور سوائے ہم تینوں کے کسی اور کے پیچھے رہنے والوں میں سے آپ نے کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا اور لوگوں نے ہم سے کلام کرنے میں اجتناب کیا۔ میں اسی حالت میں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا حتیٰ کہ معاملہ طول پکڑ گیا۔ اور مجھے کوئی چیز اس سے زیادہ غمزدہ نہیں کرتی تھی کہ میں فوت ہو جاؤں اور نبی کریم ﷺ میری نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں۔ یا خدانخواستہ نبی کریم ﷺ کا وصال مبارک ہو جائے اور میں لوگوں میں اس مقام میں ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے کلام نہ کرے اور نہ ہی میری نماز جنازہ پڑھے۔ تو اللہ عزوجل نے جب رات کی آخری تہائی باقی رہ گئی تو اپنے نبی کریم ﷺ پر ہماری قبولیت توبہ نازل فرمائی اور اس وقت نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میرے حال میں بہت مخلص اور میرے معاملہ میں بہت زیادہ اہتمام کرنے والی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہو گئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان کے پاس کوئی آدمی نہ بھیجوں وہ اس کو توبہ قبول ہونے کی خوشخبری دے۔ آپ نے فرمایا: اس وقت لوگوں کی تمہارے پاس بھیڑ ہو جائے گی اور باقی رات تمہاری نیند میں مانع ہو جائیں گے حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی تو اللہ عزوجل کے حضور ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان فرمایا اور جب نبی کریم ﷺ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ پرنور روشن ہو جاتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم تین وہ شخص تھے جو ایسے امر سے پیچھے رہ گئے تھے جو ان لوگوں سے قبول کر لیا گیا تھا جنھوں نے آپ سے معذرت کی تھی۔ جس وقت اللہ عزوجل نے ہماری توبہ نازل فرمائی پھر جب پیچھے رہ جانے والوں کا ذکر کیا گیا جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے جھوٹ بولا تھا اور جھوٹا عذر پیش کیا تھا ان سب کو ایسے برے طریقے سے یاد کیا گیا جو کسی اور کو یاد نہیں کیا گیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا "تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہاری خبر دے دی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا "تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو فرمانا

بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہاری خبر دے دی ہے اور اب اللہ و رسول ﷺ تمہارے کام دیکھیں گے پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے۔" (توبہ آیت ۹۴) (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۹۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ وَّهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيْثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی' یارسول اللہ! سالم کے ہمارے ہاں آنے جانے کی وجہ سے مجھے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پہ ناراضگی کے آثار نظر آتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں سالم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا حلیف تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلادو۔ سہلہ نے عرض کی' میں اسے کیسے دودھ پلاسکتی ہوں؟ وہ جوان آدمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا: مجھے پتا ہے کہ وہ جوان آدمی ہے۔

امام مسلم فرماتے ہیں ایک روایت میں راوی کے یہ الفاظ زائد ہیں کہ اسے سالم کو غزوہ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے اور ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ کے "مسکرانے" کی جگہ آپ کے "ہنس دینے" کا ذکر ہے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الرضاع حدیث ۳۴۹۵)

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي يَوْمِ بَدْرٍ (وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ) (الأنفال: 16)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت غزوہ بدر کے بارے میں نازل ہوئی: "جو شخص اس دن پیٹھ پھیر لیتا ہے" (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۴۸)

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ يَعْنِي: إِذَا غَشُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ

حمزہ بن ابواُسید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر جب ہم نے صفیں قائم کرلیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب وہ تمہاری زد پر آجائیں، تو تم انہیں تیر مارنا اور اپنے تیر احتیاط سے استعمال کرنا یعنی غیر ضروری تیر اندازی نہ کرنا' (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۶۳)

عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ، وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ

مالک بن حمزہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب وہ تمہاری زد پر آجائیں، تو تم انہیں تیر مارنا اور تلوار کے ذریعے تم اس وقت حملہ کرنا، جب وہ تمہاری تلوار کی زد تک پہنچ جائیں'' (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۶۴)

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا حَمْزَةُ، قُمْ يَا عَلِيُّ، قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ، وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ، وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آگے آیا یعنی غزوہ بدر کے دن مشرکین کا سردار عتبہ بن ربیعہ آگے آیا اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی بھی آگئے، اس نے پکار کر کہا: کون مقابلہ کرے گا؟ تو کچھ انصاری نوجوان اس کے سامنے آگئے، اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے اسے بتایا، تو وہ بولا: ہمارا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، ہم اپنے چچازاد افراد کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حمزہ! تم اٹھو، اے علی! تم اٹھو، اے عبیدہ بن حارث! تم اٹھو، تو حضرت حمزہ، عتبہ کی طرف گئے، میں، شیبہ کی طرف گیا اور عبیدہ اور ولید کے درمیان مقابلہ ہوا، انہوں نے ایک دوسرے پر حملے کیے، پھر میں نے اور عبیدہ بن حارث نے ولید پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا، پھر ہم عبیدہ کو اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۶۵)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِدَاءَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ) (الأنفال: 67) إِلَى قَوْلِهِ: (لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ) (الأنفال: 68) مِنَ الْفِدَاءِ، ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمُ اللهُ الْغَنَائِمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے فدیہ لے لیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''نبی ﷺ کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں اور وہ ان سے فدیہ لے جب تک وہ دشمن کو زمین میں پوری طرح کچل نہیں دیتا'' یہ آیت یہاں تک ہے:

''تو تم نے جو کچھ وصول کیا ہے، اس کے وجہ سے تمہیں عذاب لاحق ہوتا ہے'' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد

فدیہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دے دیا۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۹۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِدَاءَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعَ مِائَةٍ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اہل جاہلیت مشرکین کا فدیہ چار سو درہم فی کس مقرر کیا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۹۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ابوجہل کی تلوار مجھے انعام کے طور پر عطا کی تھی، راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا تھا۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۲۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کے موقع پر کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف تھا، تو میں اس کی طرف سے بیعت لے رہا ہوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا، حالانکہ آپ ﷺ نے ایسے کسی شخص کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جو اس جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۲۶)

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ اَمِيْحُ اَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر، میں اپنے ساتھیوں کے لیے کنویں میں سے پانی نکالتا رہا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۳۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا، وَمَنْ اَسَرَ اَسِيْرًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ سَاقَ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کر دے گا تو اسے یہ، یہ انعام ملے گا اور جو کسی کو قیدی بنا لے گا' تو اسے یہ، یہ انعام ملے گا۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۳۸)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ، فَهَبْ لِي هٰذَا السَّيْفَ. قَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَذَهَبْتُ وَاَنَا اَقُوْلُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِي، فَبَيْنَمَا اَنَا اِذْ جَاءَنِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ: اَجِبْ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ بِكَلَامِي فَجِئْتُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ سَاَلْتَنِي هٰذَا السَّيْفَ، وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلَا لَكَ، وَاِنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ. ثُمَّ قَرَاَ: (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) (الأنفال: 1) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آج دشمن کے مقابلے میں میرے سینے کو ٹھنڈا کر دیا ہے تو یہ تلوار آپ ﷺ مجھے عطا کر دیجئے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تلوار نہ میری ہے، نہ تمہاری ہے چنانچہ میں چلا گیا میں نے یہ سوچا کہ یہ تلوار آج ایک ایسے شخص کو دیدی جائے گی، جس نے میری طرح کی بہادری نہیں دکھائی ہوگی، میں ابھی اسی سوچ میں تھا کہ ایک بلانے والا میرے پاس آیا اور بولا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، میں نے یہ سوچا کہ شاید میں نے جو بات کہی ہے، اس وجہ سے میرے بارے میں کوئی وحی نازل ہو چکی ہوگی، جب میں آیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، حالانکہ یہ نہ میری تھی، نہ تمہاری تھی، اب اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا کر دی ہے تو اب یہ میں تمہیں دیتا ہوں'' پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ انفال کی یہ آیات تلاوت کیں: ''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تو تم یہ فرما دو! انفال' اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۴۰)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ. اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ. اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَانْقَلَبُوا حِيْنَ انْقَلَبُوا، وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ تین سو پندرہ افراد کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! یہ لوگ پیدل ہیں' انہیں سواریاں عطا کر دے' اے اللہ! ان کے پاس مناسب لباس نہیں ہے' انہیں مناسب لباس عطا کر دے' اے اللہ! یہ بھوکے ہیں' تو انہیں سیر کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو فتح عطا کی جب یہ لوگ واپس آئے' تو ہر شخص کے ساتھ ایک یا دو

اونٹ تھے اور اسے لباس بھی حاصل ہوا تھا اور وہ سیر بھی ہو گیا تھا"۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۴۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، أَسْلِمُوا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا. قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا، لَا يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ، إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ، وَأَنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: (قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ) (آل عمران: 12) قَرَأَ مُصَرِّفٌ إِلَى قَوْلِهِ (فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ) (آل عمران: 13) بِبَدْرٍ (وَأُخْرَى كَافِرَةٌ) (آل عمران: 13)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ نے قریش کو نقصان پہنچایا اور پھر واپس مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ نے بنو قینقاع کے بازار میں یہودیوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! تم اسلام قبول کر لو اس سے پہلے کہ تم کو بھی وہی صورت حال لاحق ہو جو قریش کو لاحق ہوئی ہے، انہوں نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ نے قریش کے کچھ افراد کو قتل کر دیا ہے' تو آپ اپنی ذات کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں، وہ اناڑی لوگ تھے' انہیں لڑنا آتا ہی نہیں تھا' اگر آپ نے ہمارے ساتھ لڑائی کی' تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ ہم مرد ہیں اور آپ نے ہمارے جیسے دشمن کا سامنا نہیں کیا ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' تم ان سے یہ فرما دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے" مصرف نامی راوی نے اس آیت کو ان الفاظ تک بیان کیا ہے: "ایک گروہ وہ ہے' جو جہاد میں' اللہ کی راہ میں حصہ لیتا ہے" یہ وہ لوگ ہیں' جو بدر میں تھے "اور دوسرا وہ ہے جو کافر ہے" (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۳۰۰۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا لِقَتْلِهِ، فَاسْتَعَارَ مِنَ ابْنَةِ الْحَارِثِ، مُوسًى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ، حَتَّى أَتَتْهُ فَوَجَدَتْهُ مُخْلِيًا وَهُوَ عَلَى فَخِذِهِ، وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا فِيهَا، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن عامر کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے موقع پر حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ قیدی کے طور پر ان لوگوں کے ہاں رہے، یہاں تک کہ انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا، تو حضرت

خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا، تاکہ اس کے ذریعے زیر ناف بال صاف کرلیں، اس عورت نے انہیں وہ دے دیا، اسی دوران اس عورت کا ایک بچہ ان کے پاس آ گیا اور وہ عورت اس بچے سے غافل تھی، جب اس عورت نے دیکھا کہ وہ بچہ اکیلا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس ہے اور ان کے زانوں پر بیٹھا ہوا ہے اور ان کے ہاتھ میں استرا بھی ہے، تو وہ عورت گھبرا گئی، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ حالت محسوس کرلی، تو فرمایا: کیا تم ڈر رہی ہو کہ میں اسے قتل کردوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۳۱۱۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ: فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ اَجِئْ اَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں غزوہ بدر میں جو حصہ ملا تھا، اس میں، میں عمار اور سعد شراکت دار بن گئے، یعنی یہ طے کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے کر آئے، لیکن میں اور عمار کچھ نہیں لائے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث ۳۳۸۸)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيهِمَا

حضرت عمر بن خطاب ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں دو جنگوں میں شرکت کی ہے ایک غزوہ بدر میں ایک فتح مکہ میں تو ہم نے ان دونوں موقعوں پر روزہ نہیں رکھا تھا۔

(جامع ترمذی جلد اول کتاب الصوم حدیث ۶۹۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ الَّذِي رَاٰى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی تلوار ذوالفقار غزوہ بدر کے دن مالِ غنیمت سے لی تھی اور یہ وہی تلوار ہے جسے آپ نے غزوہ احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب السیر حدیث ۱۴۸۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَّيْلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبدالرحمن بن عوف کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ بدر سے پہلے والی رات نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مناسب مقامات پر کھڑا کردیا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۰۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّجِيءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَ قِصَّةً فِي هٰذَا الْحَدِيثِ طَوِيلَةً

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کو لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے طویل قصہ کیا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۳۶)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ وَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

حضرت عمرو بن عوف جو بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں اور غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں وہ یہ بتاتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے جب انصار کو حضرت ابوعبیدہ کے آنے کے بارے میں پتہ چلا تو وہ فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو یہ لوگ آپ ﷺ کے سامنے آئے تو نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے: تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے: ابوعبیدہ کچھ ساز و سامان لے کر آئے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری قبول کرو اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں خوش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے: دنیا تمہارے لئے کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور وہ تمہیں بھی ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ لوگ جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الصفۃ القیامۃ حدیث ۲۳۸۶)

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ أَوْ مَلَكٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ قَالُوا خِيَارُنَا قَالَ كَذٰلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلٰئِكَةِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ لوگ اپنے درمیان ان لوگوں کو کیا سمجھتے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے

ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا ہم انہیں اپنے میں سے سب سے بہتر سمجھتے ہیں' تو اس فرشتے نے کہا کہ ہمارے نزدیک وہ ایسے ہی ہیں ہم انہیں فرشتوں سے بہتر سمجھتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب فضائل صحابہ حدیث ۱۶۰)

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِيْ بِئْرٍ لَّهُمْ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ بَنِيْ سَالِمٍ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ وَاِنَّ السَّيْلَ يَاْتِيْ فَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَافْعَلْ قَالَ اَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنْتُ لَهٗ وَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ وہ صحابی ہیں جنہیں اپنے بچپن کی یہ بات یاد ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے کنوئیں میں سے ڈول میں پانی لے کر کلی کی تھی۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے ان اصحاب میں شامل ہیں۔ جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت عتبان بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میری بینائی کمزور ہو چکی ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو سارا علاقہ پانی سے بھر جاتا ہے جو میرے اور محلے کی مسجد اگر آپ مناسب سمجھیں تو کے درمیان ہے جسے میں یا نہیں کر سکتا اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا کریں میں اس جگہ کو اپنی نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کرلوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ ﷺ کو اجازت پیش کی۔ آپ ﷺ تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ گھر میں آنے کے بعد دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں کہاں نماز ادا کروں۔ میں نے گھر کے اس کونے کی طرف اشارہ کیا۔ جسے میں اپنی نماز کے لیے مخصوص کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں کھڑے ہوئے نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھانے کے لئے روک لیا جو آپ ﷺ کے

لئے کھانا تیار کروایا تھا۔(سنن ابن ماجہ جلداول کتاب المساجد حدیث ۷۵۴)

عَنْ اَبِي الْحُسَيْنِ اسْمُهٗ خَالِدُ الْمَدَنِيُّ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَالْجَوَارِيْ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَتَغَنَّيْنَ فَدَخَلْنَا عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عُرْسِيْ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ يَتَغَنَّيَتَانِ وَتَنْدُبَانِ اٰبَائِيَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ وَّتَقُوْلَانِ فِيْمَا تَقُوْلَانِ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَّعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَلَا تَقُوْلُوْهُ مَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ

ابوالحسین جن کا نام خالد جرنی ہے سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن ہم لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور کوئی نغمہ گا رہی تھیں ہم سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے بتایا: جس دن میری شادی ہوئی تھی اس سے اگلے دن نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور گیت گا رہی تھیں وہ ہمارے ان آباؤ اجداد کے بارے میں تھا جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے گیت گاتے ہوئے یہ بھی پڑھا۔ ''ہمارے درمیان ایک ایسے نبی ﷺ موجود ہیں جو یہ بات جانتے ہیں: کل کیا ہوگا۔'' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے' تو تم لوگ یہ نہ کہو کیونکہ کل کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۸۹۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآئَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ الْكَرَاهِيَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ كَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَفَعَلَتْ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا اَكْرَهُهٗ بَعْدُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ سالم کے میرے پاس آنے کی وجہ سے مجھے اپنے شوہر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار محسوس ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اسے دودھ پلا دو اس خاتون نے دریافت کیا: میں اسے کیسے دودھ پلا سکتی ہوں؟ وہ تو بڑی عمر کا آدمی ہے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' آپ ﷺ نے فرمایا مجھے پتہ ہے وہ بڑی عمر کا آدمی ہے پھر اس خاتون نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی اس کے بعد مجھے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر کوئی ناپسندیدگی کے آثار نظر نہیں آئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۹۴۳)

غزوہ اُحد ۳ ہجری

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِاللّٰهِ وَسَعْدًا وَّالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ یُحَدِّثُ عَنْ یَوْمِ اُحُدٍ

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں طلحہ بن عبیداللہ‘ سعد بن ابی وقاص‘ مقداد بن اسود اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کا ساتھی رہا ہوں میں نے ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا‘ مگر میں نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ احد کے متعلق بیان کرتے سنا ہے کیونکہ ان دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوائے طلحہ اور سعد کے کوئی نہیں رہا تھا۔ اس لئے طلحہ بن عبیداللہ نے غزوہ احد میں اپنا حاضر ہونا بیان کیا تا کہ اس کی اقتداء کی جائے اور ان جیسا کرنے میں لوگوں کو ترغیب دی جائے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۸۹)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِیْ مَالِكٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوْطًا بَیْنَ نِسَاۗءٍ مِّنْ نِسَاۗءِ الْمَدِیْنَةِ فَبَقِیَ مِرْطٌ جَیِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ عِنْدَكَ یُرِیْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِیٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سَلِیْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سَلِیْطٍ مِّنْ نِسَاۗءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ یَوْمَ اُحُدٍ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی بعض عورتوں کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ایک اچھی چادر بچ گئی ان کے پاس لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی جو آپ کے نکاح میں ہے اسے دے دیجیئے ان کی مراد حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ تھیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام سلیط زیادہ حقدار ہے اور ام سلیط انصار کی ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام سلیط غزوہ احد میں ہمارے لئے مشکیزے بھر کر لاتی تھیں (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۴۴)

عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِیَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَیْضَةُ عَلٰی رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا

السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ اَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِيْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوہ احد میں نبی اکرم ﷺ کے مجروح ہونے سے متعلق دریافت کیے گئے تو انہوں نے کہا غزوۂ احد میں نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور مجروح ہوا اور آپ کے سامنے والے دانت شہید ہوئے اور آپ کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا اور حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون اور زیادہ بہتا جا رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی کا ٹکڑا لیا اور اس کو جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ ہو گئی پھر اس سے زخم بھر دیا تو خون بہنے سے رک گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۷۱)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَّكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنْ رَّاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَّاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ النِّسَآءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ اَىْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَسِيْتُمْ مَّا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِىْ اُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَىْ عَشَرَ رَجُلًا فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ اَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَّسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اَفِى الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَفِى الْقَوْمِ ابْنُ اَبِىْ قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَفِى الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَّ لَاَحْيَآءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِىَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِى الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِىْ ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلْ اُعْلُ هُبَلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهٗ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد میں پچاس پیادہ مجاہدوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنایا اور فرمایا اگر تم ہم کو دیکھو کہ ہمیں پرندے کھا رہے ہیں اس سے مراد ھزیمت ہے تو پھر بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹو یہاں تک کہ میں تمہیں پیغام بھیجوں اور اگر تم ہمیں دیکھو کہ ہم نے کافروں کو شکست سے دوچار کر دیا ہے اور ان کو اپنے پاؤں میں روند ڈالا ہے تو پھر بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹو حتیٰ کہ میں تمہیں پیغام بھیجوں لہٰذا مسلمانوں نے کفار کو شکست دے دی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ کفار کی عورتیں دوڑ رہی تھیں اور ان کے پازیب اور پنڈلیاں ننگی ہو رہی تھیں اور اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا اے لوگو غنیمت کا مال لو اے لوگو غنیمت کا مال لو تمہارے ساتھی غالب آ گئے اور تم کس کا انتظار کر رہے ہو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے جو تمہیں فرمایا وہ بھول گئے انہوں نے کہا بخدا ہم ضرور لوگوں کے پاس جائیں گے اور غنیمت کا مال حاصل کریں گے اور جب وہ لوگوں کے پاس گئے اور درہ خالی ہو گیا اور ان کے رخ بدل گئے اور وہ بھاگتے ہوئے سامنے آ گئے جہاں سے وہ بھاگے تھے اور لڑائی دوبارہ ہونے لگی تو صحابہ کرام شکست کھا گئے یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب رسول ﷺ پیچھے والی جماعت میں ان کو بلا رہے تھے۔ اے اللہ کے بندو میری طرف آؤ اور جو کوئی ان پر دوبارہ حملہ کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے اور انہوں نے ہمارے ۷۰ آدمی شہید کر دیئے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے جنگ بدر میں ان کے ایک سو چالیس افراد قابو کر لئے تھے' ستر آدمی قید کر لئے گئے اور ستر قتل ہو گئے تھے۔ ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کیا لوگوں میں محمد ﷺ ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو جواب دینے سے منع فرمایا پھر اس نے تین دفعہ کہا کیا لوگوں میں ابن ابی قحافہ ہیں پھر اس نے تین مرتبہ کہا کیا لوگوں میں ابن خطاب ہیں پھر ابوسفیان اپنے ساتھیوں کی طرف واپس آ گیا اور کہا یہ لوگ قتل ہو گئے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے آپ پر ضبط نہ کر سکے تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اے اللہ کے دشمن تو نے جھوٹ بولا ہے جن لوگوں کو تو نے شمار کیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں' تیرے ساتھ جو مکروہ سلوک کرے گا یعنی غزوہ فتح وہ باقی ہے ابوسفیان نے کہا یہ دن بدر کے دن کا عوض ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہے تم لوگوں میں مثلہ ناک' کان کٹے ہوئے پاؤ گے جس کا میں نے حکم نہیں دیا اور مجھے یہ ناگوار بھی نہیں پھر ابوسفیان نے رجز پڑھنے شروع کئے ھبل سربلند ہوا ھبل سربلند ہوا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کا جواب کیوں نہیں دیتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا جواب دیں آپ نے فرمایا تم کہو اللہ بلند و بالا ہے ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمہارے پاس عزیٰ نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کو جواب کیوں نہیں دیتے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا جواب دیں آپ نے فرمایا تم کہو اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۸۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ ھُزِمَ الْمُشْرِکُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِیْسُ اَیْ عِبَادَ اللّٰہِ اُخْرَاکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاھُمْ فَاجْتَلَدَتْ ھِیَ وَاُخْرَاھُمْ فَنَظَرَ حُذَیْفَةُ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْہِ الْیَمَانِ فَقَالَ اَیْ عِبَادَ اللّٰہِ اَبِیْ اَبِیْ فَوَاللّٰہِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰی قَتَلُوْہُ فَقَالَ حُذَیْفَةُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِیْ حُذَیْفَةَ مِنْہُ بَقِیَّةُ خَیْرٍ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد میں مشرک شکست کھا گئے تو ابلیس ملعون نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو پچھلی جماعت سے چوکنے رہو یا ان کو قتل کرو تو آگے جانے والی جماعت پیچھے رہ جانے والی جماعت پر ٹوٹ پڑی یعنی تلواروں سے حملہ کر دیا اور دونوں جماعتیں باہم لڑ پڑیں اچانک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد یمان حسیل بن جابر عبسی کو دیکھا کہ مسلمان ان کو مشرک گمان کرتے ہوئے قتل کر رہے ہیں) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو یہ میرے والد ہیں ان کو قتل نہ کرو۔ اللہ کی قسم وہ نہ رکے یہاں تک کہ انہوں نے میرے والد کو قتل کر دیا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ قاتل عقبہ بن مسعود کے لیے باقی ماندہ زندگی دعا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ اللہ کو جا ملے۔ تیمی نے اس کا معنی کرتے ہوئے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اپنے باپ کے قتل کا باقی ماندہ زندگی افسوس اور غم رہا حتیٰ کہ وہ اللہ عزوجل کو جا ملے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب بدء الخلق حدیث ۵۲۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص عمیر بن حمام نے احد کے دن نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا آپ مجھے فرمائیں اگر میں قتل کیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا آپ نے فرمایا جنت میں ہوگے۔ اس شخص نے اپنے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں انہیں پھینک دیا پھر جنگ کی حتیٰ کہ وہ شہید ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۲۲۳)

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ وَمِنَّا مَنْ مَّضٰی اَوْ ذَھَبَ لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا کَانَ مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ لَمْ یَتْرُکْ اِلَّا نَمِرَةً کُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غُطِّیَ بِھَا رِجْلَاہُ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِھَا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلِہِ الْاِذْخِرَ اَوْ قَالَ اَلْقُوْا عَلٰی رِجْلِہٖ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حصول رضائے الٰہی کیلئے ہجرت کی

اور ہمارا ثواب اللہ عزوجل کے ذمہ ہو گیا اور بعض ہم میں سے گزر گئے یا وہ دنیا سے چلے گئے اور اپنے ثواب سے کچھ نہ پایا ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف اون کی ایک دھاری دار چادر چھوڑی ہم جب اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جب اس سے ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر ننگا ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا چادر کے ساتھ ان کے سر کو ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو اور بعض ہم سے وہ ہیں جس کا پھل اچھی طرح پک چکا ہے اور وہ اس سے توڑ کر کھا رہا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۲۴)

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُوْلُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُوْلُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا) وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ احد کی لڑائی کیلئے نکلے اور جو لوگ آپ کے ساتھ نکلے تھے ان میں سے بعض لوگ عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھی واپس لوٹ آئے۔ عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں کے حکم کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے اصحاب دو گروہ میں منقسم ہو گئے ایک گروہ کہتا تھا ہم ان سے جنگ کریں گے، اور ایک گروہ کہتا تھا ہم ان سے جنگ نہیں کریں گے تو یہ آیۃ مقدسہ نازل ہوئی تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا ان کے کوتکوں یعنی کرتوتوں کے سبب (سورۃ النساء آیت ۸۸) آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ منورہ "طیب" ہے یہ اہل مدینہ منورہ کے گناہ اس طرح دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کا زنگار دور کرتی ہے۔ جب چاندی کو پگھلایا جائے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۲۷)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے جابر کیا تم نے نکاح کیا ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کس سے نکاح کیا ہے۔ کیا تم نے کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے، میں نے عرض کیا کنواری سے نکاح نہیں کیا بلکہ بیوہ سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے کنواری

سے نکاح کیوں نہیں کیا اگر تم کنواری سے نکاح کرتے تو وہ تمہارے ساتھ کھیلتی یعنی تمہیں خوش کر دیتی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور انہوں نے نو لڑکیاں باقی چھوڑیں اور وہ میری نو بہنیں ہیں۔ تو میں نے ناپسند سمجھا کہ ان کے ساتھ ایک ناتجربہ کار عورت جمع کر لوں جو ناتجربہ کاری میں ان کی مثل ہو لیکن میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کرنا پسند کیا جو ان کی کنگھی کیا کرے گی اور ان کی نگہبانی کرتی رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے درست فیصلہ کیا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۲۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَیْهِ دَیْنًا وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْهِدَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَیْنًا كَثِیْرًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَیْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِیَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَیْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَیْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ یَكِیْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰهُ عَنْ وَالِدِیْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰی اَخَوَاتِیْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَیَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے باپ احد کے دن شہید ہو گئے اور اپنے اوپر قرضہ اور چھ لڑکیاں باقی چھوڑیں جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے ہیں اور اپنے اوپر بہت زیادہ قرض چھوڑا ہے میں چاہتا ہوں آپ تشریف لائیں تا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں اور مجھ پر سختی نہ کریں آپ نے فرمایا جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسی طرح کیا پھر میں نے آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا اور وہ اس وقت برانگیختہ ہو گئے جب آپ ﷺ نے جو وہ کر رہے تھے ان کا حال دیکھا تو آپ نے کھجوروں کے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین چکر لگائے' پھر آپ اس ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ آپ متواتر ان کی ناپ تول کرتے رہے' حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے میرے والد سے اس امانت یعنی قرضہ کو ادا کر دیا اور میری خوشی اس میں تھی کہ اللہ عزوجل میرے والد کا قرضہ اتار دے اور اس کی امانت ادا کر دے اگرچہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لیکر نہ جاؤں اللہ عزوجل نے کھجوروں کے سب ڈھیروں کو صحیح سلامت رکھا یہاں تک کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف فرما

تھے گویا کہ اس ڈھیر میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۳۰)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ نَثَلَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے احد کے دن اپنی ترکش سے میرے لئے تیر نکال کر رکھ دیئے اور فرمایا تم پر میرے والدین فدا ہوں اے سعد تیر اچھی طرح چلاؤ۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۳۲)

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيْدُ حِيْنَ قَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَهُوَ يُقَاتِلُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن اپنے والدین کریمین کو میرے لئے جمع کیا۔ ان کی مراد یہ ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے سعد تم پر میرے والدین فدا ہوں درانحالیکہ وہ لڑ رہے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۳۴)

عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ

قیس نے کہا میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ شل دیکھا تھا جس کے ساتھ وہ غزوہ احد میں نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۳۹)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهٗ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَآئِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَّدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ احد میں لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے اپنی ڈھال کے ساتھ آپ کیلئے ڈھال بنے ہوئے تھے اور

حضرت ابوطلحہ تیر پھینکنے کے اعتبار سے بہت بڑے تیرانداز تھے انہوں نے اس دن یعنی یوم احد دو یا تین کمانیں توڑی تھیں جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر ان کے پاس سے گزرتا تو نبی اکرم ﷺ فرماتے یہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دو' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ جھانک کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے میرا باپ اور میری ماں آپ پر فدا ہوں آپ جھانک کر نہ دیکھئے کہ کہیں کافروں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ وہ تیر میرے گلے پر لگے آپ کے گلے پر نہ لگے یعنی میں اپنی جان آپ پر فدا کروں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور ام سلیم والدہ حضرت انس کو دیکھا درانحالیکہ وہ اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھاتی تھیں جس کی وجہ سے میں ان کے پازیب دیکھ رہا تھا وہ اپنی پشتوں پر مشکیزے پانی سے بھر بھر کر اٹھا کر لا رہی تھیں اور لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈال رہی تھیں پھر واپس جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈالتیں' اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بوجہ اونگھ جو باعث اطمینان وتسکین تھی دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۴۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (بَصُرْتُ) عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيْرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد میں مشرکین شکست کھا کر بھاگ گئے تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ نے چیخ کر کہا اے اللہ کے بندو اپنے پیچھے آنے والوں سے بچو تو آگے جانے والے پیچھے پلٹے' آگے جانیوالے اور پیچھے آنیوالے دونوں باہم لڑنے لگے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھائی اور اپنے والد یمان کو دیکھا تو کہا اے اللہ کے بندو یہ میرا باپ ہے یہ میرا باپ ہے (لفظ ابی کا تکرار لفظ اَیّ سے بچنے کیلئے تھا) عروہ بن زبیر نے کہا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا بخدا لوگ نہ رکے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے باپ یمان کو قتل کر دیا عبداللہ بن مسعود کے بھائی عقبہ بن مسعود نے خطائً قتل کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عزوجل تمہیں معاف فرمائے' عروہ بن زبیر نے کہا اللہ کی قسم حضرت حذیفہ باقی عمر ان کیلئے دعا کرتے رہے یا حضرت حذیفہ کے دل میں باقی عمر اس کا افسوس رہا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے جب مذکور حدیث میں لفظ بصر تھا تو امام بخاری نے لفظ بصر اور ابصر میں تفریق کرتے ہوئے کہا بَصُرْتُ بمعنی عَلِمْتُ ہے یعنی کسی امر میں بصیرت ہے اور اَبْصَرْتُ کا معنی آنکھ سے دیکھنا ہے اور کہا جاتا ہے کہ بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ دونوں ہم معنی ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۴۱)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللهِ اِنِّي لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَّسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَّجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس حال میں سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق دریافت کئے گئے تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں پہچانتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ کا زخم مبارک دھوتا تھا اور کون پانی ڈالتا تھا اور کس چیز سے دوائی کی گئی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت فاطمۃ الزہرہ بنت رسول ﷺ آپ کے زخم کو دھوتی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ڈھال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو جلایا اور اس سے زخم بھر دیا تو خون رک گیا۔ غزوہ احد کے دن آپ ﷺ کے سامنے والے چار دانتوں کو شہید کر دیا گیا اور آپ کے چہرۂ پرنور کو زخمی کر دیا گیا اور آپ کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۵۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ) قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ كَانَ اَبَوَاكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ اَنْ يَّرْجِعُوْا قَالَ مَنْ يَّذْهَبُ فِيْ اِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالزُّبَيْرُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کیلئے بڑا ثواب ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۷۲) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہ سے کہا اے میرے بھانجے تمہارے دونوں باپ حضرت ابوبکر صدیق عروہ کے نانا لگتے ہیں اور باپ کا اطلاق مجازاً ہے حضرت زبیر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق یہ آیۃ مقدسہ نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ کو احد کے دن جو بھی صدمہ پہنچا اور آپ سے جنگ کے بعد مشرکین واپس ہوئے آپ کو اندیشہ لاحق ہوا کہیں وہ پھر واپس نہ آ جائیں آپ نے فرمایا ان کے پیچھے کون جائے گا صحابہ کرام میں سے ستر آدمیوں نے آپ کے حکم پر لبیک کہا حضرت عروہ نے کہا ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق اور زبیر بن عوام بھی تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۵۳)

عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَاٰخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهُ

قتادہ بن دِعامہ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری نے کہا ہمیں اونگھ نے ڈھانپ لیا درآنحالیکہ ہم غزوہ احد کے دن جنگ کی صف میں تھے۔ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر جاتی تھی میں اس کو پکڑتا اور وہ گر جاتی اور میں اس کو پکڑتا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۶۸۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيْقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيْقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن نبی اکرم ﷺ کیلے رہ گئے آپ کے ہمراہ صرف سات انصاری اور دو قریشی رہ گئے۔ جب دُشمن نے آپ کو گھیرے میں لیا تو آپ نے فرمایا: انہیں ہم سے کون دور کرے گا؟ اسے جنت ملے گی یا شاید یہ فرمایا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ ایک انصاری صاحب آگے بڑھے انہوں نے لڑائی شروع کی اور شہید ہو گئے۔ دُشمن نے پھر آپ کو گھیر لیا آپ نے فرمایا: انہیں ہم سے کون دور کرے گا؟ اسے جنت ملے گی یا شاید یہ فرمایا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ ایک اور انصاری آگے بڑھا اس نے لڑائی شروع کی اور شہید ہو گیا یہاں تک وہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے اپنے بقیہ دو ساتھیوں سے فرمایا: ہمارے ساتھیوں نے ہمارے ساتھ کتنا اچھا سلوک کیا؟ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۲۶)

عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے غزوۂ احد کے دن نبی اکرم ﷺ کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا تھا اور آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا تھا اور آپ کے سر مبارک پر ''خود'' ٹوٹ گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

آپ کے خون کو دھویا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لے کر آئے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکرا لے کر اسے جلایا جب وہ راکھ میں تبدیل ہو گیا تو اسے زخم پر لگا دیا تو خون رک گیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۲۷)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن، نبی اکرم ﷺ کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا، آپ کا سر مبارک بھی زخمی ہوا۔ آپ خون پونچھ رہے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے: وہ قوم کیسے فلاح حاصل کر سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کرے اور اس کا دانت توڑ دے حالانکہ وہ نبی انہیں اللہ کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے راوی کہتے ہیں اس موقع کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۳۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، نبی اکرم ﷺ نے کسی نبی کا واقعہ مثال کے طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا، ان کی قوم نے انہیں مارا تو اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے یہ کہتے جا رہے تھے اے اللہ! انہیں بخش دے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۳۱)

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهٗ اِلَّا نَمِرَةٌ كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد کے موقع پر شہید ہو گئے۔ ان کے پاس صرف ایک چادر تھی جب ہم اس کے ذریعے ان کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس چادر کے ذریعے اس کے سر کو ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر ''اذخر'' گھاس ڈال دو۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الفرائض حدیث ۲۸۷۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ،

وَعُرِضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں' غزوہ اُحد کے موقع پر پیش کیا گیا اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی، پھر اس سے اگلے سال غزوہ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا' اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخروج الامارۃ حدیث ۲۹۵۷)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ. اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى اَهْلِ اُحُدٍ، صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی اور پھر واپس تشریف لائے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۳۲۲۳)

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ اَبِيْ رَجُلٌ، فَكَانَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ حَاجَةٌ. فَاَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَمَا اَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئًا، اِلَّا شُعَيْرَاتٍ كُنَّ فِيْ لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ اُحد کے شہداء میں میرے والد کے ساتھ، ایک اور شخص کو دفن کیا گیا، اس حوالے سے میرے ذہن میں کچھ اُلجھن تھی، میں نے چھ ماہ کے بعد انہیں قبر سے نکالا، تو ان کے جسم میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی، سوائے ان کی داڑھی کے کچھ بالوں کے، جو زمین سے لگے ہوئے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۳۲۳۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد میں شہید ہونے والوں میں سے دو افراد کو ایک کپڑے میں اکٹھا کیا' پھر آپ نے دریافت کیا: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا گیا آپ نے اسے لحد میں پہلے رکھا آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب لوگوں کا گواہ ہوں گا پھر آپ نے ان شہدا کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی ان شہدا کو غسل نہیں دیا گیا۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۹۵۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی تلوار ذوالفقار غزوہ بدر کے دن مالِ غنیمت سے لی تھی اور یہ وہی تلوار ہے جسے آپ نے غزوہ احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب السیر حدیث ۱۴۸۶)

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی دو زرہیں تھیں یہ غزوہ احد کے دن کی بات ہے آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن آپ چڑھ نہیں سکے تو آپ نے حضرت طلحہؓ کو نیچے بٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ اس پر چڑھ گئے جب آپ چٹان پر پہنچ گئے تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا طلحہؓ نے اپنے لئے جنت واجب کر لی ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۱۵)

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا وَأَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ أَبِيْ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ

حضرت ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو زخمیوں کے بارے میں بتایا گیا آپ نے یہ ہدایت کی کہ شہید ہونے والوں کے بارے میں ان کی قبر کھودو' اس کو کشادہ رکھو اور انہیں اچھی طرح صاف رکھو اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھو اور ان میں آگے انہیں رکھو جو سب سے زیادہ قرآن پاک کا عالم ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ان کے باقی دو ساتھیوں سے آگے رکھوایا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۳۵)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَائَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفِنَهُ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر میری پھوپھی میرے والد کی میت کے پاس آئیں تا کہ انہیں ہمارے خاندانی قبرستان میں دفن کریں تو نبی اکرم ﷺ کے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ مقتولین کو ان کی مخصوص جگہ پر واپس کر دو۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۳۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَائَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ أَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْدًا

وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ربیع کی اہلیہ حضرت سعد سے اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہی۔ ان کے والد آپ کے ہمراہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں ان دونوں بچیوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے۔ اوران کے لئے کوئی مال نہیں چھوڑا تو ان دونوں کی شادی تو اسی وقت ہوسکتی ہے جب ان کے پاس مال موجود ہو تو راوی بیان کرتے ہیں: اللہ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ دیا اور وراثت سے متعلق آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے چچا کو بلوایا اور فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دو اوران کی ماں کو آٹھواں حصہ دو اور جو باقی بچ جائے گا وہ تمہیں ملے گا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الفرائض حدیث ۲۰۱۸)

غزوہ خندق ۵ ہجری

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ قَالَ هَا هُنَا وَاَوْمَاَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خندق سے واپس لوٹے اور ہتھیار وغیرہ اتار دیئے اور غسل فرمایا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے درانحالیکہ کہ ان کے سر کو غبار نے ڈھانپا ہوا تھا عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے تو اپنے جسم مقدس سے ہتھیار اتار دیئے اللہ کی قسم میں نے ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اس جگہ کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اس وقت ان کی طرف چلے گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۷۸)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب یعنی غزوہ خندق کا دن آیا تو رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا اے اللہ ان کے زندوں اور مردوں میں آگ بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا جبکہ سورج غروب ہو گیا تھا اور یہ صلوٰۃ خوف سے قبل ہے کیونکہ اس وقت نماز شروع نہیں ہوئی تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۹۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلٰی الْجِهَادِ مَا حَیِیْنَا اَبَدًا فَاَجَابَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَهْ فَاَکْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خندق میں انصار کہتے تھے بک گئے ہیں ہم مصطفی کے ہاتھ پر تا ابد زندہ رہے گا اپنا یہ عزم جہاد تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو یہ جواب ارشاد فرمایا اور فرمایا سوائے آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں اے اللہ انصار و مہاجرین کو عزت و تکریم عطا فرما۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۱۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَیْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَیْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَیْرُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ قَالَ سُفْیَانُ الْحَوَارِیُّ النَّاصِرُ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خندق میں لوگوں کو آواز دی یعنی بلایا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام نے جواب دیا آپ نے پھر لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر نے جواب دیا پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا ناصر و مددگار ہوتا ہے اور میرا ناصر و مددگار زبیر ہے' سفیان بن عیینہ نے کہا حواری بمعنی ناصر ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۵۰)

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ یَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰی وَارَی التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهٖ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ الشَّعْرِ وَهُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِاللّٰهِ اللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا اِنَّ الْاَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ خندق میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا درانحالیکہ آپ مٹی اٹھا کر لے جا رہے تھے حتیٰ کہ مٹی نے آپ کے سینہ فیض گنجینہ کے بال مبارک ڈھک دیئے تھے اور آپ کثیر بالوں والے ایک بہادر مرد تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کا رجز پڑھتے تھے۔ گر نہ فرماتا ہدایت ہم کو رب کائنات' ہم

کہاں پڑھتے نمازیں اور کب دیتے زکوٰۃ کر سکینہ ہم پر نازل اے میرے پروردگار کافروں کے بالمقابل دے ہمیں صبر وثبات دشمنوں نے کی چڑھائی ہم پر ظلم و جور سے اہل فتنہ کی نہیں ہرگز ہمیں منظور بات اس پر آپ ﷺ آواز شریف بلند کرتے تھے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۸۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُؤْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے اپنی بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور میں نے ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے آپ چند آدمیوں کے ہمراہ تشریف لائیں نبی اکرم ﷺ نے ب آواز بلند پکارا اے اہل خندق حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا پکایا ہے جلدی سے آؤ یہ غزوہ خندق کا واقعہ ہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۱۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ. فَلَمْ يُجِزْهُ. وَعُرِضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں غزوہ اُحد کے موقع پر پیش کیا گیا اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی، پھر اس سے اگلے سال غزوہ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی۔(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارۃ حدیث ۲۹۵۷)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا اُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيبٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہوگئے، ایک شخص نے ان کے بازو کی رگ پر تیر مارا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوادیا، تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۳۱۰۱)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ! ان کفار کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز ادا کرنے کا موقع نہیں

دیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۸۴)

بیعت رضوان

عَنْ عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمُ فَقَالُوْا هٰؤُلَآءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ

عثمان بن موہب سے روایت ہے کہ اہل مصر سے ایک شخص یزید بن بشر سکسکی آیا اور بیت اللہ شریف کا حج کیا۔ اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اس شخص نے کہا یہ لوگ کون ہیں؟ کسی نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس شخص نے کہا ان میں سے بزرگ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس شخص نے کہا اے ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے بتایئے کیا جانتے ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا جی ہاں۔ اس شخص نے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر سے غائب رہے تھے اور غزوۂ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے اور تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں بھی موجود نہیں تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا جی ہاں۔ اس شخص نے کہا اللہ اکبر ظاہر ہوتا ہے یہ شخص حضرت عثمان پر متعصب تھا اسی سبب سے اس نے اچھا جانتے ہوئے کہا اللہ اکبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ادھر آؤ میں تجھے ان غزوات میں شریک نہ ہونے کی وجوہ بیان کرتا ہوں۔ تفصیل یہ ہے کہ غزوۂ احد کے ان کے بھاگنے پر میں گواہ ہوں کہ تحقیق اللہ عزوجل نے اس کو معاف کر دیا اور بخش دیا اور غزوۂ بدر سے غائب ہونا اس لیے تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا تم ان کی تیمارداری میں رہو تمہارے لیے جو شخص غزوۂ بدر میں حاضر ہوگا اس کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا اور بیعت

رضوان سے ان کے غائب ہونے کا سبب یہ تھا کہ اگر سرزمین مکہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کو کوئی زیادہ عزیز ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جگہ اس کو بھیجتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور بیعت رضوان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ مکرمہ چلے جانے کے بعد ہوئی رسول معظم ﷺ نے اپنے دائیں دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے اور ہاتھ کو اپنے بائیں دست مبارک پر رکھا اور فرمایا یہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا اب اس عذر کو جواب کے ساتھ ملاتے ہوئے لے جاؤ۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۰۲)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَکَّةَ وَقَدْ کَانَ فَتْحُ مَکَّةَ فَتْحًا وَّنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَّالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اِنَّهَا اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو اور تحقیق فتح مکہ فتح تھی، اور ہم حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کو فتح شمار کرتے ہیں ہم چودہ سو افراد نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور حدیبیہ ایک کنواں کا نام ہے ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا اور اس میں ایک قطرہ تک پانی باقی نہ چھوڑا نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ اس کنواں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے پھر آپ نے پانی کا ایک برتن نکلوایا، اور آپ نے وضو فرمایا پھر آپ نے کوئی اور دعا فرمائی پھر باقی ماندہ پانی کنویں میں ڈال دیا، ہم نے ایک ساعت کے مقدار اس کو چھوڑے رکھا، اس کے بعد یہ ہوا کہ اس نے ہمیں اور ہمارے اونٹوں کو سیراب کر دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۲۱)

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُّصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَعَلِمْتُمُوْهَا اَنْتُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ

طارق بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں حج کرنے کیلئے گیا میرا ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا یہ کونسی مسجد ہے لوگوں نے جواب دیا یہ درخت کی وہ جگہ ہے جس جگہ رسول اللہ ﷺ نے

بیعت رضوان لی تھی۔ طارق بن عبدالرحمن نے کہا میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس آیا اور ان کو یہ خبر دی تو حضرت سعید نے کہا مجھ سے میرے باپ مسیب بن حزن نے بیان کیا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ مسیب بن حزن نے کہا جب ہم آئندہ سال نکلے تو ہم اس درخت کو بھول گئے اور اس کو معلوم کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ حضرت سعید بن مسیب نے کہا اصحاب محمد ﷺ تو اس درخت کو نہیں جانتے اور تم ان کو جانتے اور بہت زیادہ جانتے ہو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۳۱)

صلح حدیبیہ

عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ شَھِدْتَّ صِفِّیْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَھْلَ بْنَ حُنَیْفٍ یَّقُوْلُ اتَّھِمُوْا رَاْیَکُمْ رَاَیْتُنِیْ یَوْمَ اَبِیْ جَنْدَلٍ وَّلَوْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُّہٗ وَمَا وَضَعْنَا اَسْیَافَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ یُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْھَلْنَ بِنَا اِلٰی اَمْرٍ نَعْرِفُہٗ غَیْرِ اَمْرِنَا ھٰذَا

ابوحمزہ محمد بن میمون سکری سے روایت ہے کہ میں نے اعمش کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے دریافت کیا تم جنگ صفین میں حاضر تھے انہوں نے کہا جی ہاں اور میں نے حضرت سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا کہ تم اپنی رائے کو اس جنگ میں متھم سمجھو وہ فریقین کو نصیحت فرما رہے تھے کیونکہ ان میں سے ہر فریق اپنی رائے اور اجتہاد کے صواب پر لڑ رہا تھا کہا کہ میں نے اپنے آپ کو ابوجندل عاص بن سہل کے دن لکھا یعنی صلح حدیبیہ کے دن اگر میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کو مسترد کرنے کی طاقت رکھتا تو میں ضرور مسترد کر دیتا اس کلام کے ساتھ ان لوگوں کے جواب کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے جنگ صفین میں ان پر تہمت لگائی تھی وہ لڑنے سے قاصر ہیں تو آپ نے کہا تم مجھے تقصیر کی طرف کیسے نسبت کرتے ہو اگر میں یہ طاقت رکھتا تو کرتا ہم نے جس پریشان کن معاملے میں اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں وہ ہمارا کام آسان کر دیتیں جس کو ہم جانتے تھے سوا اس کام کے یہ نہ ہو سکا ماحصل یہ ہے کہ امر فتنہ جو مسلمانوں کے درمیان واقع ہوا ہے یہ مشکل ہے اس لئے کہ مسلمانوں کے قتل کی مصیبت نے آ لیا تو ایسے حالات میں اس فتنہ میں تلوار سونتنے سے تلواریں رکھ دینی بہتر ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۱۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا) قَالَ الْحُدَیْبِیَۃُ قَالَ اَصْحَابُہٗ ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَمَا لَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ (لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ) قَالَ شُعْبَۃُ فَقَدِمْتُ الْکُوْفَۃَ فَحَدَّثْتُ بِھٰذَا کُلِّہٖ عَنْ قَتَادَۃَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ اَمَّا (اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ) فَعَنْ اَنَسٍ وَّاَمَّا ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا فَعَنْ عِکْرِمَۃَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے فرمان "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا" میں "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ" سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا حضور کو مبارک ہو ہمارے لئے کیا ہے تو اللہ عزوجل نے یہ آیہ مقدسہ نازل فرمائی تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے۔ (سورہ فتح آیت ۵) شعبہ نے کہا میں کوفہ آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے بیان کی پھر میں واپس آیا تو میں نے حضرت قتادہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت قتادہ نے کہا "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا" تو حضرت انس سے مروی ہے اور "هَنِيْئًا مَّرِيْئًا" عکرمہ سے مروی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ بعض حدیث قتادہ کے نزدیک انس سے اور بعض اس کے نزدیک عکرمہ سے مروی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۴۰)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهٗ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهٗ اَحَدٌ بِشَيْءٍ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب نبی اکرم ﷺ عمرۃ القضاء کیلئے نکلے ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ عمرہ کی نیت سے نکلے تو آپ نے طواف کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے صفا اور مرو کے درمیان سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کو چھپاتے رہے تا کہ آپ کو وہ کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۵۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِيْ اسْتَاْمَنَ قَالَ ارْمُلُوْا لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُوْنَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب عمرہ ادا کرنے کیلئے مکہ مکرمہ آئے تو مشرکوں نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آرہے ہیں جن کو یثرب یعنی مدینہ منورہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ پہلے تین چکروں میں "رمل" کندھوں کو ہلاتے ہوئے دوڑنا کریں اور دونوں کے درمیان آہستہ آہستہ چلیں۔ نبی اکرم ﷺ کو سارے چکروں میں رمل کا حکم کرنے سے کسی نے منع نہیں کیا

تھا مگر یہ صرف صحابہ کرام پر شفقت تھی۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں یہ اضافہ کیا ہے جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ اس سال تشریف لائے جو صلح حدیبیہ کے بعد امن کا سال تھا آپ نے فرمایا رمل کرو تا کہ مشرکین ان کی صحابہ کرام قوت وطاقت دیکھ لیں اور مشرک لوگ قعیقعان پہاڑ کی طرف ان کو دیکھتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۰۸)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَائَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اور یہ قصہ صلح حدیبیہ پر معطوف ہے موسیٰ بن عقبہ نے زہری سے اس لفظ کے ساتھ اس کو تحریر کیا۔ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ) مروان اور مسور بن مخرمہ نے ان کو خبر دی کہ جب قبیلۂ ہوازن کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آیا اور آپ سے سوال کیا کہ ان کے اموال اور تیران کو واپس کئے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ صحابۂ کرام ہیں جن کو تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے بہت محبوب ہے تم دو چیزوں میں سے ایک چیز پسند کر لو یا تو قیدی لے لو یا مال لے لو۔ میں نے تمہارا بہت انتظار کیا۔ یعنی میں نے قیدیوں کی تقسیم میں تاخیر کی تا کہ تم آ جاؤ لیکن تم نے دیر کر دی اور رسول اللہ ﷺ جب طائف سے واپس تشریف لائے ان کی دس دن سے زیادہ انتظار کی تھی۔ جب قبیلہ ہوازن کے وفد پر ظاہر کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو چیزوں میں سے صرف ایک چیز ہی واپس کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو پسند کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں خطبہ دیا۔ اللہ عزوجل کی ثناء جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ

اے مسلمانو تمہارے پاس تمہارے بھائی تائب ہو کر آئے اور میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں، پس تم میں سے جو خوش دلی سے یہ کرے تو وہ ضرور قیدی واپس کرے اور تم میں سے جو اپنے حصہ پر قائم رہنا پسند کرے حتیٰ کہ ہم پہلی فئی کا مال جو اللہ عزوجل ہمیں عطا فرمائے گا اس کو دے دیں گے۔ چاہئے کہ وہ بھی یہ کرے یعنی قیدی واپس کرے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دل کی خوشی سے قیدی واپس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت اور کس نے اجازت نہیں دی لہٰذا تم سب لوگ اپنے گھروں کو واپس جاؤ حتیٰ کہ تمہارے نمبردار تمہارا معاملہ ہم تک پہنچائیں تو لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور ان کے نمبرداروں نے ان سے اس کے متعلق بات چیت کی پھر وہ نمبردار رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی کہ انہوں نے خوش دلی آپ کو اجازت دیدی ہے۔ امام زہری نے کہا یہ واقعہ ہے جو قبیلۂ ہوازن کے وفد کے متعلق مجھے پہنچا ہے اور یہ بات اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر عن اللیث بسندہ تخریج کرنے کے بعد کہی ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۱)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْئَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَآءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَا هُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ يُّؤْثِرُوْا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَيَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ

اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَّ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يُزِيْدُوْنَ وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَائَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَیَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ) اِلٰى قَوْلِهٖ (اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ اِنَّهٗ لَيَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِی الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَهُمْ فِیْ دَارٍ لَّهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِی الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ اٰخِرَ الْاَبَدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَیَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِیْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ انہوں نے

کہا مجھ سے ابوسفیان صحر بن حرب نے اس حال میں کہا کہ اس کا منہ میرے منہ کی طرف تھا یعنی میں انہاک سے ان کے قریب اس کا بیان کرتا سن رہا تھا ابوسفیان نے کہا اس مدت میں کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا میں شام گیا۔ اس سے مراد صلح حدیبیہ ہے ابوسفیان نے کہا اس زمانہ میں، میں ملک شام میں تھا۔ اسی دوران نبی کریم ﷺ کا خط ہرقل کے پاس پیش کیا گیا اور دحیہ کلبی وہ خط لے کر آئے اور انہوں نے وہ خط عظیم بصری حارث بن ابی شمر غسانی کے حوالے کر دیا تو عظیم بصری نے وہ خط لے کر ہرقل کو پہنچا دیا۔ اور ہرقل کو خط پہنچانے والا عدی بن حاتم تھا ابوسفیان نے کہا ہرقل نے کہا کیا کوئی اس شخص کی قوم میں سے یہاں موجود ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ لوگوں نے کہاں ہاں۔ ابوسفیان نے کہا قریش کے چند آدمیوں کے ہمراہ مجھے بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس آئے اور ہمیں اس کے سامنے بٹھا دیا گیا۔ ہرقل نے کہا تم میں سے کون اس کے جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے نسب میں زیادہ قریب ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں نسب میں اس کے قریب ہوں تو لوگوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے پھر ہرقل نے اپنا ترجمان بلایا اور کہا ان سے کہو میں ابوسفیان سے اس شخص کے متعلق جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے دریافت کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے جھٹلائے تو اس کی تکذیب کرو۔ ابوسفیان نے کہا اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا ابوسفیان سے پوچھو اس شخص کا تم میں حسب کیسا ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا وہ ہم میں زو حسب ہیں۔ ہرقل نے کہا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل تم اس کو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کیا اس کی اتباع کرنے والے قوم کے سردار ہیں یا ضعیف لوگ۔ ابوسفیان نے کہا کمزور لوگ۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا بلکہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ ہرقل نے کہا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناراض ہو کر پھر جاتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا ہاں کی ہے۔ ہرقل نے کہا اس کے ساتھ تمہاری جنگ کیسی رہی۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے کہا ہمارے اور اس کے درمین جنگ ڈول کی مثل رہی کبھی وہ ہم سے اور کبھی ہم اس سے لیتے رہے۔ ہرقل نے کہا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا، میں نے کہا نہیں اور ہم ان سے مدت صلح حدیبیہ میں ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں وہ اس میں کیا کریں گے۔ ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم سوائے اس کلمہ کے مجھے کسی کلمہ نے قادر نہیں کیا کہ میں اس میں کوئی چیز داخل کرسکوں۔ ہرقل نے کہا اس سے پہلے کسی نے یہ کلام دعوت نبوت کیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے اس کے حسب کے متعلق پوچھا تم نے کہا وہ تم میں اعلیٰ نسب ہیں اور اس طرح رسل عظام اپنی قوم میں اعلیٰ حسب ونسب کے مبعوث ہوتے ہیں۔ ہرقل نے کہا میں نے

تجھ سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ تم نے جواب دیا نہیں۔ ہرقل نے کہا اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا۔ یہ وہ شخص ہے جو اپنے آباؤ اجداد کا ملک طلب کر رہا ہے۔ میں نے تجھ سے دریافت کیا اس کی اتباع کرنے والے رئیس ہیں یا کمزور۔ تم نے جواب دیا کمزور اور رسولوں کی اتباع کرنے والے کمزور ہی ہوتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم اس کے دعویٰ نبوت سے قبل اس کو جھوٹ کے ساتھ تہمت لگاتے تھے۔ تم نے جواب دیا نہیں۔ تو میں نے پہچان لیا یہ نہیں ہوسکتا جو لوگوں سے جھوٹ ترک کردے پھر وہ خدا پر جھوٹ بولے۔ میں نے تجھ سے پوچھا تھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناراض ہوکر پھر جاتا ہے۔ تم نے جواب دیا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جبکہ وہ دلوں کی بشاشت میں مل جائے تو وہ ایمان سے برگشتہ نہیں ہوتا میں نے تجھ سے دریافت کیا تھا کیا وہ زیادہ ہورہے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں۔ تم نے جواب دیا وہ زیادہ ہورہے ہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہے حتیٰ کہ مکمل ہوجائے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے۔ تم نے جواب دیا ان کے اور ہمارے درمیان لڑائی ڈول کی مثل تھی کبھی ہم نے پالیا اور کبھی انہوں نے پالیا۔ یہی حال رسولوں کا ہے۔ وہ آزمائش کئے جاتے ہیں پھر بالآخر نصرت ان کی ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے دریافت کیا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو نے جواب دیا وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے اور یہی حال رسولوں کا ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا، کیا اس سے پہلے یہ قول کہ میں نبی ہوں کسی نے کہا ہے تم نے جواب دیا نہیں۔ ہرقل نے کہا میں کہتا ہوں اگر یہ قول اس سے قبل کسی نے کیا ہوتا تو میں کہتا یہ شخص ایسے قول کی اقتداء کرتا ہے جو اس سے پہلے کیا گیا ہے۔ ابوسفیان سے پھر ہرقل نے کہا وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا جو کچھ تو نے کہا اگر یہ حق ہے تو وہ یقیناً نبی ہیں۔ اور میں جانتا تھا کہ نبی آخرالزمان تشریف لانے والے ہیں لیکن میں ان کو تم سے گمان نہیں کرتا تھا اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوسکوں گا تو میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے قدم دھوتا۔ ان کا ملک بالیقین میرے قدموں تک پہنچے گا۔ ابوسفیان نے کہا پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے روم کے حاکم ہرقل کی طرف سلام۔ اس پر جو ہدایت کی اتباع کرنے والا ہوا۔ اس کے بعد جان لو میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لے آؤ۔ سلامتی میں رہوگے۔ مسلمان ہوجاؤ اللہ عزوجل تجھے دوگنا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تم نے اسلام سے روگردانی کی تو تمہاری رعایا کا گناہ تم پر ہوگا۔" اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اس کا شریک کسی کو نہ

کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے۔ اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔" جب ہرقل خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے پاس آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں اور بہت زیادہ کہرام مچ گیا اور ہمیں حکم دیا گیا اور ہم کو باہر نکال دیا گیا۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جبکہ ہم وہاں سے نکلے۔ ابن ابی کبشہ کا معاملہ مضبوط ہو گیا ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ شاہ روم بھی اس سے ڈرتا ہے۔ اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے امر کا یقین کرتا رہا کہ وہ غالب ہو گا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے مجھے مشرف باسلام کر دیا۔ زہری نے کہا ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلایا اور اپنے گھر میں انہیں جمع کیا۔ پھر کہا اے رومیو! کیا تمہیں فلاح و رشد میں رغبت ہے کہ تم ہمیشہ سلامتی کی طرف لپکو لیکن انہوں نے دروازے بند پائے۔ ہرقل نے صورتحال دیکھتے ہوئے کہا انہیں میرے پاس حاضر کرو تو ان کو واپس بلایا۔ ہرقل نے کہا میں تو صرف تمہارے دین میں تمہاری مضبوط وابستگی کی آزمائش کی ہے اور میں جو پسند کرتا تھا وہ تم میں دیکھ لیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے ہرقل کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۶۷۴)

عَنِ الْبَرَاءَ بْنِ عَازِبٍ يَّقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَقَالُوْا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللهِ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَّلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تحریر کیا اور اس میں یہ لکھا یہ معاہدہ حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں جو اللہ کے رسول ہیں قریش نے اعتراض کیا آپ "اللہ کے رسول" نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ اعتراف کر لیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کے ساتھ جنگ ہی نہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی' میں اسے نہیں مٹا سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اسے مٹا دیا۔ راوی کہتے ہیں قریش نے جو شرائط مقرر کی تھیں ان میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن وہاں قیام کریں گے اور ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ البتہ ہتھیار میان میں ڈال کر آ سکتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۱۴)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ

يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهُ مِنْ اَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ اَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللهِ لَا اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرِنِي مَكَانَهَا فَاَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ فَاَقَامَ بِهَا ثَلاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هٰذَا اٰخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَاْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو بیت اللہ تک جانے سے روک دیا گیا تو آپ نے اس شرط پر اہل مکہ کے ساتھ صلح کی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن وہاں قیام کریں گے اور اپنی تلواروں کو میان میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں گے۔ کوئی شخص اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو اپنے ساتھ مکہ سے باہر نہیں لے جا سکے گا اور اگر مسلمانوں میں سے کوئی مکہ میں رکنا چاہتا ہو تو اسے منع نہیں کیا جائے گا نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا یہ معاہدہ تحریر کرو۔ اور لکھو اللہ کے نام کے ساتھ آغاز کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے یہ وہ شرائط ہیں جو حضرت محمد ﷺ نے طے کی ہیں جو اللہ کے رسول ہیں۔ مشرکین نے آپ سے کہا: اگر ہمیں یہ یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو ہم آپ کی پیروی نہ کریں۔ آپ ''محمد بن عبداللہ'' لکھیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے مٹا دو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی' اللہ کی قسم! میں اسے نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ لفظ دکھاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ لفظ دکھائے تو آپ ﷺ نے انہیں مٹا دیا اور ''ابن عبداللہ'' تحریر کر دیا راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں تین دن قیام کیا تیسرے دن مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے آقا کی شرط کے حساب سے آج آخری دن ہے۔ آپ ان سے کہیں اب وہ چلے جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے! اور آپ واپس تشریف لے آئے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۱۶)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِاسْمِ اللهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ

عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قریش نے' نبی اکرم ﷺ سے صلح کی تو ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھو سہیل بولا: بسم اللہ تو ٹھیک ہے لیکن بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے؟ آپ وہ لکھیں جو ہمارے ہاں معروف ہے۔ یعنی بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا محمد ﷺ رسول اللہ لکھو۔ انہوں نے کہا: اگر ہمیں یہ یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی پیروی کرتے اس لئے آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: محمد بن عبد اللہ لکھو۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ شرائط پیش کیں کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا۔ ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور ہم میں سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا۔ آپ اسے ہمیں واپس کر دیں گے' صحابہ کرام نے عرض کی' یا رسول اللہ! کیا ہم یہ لکھ دیں؟ آپ نے فرمایا' ہاں! ہم میں سے جو شخص ان کے پاس جائے گا۔ اے اللہ تعالیٰ دور ہی رکھے۔ اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ عنقریب کوئی آسانی اور راستہ پیدا کر دے گا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۱۷)

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتٰى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ

ابو وائل سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے دن حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے اے لوگو! خود کو قصوروار قرار دو۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اگر اس وقت ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے یہ وہ صلح تھی جو نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے جواب دیا، ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' کیا ہمارے مقتول جنت میں ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے جواب دیا' ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، پھر ہم دین کے معاملے میں کیوں جھکیں اور واپس کیوں جائیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان صلح کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! یہ معاہدہ کرنے والا اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی بھی اسے ضائع نہیں کرے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ پر قرآن کی چند آیات نازل ہوئیں آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں وہ آیات پڑھ کر سنائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' کیا یہ فتح ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے اور واپس چلے گئے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۱۸)

عَنْ شَقِيْقٌ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَّقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ وَاللهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَّلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَاللهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ

شقیق سے روایت ہے کہ میں نے جنگ "صفین" کے دن حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، اے لوگو! اپنی رائے کو غلط مان لو۔ اگر تم مجھے ابوجندل کی واپسی یعنی حدیبیہ کی صلح کے دن دیکھتے' اگر اس وقت میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کو نہ ماننے کی صلاحیت رکھتا تو نہ مانتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے وہ تلواریں اپنی گردنوں میں کسی نیک مقصد کیلئے لٹکائی تھیں۔ لیکن تمہارا مقصد؟ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۱۹)

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ: اَمَعَكَ دَمٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ. اَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ اَصْعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اس کے بعد راوی نے سارا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس قربانی کے جانور ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین روزے رکھ لو' یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ ایک صاع دو مسکینوں کو دیا جائے یعنی نصف صاع ایک مسکین کو دیا جائے،

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۸۵۸)

غزوہ خیبر ۷ ہجری

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ اَخْدِمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَّبَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْمِ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ خیبر کی طرف نکلا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں جب نبی اکرم ﷺ غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے اور احد پہاڑ سامنے ظاہر ہوا آپ نے فرمایا یہ پہاڑ یعنی احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ اے اللہ میں مدینہ منورہ کے سیاہ پتھروں والی زمین کے دونوں کناروں کے درمیان حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا تھا' اے ہمارے ربّ ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۵۱)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقَالَ مَا اَجْزَاَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فِي الْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا غزوہ خیبر میں مشرکوں کے ساتھ

مقابلہ ہوا اور جنگ ہوئی جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف مائل ہوئے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں ایک آدمی قزمان جو منافقین میں شمار کیا جاتا تھا کو کفار کے لشکر سے نکل کر آنے والے تنہا یا بذات خود تنہا شخص کو نہ چھوڑتا' مگر اس کا پیچھا کرتا اور اس کو اپنی تلوار سے مارتا' سہل بن سعد نے کہا آج ہم سے کسی شخص نے کفایت نہیں کی جو فلاں شخص نے کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار وہ آدمی دوزخیوں میں سے ہے لوگوں مسلمانوں میں سے ایک شخص اکثم بن ابی الجون خزاعی نے کہا میں اس کے ساتھ رہتا ہوں چنانچہ وہ اس کے ساتھ نکلا اور تمام وقت اس کے ساتھ رہا جب وہ ٹھہرتا تو وہ بھی اس کے ساتھ ٹھہر جاتا جب وہ دوڑنے لگتا تو وہ اس کے ساتھ تیز دوڑتا' سہل بن سعد نے کہا وہ شخص سخت زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی اس نے اپنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھی پھر اپنا سارا بوجھ اس پر ڈالا تو اس نے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا یعنی خودکشی کر لی وہ شخص اکثم بن ابی الجون خزاعی رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں دوڑتا ہوا آیا اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہوئی اس نے کہا جس شخص کا ابھی آپ نے ذکر فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے لوگوں نے اس کو بہت گراں خیال کیا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس شخص کی حقیقت سے واضح کر دوں گا' لہٰذا میں اس کی تلاش میں نکلا یعنی اس کے ساتھ رہا پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور مرنے میں جلدی کی اس نے اپنی تلوار کی مٹھی زمین پر اور اس کی نوک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھی پھر اس نے اس پر اپنا پورا بوجھ ڈالا اور اپنے آپ کو ہلاک کر دیا اس وقت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص لوگوں کے بظاہر دیکھنے میں جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جہنمیوں میں سے ہے اور کوئی آدمی بظاہر لوگوں کے دیکھنے میں جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۵۹)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْئٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور صحابہ کرام اس امید پر کھڑے ہو گئے کہ ان میں سے کس کو جھنڈا اعطا کیا جاتا ہے وہ علی الصبح آئے اور تمام کے تمام جھنڈے لینے کے امیدوار تھے آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں آپ سے عرض کیا گیا ان کی آنکھوں میں درد کی شکایت ہے آپ کے حکم کے مطابق

ان کو بلایا گیا اور آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی وقت صحت مند ہو گئے' گویا کہ ان کی آنکھوں کو کچھ بھی نہ تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ان سے جنگ کریں گے کہ حتیٰ کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں' آپ ﷺ نے فرمایا اے علی آہستہ اور باوقار رہو حتیٰ کہ تم ان کے علاقہ میں جاؤ تو ان کو دعوت اسلام دو اور ان کو بتاؤ جو ان پر واجب ہے اللہ کی قسم تمہارے ذریعہ ایک شخص کا ہدایت پا جانا تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۰۱)

عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ خَیْبَرَ وَهِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ یُؤْتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَا فَاَکَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّیْنَا

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ خیبر کے سال نکلے اور جب مقام صہباء پہنچے جو خیبر سے بہت قریب ہے لوگوں نے نماز عصر پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں صرف ستو پیش کئے گئے۔ہم نے آہستہ آہستہ ان کو کھایا اور پیا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۳۴)

عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُفْتَحُ عَلٰی یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَیْلَتَهُمْ اَیُّهُمْ یُعْطٰی فَغَدَوْا کُلُّهُمْ یَرْجُوْهُ فَقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ فَقِیْلَ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْهِ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا میں صبح جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ اس کو دوست رکھتا ہے لوگوں نے اس حال میں رات گزاری کہ ان میں سے کسی کو جھنڈا دیا جائے صبح کو وہ سب اس امید پر آئے کہ ان کو جھنڈا ملے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہیں آپ سے عرض کیا گیا ان کی آنکھیں درد کرتی ہیں تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور ان کے لئے دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گئے گویا کہ ان کو درد ہی نہیں تھا

آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب کہ وہ ہماری طرح یعنی مسلمان نہ ہو جائیں' آپ ﷺ نے فرمایا ذرا! آسانی کرو حتیٰ کہ ان کے علاقہ میں ڈیرے ڈال لو پھر انہیں دعوت اسلام دو اور ان کو بتاؤ کہ ان پر کیا واجب ہے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کا تمہارے ذریعہ ایک شخص کو ہدایت دینا وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۶۳)

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا

عمیر جو ابو لحم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوا لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی آپ نے اس بارے میں لوگوں سے فرمایا: میں غلام ہوں' راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے سامان میں سے کوئی چیز مجھے عطا کرنے کی ہدایت کی پھر میں نے آپ کو ایک دم پڑھ کے سنایا جس کے ذریعے میں پاگلوں کا دم کیا کرتا تھا تو آپ نے اس کا کچھ حصہ مجھے استعمال کرنے کی ہدایت کی اور کچھ کو ترک کرنے کی ہدایت کی۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب السیر حدیث ۱۴۷۸)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ فَتَفَلَ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَّلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ وَّقَالَ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ

عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت ابو لیلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے وقت دیر تک گفتگو کرتے رہتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سردی کے موسم میں گرمیوں والے کپڑے پہنتے تھے اور گرمی کے موسم میں سردیوں والے کپڑے پہنتے تھے' ہم نے اپنے والد سے کہا: اگر آپ ان سے اس بارے میں دریافت کریں تو مناسب ہوگا ان کے دریافت کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا۔

غزوہ خیبر کے دن نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا' مجھے اس وقت آشوب چشم کی شکایت تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں ڈالا' پھر آپ ﷺ نے دعا کی۔ ''اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو پرے کر دے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی گرمی یا سردی محسوس نہیں ہوئی' اس دن نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا تھا:

''میں ایسے شخص کو بھیجوں گا' جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت رکھتے ہیں وہ فرار اختیار نہیں کرے گا''۔

لوگ مکمل طور پر نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں لڑنے کا جھنڈا عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب فضائل صحابہ حدیث ۱۱۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَیْبَرَ فَسَارَ لَیْلَهٗ حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَهُ الْکَرٰی عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَأْ لَنَا اللَّیْلَ فَصَلّٰی بِلَالٌ مَّا قُدِّرَ لَهٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَیْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ بِلَالٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰی ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِیْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، اَیْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِیْ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ قَالَ وَکَانَ ابْنُ شِهَابٍ یَقْرَؤُهَا لِلذِّکْرٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غزوہ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو آپ ﷺ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کو نیند آنے لگی' تو آپ ﷺ نے رات کے آخری پہر پڑاؤ کیا آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا آج رات تم نے ہماری نگرانی کرنی ہے پھر جتنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے نصیب میں تھا اتنی دیر وہ نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب سو گئے۔

جب صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مشرق کی طرف رخ کر کے اپنے پالان کے ساتھ ٹیک لگائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بھی آنکھ لگ گئی۔

انہوں نے اس وقت اپنے پالان کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص بیدار نہیں ہوا یہاں تک کہ دھوپ نکل آئی۔

نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے' آپ ﷺ تیزی سے اٹھے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے بلال! تم کیوں سو گئے تھے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' جس ذات نے آپ ﷺ پر نیند طاری کی۔ اس نے مجھے بھی نیند کا شکار کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تم لوگ اپنے جانوروں کی لگامیں تھام کر چل پڑو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی لگامیں پکڑیں تھوڑا سا آگے جا کر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا۔

آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی پھر نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی۔ نماز مکمل کر لینے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے' تو جیسے ہی اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔ ''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔'' ابن شہاب اس لفظ کو للذکری پڑھتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۹۷)

فتح مکہ ۸ ہجری

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہوا ہے وہ اپنی تحویل میں کر لینا جب فتح مکہ کا سال تھا تو سعد بن ابی وقاص نے لڑکے عبدالرحمن کو پکڑ لیا اور کہا یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس نے اس کے لینے کا مجھ سے وعدہ لیا تھا' عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے وہ دونوں سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جھگڑا لے گئے سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی عبد بن زمعہ نے عرض کیا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لئے محرومی' پھر آپ ﷺ نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا اے سودہ اس سے پردہ کرو اس لئے کہ آپ نے اس کی مشابہت عقبہ بن ابی وقاص سے دیکھی تو اس نے یعنی عبدالرحمن نے اپنی ہمشیرہ ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہ دیکھا حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا فوت ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۱۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں یعنی مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے نکالا جائے تو فوراً نکلو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۵۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت کرنا نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے نکالا جائے تو فوراً نکلو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۹۰)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَّمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن اعلیٰ مکہ سے تشریف لائے حالانکہ آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور کعبہ کے کنجی بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی تھے حتیٰ کہ آپ نے اپنی سواری مسجد میں بٹھائی اور عثمان بن طلحہ کو بیت اللہ شریف کی کنجی لانے کا حکم دیا اور بیت اللہ شریف کا دروازہ کھولا گیا رسول اللہ ﷺ اس کے اندر تشریف لے گئے حضرت اسامہ، بلال اور عثمان بھی آپ کے ہمراہ تھے، اور اس میں کافی دیر جلوہ افروز رہے پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آگے بڑھے اور سب سے پہلے داخل ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا اور ان سے دریافت کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کے اندر کس جگہ نماز پڑھی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۴۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے خود کو اتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ ابن خطل اس کا نام عبدالعزیٰ تھا نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ رکھا اور وہ بعد میں مرتد ہو گیا کعبہ مشرفہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۹۲)

عَنْ مُّجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ مُجَاشِعٌ بِاَخِيْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ يُّبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ

مجاشع بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد بن مسعود کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مجاشع بن مسعود نے عرض کیا یہ مجالد ہے ہجرت پر آپ کی بیعت کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن میں اس کی اسلام پر بیعت لیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۲۳)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَّقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کو یہ کہتے سنا کہ میں عبیداللہ بن عمیر کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جبکہ وہ جبل ثبیر کے پاس رہائش پذیر تھیں ام المومنین نے ہمیں فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ہاتھوں مکہ پر فتح عطا فرمائی ہجرت ختم ہو گئی ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۲۴)

عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَّذٰلِكَ ضُحًى

ابومرہ یزید بن مرہ ام ھانی بنت ابوطالب کے آزاد کردہ غلام نے بیان کیا کہ انہوں نے ام ھانی بنت

ابوطالب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں غزوہ فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ پر پردہ کئے ہوئے تھیں تو میں نے آپ سے سلام عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ عورت کون ہے ام ھانی نے کہا میں نے عرض کیا میں ام ھانی بنت ابوطالب ہوں آپ نے فرمایا خوش آمدید اے ام ھانی' اور جب نبی اکرم ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے آٹھ رکعات نماز پڑھی ام ھانی نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کے بیٹے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ وہ فلاں شخص کو قتل کریں گے جس کو میں نے پناہ دے رکھی ہے اور وہ فلاں ابن ھبیرہ ہے بعض نے ابن ھبیرہ معبدہ لکھا ہے جو غلط ہے علامہ ابن عبدالبر نے کہا ابن ھبیرہ ابووہب مخزومی کے بیٹے اور ام ھانی کے شوہر ہیں اور ام ھانی سے ابووہب مخزومی کا بیٹا معبدہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام ھانی جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی ام ھانی نے کہا اور یہ وقت چاشت کا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۰۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا آج کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن صرف جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم جہاد کے لئے نکالے جاؤ تو فوراً نکل پڑو اور آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن سے اس شہر کو حرام فرمایا ہے' اور یہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک حرام ہے' مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی اس میں جنگ کرنا حلال نہیں تھا اور میرے لئے بھی ایک گھڑی کے سوا حلال نہیں ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک حرام ہے' اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کی تشہیر کرے' اور نہ ہی اس کا گھاس کاٹا جائے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مگر ''گھاس اذخر'' یہ لوہاروں اور لوگوں کے گھروں کے استعمال میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا مگر ''اذخر'' اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۲۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰى قُرَيْشًا وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَّغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا درآنحالیکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کی غنیمتیں قریش کو عطا فرمائیں یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ہماری تلواروں سے قریش کے خون کے قطرات ٹپک رہے ہیں اور ہماری غنیمتیں ان کو دی جارہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلا کر فرمایا مجھے تمہاری طرف سے جو خبر پہنچی ہے وہ کیسی ہے اور انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انصار نے کہا خبر وہی ہے جو آپ کو پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار کیا تم اس پر خوش نہیں کہ لوگ غنیمتیں لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ قَالَ فَاَجَابَهُ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ وَّحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ وَّتَعْلَمُ اَيُّ اَرْضَيْنَا تَضِيْرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت نذر آتش کروا دیئے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اس کے متعلق حضرت حسان بن ثابت کہتے ہیں بنی لوی کے سرداروں کیلئے غالب آنا آسان ہوگیا کہ بویرہ کی آگ شعلے پھینک رہی ہے۔ راوی نے کہا ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب نبی اکرم ﷺ کے چچا کے بیٹے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے حضرت حسان بن ثابت کو جواب دیا اللہ تعالیٰ اس زمین کی آگ کو ہمیشہ رکھے اور بویرہ کے اردگرد یہ آگ بھڑکتی رہے تاکہ مدینہ اور اہل اسلام کی ساری جگہوں تک پہنچ جائے عنقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اس جگہ سے دور کرنا ہے اور جان لے گا کہ ہماری دو زمینوں مدینہ منورہ جو زر الایمان اور مکہ معظمہ جہاں کافر ہیں میں سے کونسی زمین نقصان اٹھائے گی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۱۱)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ

حضرت سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو جب کافروں کا لشکر واپس چلا گیا یہ کہتے ہوئے سنا۔ اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور انہیں ہم سے لڑنے کی طاقت نہیں ہوگی ہم ان پر چڑھائی کریں گے آپ نے ان پر چڑھائی کی اور فتح مکہ نصیب ہوئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۸۵)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَّنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَّالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اِنَّهَا اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو اور تحقیق فتح مکہ فتح تھی' اور ہم حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کو فتح شمار کرتے ہیں ہم چودہ سو افراد نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور حدیبیہ ایک کنواں کا نام ہے ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا اور اس میں ایک قطرہ تک پانی باقی نہ چھوڑا نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ اس کنواں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے پھر آپ نے پانی کا ایک برتن نکلوایا' اور آپ نے وضو فرمایا پھر آپ نے کوئی اور دعا فرمائی پھر باقی ماندہ پانی کنویں میں ڈال دیا' ہم نے ایک ساعت کے مقدار اس کو چھوڑے رکھا' اس کے بعد یہ ہوا کہ اس نے ہمیں اور ہمارے اونٹوں کو سیراب کر دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۲۱)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْا مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ قُلْنَا لَهَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيْ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ يَقُوْلُ كُنْتُ حَلِيْفًا وَلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَنْ لَّهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُوْنَ اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَّحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ

صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی مَنْ شَھِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ السُّوْرَۃَ (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآئَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ) اِلٰی قَوْلِہٖ (فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ)

عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر بن عوام اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا تم چلتے جاؤ حتیٰ کہ روضۂ خاخ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام پہنچو وہاں ہودج میں سوار ایک عورت سارہ واقدی نے کہا کنود اور ایک روایت میں اُم سارہ ہے۔ اس کے پاس ایک خط ہے اس سے وہ خط لے لو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم چل دیئے جبکہ ہمارے گھوڑے ہم کو تیز لے جانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کررہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم روضۂ خاخ پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں وہاں ایک عورت ہے۔ ہم نے کہا خط نکالو۔ اس عورت نے جواب دیا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اسے کہا خط نکالو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اس عورت نے اپنے جوڑے سے خط نکال دیا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اس خط میں یہ لکھا ہوا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے مشرکین کی طرف حاطب بن ابی بلتعہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے امور سے مطلع کررہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حاطب بن ابی بلتعہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جلدی نہ فرمایئے میں قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا۔ ان کے خاندان سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی مکہ میں قرابتیں ہیں۔ وہ ان کے اہل وعیال اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے ہیں تو میں نے چاہا جب ان میں میری قرابت نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کروں جس کے سبب وہ میری قرابت کی حفاظت کریں اور میں نے یہ کام اپنے دین سے مرتد ہو کر نہیں کیا اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کو پسند کرنے کے باعث کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سن لو کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے تم سے سچ بولا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ غزوۂ بدر میں شریک تھا اور تجھے معلوم نہیں جب اللہ عزوجل نے ان لوگوں کو جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے دیکھا تو فرمایا تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا اور اللہ عزوجل نے یہ سورت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ کافر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔ اِلٰی قولہٖ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (سورۂ ممتحنہ آیت اول) (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ

وَسَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ الْمَاءَ الَّذِيْ بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ رمضان میں کیا۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب کو اس کی مثل کہتے ہوئے سنا عبیداللہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ جب وہ کدید پہنچے وہ کدید اور عسفان کے درمیان پانی کی ایک جگہ ہے آپ نے روزہ افطار فرمایا پھر افطاری کرتے رہے حتیٰ کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ الْاٰلَافِ وَّذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ مِّنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى مَكَّةَ يَصُوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰخِرُ فَالْاٰخِرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ماہِ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا اور آپ کا یہ خروج اس وقت تھا جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے ساڑھے آٹھ سال گزر رہے تھے اور صحیح قول ساڑھے سات سال ہے آپ اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمان مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ درآنحالیکہ آپ روزہ سے تھے اور آپ کے ساتھی بھی روزے سے تھے۔ حتیٰ کہ کدید پہنچے اور یہ عسفان اور قدید کے درمیان ایک پانی کا نام ہے۔ آپ نے روزہ افطار کیا اور دوسرے مسلمانوں نے بھی روزہ افطار کیا۔ زہری نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کا آخری فعل لیا جاتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ إِلٰى حُنَيْنٍ وَّالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَّمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاحَتِهِ أَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوْا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں حنین کی طرف نکلے اور

صحیح شوال ہے یا خروج بمعنی قصد وارادہ ہے یعنی اس مہینہ میں نکلنے کا ارادہ فرمایا اور لوگ اختلاف کرتے تھے کیا آپ روزہ سے ہیں یا نہیں اور بعض روزہ سے تھے اور بعض روزہ سے نہ تھے۔ جب آپ ﷺ اپنی سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن یا پانی کا برتن منگایا اور اس کو اپنے دست سخاوت پر رکھا یا اپنی سواری پر رکھا۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور نوش فرمایا نہ روزے رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا اب تم بھی روزہ افطار کردو۔ عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال نکلے۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے فتح مکہ کے متعلق طویل حدیث روایت کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِّيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال رمضان المبارک میں سفر کیا اور آپ نے روزہ رکھا۔ حتیٰ کہ آپ عسفان پہنچے پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور دن میں پانی نوش فرمایا تا کہ لوگوں کو دکھائیں۔ تو آپ نے روزہ افطار کردیا حتیٰ کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ طاؤس نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور افطار کردیا۔ لہٰذا سفر میں جو چاہے روزہ رکھے اور جو کوئی نہ چاہے نہ روزہ رکھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۸)

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا هٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارُ قَالَ مَا لِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ

سُلَیْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اَقْبَلَتْ كَتِیبَةٌ لَمْ یَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَیْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّایَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ یَا اَبَا سُفْیَانَ الْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْیَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ یَا عَبَّاسُ حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَائَتْ كَتِیبَةٌ وَّهِیَ اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِیهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَرَایَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَا یَوْمٌ یُّعَظِّمُ اللّٰهُ فِیهِ الْكَعْبَةَ وَیَوْمٌ تُكْسَی فِیهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَایَتُهٗ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَاَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ یَقُوْلُ لِلزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هَا هُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّایَةَ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَنْ یَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰی مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَّدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَیْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَیْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِیُّ

ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کی جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو قریش کو یہ خبر پہنچی۔ ابوسفیان صخر بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر لینے کی تلاش میں نکلے۔ وہ چلتے رہے حتیٰ کہ مرالظہر ان مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام اس کے اور مکہ کے درمیان ۱۶ میل کا فاصلہ ہے وہ کیا دیکھتے ہیں بہت زیادہ آگ روشن ہے گویا کہ وہ عرفہ کی روشن آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا اللہ کی قسم یہ تو عرفہ کی روشن آگ ہے۔ یعنی یہ روشن آگ وہ ہے جو عرفہ میں آگ روشن کی جاتی ہے کیونکہ ان کی عادت تھی کہ وہ عرفہ کے دن بہت زیادہ آگ روشن کرتے تھے بدیل بن ورقاء نے کہا یہ بنی عمرو خزاعہ کی آگ ہے ابو سفیان نے کہا بنی عمرو کی آگ اس سے بہت کم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے محافظوں نے اور محافظوں کے امیر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے ان کو دیکھ لیا اور ان کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ابوسفیان مشرف بہ سلام ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوسفیان کو پہاڑ کے باہر نکلے ہوئے تنگ گوشہ پر روکے رکھو قابس اور نسفی ابن اسحاق اور دیگر اہل مغازی کی روایت میں خَطمِ الْجَبَل " ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو دیکھ لے۔ مختلف قبائل کے لشکروں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گزرنا شروع کیا اور لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرتا رہا۔ ایک دستہ گزرا ابوسفیان نے کہا یہ دستہ کون ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ غفار کا دستہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا میرا غفار سے کیا کام یعنی میرے اور اس کے درمیان لڑائی نہیں پھر جہینہ کا دستہ گزرا۔ ابوسفیان نے اس طرح کہا۔ پھر سعد بن ھذیم کا دستہ گزرا۔ ابوسفیان نے اسی طرح کہا۔ سلیم کا دستہ گزرا ابوسفیان نے اسی طرح کہا

حتیٰ کہ ایک دستہ گذرا ابوسفیان نے اس جیسا دستہ نہیں دیکھا کہا یہ دستہ کون ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ انصار ہیں جن کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ امیر ہیں۔ اس کے پاس جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں لڑائی بھی حلال ہو جائے گی۔ ابوسفیان نے کہا آج ہلاکت کا دن کیا خوب ہے۔ کاش اسے طاقت ہوتی وہ اپنی قوم کی حمایت کرتا اور اس کا دفاع کرتا پھر ایک دستہ آیا اور یہ تمام دستوں سے چھوٹا تھا جامع حمیدی میں أَقَلکی جگہ أَجَلّ بمعنی عظیم المرتبہ اگرچہ تعداد کے اعتبار سے کم ہے اس دستہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے مہاجرین صحابہ کرام تشریح تھے اور نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے آپ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ نے فرمایا اس نے کیا کہا۔ ابوسفیان نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غلط اور خلاف واقع بات کی ہے لیکن آج کا دن وہ ہے جس دن کعبہ مشرفہ کی تعظیم کی جائے گی اسلام کا اظہار ہوگا کعبہ کی چھت پر حضرت بلال کی اذان ہوگی وغیرہ وغیرہ) اور اس میں کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ بن زبیر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مقام حجون میں اپنا جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا۔ عروہ بن زبیر نے کہا مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر بن عوام سے کہتے ہوئے سنا۔ اے ابوعبداللہ تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس دن حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ اعلیٰ مکہ کی طرف سے یعنی کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہو اور نبی اکرم ﷺ کدا اسفل مکہ کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن حضرت خالد بن ولید کے گروہ سے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۹)

عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيْلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ حَجَّتَهٗ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کل یہاں تشریف فرما ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا عقیل بن ابی طالب نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں بنتا۔ زہری سے کہا گیا ابوطالب کا وارث کون ہوا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے کیونکہ یہ دونوں کافر تھے اور حضرت جعفر اور علی رضی اللہ عنہما مسلمان

تھے معمر بن راشد نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ "أَيْنَ تَنْزِلُ غداً" حجۃ الوداع میں کہا تھا اور یونس بن یزید ایلی نے اپنی روایت میں حج اور زمانہ فتح کا ذکر نہیں کیا۔ اور معمر کی روایت زہری سے اوثق واتقن ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ عزوجل نے فتح مکہ مرحمت فرمائی تو انشاء اللہ ہمارا قیام مقام خیف ہوگا جہاں کفار قریش نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَّلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اپنے سر مبارک سے خود اتارا تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا یہ غالباً حضرت ابو ہریرہ اسلمی تھے اور عرض کیا عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل کردو۔ مالک نے کہا نبی اکرم ﷺ جہاں تک ہمارا خیال ہے اور اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ اس دن احرام باندھے ہوئے نہیں تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۴)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) (جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے درآنحالیکہ بیت اللہ شریف کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی چھڑی سے انہیں مارنا شروع کیا اور فرماتے جاتے حق آگیا باطل مٹ گیا حق آگیا اب باطل ظاہر نہیں ہوگا اور نہ ہی واپس آئے گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاُخْرِجَ صُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا مِنَ الْاَزْلَامِ

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ لَقَدْ عَلِمُوْا مَا اسْتَقْسَمَا بِھَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَیْتَ فَکَبَّرَ فِیْ نَوَاحِی الْبَیْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ یُصَلِّ فِیْہِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے انکار فرمادیا کیونکہ اس میں جھوٹے معبود بت تھے۔ آپ نے ان کو بیت اللہ شریف سے نکالنے کا حکم دیا اور وہ بت نکالے گئے۔ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی صورتیں تھیں اور ان کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر تھے۔ ان کو نکالا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل ان کو ہلاک کرے انہیں معلوم ہے کہ ان دونوں ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے کبھی تقسیم امور کے لئے تیر نہیں پھینکے تھے۔ جب بیت اللہ شریف بتوں سے پاک ہو گیا تو آپ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کے گوشوں میں تکبیر کہی اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز نہیں پڑھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۶)

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَآءٍ الَّتِیْ بِاَعْلٰی مَکَّۃَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مقام کدآء سے جو مکہ کے بالائی حصہ میں ہے سے مکہ میں داخل ہوئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۷)

عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرَ اُمِّ ھَانِیٍٔ فَاِنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اغْتَسَلَ فِیْ بَیْتِھَا ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکْعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَہٗ صَلّٰی صَلٰوۃً اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

ابی لیلٰی سے روایت ہے کہ سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہمیں کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے ان کے گھر میں غسل فرمایا پھر آپ نے آٹھ رکعات نماز پڑھی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اس سے خفیف نماز پڑھی ہو ہاں آپ رکوع و سجود پوری طرح ادا کرتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۹)

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ قِلَابَۃَ اَلَا تَلْقَاہُ فَتَسْاَلَہٗ قَالَ فَلَقِیْتُہٗ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کُنَّا بِمَآءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَکَانَ یَمُرُّ بِنَا الرُّکْبَانُ فَنَسْاَلُھُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعُمُ اَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَہٗ اَوْحٰی اِلَیْہِ اَوْ اَوْحَی اللّٰہُ بِکَذَا فَکُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِکَ الْکَلَامَ وَکَاَنَّمَا یُقَرُّ فِیْ صَدْرِیْ وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِھِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اتْرُکُوْہُ وَقَوْمَہٗ فَاِنَّہٗ اِنْ ظَھَرَ عَلَیْھِمْ فَھُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَۃُ اَھْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِھِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِھِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُکُمْ

وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ

عمرو بن سلمہ سے روایت کی ایوب سختیانی نے کہا مجھ سے ابو قلابہ نے کہا کیا تم عمرو بن سلمہ کی ملاقات نہیں کرتے ہوتا کہ ان سے ان کے حالات دریافت کرو۔ ایوب نے کہا میں ان سے ملا اور میں نے ان سے ان کے حالات دریافت کئے تو عمرو بن سلمہ نے کہا ہم ایک چشمہ پر رہتے تھے اور وہ لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تو ہم ان سے دریافت کرتے لوگوں کا کیا حال ہے۔ اس شخص کا کیا حال ہے یعنی ہم نبی اکرم ﷺ اور عرب کا ان کے ساتھ حال کے متعلق لوگوں سے پوچھتے تھے۔ لوگ کہتے وہ شخص کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کو رسول بھیجا ہے جس کی طرف وحی ہوتی ہے یا کہا کہ اللہ عزوجل نے یہ وحی بھیجی ہے تو میں یہ کلام یاد رکھ لیتا۔ گویا کہ وہ میرے سینہ میں جم جاتا اور عرب مشرف بہ اسلام ہونے میں فتح مکہ کے منتظر تھے اور کہتے تھے آپ کو اور ان کی قوم کو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر آپ ﷺ ان پر غالب آ گئے تو وہ سچے نبی ہیں۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہوا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی اور میرے باپ کی قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی جب وہ آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں سچے نبی ﷺ کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص آواز دے اور تم میں سے جو بہت زیادہ قرآن مقدس پڑھنے والا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے تو لوگوں نے دیکھا کہ کوئی بھی مجھ سے زیادہ قرآن پڑھنے والا نہیں کیونکہ میں آنے والے قافلوں سے قرآن مقدس سیکھ لیتا تھا تو لوگوں نے مجھے اپنے آگے کر دیا امام بنا لیا حالانکہ میں اس وقت چھ یا سات سال کا تھا اور میرے اوپر ایک چادر تھی جب میں سجدہ کرتا تو وہ مجھ سے سمٹ کر اوپر ہو جاتی جس سے میری شرمگاہ ننگی ہو جاتی ہمارے قبیلہ کی ایک عورت نے کہا تم اپنے قاری کی سرین ہم سے کیوں نہیں ڈھانپتے ہو تو لوگوں نے کپڑا خریدا اور مجھے قمیض بنا دی۔ میں کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوا جتنا اس قمیض سے ہوا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۴۸)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدٍ اَنْ يَّقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ اِنَّهٗ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَهٗ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ

فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ھٰذَا ابْنُ اَخِیْ عَھِدَ اِلَیَّ اَنَّہٗ ابْنُہٗ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اَخِیْ ھٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی ابْنِ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا اَشْبَہُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ لَكَ ھُوَ اَخُوْكَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِیْ مِنْہُ یَا سَوْدَةُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَہِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَّکَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یَصِیْحُ بِذٰلِكَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا اپنے قبضہ میں لے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے کہا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے زمعہ کی لونڈی کا بیٹا عبدالرحمن پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے اور عبد بن زمعہ بھی ان کے ساتھ آئے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور انہوں نے مجھے اس کے لینے کی وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بھائی ہے۔ یہ زمعہ کا بیٹا ہے جوان کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگوں میں سے عتبہ بن ابی وقاص کے زیادہ مشابہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرے لئے ہے اور تیرا بھائی ہے۔ اس لئے کہ وہ زمعہ کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سودہ بنت زمعہ اپنے بھائی عبدالرحمن سے پردہ کرو کیونکہ آپ ﷺ نے اس بچہ میں عتبہ بن ابی وقاص کی مشابہت دیکھی تھی۔ ابن شہاب نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی محروم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باآواز بلند (آپ کا یہ قول اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ) کہتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۴۹)

عَنْ حَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّةَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَھِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَلَمْ تَحْلِلْ لِیْ قَطُّ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّھْرِ لَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُعْضَدُ شَوْکُھَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا بُدَّ مِنْہُ لِلْقَیْنِ وَالْبُیُوْتِ فَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ حَلَالٌ

حسن بن مسلم نے مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس دن مکہ کو حرام کیا یہ قیامت تک اللہ عزوجل کے حرام کرنے سے حرام ہے۔

مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے اور میرے لئے بھی صرف تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا۔ صبح سے عصر تک حرم کا شکار نہ بھگا یا جائے نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ ہی گم شدہ چیز کی تشہیر کرنے والے کے سوا اس میں گم ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اُذخر گھاس کی ایک قسم کی اجازت ہے کیونکہ لوہاروں کو اور گھروں میں اس کی ضرورت ہے آپ خاموش رہے پھر فرمایا ہاں اُذخر کی اجازت ہے کیونکہ وہ حلال ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۵۶)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْاَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن تھا رسول اللہ ﷺ نے قریش کے درمیان غنیمتیں تقسیم فرمائیں تو انصار غضبناک ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا کیا تجھے پسند نہیں کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انصار نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۳)

عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ اَخْيَرُ مِنْهُ اَلْقَيْنَاهُ وَاَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهٖ فَاِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْاَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ وَّلَا سَهْمًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ اِلَّا نَزَعْنَاهُ وَاَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَّسَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ يَقُوْلُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَرْعَى الْاِبِلَ عَلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوْجِهٖ فَرَرْنَا اِلَى النَّارِ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ

ابو رجاء عمران بن ملحان عطاردی سے روایت ہے کہ ہم پتھروں کی عبادت کرتے تھے اور جب ہم اس پتھر سے کوئی دوسرا پتھر خوبصورت وصاف پاتے تو ہم پہلے پتھر کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پکڑ لیتے اور جب ہم پتھر نہ پاتے تو ہم مٹی کا ایک ڈھیر جمع کر لیتے پھر ہم بکری لاتے اور اس پر دودھ دوہتے تا کہ وہ پتھر کی طرح ہو جائے پھر ہم اس کا طواف کرتے اور جب ماہ رجب شریف کا مہینہ آتا تو ہم کہتے یہ مہینہ تیروں سے پھلوں کو دور کرنے والا ہے ہم کوئی نیزہ یا تیر نہیں چھوڑتے تھے جس میں لوہا ہو مگر اس کو رجب کے مہینہ کی حرمت کے باعث نکال کر پھینک دیتے

تھے۔ مہدی بن میمون نے کہا میں نے ابورجاء کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے مبعوث ہوتے وقت بچہ تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چراتا تھا۔ اور بعث سے مراد آپ کے امر کی ان کے نزدیک تشہیر ہے اور جب ہم نے آپ کو اپنی قوم قریش پر فتح مکہ کے دن ان کا ظہور سنا تو ہم آگ کی طرف بھاگے یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف چلے

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ عَلَی الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰی اَنَاخَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَائَهٗ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَمَکَثَ نَهَارًا طَوِیْلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُوْلَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهٗ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰی بَیْنَ ذَیْنِكَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ وَکَانَ الْبَیْتُ عَلٰی سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَیْنِ صَلّٰی بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَیْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ یَسْتَقْبِلُكَ حِیْنَ تَلِجُ الْبَیْتَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ کَمْ صَلّٰی وَعِنْدَ الْمَکَانِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال تشریف لائے جبکہ قصواء اونٹنی پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ شریف کے پاس اپنی سواری بٹھائی۔ پھر حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا بیت اللہ شریف کی کنجیاں لاؤ تو انہوں نے آپ کے لئے بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا پھر نبی اکرم ﷺ اور اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو گئے پھر ان پر دروازہ بند کر دیا گیا۔ آپ کعبہ میں کافی دیر رہے پھر آپ باہر تشریف لائے۔ لوگ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے دوڑ پڑے تو میں ان سے پہلے دوڑ کر گیا تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کے اندر دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ان سامنے والے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔ بیت اللہ شریف کے چھ ستون دو قطاریں تھیں۔ آپ نے پہلی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی اور بیت اللہ شریف کا دروازہ اپنی پشت کے پیچھے کیا اور چہرہ سامنے والی دیوار کی طرف کیا کہ جس وقت تو بیت اللہ شریف داخل ہو تو وہ دیوار تیرے سامنے ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرنا بھول گیا آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں سرخ پتھر تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۳۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ میں، فتح مکہ کے موقع پر، نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اسے کشتیوں پر لگایا جاتا ہے کھالوں پر لگایا جاتا ہے اور مشعلوں یا چراغوں وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی حرام ہے راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے، اسی موقع پر، ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کر دے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو وہ اس چربی کو پگھلا کر فروخت کر دیتے تھے اور اس کی قیمت استعمال کر لیتے تھے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب المساقاۃ حدیث ۳۹۳۶)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُوْدٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوَنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فَقُلْتُ اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوَهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِيْ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَاْتِيْنِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِيْ بِالْاَنْصَارِ قَالَ فَاَطَافُوْا بِهٖ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِيْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ يَّقْتُلَ اَحَدًا اِلَّا قَتَلَهٗ وَمَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ وَرَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ اِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا فَاِذَا جَاءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَّرْفَعُ طَرْفَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا اِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى دَارِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَغْلَقَ النَّاسُ اَبْوَابَهُمْ قَالَ وَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَاَتٰى عَلٰى صَنَمٍ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُ قَالَ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَّهُوَ اٰخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا اَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِيْ عَيْنِهِ وَيَقُوْلُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ اَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّدْعُوَ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مختلف وفود' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔ ہم لوگ ایک دوسرے کیلئے کھانا پکایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر ہمیں اپنی قیام گاہ پر بلوا لیتے تھے۔ میں نے سوچا' مجھے کھانا تیار کروا کے اپنی قیام گاہ پر بلوانا چاہیے۔ میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ شام کے وقت میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: آج رات میرے ہاں دعوت ہے تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے ان سب حضرات کی بھی دعوت کی جو مختلف وفود میں شریک تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دعوت کے دوران فرمانے لگے۔ اے انصار! میں آپ لوگوں کو آپ ہی کی حدیث نہ سناؤں؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کا ذکر چھیڑ دیا اور بتایا' نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اور مکہ تشریف لے آئے۔ آپ نے مکہ میں داخلے کے ایک راستے کی جانب' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا اور دوسرے راستے کی جانب حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بھجوایا اور جو لوگ زرّہ کے بغیر تھے ان کا قائد۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ یہ لوگ بطن وادی میں آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ لشکر کے درمیان تھے۔ آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپ نے مجھے آواز دی۔ ابوہریرہ! میں نے عرض' یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس بلاؤ وہ لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ قریش مشرکین مکہ نے اپنے حمایتیوں کو اکٹھا کیا اور یہ کہا: ہم ان لوگوں کو آگے کر دیں گے اگر تو یہ لوگ کامیاب ہو گئے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر یہ کام آ گئے تو ہم سے جو

مطالبہ کیا جائے گا ہم ان کی دیت ادا کر دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قریش کے حامیوں اور پیرو کاروں کو دیکھ رہے ہو۔ پھر آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر اشارے کے ذریعے حکم دیا کہ تم انہیں تہہ تیغ کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ صفا کے پاس مجھ سے آملو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم لوگ روانہ ہوئے' ہم میں سے جو شخص جس دشمن کو قتل کرنا چاہتا تھا وہ اسے قتل کر دیتا تھا۔ کسی نے ہمارے سامنے آنے کی کوشش نہیں کی ابو سفیان حاضر خدمت ہوا اور عرض کی' یا رسول اللہ! قریش کے لوگوں کا قتل جائز قرار دیا گیا ہے۔ آج کے بعد قریش کا نام و نشان نہیں رہے گا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امان مل جائے گی۔ ایک انصاری نے دوسرے سے کہا: اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں کی محبت نبی اکرم ﷺ کے دل میں موجود ہے اسی لئے آپ نے یہ حکم دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اسی دوران وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ہمیں پتا چل جاتا تھا کیونکہ اس وقت کوئی بھی آپ کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا یہاں تک کہ وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو جاتا تھا۔ جب وہ وحی ختم ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! انہوں نے عرض کی' ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم یہ کہتے ہو کہ ان صاحب کے دل میں اپنے وطن کی محبت موجود ہے۔ انہوں نے عرض کی' ایسا ہی ہے تو آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہارے ساتھ ہے اور میری موت تمہارے ساتھ ہوگی۔ انصار نے رونا شروع کر دیا اور عرض کی' اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ بھی کہا وہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کہا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ لوگ ابو سفیان کے گھر کی طرف لپکنے لگے۔ کچھ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حجر اسود تک آئے آپ نے اسے بوسہ دیا۔ پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ بیت اللہ کے پہلو میں موجود ایک بت کے پاس آئے جس کی مشرکین عبادت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس میں اس وقت ایک کمان تھی آپ نے اس کمان کا ایک کونہ پکڑا تھا۔ اس بت کے پاس آکر آپ نے اس کی آنکھوں میں کمان کا کونہ مارا اور کہا: ''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا''۔

طواف سے فارغ ہونے کے بعد آپ صفا پر تشریف لائے۔ اس پر چڑھ کر آپ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور دُعا مانگتے رہے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۰۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰی مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ وَفِيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا

يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ فَكَانَتْ نَوْبَتِيْ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْبَتِيْ فَجَائُوْا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَائُوْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَّاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَائَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِيْ اِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ

عبداللہ بن رباح سے روایت ہے کہ ہم وفد کی شکل میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہمارے وفد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ہم میں سے ہر شخص ایک دن اپنے تمام ساتھیوں کیلئے کھانا تیار کرتا تھا۔ جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے' سب لوگ میری قیام گاہ پر آ گئے۔ ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اگر آپ' کھانا تیار ہونے تک' نبی اکرم ﷺ کی کوئی حدیث ہمیں سنا دیں تو مناسب ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر شریک ہوئے نبی اکرم ﷺ نے دائیں طرف کے دستے کا سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور بائیں طرف کے دستے کا سالار حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ پیادہ لوگوں اور بطن وادی کا سالار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ آپ نے حکم دیا۔ اے ابوہریرہ! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے انہیں بلایا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ نے فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم قریش کے اوباشوں کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: انہیں دیکھ لو کل جب تمہارا ان سے سامنا ہو تو انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ دینا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر اشارہ کر کے کہا۔ اور فرمایا: ہماری ملاقات صفا

کے پاس ہوگی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اگلے دن ان کے سامنے جو بھی آیا انہوں نے اُسے ہمیشہ کی نیند سُلا دیا۔ نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے انصار بھی وہاں آ گئے۔ انہوں نے صفا کو گھیر لیا۔ ابو سفیان آئے اور عرض کی' یا رسول اللہ! قریش ختم ہو رہے ہیں۔ آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے۔ ابو سفیان بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا' جو شخص ابو سفیان کے گھر داخل ہوگا' اسے امان مل جائے گی۔ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا۔ اسے امان مل جائے گی۔ جو شخص اپنا دروازہ بند کرے گا اسے امان مل جائے گی' انصار نے کہا: حضور پر اپنے خاندان اور وطن کی محبت غالب آ گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی بعد میں آپ نے فرمایا: تم نے یہ کہا ہے کہ حضور پر اپنے خاندان پر وطن کی محبت غالب آ گئی ہے۔ خبردار! میرا نام کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا میں محمد ﷺ ہوں! اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے انصار نے عرض کی' اللہ کی قسم! ہم نے یہ سب صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا اعذر قبول کرتے ہیں۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۰۹)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا) (جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ) زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک لکڑی تھی۔ آپ نے اس کے ذریعے انہیں توڑا اور یہ کہا: ''حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا' بے شک باطل نے جانا ہی تھا' حق آ گیا اور باطل نہ کسی چیز کو بناتا ہے اور نہ ہی لوٹاتا ہے''۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۱۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى. قَالَ: وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَكَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ کے بالائی علاقے میں موجود کداء کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے' جبکہ عمرہ کے موقع پر آپ ﷺ کدیٰ کی طرف سے مکہ میں داخل ہوئے۔ عروہ نامی راوی ان دونوں راستوں سے داخل ہو جایا کرتے تھے' تاہم وہ زیادہ تر کدیٰ کے راستے سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ ان کی رہائش کے زیادہ قریب تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۸۶۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَکَّةَ طَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلَّی رَکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ یَعْنِیْ یَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی راوی کہتے ہیں: یعنی فتح مکہ کے دن ایسا ہوا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۸۷۱)

عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ، قَالَتْ: لَمَّا اطْمَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ فِیْ یَدِهٖ، قَالَتْ: وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ

صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ کو اطمینان کی کیفیت حاصل ہوگئی تو آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۸۷۸)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ النَّاسَ فِیْ سَفَرِهٖ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ، وَقَالَ: تَقَوَّوْا لِعَدُوِّکُمْ، وَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: قَالَ: الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهِ الْمَاءَ، وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ، اَوْ مِنَ الْحَرِّ

ابوبکر بن عبدالرحمن، ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ فتح مکہ کے سال آپ ﷺ نے سفر کے دوران لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے دشمن کے لیے قوت حاصل کرو، نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ حدیث بیان کی انہوں نے یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو "عرج" کے مقام پر دیکھا آپ نے اپنے سر پر پانی انڈیلا، آپ نے اس وقت روزہ رکھا ہوا تھا، ایسا آپ نے پیاس کی وجہ سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے کیا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصوم حدیث ۲۳۶۵)

عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: اَتَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ وَهُوَ یُفْتِی النَّاسَ، وَهُمْ مُکِبُّوْنَ عَلَیْهِ، فَانْتَظَرْتُ خَلْوَتَهٗ، فَلَمَّا خَلَا سَاَلْتُهٗ عَنْ صِیَامِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ، وَنَصُوْمُ حَتّٰی بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ، فَقَالَ: اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّکُمْ، وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ، فَاَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا

الْمُفْطِرِ، قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ، وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا، فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَبَعْدَ ذٰلِكَ

قزعہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے اور لوگوں نے انہیں گھیرا ہوا تھا، میں نے بھیڑ کے کم ہونے کا انتظار کیا، جب وہ اکیلے رہ گئے تو میں نے سفر کے دوران رمضان کے روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: فتح مکہ کے سال ہم رمضان کے مہینے میں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور ہم نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ ایک پڑاؤ کی جگہ پر پہنچ گئے، تو آپ ﷺ ارشاد فرمایا: تم دشمن کے قریب ہو گئے ہو، تو روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے قوت کا باعث ہوگا، اگلے دن ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، اور بعض لوگوں نے نہیں رکھا ہوا تھا، راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تم اپنے دشمنوں کے مدمقابل آجاؤ گے، تو روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہوگا تو تم لوگ روزہ ختم کردو۔

راوی بیان کرتے ہیں تو یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے لازمی حکم تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نے اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی، نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کے دوران روزہ رکھا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصوم حدیث ۲۴۰۶)

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ، جَائَتْ فَاطِمَةُ، فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ، قَالَتْ: فَجَائَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ أَفْطَرْتُ، وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دِن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور نبی اکرم ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں، جبکہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی تھیں، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی آئی، وہ ایک برتن لے کر آئی، جس میں مشروب موجود تھا، اس نے وہ برتن نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا، نبی اکرم ﷺ نے وہ پی لیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے وہ برتن سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھایا، انہوں نے بھی اسے پی لیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، لیکن اب میں نے روزہ ختم کر دیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: کیا تم نے کسی چیز کی قضاء کرنی تھی؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نفلی ہے، تو پھر تمہیں کوئی حرج نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصوم حدیث ۲۴۵۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اب ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ جہاد اور نیت ہیں، جب تم سے جہاد کے لیے نکلنے کے لیے کہا جائے، تو تم نکل پڑو''

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۴۸۰)

عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتّٰى أَوْقَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ. فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ؛ فَقَالُوا: مَا نَدْرِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ. قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو امان دیدی صرف چار مردوں اور دو خواتین کو پناہ نہیں دی، راوی نے ان لوگوں کے نام بھی بیان کیے تھے، جن میں سے ایک کا نام ابن ابوسرح تھا، اس کی بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک ابن ابوسرح کا تعلق ہے، تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا، جب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے ساتھ لے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کی نبی ﷺ! عبداللہ سے بیعت لے لیجئے، نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف تین دفعہ دیکھا اور ہر مرتبہ ان کی بات نہیں مانی، پھر تین مرتبہ کے بعد آپ نے اس سے بیعت لے لی، پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا سمجھدار شخص نہیں تھا، جو اٹھ کر اس کی طرف آ کر اسے قتل کر دیتا جبکہ وہ یہ دیکھ رہا تھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں پتا نہیں تھا کہ آپ ﷺ کے ذہن میں کیا ہے؟ اگر آپ ﷺ ہمیں آنکھ کے ذریعے اشارہ کر دیتے، تو ہم ایسا کر لیتے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کی آنکھ خیانت کرنے

والی ہو۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب حدیث ۲۶۸۳)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ فَسَمَّاهُمْ قَالَ: وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ، فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الْأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ

عمرو بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار افراد ایسے ہیں: جنہیں حل اور حرم میں پناہ نہیں دی جائے گی، راوی نے ان کے نام بھی بیان کیے، جن میں یہ الفاظ ہیں: اور دو کنیزیں تھیں، جو مقیس کی ملکیت تھیں، ان میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا اور دوسری بھاگ گئی، بعد میں اس نے اسلام قبول کرلیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۸۴)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر ''خود'' تھا، جب آپ نے اسے ہٹایا، تو ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: ابن خطل، کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۸۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّهَا أَجَارَتْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے ایک مشرک شخص کو پناہ دیدی، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جسے تم نے پناہ دی، اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں اور جسے تم نے امان دی، اسے ہم بھی امان دیتے ہیں''۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۶۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، جَائَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ، فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا، قَالَ: نَعَمْ، مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ "مرا لظھران" کے مقام پر ابوسفیان بن حرب کو لے کر آئے، تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان ایک ایسا شخص ہے، جو فخر کے اظہار کو پسند کرتا ہے تو اگر آپ ﷺ اس کے لیے کوئی چیز مخصوص کر دیں تو یہ مناسب ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا، وہ امان میں ہوگا، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرے گا، وہ اَمان میں ہوگا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۲۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ: قُلْتُ وَاللهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ اَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ اِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَعَلِّيْ: اَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيْ اَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوْا اِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ فَاِنِّيْ لَاَسِيْرُ اِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِيْ فَقَالَ: اَبُو الْفَضْلِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مَا لَكَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ؟ قُلْتُ: هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالنَّاسُ. قَالَ: فَمَا الْحِيْلَةُ؟ قَالَ: فَرَكِبَ خَلْفِيْ وَرَجَعَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَسْلَمَ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا. قَالَ: نَعَمْ. مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ اِلٰى دُوْرِهِمْ وَاِلَى الْمَسْجِدِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے "مرالظھر ان" کے مقام پر پڑاؤ کیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سوچا، اللہ کی قسم! اگر اہل مکہ کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر امان حاصل کرنے سے پہلے، نبی اکرم ﷺ بزور بازو مکہ میں داخل ہوئے، تو قریش ہلاک ہو جائیں گے۔ تو میں نبی اکرم ﷺ کے خچر پر بیٹھا، میں نے سوچا کہ کاش مجھے ایسا ضرورت مند شخص مل جائے، جو کسی کام سے اہل مکہ کی طرف جا رہا ہو، وہ ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی موجودگی کے بارے میں بتا دے، تاکہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے امان حاصل کرلیں، ابھی میں جا رہا تھا، اسی دوران میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء کے بات چیت کرنے کی آواز سنی، میں نے کہا: اے ابوحنظلہ!، اس نے میری آواز پہچان لی اور بولا: ابوالفضل؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ کو کیا کام ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نے کہا: یہ اللہ کے رسول اور لوگ تشریف لے آئے ہیں، اس نے دریافت کیا: پھر کیسے بچاؤ ہو سکتا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ابوسفیان میرے پیچھے خچر پر بیٹھ گئے اور ان کا ساتھی واپس چلا گیا، اگلے دن صبح میں اسے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اس نے اسلام قبول کرلیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک ایسا شخص ہے، جو فخر کے اظہار کو پسند کرتا ہے، آپ اس کے لیے کچھ مخصوص کردیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا، وہ امان میں ہوگا، جو شخص مسجد میں داخل ہوگا وہ امان میں ہوگا''

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ اپنے گھروں میں اور مسجد میں بکھر گئے یعنی ان میں بند ہو گئے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۲۲)

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا: هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کو غزوہ فتح مکہ میں کوئی چیز مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث، ۳۰۲۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ، وَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ قَالَ: اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ فَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَمْتُمُوهُ فَنَادَى مُنَادٍ: لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ، فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ. وَطَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ. ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہونے لگے، تو آپ نے حضرت زبیر بن عوام، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو گھڑسواروں کے مختلف دستوں کا امیر مقرر کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! انصار کو بلا کر لاؤ، آپ نے ان سے فرمایا: تم لوگ اس راستے سے روانہ ہو جاؤ، جو کوئی تمہارے راستے میں آنے کی کوشش کرے، تو اسے ہمیشہ کی نیند سلا دینا۔ ایک شخص نے بلند آواز میں پکار کر کہا: آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو جائے، وہ امان میں ہوگا، جو اپنے ہتھیار پھینک دے، وہ امان میں ہوگا، قریش کے سردار خانہ کعبہ کی طرف آئے اور اس میں داخل ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا، آپ نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی، پھر آپ خانہ کعبہ کے دروازے کے کواڑوں کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے، تو وہ لوگ باہر آ گئے اور انہوں نے اسلام پر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی یعنی آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا''

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۲۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ بات ارشاد فرمائی مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں جب تم سے جنگ میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب السیر حدیث ۱۵۱۶)

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُوْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ مرالظہر ان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ہمیں دشمن کا سامنا ہونے کی اطلاع کی اور ہمیں ہدایت کی کہ ہم روزہ توڑ دیں تو ہم سب لوگوں نے روزہ توڑ دیا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۰۷)

عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

حضرت مزیدہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا۔ طالب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے چاندی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: اس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۱۳)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا آپ کی خدمت میں عرض کی: گئی ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۱۶)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۵۷)

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهُ لَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی غُسْلِهٖ فَسَتَرَتْ عَلَیْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ اَخَذَ ثَوْبَهٗ فَالْتَحَفَ بِهٖ

سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ غسل کرنے کے لیے تشریف لے گئے' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے کپڑا لیا اور اسے التحاف کے طور پر لپیٹ لیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۴۶۵)

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ فَتْحِ مَکَّةَ صَلَّی الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ذریعے تمام نمازیں ادا کی تھیں۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۵۱۰)

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا یُخْبِرُنِیْ حَتّٰی اَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَدِمَ عَامَ الْفَتْحِ فَاَمَرَ بِسِتْرٍ فَسُتِرَ عَلَیْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نوافل یعنی سنتیں ادا کیا کرتے تھے' تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو مجھے اس بارے میں بتاتا صرف سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت پردہ کیا گیا آپ ﷺ نے غسل کیا پھر آپ ﷺ نے آٹھ نوافل یعنی نماز چاشت ادا کی۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۶۱۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِمَکَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَیْلَةً یَقْصُرُ الصَّلٰوةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا تھا اور آپ ﷺ قصر نماز ادا کرتے رہے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۰۷۶)

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ صَلّٰی سُبْحَةَ الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ

سیّدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات ادا کیں' آپ ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۳۲۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّسَارِهٖ

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے جوتے اپنے بائیں طرف رکھے ہوئے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۴۳۱)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَآءَ بِاَبِيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لِاَبِيْ نَصِيْبًا فِي الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا هِجْرَةَ فَانْطَلَقَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتَنِيْ قَالَ اَجَلْ فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ فِيْ قَمِيْصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَآءٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ فُلَانًا وَّالَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وَجَآءَ بِاَبِيْهِ لِتُبَايِعَهٗ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَا هِجْرَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ فَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَمَسَّ يَدَهٗ فَقَالَ اَبْرَرْتُ عَمِّيْ وَلَا هِجْرَةَ

حضرت صفوان بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر وہ اپنے والد کو ساتھ لے کر آئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے والد کے لیے بھی ہجرت میں سے کوئی حصہ بنا دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اب ہجرت نہیں ہوسکتی''۔ پھر وہ گئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ مجھے پہچانتے ہیں' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ قمیض پہن کر نکلے' ان کے جسم پر کوئی چادر نہیں تھی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ فلاں شخص کو پہچان گئے تھے اور اس کا ہمارے ساتھ جو تعلق تھا' اس کو بھی آپ ﷺ جانتے ہیں؟ یہ اپنے والد کو لے کر آیا تھا کہ آپ ﷺ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی ہجرت نہیں ہوسکتی''۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ ﷺ کو قسم دیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھا کر اس شخص کے ہاتھ کو چھوا اور فرمایا' میں اپنے چچا کی قسم کو پورا کرواؤں گا' لیکن ہجرت نہیں ہوسکتی۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الکفارات حدیث ۲۱۱۵)

غزوہ حنین ۸ ہجری

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَّقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوہ حنین سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور لوگ آپ کے اردگرد ہو گئے درانحالیکہ وہ آپ سے کچھ دریافت کر رہے تھے حتیٰ کہ وہ آپ کو کہہ کر درخت تک لے گئے یہاں تک کہ انہوں نے آپ سے چادر مبارک کھینچ لی' تو نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے دے دو' اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو میں تمہارے درمیان ان کو تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل جھوٹ بولنے والا اور بزدل نہ پاتے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۸۶)

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَاِنَّهُ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے تھے بلاشبہ قبیلہ ہوازن کے لوگ بڑے تیرانداز تھے جب وہ ہم سے معرکہ آراء ہوئے ہم نے ان پر حملہ کر دیا اور وہ بھاگ گئے تو مسلمان مال غنیمت کی طرف متوجہ ہو گئے تو انہوں نے آگے سے ہم پر حملہ کر دیا' لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے' البتہ تحقیق میں نے آپ کو دیکھا درانحالیکہ آپ سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب وہ آپ کے چچازاد اور رضاعی بھائی تھے اس خچر جس کو فروہ بن نفاثہ نے آپ کو بطور ہدیہ دیا تھا کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۲۸)

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّیْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰی سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِیَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو ایک آدمی نے کہا اے ابوعمارہ یہ حضرت براء بن عازب کی کنیت ہے غزوہ حنین میں تم پیٹھ پھیر گئے تھے بھاگ گئے تھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے تو پیٹھ نہیں پھیری نہیں بھاگے تھے لیکن پہلی صف والے پیٹھ دے کر بھاگ گئے تھے' اور قبیلہ ہوازن نے ان کی تیروں کے ساتھ ملاقات کی اور نبی اکرم ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے میں نبی ﷺ ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۳۸)

عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا جہاں آپ نے غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۱۲)

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰی اَتَیْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ حَتّٰی ضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَّهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَّهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ یَا اَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُهٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ عَنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ

فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلے جب ہمارا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں کے لئے کچھ اضطراب پیدا ہوا میں نے ایک مشرک مرد کو دیکھا کہ وہ مسلمان آدمی پر غالب آ رہا ہے تو میں گھوما حتیٰ کہ میں اس کے پیچھے سے آیا اور اس کے کندھے پر تلوار ماری اور وہ مجھ پر حملہ آور ہوا اور مجھے زور سے دبایا جس سے میں نے موت کی ہوا پائی' پھر اس کو موت نے آ لیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا لوگوں کا کیا حال ہے انہوں نے کہا جو اللہ کا حکم یعنی شکست کے بعد لوگوں کا کیا حال ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کا حکم غالب ہے اور عاقبت متقین کے لئے ہے پھر لوگ واپس آئے اور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا جس کسی نے کافر کو قتل کیا ہے جس پر اس کا گواہ ہو تو اس کا سامان وغیرہ اس کے لئے ہے جس نے قتل کیا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں کھڑا ہوا اور کہا میری کون گواہی دے گا پھر میں بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہے جس پر اس کا گواہ ہو تو اس کا سامان قاتل کے لئے ہے' میں کھڑا ہوا اور کہا میرا گواہ کون ہے پھر میں بیٹھ گیا پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح فرمایا اور میں نے کھڑا ہو کر یہی کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوقتادہ تمہارا کیا حال ہے تو میں نے پورا قصہ آپ کو بیان کیا تو ایک شخص اسود بن خزاعی اسلمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سچے ہیں اور اس کا سلب میرے پاس ہے' آپ اس کو میری طرف سے راضی فرما دیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم جب کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سچے ہیں تو نبی اکرم ﷺ قصد نہیں فرمائیں گے کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے دین کی مدد کے لئے لڑتا ہے اس سے یہ مال سلب لے کر تمہیں دے دیں' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے تو آپ نے مقتول کافر کا سامان وغیرہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تو حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں میں نے زرہ فروخت کر کے بنی سلمہ میں ایک باغ خرید لیا یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں جمع کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۸۳)

عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ عَلَیَّ اعْتِكَافُ یَوْمٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّفِیَ بِهٖ قَالَ وَاَصَابَ عُمَرُ جَارِیَتَیْنِ مِنْ سَبْیِ حُنَیْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِیْ بَعْضِ بُیُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی سَبْیِ حُنَیْنٍ فَجَعَلُوْا یَسْعَوْنَ فِی السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَبْدَاللّٰهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّبْیِ قَالَ اذْهَبْ فَاَرْسِلِ الْجَارِیَتَیْنِ قَالَ نَافِعٌ وَّلَمْ یَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ یَخْفَ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زمانہ جاہلیت میں مجھ پر ایک دن کا اعتکاف تھا جو میں نے مسجد حرام ایک دن اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اس کو پورا کریں' نافع نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں حاصل کیں اور ان کو مکہ مکرمہ کے ایک مکان میں ٹھہرایا تھا' نافع نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ان کو آزاد کر دیا اور انہوں نے گلیوں میں دوڑنا شروع کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے فرمایا دیکھو یہ کیا بات ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے ان کو آزاد کر دیا ہے حضرت عمر فاروق حضرت عبداللہ سے فرمایا جاؤ اور تم بھی دونوں لونڈیوں کو آزاد کر دو نافع نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا اگر اب جعرانہ سے عمرہ کرتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر مخفی رہتا' جریر بن حازم نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ اضافہ کیا اور کہا وہ دو لونڈیاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خمس سے پائی تھیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۸۵)

عَنْ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِّنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَّقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ چند لوگ بھی تھے جبکہ آپ حنین سے واپس آرہے تھے کچھ دیہاتی لوگ جناب رسول اللہ ﷺ سے چمٹ گئے آپ سے کچھ مانگ رہے تھے' حتیٰ کہ وہ آپ کو کھینچ کر کیکر کے درخت کے نیچے لے گئے' علی سبیل المجاز کیکر نے آپ کی چادر مبارکہ پکڑ لی یا دیہاتیوں نے آپ کی چادر مبارکہ پکڑی لی تو جناب رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے' اور فرمایا مجھے میری چادر دے دو اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں کی تعداد کے برابر اونٹ ہوتے تو میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا' تو پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے اور نہ ہی جھوٹا اور بزدل پاتے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۸۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حنین کے دن نبی اکرم ﷺ نے مال کی تقسیم کے وقت کچھ لوگوں کو ترجیح دی اور اقرع بن حابس کو سو اونٹ اور اتنے ہی عیینہ بن حصن فزاری کو عطا فرمائے یہ دونوں مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور عرب کے چند سرداروں کو اونٹ دیئے اور ان کو مال کی تقسیم میں ترجیح دی' ایک شخص بقول واقدی معتب بن قشیر نے کہا یہ تقسیم مال وہ ہے جس میں عدل وانصاف نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا خیال رکھا گیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتاؤں گا' حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور جو اس شخص نے کہا تھا وہ آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ عدل نہیں فرمائیں گے تو پھر کون عدل کرے گا' اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے زیادہ ایذا پہنچائی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۹۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰى قُرَيْشًا وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَّغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا درآنحالیکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کی غنیمتیں قریش کو عطا فرمائیں یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ہماری تلواروں سے قریش کے خون کے قطرات ٹپک رہے ہیں اور ہماری غنیمتیں ان کو دی جا رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلا کر فرمایا مجھے تمہاری طرف سے جو خبر پہنچی ہے وہ کیسی ہے اور انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انصار نے کہا خبر وہی ہے جو آپ کو پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار کیا تم اس پر خوش نہیں کہ لوگ غنیمتیں لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۲)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَّنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غزوہ حنین کا ارادہ فرمایا تو فرمایا کل انشاء

اللہ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکوں نے کفر پر مجھے جمے رہنے کی باہم قسمیں اٹھائی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۶۹)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِيْ عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَدِيٍّ هَلْ لَكَ فِيْ وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَّسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيْلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِيْ ظِلِّ قَصْرِهٖ كَاَنَّهٗ حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيْرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُاللهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ مَا يَرٰى وَحْشِيٌّ اِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُاللهِ يَا وَحْشِيُّ اَتَعْرِفُنِيْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللهِ اِلَّا اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَاَةً يُّقَالُ لَهَا اُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ اَبِي الْعِيصِ فَوَلَدَتْ لَهٗ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ اَسْتَرْضِعُ لَهٗ فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ اُمِّهٖ فَنَاوَلْتُهَا اِيَّاهُ فَلَكَاَنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُاللهِ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ اِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِيْ مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّيْ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ اُحُدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ اِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اَنِ اصْطَفُّوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ اُمِّ اَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اَتُحَادُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ رَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ فَاَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهٖ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَاَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَا فِيْهَا الْاِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَى الطَّائِفِ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَهِيْجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ اَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّيْ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهٗ فَاُكَافِئَ بِهٖ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ قَالَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّاْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْفَضْلِ فَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ وَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ ملک روم میں جہاد کرنے کے لئے نکلا جب ہم حمص شہر میں آئے تو مجھے عبیداللہ بن عدی بن خیار نے کہا کیا تمہیں وحشی بن حرب کو دیکھنے کی خواہش ہے ہم حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کے متعلق اس سے دریافت کریں۔ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے کہا جی ہاں، اور وحشی بن حرب حمص شہر میں رہائش پذیر تھا ہم نے وحشی بن حرب کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہم سے کہا گیا وہ اپنے محل کے سایہ میں ہیں گویا کہ وہ ایک بڑی مشک جو پانی سے بھری ہوئی تھی یعنی بہت موٹے ہو چکے تھے جیسا کہ ابن عائذ کی روایت میں ہے فوجدناہ رجلا سمینا محمرۃ عیناہ ہم نے اس کو بہت موٹا آدمی پایا اور ان کی آنکھیں سرخ تھیں جعفر بن عمرو نے کہا ہم وحشی کے پاس آئے اور ان کے پاس بہت تھوڑا ٹھہرے ہم نے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا جعفر بن عمرو نے کہا عبیداللہ بن عدی اس طرح اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے کہ وحشی بن حرب صرف ان کی آنکھوں اور پاؤں کو دیکھ رہے تھے۔ عبیداللہ بن عدی نے کہا اے وحشی بن حرب کیا تم مجھے پہچانتے ہو، جعفر بن عمرو نے کہا وحشی نے عبیداللہ کو دیکھا پھر کہا بخدا میں تجھے صرف اس قدر پہچانتا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی جسے ام قتال بنت ابی العیص کہا جاتا تھا اس عورت سے اس کے ہاں مکہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا، اور میں اس بچے کو دودھ پلانے والی کی تلاش میں تھا جو اس کو دودھ پلائے جب دودھ پلانے والی مل گئی تو میں نے اس بچے کو اٹھایا اور اس کی ماں بھی ساتھ تھی اور میں نے اس بچے کو دودھ پلانے والی کو دے دیا۔ ابن اسحاق نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ بخدا جب سے میں نے تجھے تیری رضاعی ماں سعدیہ کو مقام ذی طوی میں دودھ پلانے کیلئے دیا میں نے تجھے نہیں دیکھا میں نے تجھے اس کو دیا درانحالیکہ وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی اور میں نے تجھے اس کو پکڑا دیا اور جب میں نے تجھے دینے کے لئے اٹھایا تو میں نے تیرے دونوں قدم دیکھے گویا کہ میں تیرے قدموں کو دیکھ رہا ہوں یعنی اس بچے کے قدم کے مشابہ ہیں جس کو میں نے اٹھایا تھا گویا کہ وہ وہی ہے جعفر بن عمرو نے کہا عبیداللہ بن عدی نے اپنا چہرہ کھولا دونوں روایتوں کے درمیان تقریباً پچاس سال کا عرصہ ہے اور یہ قیافہ میں معرفت تامہ اور بہت زیادہ ذکاء پر دلالت کرتا ہے پھر کہا کیا تو ہمیں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا واقعہ نہیں بتائے گا وحشی بن حرب نے کہا جی ہاں، واقعہ یوں ہے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر میں طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا، میرے آقا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا اگر تو میرے چچا کے بدل حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے تو تو آزاد ہے، وحشی بن حرب نے کہا جب لوگ حنین کے سال یعنی احد کے سال لڑائی کیلئے نکلے اور حنین اُحد کے مقابل ایک پہاڑ ہے اس کے اور احد کے درمیان ایک نالہ ہے یہ بعض روایت کی تفسیر ہے وحشی نے کہا میں بھی لوگوں کے ساتھ لڑائی کیلئے نکلا، جب لوگوں نے لڑائی کیلئے صف بندی کی تو سباع بن عبدالعزی خزاعی پھر غبشانی صف سے باہر نکلا اور کہا کیا کوئی مقابل ہے تو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے میں نکلے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے فرمایا اے

سباع اے ابن ام انمار عورتوں کو ختنہ کرنے والی کے بیٹے! بظر عورت کے فرج کے دو کناروں کے درمیان ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جسے ختنہ کرنے والی کاٹتی ہے اور مقطعۃ البظور عرب یہ کلمہ محل ذم میں بولتے ہیں ورنہ اس کو خاتنہ یا ختانہ بولتے ہیں کیا تو اللہ عزوجل اور اسکے رسول ﷺ سے عداوت رکھتا ہے' پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور وہ گزرے ہوئے کل کی طرح ہو گیا یعنی وہ اس وقت قتل ہو گیا وحشی نے کہا میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی گھات میں ایک بڑے پتھر کے نیچے چھپا ہوا تھا جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ میرے قریب آئے تو میں نے ان کو اپنے برچھا سے مارا اور اسے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے زیر ناف رکھا جو دونوں سرین کے درمیان سے گزر گیا اور ان کے ساتھ یہ ہی عہد تھا یعنی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قتل کرنا جب لوگ واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیا اور میں نے مکہ میں اقامت اختیار کر لی یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں قاصد بھیجے تو مجھے کہا گیا آپ ﷺ قاصدوں سے تعرض کسی کی اذیت کے درپے ہونا پسند نہیں فرماتے وحشی نے کہا میں قاصدوں کے ساتھ نکلا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب آپ نے مجھے دیکھا فرمایا تو وحشی بن حرب ہے میں نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے فرمایا تو نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا۔ میں نے عرض آپ تک جو بات پہنچی ہے واقعہ ایسا ہی ہوا ہے' آپ نے فرمایا کیا تو اپنے چہرے کو مجھ سے چھپا سکتا ہے' وحشی نے کہا میں وہاں سے نکل گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نے خروج کیا تو میں نے کہا میں مسیلمہ کے مقابلہ میں جاؤں گا۔ ممکن ہے اس کو قتل کر دوں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا عوض پورا کر دوں وحشی نے کہا میں لوگوں کے ساتھ نکلا یعنی اس لشکر کے ساتھ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کیلئے نکلا تھا) اور اس سے باہم لڑائی شروع ہو گئی۔ وحشی نے کہا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص دیوار کی ایک ٹوٹی ہوئی جگہ میں کھڑا ہے گویا کہ وہ اونٹ ہے جس کا رنگ مثل راکھ ہے اور یہ غبار حرب کی وجہ سے تھا اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے وحشی نے کہا میں نے اس کو اپنے برچھا سے مارا اور برچھا اس کے سینہ پہ رکھا حتیٰ کہ اس کے دو کندھوں کے درمیان سے نکل گیا وحشی نے کہا پھر ایک انصاری عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی اس کی طرف دوڑ کر گیا اور اسکی کھوپڑی پر تلوار ماری۔ عبداللہ بن فضل نے کہا مجھ سے سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک لڑکی نے گھر کی چھت پر یہ کہا امیر المومنین کو ایک حبشی غلام نے قتل کر دیا یہ اس بات کی تائید ہے مسیلمہ کذاب کو وحشی نے قتل کیا تھا لیکن لفظ امیر المومنین محل نظر ہے حافظ عسقلانی نے کہا یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ مسیلمہ کے ماننے والوں کا امر اس کے سپرد تھا اور اس کے ساتھیوں پر مومنین کا اطلاق اس اعتبار سے ہے کہ وہ مسیلمہ پر ایمان رکھتے تھے نہ کہ اس کے لقب کا ارادہ کیا گیا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۴۸)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ

ذِی الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے ہیں۔ سوائے اس عمرہ کے جو اپنے حج میں کیا باقی تمام عمرے ماہ ذیقعدہ میں کئے۔ ایک عمرہ ذوالقعدہ میں حدیبیہ سے کیا اور ایک عمرہ آئندہ سال ذوالقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے ذوالقعدہ میں کیا جبکہ آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۱۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ اِلٰی حُنَیْنٍ وَّالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَّمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی رَاحِلَتِهٖ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ اَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهٗ عَلٰی رَاحَتِهٖ اَوْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ نَظَرَ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں حنین کی طرف نکلے اور صحیح شوال ہے یا خروج بمعنی قصد وارادہ ہے یعنی اس مہینہ میں نکلنے کا ارادہ فرمایا اور لوگ اختلاف کرتے تھے کیا آپ روزہ سے ہیں یا نہیں اور بعض روزہ سے تھے اور بعض روزہ سے نہ تھے۔ جب آپ ﷺ اپنی سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن یا پانی کا برتن منگایا اور اس کو اپنے دست سخاوت پر رکھا یا اپنی سواری پر رکھا۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور نوش فرمایا نہ روزے رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا اب تم بھی روزہ افطار کردو۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا ارادہ فرمایا یہ غزوہ سن آٹھ ہجری شوال میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا تو فرمایا انشاء اللہ ہمارا قیام کل خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کفار قریش نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۳)

عَنْ اِسْمَاعِیْلَ رَاَیْتُ بِیَدِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَّ حُنَیْنًا قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ

اسماعیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے کہا غزوہ حنین میں مجھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ زخم آیا تھا۔ اسماعیل نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا تم غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس سے پہلے میں حدیبیہ میں بھی موجود

تھا (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۵۷)

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَجَآئَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا عُمَارَۃَ اَتَوَلَّیْتَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَشْھَدُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَمْ یُوَلِّ وَلٰکِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْھُمْ ھَوَازِنُ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرَاْسِ بَغْلَتِہِ الْبَیْضَآءِ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص قیس سے آیا اور کہا اے ابوعمارہ یہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے کیا تم لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نہیں بھاگے تھے لیکن قوم میں سے جلد باز لوگوں نے جلدی کی۔ ہوازن نے ان پر تیراندازی شروع کر دی اور ابوسفیان بن حارث آپ کے سفید خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ فرماتے تھے میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۵۸)

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَۃٌ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَضَرَبْتُہٗ مِنْ وَّرَآئِہٖ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِہٖ بِالسَّیْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّۃً وَّجَدْتُّ مِنْھَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَّہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْھَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْھَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا قَتَادَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُہٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ مِنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لَاھَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِہٖ فَاَعْطَانِیْہِ فَابْتَعْتُ بِہٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمَ حُنَیْنٍ نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاٰخَرُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یَخْتِلُہٗ مِنْ وَّرَآئِہٖ لِیَقْتُلَہٗ فَاَسْرَعْتُ اِلَی الَّذِیْ یَخْتِلُہٗ فَرَفَعَ یَدَہٗ لِیَضْرِبَنِیْ وَاَضْرِبُ یَدَہٗ فَقَطَعْتُھَا ثُمَّ اَخَذَنِیْ فَضَمَّنِیْ ضَمًّا شَدِیْدًا حَتّٰی تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَکَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُہٗ ثُمَّ قَتَلْتُہٗ وَانْھَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَانْھَزَمْتُ مَعَھُمْ فَاِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِی النَّاسِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰہِ

ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ بَیِّنَةً عَلٰی قَتِیْلٍ قَتَلَهٗ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَیِّنَةً عَلٰی قَتِیْلِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا یَّشْهَدُ لِیْ فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِیْ فَذَکَرْتُ اَمْرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِیْلِ الَّذِیْ یَذْکُرُ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ کَلَّا لَا یُعْطِهٖ اُصَیْبِغَ مِنْ قُرَیْشٍ وَّیَدَعَ اَسَدًا مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَیَّ فَاشْتَرَیْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَکَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ

ابو محمد نافع بن عباس ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام نے ابوقتادہ حارث بن ربعی سے روایت کی انہوں نے کہا ہم حنین کے سال نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے جب ہم آمنے سامنے ہوئے یعنی مقابلہ ہوا تو بعض مسلمانوں میں تفرق و انتشار تھا یہ جولہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ارد گرد لوگوں میں نہیں تھا میں نے مشرکین میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں میں سے ایک شخص پر غالب آرہا ہے تو میں نے اس کے پیچھے سے اس کے کندھے کی رگ پٹھہ پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ دی۔ وہ مجھ پر حملہ آور ہوا اور مجھے اتنے زور سے دبایا کہ اس کی شدت سے میں نے موت کی بو پائی پھر اس کو موت نے پالیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا بعض مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ان کے ساتھ مجھے بھی شکست ہوئی تو میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے ان سے کہا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ منتشر ہو رہے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جو ان کو پہنچا ہے اللہ عزوجل کا جو حکم ہے اور اس کا فیصلہ ہے پھر لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف لوٹ کر آئے اور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہے اور اس پر اس کا گواہ ہے تو اس کو مقتول کا سامان ملے گا۔ میں نے کہا میری گواہی کون دے گا پھر میں بیٹھ گیا۔ ابوقتادہ نے کہا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کہا میں کھڑا ہوا اور کہا میری گواہی کون دے گا پھر میں بیٹھ گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس طرح فرمایا میں کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوقتادہ تمہارا کیا حال ہے، تو میں نے آپ کو بتایا تو ایک شخص واقدی کے نزدیک اس کا نام اسود بن خزاعی اسلمی ہے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابوقتادہ نے سچ کہا ہے اور اس کے مقتول کا سامان یعنی سلب میرے پاس ہے۔ آپ اس کو میری طرف سے راضی کر دیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو گا جب صاحب سلب اس بات میں سچا ہے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ سلب کی طرف ارادہ نہیں فرمائیں گے کہ وہ اس کا حق تجھے دے دیں جو شجاعت میں اللہ عزوجل کے شیروں میں سے ایک شیر ہے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے قتال کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابوبکر نے سچ کہا ہے۔ لہٰذا اس کا سلب یعنی مقتول کا سامان حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ تو اس شخص نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس سے بنی سلمہ میں ایک باغ جسے ودیین کہا جاتا ہے خریدا ابوقتادہ نے کہا وہ پہلا مال ہے جو میں نے اس میں حاصل کیا۔ ابوقتادہ نے یہ سامان

حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ سات اوقیہ میں فروخت کیا تھا چالیس درہم کا ایک اوقیہ ہوتا ہے۔ فتح لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے عمر بن کثیر بن افلح سے انہوں نے ابو محمد آزاد کردہ غلام ابوقتادہ سے بیان کیا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب حنین کا دن تھا میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا اور ایک دوسرا مشرک دھوکہ سے اس کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا تاکہ وہ مسلمان کو قتل کر دے۔ میں نے اس شخص کی طرف جلدی کی جو گھات لگائے ہوئے تھا تو اس نے مجھے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا اور میں نے اس کے بازو پر تلوار ماری اور اس کو کاٹ دیا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور بہت زور سے دبایا حتیٰ کہ میں نے ہلاکت کا خوف محسوس کیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور آزاد کر دیا۔ میں نے اس کو دور ہٹایا اور قتل کر دیا۔ مسلمان بھاگنے لگے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ اچانک میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں دیکھا۔ تو میں نے ان سے کہا لوگوں کا کیا حال ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل کا امر ہی اس طرح ہے پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اپنے مقتول پر جس کو اس نے قتل کیا ہو گواہ پیش کرے تو اس کے لئے مقتول کا سامان ہے۔ میں اپنے مقتول پر گواہ کی تلاش میں کھڑا ہو گیا۔ تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میری گواہی دے اور میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس مقتول کے ہتھیار جس کا اس نے ذکر کیا ہے میرے پاس ہیں۔ آپ اس کو میری طرف سے راضی فرما دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ قریش کے ایک کمزور کو دیں اور شجاعت میں اللہ عزوجل کے شیروں میں ایک شیر کو نہ دیں۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھے عطا فرمایا۔ میں نے اس سے ایک باغ خریدا یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں جمع کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ ذٰلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ) اَیْ فَهُنَّ لَکُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے دن نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر ''اوطاس'' کی طرف روانہ کیا۔ ان کا دشمن سے سامنا ہوا۔ انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اس پر غالب آ گئے۔ انہوں نے ان کے بہت سے لوگوں کو قیدی بنا لیا۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام نے ان میں سے قیدی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے

سے اس لئے احتراز کیا کیونکہ ان کے شوہر مشرک تھے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا اور شادی شدہ عورتیں تمہارے لیے حرام ہیں ماسوائے ان کنیزوں کے جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں"۔ راوی کہتے ہیں یعنی جب ان کی مخصوص عدت گزر جائے تو وہ تمہارے لیے حلال ہو جائے گی۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الرضاع حدیث ۳۵۰۳)

غزوہ اوطاس ۸ ہجری

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّۃِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَّھَزَمَ اللّٰہُ اَصْحَابَہٗ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَبَعَثَنِیْ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُکْبَتِہٖ رَمَاہُ جُشَمِیٌّ بِسَھْمٍ فَاَثْبَتَہٗ فِیْ رُکْبَتِہٖ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِی الَّذِیْ رَمَانِیْ فَقَصَدْتُّ لَہٗ فَلَحِقْتُہٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُہٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَہٗ اَلَا تَسْتَحْیِیْ اَلَا تَثْبُتُ فَکَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَیْنِ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُہٗ ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِیْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰہُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ ھٰذَا السَّھْمَ فَنَزَعْتُہٗ فَنَزَا مِنْہُ الْمَآءُ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَقْرِءِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَہٗ اسْتَغْفِرْ لِیْ وَاسْتَخْلَفَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ عَلَی النَّاسِ فَمَکَثَ یَسِیْرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی سَرِیْرٍ مُرْمَلٍ وَّعَلَیْہِ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِیْرِ بِظَھْرِہٖ وَجَنْبَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِیْ عَامِرٍ وَّقَالَ قُلْ لَہٗ اسْتَغْفِرْ لِیْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ وَّرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِیْ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ اِحْدَاھُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَّالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا۔ ان کا درید بن اصمہ سے مقابلہ ہوا اور وہ مارا گیا اور اللہ عزوجل نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگ گیا۔ ان کو ایک جشمی ابن اسحاق کے نزدیک اس کا نام سلمہ بن ورید ہے ابن ہشام کے نزدیک وہ بنی جشم کے دو بھائی اوفی اور علاء بن حارث ہیں اور طبرانی فی الاوسط کی روایت ابن اسحاق کی مؤید ہے نے تیر مارا تھا جو ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ میں

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا اے میرے چچا تم کو کس نے تیر مارا ہے۔ ابو عامر نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں نے اس کا ارادہ کیا اور اس سے جا ملا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ بھاگا میں بھی اس کے پیچھے بھاگا اور میں اس سے کہتا تھا تو شرم نہیں کرتا کیا ٹھہرتا نہیں تو وہ رک گیا تو ہم میں تلوار کا دوبارہ تبادلہ ہوا اور میں نے اس کو قتل کر دیا پھر میں نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ عزوجل نے تیرے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اس تیر کو نکالو تو میں نے اس تیر کو نکالا۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے بھتیجے نبی اکرم ﷺ سے سلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے لئے استغفار فرمائیں اور ابو عامر نے لوگوں پر مجھے اپنا جانشین بنایا پھر تھوڑی دیر کے بعد انتقال کر گئے۔ غزوۂ اوطاس سے لوٹنے کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ درآنحالیکہ آپ اپنے گھر میں کھجور کی چھال کی رسیوں سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بچھونا نہیں تھا (حرف مَا یہاں ساقط ہے) چارپائی کی رسیوں کے نشان آپ کی پشت اور دونوں پہلو میں پڑ گئے تھے تو میں نے آپ کو اپنی اور ابو عامر کی خبر سنائی اور بتایا کہ ابو عامر نے یہ درخواست پیش کی ہے کہ حضور میرے لئے استغفار فرمائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دعا کے لئے بلند کئے اور فرمایا اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کو بخش دے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا اے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنی کثیر مخلوق پر سربلندی عطا فرما۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے بھی بخشش کی دعا فرمائیں تو آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور قیامت کے دن ان کو اچھی جگہ عطا فرما۔ ابو بردہ نے کہا ان میں سے ایک دعا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے تھی اور دوسری دعا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۴)

غزوہ طائف ۸ ہجری

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَا عَبْدَاللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيْتٌ

زینب بنت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی نے اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو عبداللہ بن ابی امیہ سے کہتے ہوئے

سنا اے عبداللہ یہ ام سلمہ کے بھائی ہیں مجھے بتائیے اگر اللہ عزوجل کل کو تمہیں طائف کی فتح عطا فرمائے تو تم پر غیلان بن سلمہ بن معقب کی بیٹی بادیہ یا بادنہ کو لازم پکڑ و اور غیلان کی ماں کا نام سبیعہ بنت عبد شمس ہے کیونکہ وہ آتی ہے تو بوجہ موٹا پا اس کے آگے چار سلوٹ پڑتے ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو وہ آٹھ سلوٹ نظر آتے ہیں۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ یعنی ہیجڑے تمہارے پاس نہیں آنے چاہئیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۵)

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللهُ فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو اس سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ ہم واپس مدینہ منورہ جانے والے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے کہا ہم طائف کو فتح کئے بغیر واپس جائیں گے۔ سفیان بن عیینہ نے ایک بار (نَذْهَبُ کی جگہ) نَقْفُلُ کہا آپ ﷺ نے فرمایا صبح لڑائی پر جاؤ لوگ لڑائی کے لئے گئے تو ان کو بہت زخم پہنچے تو آپ نے فرمایا ہم کل انشاء اللہ مدینہ منورہ واپس لوٹ جائیں گے۔ یہ بات لوگوں کو پسند آئی تو نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور سفیان بن عیینہ نے ایک بار (فَضَحِكَ کی جگہ) فَتَبَسَّمَ کہا یعنی آپ نے تبسم فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۷)

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّهُوَ اَوَّلُ مَنْ رَّمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِيْ اُنَاسٍ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَّقَالَ هِشَامٌ وَّاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَوْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَّاَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ اَجَلْ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَّمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنَزَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الطَّائِفِ

عاصم بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے ابو عثمان عبدالرحمن نہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص جو عشرۂ مبشرہ میں سے ایک ہیں اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی اور

ابوبکرہ سے سناوہ کئی آدمیوں کو ساتھ لے کر طائف کے قلعہ پر چڑھے تھے۔ ابوبکرہ طائف کے قلعہ میں مسلمان ہوئے اور اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ قلعہ پر چڑھ کر دیوار پھلانگ کر آ گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان دونوں نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے جانتے ہوئے اپنے باپ کی غیر کی طرف نسبت کی۔ اس پر جنت حرام ہے۔ ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہمیں معمر نے عاصم سے انہوں نے ابوالعالیہ سے یا ابوعثمان نہدی سے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ عاصم بن سلیمان نے کہا میں نے ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی سے کہا تیرے پاس دو شخص حاضر ہوئے تھے یعنی حضرت سعد اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما گواہی میں یہ دونوں تیرے لئے کافی ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ ان دونوں میں سے ایک وہ پہلا شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی اور دوسرا تئیس مردوں سمیت طائف کے قلعہ سے اتر کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۸)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ فَقَالَ لَهُ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ كَهَیْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِیْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَوَجْهَهُ فِیْهِ وَمَجَّ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ درآنحالیکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جعرانہ میں نزول اجلال فرما ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا آپ نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کرتے۔ یا تو یہ وعدہ اعرابی کے ساتھ خاص تھا یا طائف سے رجوع کے بعد غنیمت تقسیم کرنے کا وعدہ تھا آپ نے اس اعرابی سے فرمایا تمہیں بشارت ہو تقسیم کے قرب کی یا صبر پر ثواب عظیم کی اس اعرابی نے کہا آپ مجھے بکثرت فرما چکے ہیں کہ تمہیں بشارت ہو۔ آپ نے غصہ کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اعرابی نے تو بشارت رد کر دی ہے تو تم دونوں بشارت کو قبول کر لو۔ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے بشارت قبول کی۔ پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا اور اس میں اپنے دست اقدس اور چہرۂ پرنور کو دھویا اور اس میں لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا اس سے پانی پیو اور اپنے مونہوں اور سینوں پر بہاؤ اور بشارت قبول

کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لیا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی تعمیل کی تو پردہ کے پیچھے سے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنی والدہ کے لئے بھی بچاؤ تو ان دونوں نے اس پانی سے کچھ اپنی ماں کے لئے بھی بچا لیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۹)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ یعلیٰ بن امیہ کہتے تھے کاش میں نبی اکرم ﷺ کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہو یعلیٰ بن امیہ نے کہا ایک دفعہ آپ مقام جعرانہ میں تھے اور آپ پر کپڑا تھا جس کے ساتھ آپ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ اس میں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اچانک ایک اعرابی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور اس پر خوشبو سے لت پت ایک جبہ تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو جبہ کو خوشبو سے لت پت کرنے کے بعد اس میں عمرہ کا احرام باندھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ بن امیہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ادھر آؤ۔ یعلیٰ بن امیہ آئے تو انہوں نے اپنا سر اس کپڑے میں داخل کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ پر نور سرخ ہے۔ کچھ دیر آپ خراٹے لیتے رہے پھر یہ حالت جاتی رہی۔ تو آپ نے فرمایا جس نے مجھ سے ابھی ابھی عمرہ کے متعلق دریافت کیا ہے وہ کہاں ہے۔ اس شخص کو تلاش کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا وہ خوشبو جو تیرے جسم کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور جبہ کو اتار دے پھر اپنے عمرہ میں وہی کر جیسا کہ تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن اس کے کسی حصے پر بھی قبضہ نہیں ہو سکا ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا: انشاء اللہ! اب ہم روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کے اصحاب نے عرض کی، ہم اسے فتح کیے بغیر واپس چلے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل صبح ان کے ساتھ جنگ شروع کر دینا صحابہ نے اگلے دن حملہ کیا تو ان صحابہ کرام کے بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کل ہم روانہ ہو جائیں گے۔ صحابہ کو یہ فیصلہ اچھا لگا۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۰۵)

عَنْ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَقِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ؛ قَالَ: اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا. وَلَا جِهَادَ. وَأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُولُ: سَيَتَصَدَّقُونَ. وَيُجَاهِدُونَ إِذَا أَسْلَمُوا

وہب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثقیف قبیلے کے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا کہ انہوں نے کس طرح اسلام قبول کیا تھا؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی کہ ان پر زکوٰۃ اور جہاد لازم نہیں ہوں گے، پھر انہوں نے بعد میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے، تو زکوٰۃ بھی دیں گے اور جہاد میں بھی حصہ لیں گے''

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۲۵)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ. أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ. فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُحْشَرُوا. وَلَا يُعْشَرُوا. وَلَا يُجَبُّوا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْ لَا تُحْشَرُوا. وَلَا تُعْشَرُوا. وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا، تاکہ ان کے دل نرم ہو جائیں، ان لوگوں نے یہ شرط عائد کی کہ انہیں جہاد کے لیے نہیں بلایا جائے گا۔ ان سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی اور وہ نماز نہیں پڑھیں گے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تمہیں جہاد کے لئے نہیں بلایا جائے گا اور تم سے زکوٰۃ نہیں وصول کی جائے گی، لیکن ایسے دین میں کوئی بھلائی نہیں ہے، جس میں رکوع یعنی نماز نہ ہو۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۲۶)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ كَانَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَّرَنِي عَلَى الطَّائِفِ قَالَ لِي يَا عُثْمَانُ تَجَاوَزْ فِي الصَّلٰوةِ وَاقْدِرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ

وَالسَّقِيمَ وَالْبَعِيدَ وَذَا الْحَاجَةِ
حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے طائف کا امیر مقرر کیا' تو آپ ﷺ نے مجھ سے آخری عہد یہ لیا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عثمان! نماز کو مختصر پڑھنا اور سب سے کمزور شخص کا خیال رکھنا کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے لوگ، کمسن لوگ، بیمار لوگ، دور سے آنے والے لوگ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں:۔(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۹۸۷)

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَّهُوَ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ يَفْتَحِ اللهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوْهُ مِنْ بُيُوْتِكُمْ
سیّدہ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے وہاں اس وقت ایک ''خواجہ سرا'' بیٹھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اسے عبداللہ بن ابو امیہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں کل طائف کی فتح نصیب کی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کے بارے میں بتاؤں گا جو آتی ہے تو چار سلوٹیں ہوتی ہے اور جب جاتی ہے تو آٹھ سلوٹیں ہوتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو!(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۹۰۲)

غزوہ تبوک ۹ ہجری

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَّعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ تبوک میں تھے اور آپ نے فرمایا مدینہ منورہ میں کچھ ایسے ہیں جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں ہم کسی گھاٹی اور وادی میں نہیں چلے مگر وہ اجر و ثواب میں ہمارے شریک رہے ہیں ان کو بیماری نے روک لیا ہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۰۳)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا
عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک اور عبداللہ کعب بن مالک کے بیٹوں میں ان کے نابینا ہونے کے بعد عبداللہ ان کو لے کر چلتے تھے' عبداللہ نے کہا میں نے اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

سے سنا جس وقت کہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کا ارادہ نہ کرتے تھے مگر اس غزوہ کے غیر کی طرف اشارہ فرماتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۰۵)

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَغْزُوْهَا اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيْرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَعَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے مگر آپ اس کے علاوہ دوسرے کی طرف اشارہ فرماتے حتیٰ کہ غزوہ تبوک کا موقع آیا تو آپ ﷺ نے سخت گرمی میں اس جنگ کا ارادہ فرمایا اور طویل سفر کیا اور جنگلات کا سامنا کیا اور کثیر تعداد دشمن کا مقابلہ کیا اس لئے آپ نے مسلمانوں کو اس سے صاف مطلع کر دیا تاکہ وہ دشمن کی تیاری کے مطابق تیاری کر لیں' اور آپ نے ان کو اس طرف کی خبر دی جو آپ نے ارادہ کیا تھا یونس نے زہری سے کہا کہ مجھے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے کہا کہ کعب بن مالک کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جمعرات کے سوا سفر میں بہت کم نکلتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۰۶)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے باپ کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن نکلے اور آپ جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلنے کو پسند فرماتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۰۷)

عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَحَمَلْتُ عَلٰى بَكْرٍ فَهُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا فَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهٗ اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

صفوان بن یعلی نے اپنے باپ یعلی بن امیہ تیمی سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں تھا اور میں نے ایک نوجوان اونٹ سواری کے لئے دے دیا اور میرے خیال میں یہ میرا مضبوط تر عمل تھا اور میں نے ایک مزدور کرایہ پر لیا اور وہ ایک شخص سے لڑ پڑا ان میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا اور چبا ڈالنے والا یعلی تھا دوسرے نے جھٹکا دے کر اپنا ہاتھ اس کے منہ سے نکالا تو اس کے اگلے دو دانت نکال دیئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کا قصاص رائیگاں جانے دیا اور فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں ڈالے رکھتا کہ تو اس کو اونٹ کے گھاس کھانے کی طرح چباتا رہتا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۲۶)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو ہم رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لئے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۴۷)

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ایلہ کے بادشاہ نجف بن روبہ اور بعض کے نزدیک یوحنا بن روبہ اور مسلم کے نزدیک ابن علماء نے نبی اکرم ﷺ کو ایک سفید رنگ کا خچر بطور تحفہ دیا اور آپ نے اس کو ایک چادر عنایت فرمائی اور اس کے لئے اس کی حکومت برقرار رکھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۰۰)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ... جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا قیامت سے قبل چھ چیزیں شمار کر لو میرا ...

چلا جانا پھر بیت المقدس کی فتح پھر عام موت جو لوگوں میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیل جائے گی قعاص ایک بیماری سے جو سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے جس سے فی الفور موت واقع ہو جاتی ہے پھر افراط زر حتیٰ کہ اگر کسی شخص کو ۱۰۰ دینار دیا جائے گا تو وہ پھر بھی ناخوش رہے گا پھر ایک بہت بڑا فتنہ جو عرب میں ہر گھر میں پہنچے گا پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی' اور وہ عہد شکنی کر کے تم پر حملہ کریں گے اور وہ ۸۰ جھنڈے لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہونگے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۱۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَا يَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّطْرَحُوْا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهَرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّاَبِي الشُّمُوْسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں جب مقام حجر میں فروکش ہوئے تو لوگوں کو حکم دیا کہ اس کے کنویں سے پانی نہ پئیں اور نہ ہی مشکیں بھر کر رکھیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہم نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہے اور مشکیزوں میں بھر بھی لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو آٹا پھینکنے اور پانی کو بہا دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ سبرہ بن معبد اور ابی شموس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانے پھینک دینے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ جس نے بھی آٹا اس کنویں کے پانی سے گوندھا تھا اس کو پھینک دینے کا حکم دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث ۶۰۵)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بِطُوْلِهٖ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ عبداللہ بن مالک اور وہ حضرت کعب بن مالک کے نابینا ہونے کے بعد ان کی رہنمائی کرتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب وہ غزوۂ تبوک میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے اس واقعہ کو طویل بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ یحیٰ بن بکیر نے (''بطولہ'' کا لفظ عقیل بن خالد ایلی) کی حدیث میں ذکر کیا نہ کہ یونس بن یزید کی حدیث میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا بیعت عقبہ کی رات میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا۔

لیلۃ العقبہ کا بدل مجھے غزوۂ بدر میں حاضر ہونا پسند نہ تھا۔ اگرچہ غزوۂ بدر لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے زیادہ شہرت رکھتا ہے۔ کیونکہ بیعت عقبہ شروع اسلام میں تھی اور اس کے باعث اسلام پھیلا اور اسلام کے اسباب اور اس کی اساس مضبوط ہوئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۷۷)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا میں سوائے غزوۂ تبوک کے رسول ﷺ سے کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا اور میں غزوۂ بدر سے پیچھے رہا درانحالیکہ اس غزوہ سے پیچھے رہنا غزوۂ تبوک کے پیچھے رہنے کے متغایر ہے اور جو غزوۂ بدر سے پیچھے رہ گئے تھے ان پر عتاب نہیں کیا گیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کفار' قریش کے قافلہ کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان اور ان کے دشمنوں کے درمیان قبل از وقت ٹکراؤ کر دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۳۵)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ اِذْ هُمْ مَعَهٗ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِيْ اَرْسَلُوْنِيْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَّوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِيْنًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَيْعَةً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِيْ اَيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ فَلَمَّا اَتَيْتُهٗ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ اِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَّلَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَائَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لئے سواریاں طلب کروں۔ جب وہ آپ کے ساتھ جیش عسرہ اور یہ غزوۂ تبوک ہے اس میں تھے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ مجھے میرے ساتھیوں نے آپ کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے کہ آپ ان کو سواریاں عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا بخدا میں تمہیں سواریاں نہیں دوں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کے پاس اس وقت حاضر ہوا۔ درآنحالیکہ آپ غصہ میں تھے اور مجھے معلوم نہیں تھا میں نبی اکرم ﷺ کے منع کے باعث اور اس خوف سے بھی کہ نبی اکرم ﷺ کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں میں غم ناک واپس اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور ان کو جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے بتا دیا میں تھوڑا سا وقت ہی ٹھہرا تھا کہ اچانک حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو میں نے ندا کرتے ہوئے سنا۔ اے عبداللہ بن قیس میں نے ان کو جواب دیا۔ انہوں نے کہا آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں جب میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کا جوڑا، یہ اونٹوں کا جوڑا اچھا اونٹوں کے متعلق فرمایا لے جاؤ۔ یعنی هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ تین بار فرمایا آپ نے وہ اونٹ اسی وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ سواریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور کہو یہ سواریاں اللہ عزوجل نے یا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں دی ہیں۔ ان پر سواری کرو۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ سواریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ سواریاں عطا فرمائی ہیں۔ لیکن بخدا میں تم کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ تم میں سے ایک میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس چلے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا کلام سنا تھا تاکہ تمہیں گمان نہ رہے کہ میں نے تم سے وہ بات کی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمائی تھی۔ ساتھیوں نے کہا آپ ہمارے نزدیک سچے ہیں البتہ جو آپ پسند کرتے ہیں ہم وہی کریں گے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان میں سے چند آدمی لے کر چلے اور ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا کلام سنا تھا کہ آپ نے پہلے ان کو دینے سے انکار فرمایا تھا پھر ان کو عطا فرمایا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو وہی بات بیان کی جو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۱)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ

مصعب بن سعد اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے

گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے پسند نہیں کہ تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۲)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ عِنْدِيْ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلٰى فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ فَنَسِيْتُهٗ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ قَالَ عَطَاءٌ وَّحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَاَنَّهَا فِيْ فِيْ فَحْلٍ يَقْضَمُهَا

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے باپ یعلی بن امیہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا میں غزوہ عسرہ غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نکلا۔ صفوان نے کہا یعلی بن امیہ کہتے تھے اس غزوہ میں شمولیت میرے نزدیک میرا مضبوط عمل ہے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا صفوان نے کہا یعلی بن امیہ نے کہا میرا ایک مزدور تھا وہ کسی انسان مراد خود یعلی بن امیہ ہیں سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے یعلی بن امیہ نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا۔ عطاء نے کہا مجھے صفوان نے بتایا کہ ان دونوں میں سے کسی نے دوسرے کا ہاتھ چبایا لیکن اس کو بھول گیا۔ انہوں نے کہا جن کا ہاتھ چبایا گیا تھا اس نے ہاتھ چبانے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے دو ثنیہ یعنی نیچے اور اوپر والے دو دو دانت میں سے دو دانت نکل گئے۔ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہاتھ چبانے والے کے دو دانتوں کو رائیگاں قرار دیا یعنی اس کی دیت اور قصاص نہ دلوایا عطاء بن ابی رباح نے کہا میرا خیال ہے صفوان نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اسے چباتا رہے گویا کہ وہ اونٹ کے منہ میں ہے کہ وہ اسے چباتا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۳)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ لَّمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَّلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَّتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوْا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى أَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِيْ ذٰلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيْهِمْ أَحْزَنَنِيْ أَنِّيْ لَا أَرٰى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِيْ عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ هَمِّيْ وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُوْلُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَّاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَأْيٍ مِّنْ أَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّيْ لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَّكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهُ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ

تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰى اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَّلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيْ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى اِذَا جَائَنِيْ دَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَاْتُهَا وَهٰذَا اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهٗ

بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِيْنَ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِىْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِى الْحَقِىْ بِأَهْلِكِ فَتَكُوْنِىْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ فِىْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَّيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ وَّاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِىْ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِىْ بَعْضُ أَهْلِىْ لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِىْ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيْهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَّأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِىْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَّعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَّآذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِى الَّذِىْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِىْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَّاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِى النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّوْنِىْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِىْ وَهَنَّانِىْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِىْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِىْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ) قَالَ كَعْبٌ وَّكُنَّا تَخَلَّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا) وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک تشریح سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت کعب بن مالک نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں عبداللہ بن کعب ان کو پکڑ کر چلاتے پھراتے تھے۔ عبداللہ نے کہا میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں سوائے غزوۂ تبوک کے کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا اور سوائے غزوۂ بدر کے کہ میں غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے کسی کو جو غزوہ بدر سے پیچھے رہ گئے تھے۔ عتاب نہیں فرمایا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر میں صرف قریش کے قافلے کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو بلاتعین وقت ایک دوسرے کے مقابل کر دیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ العقبہ دوسرے سال جس میں ستر انصاری تھے میں بھی شریک تھا جس میں اسلام کی اعانت پر عہد و میثاق کیا تھا یعنی اسلام کی نصرت کی بیعت کی تھی اور مجھے اس کے عوض بدر کی حاضری زیادہ محبوب نہیں تھی اگرچہ غزوۂ بدر لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے زیادہ مشہور ہے اور میرا قصہ یہ ہے کہ جس وقت میں اس غزوۂ تبوک میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا اس وقت سے زیادہ قوی اور مالدار کبھی نہیں تھا۔ بخدا اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں۔ ہاں اس غزوۂ میں میرے پاس دو سواریاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو بحسب عادت

شریف اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرماتے یعنی ایسا لفظ ذکر کرتے جو دو معانی کا استعمال رکھتا ان میں سے ایک دوسرے سے قریب ہوتا تو ارادۂ قریب کا وہم ہوتا اور آپ بعید کا ارادہ فرماتے حتیٰ کہ غزوۂ تبوک ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں کیا اور لمبے سفر اور لمبی مسافت کے لئے نکلے اور کثیر جنگلات وسخن کا مقابلہ کرنا پڑا تو مسلمانوں پر دشمنوں کا حال ظاہر فرمایا تو یہ نہیں فرمایا تا کہ وہ ضروریات سفر اور جنگ کے سامان کی پوری تیاری کر لیں اور ان کو جدھر آپ جانا چاہتے تھے بتا دیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے مسلمان تھے کہ کوئی رجسٹر نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے۔ "کِتَابٌ حَافِظٌ" سے مراد "رجسٹر" ہے جس میں فوجیوں کے نام درج ہوتے ہیں حضرت کعب بن مالک نے کہا آپ کے ساتھ اتنے مسلمان تھے کہ کوئی شخص اگر چھپنا چاہے تو اس کا یہ گمان تھا وہ آپ سے چھپ جائے گا جب تک کہ اس کے بارے میں وحی نازل نہ ہو اس سے معلوم نہیں ہو سکے گا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ جنگ اس وقت لڑی جب پھل پک چکے تھے اور درختوں کے سائے اچھے لگ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنگ کی تیاری کی میں بھی صبح تیاری میں مشغول ہو گیا تا کہ ان کے ساتھ تیاری کروں پھر میں واپس لوٹ آیا اور میں نے کچھ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری پر قادر ہوں۔ جب چاہوں گا سامان کر لوں گا اس طرح دیر ہوتی گئی اور لوگوں کی جدوجہد تیز ہو گئی۔ تو ایک صبح رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام روانہ ہو گئے اور میں نے ابھی کچھ تیاری نہ کی میں نے دل میں کہا ایک یا دو دن کے بعد تیار ہو کر ان سے مل جاؤں گا۔ ان کے چلے جانے کے بعد میں صبح نکلا کہ تیاری کروں میں واپس لوٹا اور تیاری نہ کر سکا۔ پھر دوسری صبح کو بھی نکلا اور واپس آ گیا اور تیاری نہ کر سکا۔ میرا یہی حال رہا حتیٰ کہ مجاہدین بہت آگے بڑھ گئے اور غزوہ کا وقت گزر گیا۔ میں نے پھر قصد کیا کہ سفر کروں اور ان سے مل جاؤں کاش کہ میں ایسا کرتا لیکن میرے مقدر میں ایسا کرنا نہیں تھا اور جب رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد لوگوں میں چلنے پھرنے کے لئے باہر نکلتا تو یہ بات مجھے غم میں مبتلا کر دیتی کہ میں صرف اس شخص کو دیکھتا جس پر نفاق کا شبہ ہے یا وہ لوگ جن کو اللہ عزوجل نے معذور رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچ کر ہی مجھے یاد فرمایا۔ درآنحالیکہ آپ تبوک میں لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ کعب نے کیا کیا ہے۔ بنی سلمہ کے ایک شخص عبداللہ بن انیس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو اس کی دو چادروں اور کندھوں کی طرف دیکھنے نے روک رکھا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو برا سمجھتا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا جو تم نے کہا بہت برا ہے بخدا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس کے متعلق خیر ہی جانتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا اور میں جھوٹ یاد کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ کل کس بہانہ سے آپ کے غضب سے بچ سکوں گا۔ میں نے اس کے متعلق گھر کے ہر صاحب فکر سے مدد چاہی اور جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری قریب ہو گئی ہے تو میرے ذہن سے

باطل اور جھوٹ نکل گیا اور میں نے پہچان لیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غضب سے ہرگز جھوٹ بول کر نہیں بچ سکوں گا۔ تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ علی الصبح مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور آپ کی عادت شریف تھی جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں میں تشریف فرما ہوتے۔ جب آپ نے اس طرح کیا تو آپ کے پاس پیچھے رہ جانے والے حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے حضور عذر پیش کرنا شروع کر دیئے اور آپ کو قسمیں دیں اور وہ اَسی ۸۰ اور کچھ لوگ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ظاہری کلام قبول فرمالیا اور ان کی بیعت کی تجدید فرمائی اور ان کے لئے اللہ عزوجل کے حضور مغفرت کی درخواست کی اور ان کے باطن کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا۔ حضرت کعب نے کہا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں نے آپ کے حضور سلام عرض کیا تو آپ نے غضب آمیز تبسم فرمایا پھر آپ نے فرمایا آؤ میں چلتا ہوا آپ کے حضور پیش ہوا حتیٰ کہ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کس چیز نے تجھ کو غزوہ سے پیچھے رکھا۔ کیا تو نے اپنے لئے سواری نہیں خریدی تھی میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا اگر میں آپ کے سوا دنیا والوں میں سے کسی کے پاس بیٹھتا تو میرا خیال ہے کہ کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل جاتا۔ مجھے فصاحت و بلاغت اور موت کلام عطا کی گئی ہے۔ لیکن اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے اگر آج میں نے آپ سے جھوٹی بات کہی تو آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے تو قریب اللہ عزوجل آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا اگر میں نے آپ سے سچی بات کی تو آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے تو میں اللہ عزوجل سے اس بارے میں معافی کا امیدوار ہوں۔ بخدا میرا کوئی عذر نہیں۔ بخدا میں کبھی بھی قوی اور مالدار اس وقت سے زیادہ نہیں تھا جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب نے سچ بولا ہے اب تم اٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہارے حق میں کوئی فیصلہ فرمائے۔ میں اٹھ کر چلا گیا اور بنی سلمہ کے بھی کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ان لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو اور تو اس میں عاجز رہا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے حضور عذر نہ کرسکا جیسے پیچھے رہنے والوں نے عذر خواہی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا تیرے لئے استغفار کرنا تیرے گناہ کے لئے کافی ہوتا۔ بخدا وہ لوگ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلا دوں پھر میں نے ان سے کہا کیا میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے جس کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہو۔ لوگوں نے کہا دو شخص ہیں انہوں نے بھی تمہاری طرح کہا ہے۔ اور ان سے بھی وہی کہا گیا جو تجھے کہا گیا۔ میں نے کہا وہ دونوں شخص کون ہیں لوگوں نے کہا وہ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما ہیں اور انہوں نے مجھ سے دو نیک شخصوں کا ذکر کیا وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں کی اتباع ہے جب لوگوں نے مجھ سے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں آگے گزر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو غزوۂ تبوک میں آپ سے پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے صرف ہم تینوں کے ساتھ مسلمانوں کو کلام کرنے سے منع فرما دیا لہٰذا لوگوں

نے ہم سے اجتناب کیا اور بدل گئے گویا کہ وہ ہم کو جانتے ہی نہیں حتیٰ کہ میرے لئے زمین تک بدل گئی اور یہ زمین وہ نہیں جسے میں پہچان رہا ہوں۔ ہم اس حالت میں پچاس دن رہے۔ میرے دونوں ساتھی مرار بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ گریہ وزاری کرتے رہے اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر روتے رہے لیکن میں ان لوگوں کی نسبت جوان اور قوی تھا۔ میں گھر سے نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں پھرتا اور میرے ساتھ کوئی بھی کلام نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام عرض کرتا حالانکہ آپ نماز کے بعد مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو میں اپنے دل میں کہتا کیا میرے سلام کے جواب دینے کے لئے آپ کے ہونٹ مبارک حرکت میں آئے ہیں یا نہیں پھر میں آپ کے قریب ہو کر نماز پڑھتا اور اپنی نظر چھپا کر آپ کو دیکھتا جس وقت میں نماز میں متوجہ ہوتا آپ مجھ سے متوجہ ہوتے اور جب میں آپ کی طرف التفات کرتا آپ مجھ سے منہ پھیر لیتے حتیٰ کہ جب لوگوں کی روگردانی طویل ہوگئی تو میں چلا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی دیوار پر چڑھا اور وہ میرے چچا کے بیٹے تھے اور مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھے۔ میں نے ان کو سلام دیا لیکن انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابوقتادہ میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تو مجھے جانتا ہے کہ میں اللہ عزوجل سے اور اس کے رسول ﷺ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں تو وہ خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے وہی کلام دہرایا اور ان کو خدا کی قسم دے کر دریافت کیا وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر دوبارہ ان سے یہ بات دہرائی اور ان کو خدا کی قسم دے کر دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا اللہ عزوجل اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں واپس لوٹ آیا حتیٰ کہ باغ کی دیوار پر چڑھ کر باہر آ گیا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دفعہ میں مدینہ منورہ کے بازار میں چل رہا تھا کیا دیکھتا ہوں شام والے نبطیوں میں سے ایک نبطی جو مدینہ منورہ میں گندم فروخت کرنے آیا تھا کہہ رہا تھا کون ہے جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لئے میری رہنمائی کرے۔ لوگ اس کو اشارہ کرتے ہوئے بتا رہے تھے حتیٰ کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے غسان کے بادشاہ حارث بن ابی شمر کا مجھے خط دیا کیا دیکھتا ہوں اس میں یہ لکھا تھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نبی اکرم ﷺ نے تم پر بہت سختی کی ہے۔ اللہ عزوجل نے تمہیں ذلت و رسوائی کے مکان میں رہنے اور تمہاری حق تلفی کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ میں نے جب اس کو پڑھ لیا تو کہا یہ بھی میری آزمائش میں سے ہے۔ میں نے یہ خط تنور میں ڈال کر جلا دیا حتیٰ کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی عورت عمیرہ بنت جبیر سے الگ رہو میں نے کہا میں بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ قاصد نے کہا بیوی سے علیحدگی اختیار کرو اور اس کے قریب نہ جاؤ اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی وہی پیغام بھیجا جو مجھے فرمایا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے گھر چلی جاؤ اور ان کے پاس رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق

کوئی فیصلہ فرمائے۔کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہلال بن امیہ کی بیوی (خولہ بنت عاصم) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا شوہر بہت بوڑھا ہے۔اس کا کوئی خدمت کرنے والا نہیں کیا آپ ناپسند فرمائیں گے کہ میں اس کی خدمت کروں۔آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ تیرے قریب نہ جائے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی نے عرض کیا بخدا اس میں کوئی خواہش نہیں۔بخدا جب سے یہ معاملہ ہوا ہے وہ آج تک مسلسل رو رہا ہے۔ میرے اہل خانہ نے کہا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے متعلق اجازت لے لیتے جیسا کہ آپ نے حضرت ہلال بن امیہ کو اجازت دی ہے تو وہ بھی تیری خدمت کرتی۔میں نے کہا بخدا میں اپنی بیوی کے متعلق کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہیں کروں گا۔ مجھے معلوم نہیں جب میں بیوی کے متعلق اجازت طلب کروں گا تو رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں گے اور میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔میں اپنا کام خود کرلیا کروں گا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد میں دس دن اسی حال میں رہا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سے ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمایا پچاس دن پورے ہو گئے۔جب میں نے پچاسویں روز کی صبح کی نماز پڑھی میں اپنے گھر کی چھت پر اس حال میں بیٹھا ہوا تھا جس کا اللہ عزوجل نے ذکر فرمایا یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے "وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ" میں جان سے تنگ آ گیا اور زمین کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی۔ میں نے جبل سلع پر چڑھے ہوئے ایک بلند آواز سے پکارنے والے کی آواز سنی اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تمہیں بشارت ہو۔انہوں نے کہا میں سجدہ شکر میں گر گیا اور مجھے معلوم ہوا کشادگی آ گئی اور رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی نماز پڑھی تو ہماری توبہ کا عنداللہ قبول ہونے کا اعلان فرمایا۔لوگ آپ کی مجلس سے مجھے اور میرے دو ساتھیوں کو خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے اور میری طرف ایک شخص زبیر بن عوام گھوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور بنی اسلم کا ایک شخص حمزہ بن عمرو اسلمی دوڑتا ہوا آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور آواز دی تو آواز گھوڑے سے تیز ثابت ہوئی اور جب میرے پاس وہ شخص آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی کہ اس نے مجھے خوشخبری دی میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور خوشخبری دینے کے باعث اس کو پہنا دیئے۔بخدا میں اس وقت سوائے ان دو کپڑوں کے کسی چیز کا مالک نہیں تھا میں نے ابوقتادہ سے دو کپڑے مانگ کر پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں روانہ ہوا لوگوں نے فوج در فوج میرا استقبال کیا اور مجھے توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے رہے اور کہتے تمہیں مبارک ہو اللہ عزوجل نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔ کعب بن مالک نے کہا حتیٰ کہ میں مسجد شریف میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر دوڑتے ہوئے میری طرف آئے حتیٰ کہ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔بخدا مہاجرین میں سے سوائے ان کے میری طرف اٹھ کر کوئی نہ آیا اور میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں نے رسول اللہ

ﷺ کے حضور سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درآنحالیکہ کہ آپ کا چہرۂ پرنور سے چمک رہا تھا اے کعب یہ دن تجھے مبارک ہو۔ جب سے تیری ماں نے تجھے جنم دیا ہے اور دن گزرے ہیں یہ دن ان سب سے اچھا ہے۔ کعب بن مالک نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حضور کی بارگاہ بے کس پناہ کی طرف سے یا اللہ عزوجل کی طرف سے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی طرف اور رسول اللہ ﷺ جس وقت خوشی کی حالت میں ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ پرنور اتنا چمکدار اور روشن ہو جاتا گویا کہ وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم وقت سرور کو آپ کے چہرۂ اقدس کے روشن ہونے سے پہچان جاتے۔ جب میں حضور علیہ السلام کے سامنے بیٹھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری توبہ یعنی توبہ کا شکریہ ہے کہ میں اپنا مال اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حضور صدقہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اپنے لئے روک رکھتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ عزوجل نے مجھے صرف سچ بولنے کے عوض نجات عطا فرمائی۔ میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں میں سچ ہی بولوں گا۔ بخدا مسلمانوں میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل نے اس کو سچی بات کے بارے میں آزمائش میں ڈالا ہو جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا آج تک اور یہ سب سے اچھی آزمائش ہے جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ذکر کیا اس وقت سے آج تک قصداً جھوٹ نہیں بولا اور میں امید رکھتا ہوں جب تک میں زندہ رہوں گا اللہ عزوجل مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں۔ بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر موقوف رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کہ ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں اس کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (سورۂ توبہ ۱۱۷ تا ۱۱۹)

اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دینے کے بعد مجھ پر ہرگز کوئی انعام نہیں کیا جو میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے حضور سچ بولنے سے عظیم تر نعمت ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے جھوٹ نہیں بولا ورنہ میں ہلاک ہو جاتا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے کیونکہ اللہ عزوجل نے جب وحی نازل فرمائی تو ان جھوٹوں کے بارے میں اتنی سخت بات فرمائی جو کسی کے لئے نہیں فرمائی چنانچہ فرمایا یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ جب تم لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۔ تک بے شک اللہ فاسقوں سے راضی نہیں۔ کعب بن مالک

رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارا تینوں کا معاملہ منافقین سے الگ ہے جن کے قسم کھانے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کا عذر قبول فرما لیا تھا اور ان سے بیعت لے لی تھی اور ان کیلئے مغفرت کی دعا کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ موخر فرمایا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے اس امر میں فیصلہ فرمایا تو یہی ہے جو اللہ عزوجل نے فرمایا اور ان تینوں پر جو موقوف رکھے گئے۔ اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوہ میں جانے سے قصداً پیچھے رہ گئے تھے۔ اس سے مراد حضور اقدس ﷺ کا ہمارے معاملے کو موقوف رکھنا اور موخر کرنا ہے۔ بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے قسم کھائی اور عذر بیان کیا تو ان کا عذر اور حلف فوراً قبول فرما لیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۴)

عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَآءَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ جب قضائے حاجت سے واپس آئے تو میں کھڑا ہوا اور وضو کرانے کے لئے پانی ڈالنے لگا۔ عروہ نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ کہا تھا کہ یہ واقعہ غزوۂ تبوک میں پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرۂ اقدس دھویا پھر دونوں بازو دھونے لگے تو جبہ کی آستینیں تنگ تھیں تو ان کو جبہ کے نیچے سے باہر نکالا اور ان کو دھویا پھر آپ نے موزوں پر مسح فرمایا۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۷)

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

ابوحمید عبدالرحمن ساعدی سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک سے واپس آئے حتیٰ کہ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے آپ نے فرمایا یہ مدینہ منورہ طابہ ہے اور یہ جبل احد ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۵۸)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَاَجْمَعْتُ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهٗ اِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَاُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِيْ وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْاَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يَمُوتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يُصَلِّيْ وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَاَنْزَلَ اللهُ تَوْبَتَنَا عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْاٰخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِيْ شَاْنِيْ مَعْنِيَّةً فِيْ اَمْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ تِيْبَ عَلٰى كَعْبٍ قَالَتْ اَفَلَا اُرْسِلُ اِلَيْهِ فَاُبَشِّرُهٗ قَالَ اِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُوْنَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتّٰى اِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ اٰذَنَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا وَكَانَ اِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا عَنِ الْاَمْرِ الَّذِيْ قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اعْتَذَرُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ اللهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ وَاعْتَذَرُوْا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوْا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهٖ اَحَدٌ قَالَ اللهُ سُبْحَانَهٗ (يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ) الْاٰيَةَ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی عبداللہ بن کعب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا اور وہ ان تینوں میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول کی گئی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہے۔ سوائے دو غزوہ غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے حضور سچ کہنے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا۔ اور نبی کریم ﷺ ماہ رمضان المبارک میں چاشت کے وقت تشریف لائے آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ جو بھی سفر فرماتے اس سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے۔ آپ پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں نماز ادا فرماتے۔ نبی کریم ﷺ نے میرے اور میرے دونوں ساتھیوں سے لوگوں کی بات چیت کرنے سے منع فرما دیا۔ اور سوائے ہم تینوں کے کسی اور کے پیچھے رہنے والوں میں سے آپ نے کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا اور لوگوں نے ہم سے کلام کرنے میں اجتناب کیا۔ میں اسی حالت میں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا حتیٰ کہ معاملہ طول پکڑ گیا۔ اور مجھے کوئی چیز اس سے زیادہ غمزدہ نہیں کرتی تھی کہ میں فوت ہو جاؤں اور نبی کریم ﷺ میری نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں۔ یا خدانخواستہ نبی کریم ﷺ کا وصال مبارک ہو جائے اور میں لوگوں میں اس مقام میں ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے کلام نہ کرے اور نہ ہی میری نماز جنازہ پڑھے۔ تو اللہ عزوجل نے جب رات کی آخری تہائی باقی رہ گئی تو اپنے نبی کریم ﷺ پر ہماری قبولیت توبہ نازل فرمائی اور اس وقت نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میرے حال میں بہت مخلص اور میرے معاملہ میں بہت زیادہ اہتمام کرنے والی تھیں۔ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوگئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
کیا میں ان کے پاس کوئی آدمی نہ بھیجوں وہ اس کو توبہ قبول ہونے کی خوشخبری دے۔ آپ نے فرمایا: اس وقت لوگوں
کی تمہارے پاس بھیڑ ہوجائے گی اور باقی رات تمہاری نیند میں مانع ہوجائیں گے حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ نے نماز
فجر ادا فرمائی تو اللہ عزوجل کے حضور ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان فرمایا اور جب نبی کریم ﷺ خوش ہوتے تو آپ
کا چہرہ پرنور روشن ہوجاتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم تین وہ شخص تھے جو ایسے امر سے پیچھے رہ گئے تھے جو ان
لوگوں سے قبول کرلیا گیا تھا جنہوں نے آپ سے معذرت کی تھی۔ جس وقت اللہ عزوجل نے ہماری توبہ نازل فرمائی
پھر جب پیچھے رہ جانے والوں کا ذکر کیا گیا جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے جھوٹ بولا تھا اور جھوٹا عذر پیش کیا تھا ان
سب کو ایسے برے طریقے سے یاد کیا گیا جو کسی اور کو یاد نہیں کیا گیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ''تم سے بہانے بنائیں گے
جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہاری
خبر دے دی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ''تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو فرمانا
بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہاری خبر دے دی ہے اور اب اللہ و رسول ﷺ
تمہارے کام دیکھیں گے پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں بتادے گا جو تم
کرتے تھے۔'' (توبہ آیت ۹۴) (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۹۷)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ لَهُمُ الْحُمْلَانَ اِذْ
هُمْ مَعَهٗ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَةِ وَهِیَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِیْ اَرْسَلُوْنِیْ اِلَیْكَ لِتَحْمِلَهُمْ
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَّوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِیْنًا مِنْ مَنْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ عَلَیَّ
فَرَجَعْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَیْعَةً اِذْ
سَمِعْتُ بِلَالًا یُّنَادِیْ اَیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَدْعُوْكَ فَلَمَّا اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هٰذَیْنِ الْقَرِیْنَیْنِ وَهٰذَیْنِ الْقَرِیْنَیْنِ
وَهٰذَیْنِ الْقَرِیْنَیْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِیْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰی اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ فَارْكَبُوْهُنَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَانْطَلَقْتُ اِلٰی
اَصْحَابِیْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰی
یَنْطَلِقَ مَعِیْ بَعْضُكُمْ اِلٰی مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ سَاَلْتُهٗ لَكُمْ وَمَنْعَهٗ فِیْ
اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ اِعْطَائَهٗ اِیَّایَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا تَظُنُّوْا اَنِّیْ حَدَّثْتُكُمْ شَیْئًا لَمْ یَقُلْهُ فَقَالُوْا لِیْ وَاللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَنَا

لَمُصَدَّقٌ وَّلَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْمُوْسٰی بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰی اَتَوا الَّذِیْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَہٗ اِیَّاھُمْ ثُمَّ اِعْطَاءَھُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْھُمْ بِمَا حَدَّثَھُمْ بِہٖ اَبُوْمُوْسٰی سَوَآءً

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان کے لئے سواری کے جانور مانگوں، کیونکہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ''جیش عسرت'' یعنی ''غزوہ تبوک'' میں شریک ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی' اے اللہ کے نبی! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں اس لئے بھیجا ہے' تا کہ آپ انہیں سواری کے جانور عطا کر دیں' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہاری سواری کے لئے کچھ عطا نہیں کروں گا۔ میں جس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت غصے کی حالت میں تھے۔ لیکن مجھے پتہ نہیں تھا۔ میں غمگین ہو کر واپس آ گیا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے انکار کر دیا تھا اور مجھے یہ اندیشہ بھی تھا کہ آپ مجھ سے ناراض نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے جواب سے آگاہ کیا تھوڑی دیر کے بعد میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی وہ بلند آواز میں پکار رہے تھے اے عبداللہ بن قیس! ابوموسیٰ اشعری میں نے انہیں جواب دیا تو وہ بولے نبی اکرم ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں۔ تم وہاں جاؤ۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ جوڑا لو! یہ جوڑا لو! آپ نے چھ اونٹوں کے بارے میں یہ فرمایا جو آپ نے اسی وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے آپ نے فرمایا ان اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور انہیں کہنا اللہ تعالیٰ نے یا شاید یہ فرمایا اللہ کے رسول نے یہ تمہیں عطا کئے ہیں۔ تم ان پر سوار ہو جاؤ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں وہ اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور میں نے کہا' اللہ کے رسول نے تمہاری سواری کے لئے یہ جانور عطا کئے ہیں لیکن اللہ کی قسم! میں تم میں سے چند افراد کو کسی ایسے شخص کے پاس لے کر جاؤں گا جس نے پہلی مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کا جواب سنا تھا' جب میں نے آپ سے' تم لوگوں کے لئے اونٹ مانگے تھے تو آپ نے منع کر دیا تھا لیکن اس کے بعد پھر آپ نے یہ عطا کر بھی دیئے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے تمہیں کوئی ایسی بات بتائی ہے جو آپ نے ارشاد نہیں فرمائی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان لوگوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! تم ہمارے نزدیک سچے ہو لیکن تم جو چاہتے ہو ہم بھی وہ کر لیں گے۔

پھر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند افراد کے ہمراہ ان لوگوں کے پاس گئے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا پہلا جواب اور انکار سنا تھا اور پھر اس کے بعد سواری کے جانور عطا کر بھی دیئے تھے' ان لوگوں نے بھی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو وہی بات بتائی جو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتائی تھی۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الایمان حدیث ۴۱۵۱)

عَنْ صَفْوَانِ بْنِ یَعْلٰی بْنِ اُمَیَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ

قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ

صفوان، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اس غزوے میں شرکت ہی۔ میرے نزدیک میرا سب سے بہتر عمل تھی حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ایک ملازم کا کسی شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ راوی کہتے ہیں صفوان نے مجھے بتایا بھی تھا کہ دونوں میں سے کس نے کس کے ہاتھ پر کاٹا تھا؟ لیکن وہ مجھے اب یاد نہیں جس شخص کے ہاتھ پر کاٹا گیا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے دانتوں کی دیت کو ساقط قرار دیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الایمان حدیث ۴۲۵۹)

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَقْبَلْتُ، وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلَا مَنْ يَحْمِلُ رَجُلًا لَهُ سَهْمُهُ؟ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عَقَبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ تَعَالَى. قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا، فَأَصَابَنِي قَلَائِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ: مَا أَرَى قَلَائِصَكَ إِلَّا كِرَامًا. قَالَ: إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ. قَالَ: خُذْ قَلَائِصَكَ يَا ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اعلان کروایا، تو میں اپنے گھر گیا میں واپس آیا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا پہلا قافلہ روانہ ہو چکا تھا، میں مدینہ منورہ میں گھوم پھر کر یہ اعلان کرنے لگا: کوئی ہے جو ایک شخص کو یعنی مجھے اپنے ساتھ سواری پر سوار کر لے، تو اس کے بدلے میں مال غنیمت کے حصے میں سے اسے بھی حصہ ملے گا، تو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص نے کہا: اس کی غنیمت کا حصہ ہمارا ہو گا اور ہم اسے اس کی باری پر اسے سوار کریں گے اور وہ کھانا بھی ہمارے ساتھ کھائے گا، میں نے کہا: ٹھیک ہے، اس نے کہا: تو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے چل پڑو، راوی کہتے ہیں: تو میں ایک بہترین ساتھی کے ساتھ روانہ ہو گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال غنیمت عطا کیا جس میں مجھے کچھ اونٹنیاں ملیں، میں ان اونٹنیوں کو لے کر اپنے ساتھی کے پاس آیا، وہ اس وقت اپنے اونٹ کے پالان کے پیچھے والے حصے پر بیٹھا ہوا تھا، اس

نے کہا: تم انہیں چلاؤ، تاکہ میں پیچھے کی طرف سے انہیں دیکھوں، پھر اس نے کہا: تم انہیں چلاؤ، تاکہ میں انہیں آگے کی طرف سے دیکھوں، پھر وہ بولا: تمہاری اونٹنیاں بڑی بہترین ہیں، میں نے کہا: یہ مال غنیمت میں سے آپ کا وہ حصہ ہے، جس کے بارے میں، میں نے آپ کے ساتھ طے کیا تھا، تو اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! اپنی اونٹنیاں لے جاؤ، ہم نے تمہارے دوسرے حصے کو مراد لیا تھا، یعنی اجر و ثواب مراد لیا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۷۶)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ، فَلَقِيتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو کچھ لوگ آپ ﷺ کے استقبال کے لیے آئے، دوسرے بچوں کے ساتھ، میں بھی آپ ﷺ سے ملا، ہم نے ثنیہ الوداع پر آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۷۹)

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ تَحْتَ دَوْمَةٍ، فَأَقَامَ ثَلَاثًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَإِنَّ جُهَيْنَةَ لَحِقُوهُ بِالرَّحْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ ذِي الْمَرْوَةِ؟ فَقَالُوا: بَنُو رِفَاعَةَ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَقَالَ: قَدْ أَقْطَعْتُهَا لِبَنِي رِفَاعَةَ فَاقْتَسَمُوهَا فَمِنْهُمْ مَنْ بَاعَ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْسَكَ فَعَمِلَ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَاهُ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِي بِبَعْضِهِ، وَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ كُلِّهِ

عبدالعزیز نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑے درخت کے نیچے مسجد کی جگہ پر پڑاؤ کیا، آپ نے وہاں تین دن قیام کیا، پھر آپ تبوک کی طرف روانہ ہو گئے، جہینہ قبیلے کے لوگ کھلے میدان میں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا: ذی مروہ کے رہنے والے لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جہینہ قبیلے کی ایک شاخ بنو رفاعہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہ زمین بنو رفاعہ کو جاگیر کے طور پر دیتا ہوں، ان لوگوں نے وہ زمین تقسیم کر لی، کچھ لوگوں نے زمین فروخت کر دی اور کچھ لوگوں نے اسے اپنے پاس رکھا اور خود کام کاج کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان کے والد عبدالعزیز سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے مجھے اس روایت کا کچھ حصہ بیان کیا، انہوں نے پوری روایت بیان نہیں کی۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۶۸)

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ فَلَمَّا أَتَى وَادِي

الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا فَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ. فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَيْنَا تَبُوكَ فَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدَةً وَكَتَبَ لَهُ يَعْنِي بِبَحْرِهِ، قَالَ: فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى، قَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ كَانَ فِي حَدِيقَتِكِ؟ قَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی، جب نبی اکرم ﷺ وادی قریٰ میں تشریف لائے، تو وہاں ایک خاتون اپنے باغ میں موجود تھی، نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم اس کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ، نبی اکرم ﷺ نے اس کا اندازہ لگایا کہ اس کی پیداوار دس وسق ہوگی، نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: اس کی جو پیداوار ہوگی، تم اسے شمار کر لینا، پھر ہم تبوک آ گئے، وہاں ایلہ کے حکمران نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر تحفے کے طور پر پیش کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک چادر پہننے کے لیے دی اور اس کے لیے یہ تحریر لکھ دی کہ اس کا علاقہ اس کے پاس رہے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم واپس آ رہے تھے تو ہم وادی قریٰ میں پہنچے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ تمہارے باغ کی پیداوار کتنی ہوئی؟ اس نے عرض کی: دس وسق' یہ نبی اکرم ﷺ کے اندازے کے مطابق تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں' تو جو شخص میرے ساتھ جانا چاہتا ہے' وہ جلدی کرے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج الامارت حدیث ۳۰۷۹)

عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک' ایک مرتبہ وضو کیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۴۱۲)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي السَّفَرِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے دوران سفر کے دوران ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۰۷۰)

غزوہ بنی قینقاع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ یَّجِدْ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو ابھی تک یہودی مدینہ میں ہیں ان کے پاس چلو کیونکہ بنی قینقاع' قریظہ' اور نضیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے قبل جلا وطن کر دیئے گئے تھے ہم ان کی طرف نکلے حتیٰ کہ ہم بیت المدراس جہاں وہ اپنی کتابوں کا درس دیتے تھے پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اسلام لے آؤ سلامتی میں رہو گے' انہوں نے آپ کے قول "اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا" کے جواب میں کہا آپ نے یہ مکرر کیوں کہا ہے تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے' پس جو شخص تم سے ایسا مال پائے جس کو وہ لے کر نہ جاسکتا ہو تو وہ اس کو فروخت کر دے ورنہ یقین کر لو زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۰۵)

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ مَالِیْ نِصْفَیْنِ وَلِیْ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَیْكَ فَسَمِّهَا لِیْ اُطَلِّقْهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اَیْنَ سُوْقُکُمْ فَدَلُّوْهُ عَلٰی سُوْقِ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ اِلَّا وَمَعَهٗ فَضْلٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَآءَ یَوْمًا وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْیَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ کَمْ سُقْتَ اِلَیْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِیْمُ

ابراہم بن سعد نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ان کے دادا ابراہیم بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ سعد بن ربیع ۔ نے ۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا میں انصار میں سے بہت مال دار ہوں میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں ایک حصہ تمہارا اور ایک میرا اور میری دو بیویاں ہیں دیکھو تجھے ان میں سے کونسی پسند ہے اس کا نام بتادیجئے۔ میں اس کو طلاق دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر

لو۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا اللہ عزوجل تمہارے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔ تمہارا بازار کہاں ہے۔ سعد بن ربیع نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتادیا جب حضرت عبدالرحمن بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس کچھ پنیر اور گھی تھا۔ پھر حضرت عبدالرحمن متواتر علی الصبح بازار جاتے۔ پھر ایک دن حضرت عبدالرحمن بازار سے واپس آئے تو ان پر زردی کا کچھ نشان تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ زرد رنگ کے نشان کیا ہیں۔ انہوں نے عرض کیا میں نے نکاح کرلیا ہے اس کا نام سعلہ بنت عاصم بن عدی انصاریہ ہے آپ نے فرمایا کتنا مہر دیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گٹھلی بھر سونا یا گٹھلی بھر سونے کا وزن اس میں ابراہیم بن سعد کا شک ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۷۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلٰى بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ ان دو قبیلوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تو آپ نے بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور بنی قریظہ کو ان پر احسان کرتے ہوئے اپنے گھروں میں رہنے دیا۔ جب بنی قریظہ نے نبی اکرم ﷺ سے لڑائی کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کردیا اور خمس نکالنے کے بعد ان کی عورتوں، بچوں اور مالوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا مگر ان میں بعض جو نبی اکرم ﷺ سے لاحق ہوگئے تھے تو آپ نے ان کو امن دیا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوگئے اور بنی قینقاع کے جتنے لوگ مدینہ میں تھے ان کو جلاوطن کردیا اور وہ حضرت عبداللہ بن سلام کا قبیلہ ہیں اور بنی حارثہ کے یہودی اور مدینہ منورہ کے تمام یہودی جلاوطن کردیئے گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۰۷)

غزوہ بنو نضیر

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی نضیر کے اموال ایسے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر جنگ کئے مرحمت فرمادیئے اس کے حصول کے لئے مسلمانوں نے گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ ہی اونٹ اور وہ

خالص سیدنا جناب رسول ﷺ کے لئے تھے آپ ﷺ اس مال سے اپنے گھر والوں کو ایک سال کا خرچہ عطا فرماتے پھر جو باقی بچ رہتا اس کو گھوڑوں اور ہتھیاروں کے جمع کرنے میں اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری میں صرف کرتے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۶۵)

عَنْ مَّالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِّنْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ اَهْلِيْ حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا رَسُوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيْرٍ لَّيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالُ اِنَّهٗ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ وَّقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ اَمَرْتَ بِهٖ غَيْرِيْ قَالَ اقْبِضْهُ اَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَهٗ اَتَاهُ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَّسْتَاْذِنُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَاُ يَسِيْرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّالِ بَنِي النَّضِيْرِ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَاَصْحَابُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ عُمَرُ تَاَدَكُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُّرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ (وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (قَدِيْرٌ) فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهٗ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيَّ اَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِي اَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيهَا اَبُو بَكْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ اِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْاَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ وَجَاءَنِي هٰذَا يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَاَتِهِ مِنْ اَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي اَنْ اَدْفَعَهُ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلَى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا اَبُو بَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا فَاَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاِنِّي اَكْفِيكُمَاهَا

مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کی ابن شہاب نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے مجھ مذکورہ تحت حدیث کا ذکر کیا تو میں روانہ ہوا اور حضرت مالک بن اوس کے پاس آیا اور اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک وقت میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ سورج بلند ہو گیا تھا صاحب العین نے کہا زوال سے کچھ پہلے تو اچانک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قاصد بقول بعض یرفاٗ میرے پاس آیا اور کہا تجھے امیر المومنین رضی اللہ عنہ بلا رہے ہیں میں اس کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھجور کی شاخوں سے باریک بنی ہوئی چارپائی پر جلوہ افروز ہیں جس پر بچھونا نہیں تھا۔ اور چمڑے کے تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مالک بن اوس تیری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو تھوڑا سا عطیہ بلا اندازہ دینے کا حکم دیا ہے اس کو اپنے قبضہ میں کر لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو مالک بن اوس نے کہا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین اگر آپ میرے علاوہ کسی دوسرے کو حکم دیتے تو بہتر تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے خدا کے بندے اس کو اپنے قبضہ میں کر لو' میں ان کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ اس دوران ان کا دربان یرفا آ گیا اور اس نے کہا کیا حضرت عثمان' عبدالرحمن بن عوف زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص کو آپ اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ اندر آئے' انہوں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے پھر آپ کا دربان یرفا تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد آیا اور کہا کیا آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی

اجازت دیتے ہیں آپ نے کہا ہاں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی ان دونوں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین میرے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کیجئے درانحالیکہ کہ ان دونوں کا اس مال میں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے اموال اپنے رسول ﷺ کو بطور فیے عطا فرمائے تھے جھگڑا تھا تو ایک جماعت نے کہا وہ حضرت عثمان اور آپ کے ساتھی تھے اے امیر المؤمنین ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ایک کو دوسرے سے آرام میں کر دیجئے یعنی جھگڑا وغیرہ نہ کریں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا سا صبر کرو، نرمی اختیار کرو میں تمہیں اللہ کی قسم دلا کر با آواز بلند پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا انبیائے کرام کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے ان کی مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ تھی جماعت نے کہا یقیناً یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دلا کر دریافت کرتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے ان دونوں نے کہا یقیناً آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس کے متعلق بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس فئی میں ایسی چیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا یعنی فئی میں جو فئی آپ کے علاوہ کسی نبی کو عطا نہیں کی کیونکہ ساری فئی آپ کے لئے ہی مخصوص ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ حشر آیت ٦) لہٰذا یہ مال فئی خالصتاً رسول اکرم ﷺ کے لئے تھا اللہ کی قسم تمہارے سوا یہ مال جمع نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے علاوہ اپنی ذات کریمہ کو مخصوص کیا بالیقین آپ نے تم کو وہ مال دیا اور تم پر خرچ کر دیا ان میں سے صرف یہ مال باقی رہا ہے، رسول اللہ ﷺ اس مال سے اپنے اہل و اولاد پر سال بھر خرچ کرتے تھے اور جو باقی بچتا تھا وہ گھوڑے اور ہتھیار خریدنے اور مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کر دیتے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں اس پر عمل کیا میں تمہیں خدا کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کیا تم کو یہ معلوم ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کیا تم کو یہ معلوم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان اموال کو اپنے قبضہ میں لیا اور انہوں نے ان میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کے تابع تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وفات دی اور میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جانشین ہوا اور اپنی مدت خلافت کے دو سال اس میں وہ عمل کرتا رہا جو

رسول اللہ ﷺ عمل کرتے رہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کیا' اللہ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا' نیکوکار' ہدایت یافتہ اور حق کہ تابع ہوں پھر تم میرے پاس آ کر مجھ سے گفتگو کر رہے ہو تمہارا مقصد اور بات ایک ہے' تم میرے پاس آئے ہو اور اپنے بھائی کا حصہ مجھ سے مانگتے ہو اور حضرت علی میرے پاس آئے ہیں وہ اپنے خسر کے مال سے ان کا حصہ مانگ رہے ہیں میں نے تم دونوں سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے پھر جب مجھے خیال آیا کہ وہ مال تجھے دوں تو میں نے کہا اگر تم چاہتے تو میں اس شرط پر تمہارے حوالے کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان دو کہ تم دونوں ان پر عمل کرو گے جو اس میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور میں نے ابتدائے خلافت سے آج تک کیا ہے' تم دونوں نے کہا اس شرط کے ساتھ ہمارے حوالہ کر دو میں نے ان اموال کو تمہارے حوالہ کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا میں تم کو اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کیا میں نے ان اموال کو ان دونوں کو اس شرط پر حوالہ کر دیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دلا کر دریافت کرتا ہوں کیا میں نے اس شرط پر تم دونوں کے حوالہ کر دیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم مجھ سے اس کے خلاف فیصلہ طلب کرتے ہو پس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے اذن سے آسمان و زمین قائم ہیں میں اس کے علاوہ ان میں اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا اگر تم ان کے انتظام سے عاجز ہو تو ان اموال کو میرے حوالہ کر دو میں تمہاری طرف سے ان اموال کے انتظام کے لئے کافی ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۴۷)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ کُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ اَرْضِ الزُّبَیْرِ الَّتِیْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِیْ وَهِیَ مِنِّیْ عَلٰی ثُلُثَیْ فَرْسَخٍ وَّقَالَ اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ اَرْضًا مِّنْ اَمْوَالِ بَنِی النَّضِیْرِ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اس زمین سے جو انہیں رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی تھی کھجوروں کی گٹھلیاں اپنے سر پر اٹھا کر لایا کرتی تھی اور یہ زمین میرے گھر سے دو تہائی فرسخ یعنی دو میل دور تھی' اور بطریق ابوضمرہ انس بن عیاص عن ہشام عن ابیہ سے جو روایت ہے اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بنی نضیر کے اموال میں سے کچھ زمین جاگیر دی تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۹۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتِ النَّضِیْرُ وَقُرَیْظَةُ فَاَجْلٰی بَنِی النَّضِیْرِ وَاَقَرَّ قُرَیْظَةَ وَمَنَّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی حَارَبَتْ قُرَیْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا

بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّيَهُوْدَبَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ ان دو قبیلوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تو آپ نے بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور بنی قریظہ کو ان پر احسان کرتے ہوئے اپنے گھروں میں رہنے دیا۔ جب بنی قریظہ نے نبی اکرم ﷺ سے لڑائی کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور خمس نکالنے کے بعد ان کی عورتوں، بچوں اور مالوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا مگر ان میں بعض جو نبی اکرم ﷺ سے لاحق ہو گئے تھے تو آپ نے ان کو امن دیا اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گئے اور بنی قینقاع کے جتنے لوگ مدینہ میں تھے ان کو جلاوطن کر دیا اور وہ حضرت عبداللہ بن سلام کا قبیلہ ہیں اور بنی حارثہ کے یہودی اور مدینہ منورہ کے تمام یہودی جلاوطن کر دیئے گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۰۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کیلئے کھجور کے چند درخت بطور تحفہ کر دیئے تھے حتیٰ کہ آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کیا اس کے بعد ان لوگوں کے تحفے آپ نے واپس کر دیئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۰۹)

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ اِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَّسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيْلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ (وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ) اِلٰى قَوْلِهٖ (قَدِيْرٌ) فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَاَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ اَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِي اَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيعٌ فَجِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي اَنْ اَدْفَعَهُ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُنْذُ وَلِيتُ وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهُ اِلَيْكُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ اَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ يَسْاَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرَتْهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

مالک بن اوس بن حدثان نصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اچانک آپ کا دربان یرفا آپ کے پاس آیا اور عرض کیا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عثمان' عبدالرحمن' زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ان کو اندر لے آ' تھوڑی دیر کے بعد

پھر یرفا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا حضرت عباس اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جب وہ اندر آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ فرمایئے کیونکہ ان دونوں کے مابین جھگڑا ہوا تھا اور وہ دونوں اس مال میں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے اموال اپنے رسول ﷺ کو بطور فئی دیئے تھے جھگڑ رہے تھے اور حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی تو اس وفد نے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہما ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیجیے تاکہ ان میں ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو صبر کرو میں نے تم کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھتا ہے جس کے اذن سے آسمان وزمین قائم ہے کیا تمہیں معلوم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ہمارا ترکہ صدقہ ہے اس سے مراد آپ کی ذات کریم تھی۔ انہوں نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا ان دونوں نے کہا جی ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اس معاملہ کے متعلق بیان کرتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس فئی میں کسی چیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا جو آپ کے سوا کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول ان سے تو تم نے ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ' ہاں اللہ عزوجل اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۂ حشر آیت ۶) اور یہ خالصتاً رسول اللہ ﷺ کیلئے ہو گیا پھر اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے تمہارے سوا یہ مال جمع نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے علاوہ اپنی ذات کریمہ کو مخصوص کیا۔ آپ نے وہ مال تم کو دیا اور تم میں تقسیم کیا حتیٰ کہ اس میں سے یہ مال باقی بچا اور رسول اللہ ﷺ اس مال سے اپنی ازواج مطہرات پر سال بھر خرچ کرتے تھے پھر جو ان کے خرچہ سے باقی بچ جاتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنی حیات طیبہ میں یہی معمول رہا پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوں تو انہوں نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق جیسا کہتے تھے تمہیں یاد ہے کہ وہ صادق اور راشد نہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس عمل میں سچے نیکوکار حق کی راہ پر چلنے والے اور تابع حق تھے پھر اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وفات دی اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نائب ہوں اور اپنی خلافت کے دو سال سے میں نے وہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور میں نے اس میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے

میں اس عمل میں سچا بھلائی کرنے والا حق کی راہ پر چلنے والا اور تابع حق ہوں پھر تم دونوں میرے پاس آئے تم دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ پھر اے عباس تم میرے پاس آئے شاید پہلے دونوں متفق ہو کر آئے ہوں اور بعد میں حضرت عباس تنہا آئے ہوں اور جب میرے لئے ظاہر ہوا کہ میں اس کو تم دونوں کے حوالے کر دوں تو میں نے کہا اگر تم دونوں چاہتے ہو تو میں اس کو اس شرط پر تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں کہ تم پر اللہ عزوجل کا پکا وعدہ ہے کہ تم اس سال وہی عمل کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جب سے میں ان کا نائب بنا ہوں میں نے عمل کیا ہے اگر تم ایسا نہ کرو گے تو میرے ساتھ اس کے متعلق بات چیت نہ کرو پس تم دونوں نے کہا اس شرط پر یہ مال ہمارے سپرد کرو تو میں نے اس مال کو تمہارے سپرد کر دیا اب کیا تم مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم جس کے اذن سے زمین و آسمان قائم ہیں میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا اگر تم دونوں اس میں عمل کرنے سے عاجز آ گئے ہو تو وہ مال مجھے واپس کر دو کہ اس کا انتظام کرنے کیلئے میں کافی ہوں۔ امام زہری نے کہا میں نے یہ حدیث حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا حضرت مالک بن اوس نے سچ کہا ہے۔ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنی نضیر سے بطور فئی عطا فرمایا تھا اس سے آٹھواں حصہ طلب کرنے کیلئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا تو میں نے ان کو اس سے منع کر دیا اور ان سے کہا کیا تم اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے ہمارا کوئی وارث نہیں اور جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے اس سے وہ اپنی ذات کریم مراد لیتے تھے صرف محمد ﷺ کی آل ہی اس مال سے کھائے گی۔ میری یہ بات بتانے پر نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے معاملہ سے رک گئیں۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ صدقات حضرت علی المرتضیٰ کے قبضہ میں تھے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس پر قابض نہ ہونے دیا پھر حضرت حسن بن علی پھر حسین بن علی کے قبضہ میں رہے پھر علی بن حسین اور حسن بن حسن باری باری اس پر قابض رہے پھر زید بن حسن کے قبضہ میں رہے یہ درحقیقت رسول اللہ ﷺ کے صدقات میں رہے اور یہ حضرات مالکانہ تصرف نہ کرتے تھے یعنی بحیثیت متولی رہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۱۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ الَّذِيْ كَانُوْا اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ تَقُوْلُ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيْكَهُمْ وَقَدْ اَعْطَانِيْهَا اَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكِ كَذَا وَتَقُوْلُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتّٰى اَعْطَاهَا حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ كَمَا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کیلئے کھجوریں نذر کیا کرتے تھے حتی کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر فتح ہو گئے۔ تو وہ کھجوریں آپ نے واپس کر دیں تو میرے گھر والوں نے مجھے حکم دیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں جاؤں اور وہ کھجوریں جو انہوں نے آپ کو دی تھیں ان کا سوال کروں یا بعض کا جو انہوں نے آپ کو عطا کی تھیں اور نبی اکرم ﷺ نے وہ کھجوریں ام ایمن جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا اس کا نام برکہ ہے کو دے دی تھیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ام ایمن سے کھجوریں طلب کیں تو ام ایمن آئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال لیا درانحالیکہ وہ کہہ رہی تھیں اس سے باز آ جاؤ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ کھجوریں تمہیں ہرگز نہیں دیں گے حالانکہ وہ آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمائی ہیں انہوں نے کھجوریں واپس کرنے سے اس لئے انکار کیا کہ ان کے خیال میں آپ ﷺ نے انہیں ہمیشہ کیلئے عطا فرما دی ہیں اور میں اس کی مالک ہوں یا جیسا کہ ام ایمن نے کہا یا نبی اکرم ﷺ ان سے فرماتے تھے تجھے اتنی کھجوریں دیتے ہیں ام ایمن کہتیں ہرگز یہ قدر جو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ذکر کیا قبول نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم حتی کہ آپ ﷺ نے ام ایمن کو دس گناہ زیادہ عطا فرمایا یا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۵)

عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَّمَا بَقِيَ يَجْعَلُهٗ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال اپنے رسول کو بطور فیئ عطا کئے۔ مسلمانوں نے اس کیلئے اونٹ یا گھوڑے نہیں دوڑائے۔ یہ اموال بطور خاص نبی اکرم ﷺ کے تصرف میں تھے۔ آپ ان میں سے اہل خانہ کا سالانہ خرچ ادا کیا کرتے تھے اور بقیہ مال سے جہاد کیلئے سواریاں اور اسلحہ خریدتے تھے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۶۰)

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا اِلٰى رُمَالِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالُ اِنَّهٗ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَاُ فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ

كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِىْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِىْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ (مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ) مَا اَدْرِىْ هَلْ قَرَاَ الْاٰيَةَ الَّتِىْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِى النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِىَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِىَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِىْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّىَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِىُّ اَبِىْ بَكْرٍ فَرَاَيْتُمَانِىْ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّىْ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِىْ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَّاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِالَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِىْ لِاَقْضِىَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِىْ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَىَّ

حضرت اوس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا: میں ان کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا' جب دن چڑھ چکا تھا۔ میں نے انہیں اپنے گھر میں' تخت پر' چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اے مالک! تمہارے قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ جلدی میں آئے تو میں نے انہیں کچھ دینے کا حکم جاری کیا' تم وہ مال لو اوران کے درمیان تقسیم کردو۔ اوس کہتے ہیں' میں نے عرض کی اگر آپ یہ حکم میری بجائے کسی اور کو دیں تو یہ مناسب ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے! اے مالک! یہ لے لو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خادم ''یرفا'' اندر آیا اور عرض کی' امیر المومنین! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے ٹھیک ہے! آپ نے انہیں

اندر آنے کی اجازت دی۔ وہ حضرات اندر تشریف لے آئے۔ خادم پھر آیا اور عرض کی' حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے ٹھیک ہے! آپ نے ان دونوں کو بھی اجازت دی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے' اے امیر المؤمنین! آپ میرے اور اس جھوٹے' گنہگار' عہد شکن اور خیانت کرنے والے کے درمیان فیصلہ کیجئے۔ بقیہ حاضرین نے بھی درخواست کی۔ جی ہاں! امیر المؤمنین! آپ ان کے درمیان فیصلہ کر کے انہیں آرام پہنچائیں' مالک بن اوس کہتے ہیں مجھے یوں لگا جیسے وہ سب حضرات اسی مقصد کیلئے آئے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے' میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں' کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو چھوڑ کر جائیں۔ وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حاضرین بولے' جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے۔ میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں' کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ دونوں حضرات نے جواب دیا' جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے' بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جو ان کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا' جن بستیوں کے اموال اللہ تعالیٰ نے بطور فئے اپنے رسول کو عطا کیے وہ اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہیں اوس بن مالک کہتے ہیں) مجھے اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پہلے والی آیت پڑھی تھی یا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کے اموال آپ کے درمیان تقسیم کیے تھے۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں اپنی ذات کو آپ حضرات پر ترجیح نہیں دی اور نہ ہی آپ کو چھوڑ کر انہیں صرف اپنے لئے مخصوص کیا' یہاں تک کہ اس مال میں سے آپ سالانہ خرچ لیا کرتے تھے اور بقیہ مال کو بیت المال میں جمع کروا دیتے تھے۔ میں آپ حضرات کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ جس کے اذن کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ حضرات اس بات سے واقف ہیں؟ سب نے کہا: جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح قسم لی۔ جیسے دیگر حضرات سے لی تھی اور دریافت کیا' کیا آپ دونوں اس بات سے واقف ہیں؟ دونوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ بنے تو آپ دونوں میراث کا مطالبہ لے کر ان کے پاس آئے عباس! آپ نے اپنے بھتیجے کی میراث کا مطالبہ کیا اور انہوں علی نے اپنی اہلیہ کے والد کی میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے' ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ کر جائیں' وہ صدقہ ہوتا ہے تو آپ دونوں کے خیال میں اس وقت ابوبکر جھوٹے' گنہگار' عہد شکن اور خیانت کرنے والے تھے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے' نیک' ہدایت یافتہ اور حق کے پیروکار تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نائب میں بنا' آپ دونوں مجھے جھوٹا' گنہگار' عہد شکن اور خیانت کرنے والا سمجھتے ہیں لیکن اللہ جانتا ہے کہ میں سچا' نیک' ہدایت یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں' ان اموال کا نگران میں بن گیا۔ پھر آپ اور یہ میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی رائے ایک تھی آپ دونوں نے کہا وہ اموال ہمارے سپرد کر دیں تو میں نے یہ جواب دیا کہ یہ اموال آپ کے سپرد کر دیتا ہوں لیکن آپ یہ عہد کریں کہ آپ ان میں اسی طرح تصرف کریں گے جیسے نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے اور آپ دونوں نے اس شرط پر انہیں حاصل کر لیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' کیا ایسا ہی ہے؟ دونوں نے اعتراف کیا' جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے' اب آپ میرے پاس آئے ہیں' میں آپ دونوں کے درمیان فیصلہ کروں' نہیں! اللہ کی قسم! اب میں آپ کے درمیان قیامت تک کوئی فیصلہ نہیں کروں گا' اگر آپ دونوں اس کا انتظام سنبھال نہیں سکتے تو یہ مجھے واپس کر دیں۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۶۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُوْدَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِى النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِى قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّيَهُوْدَ بَنِى حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تو نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا اور بنو قریظہ کو رہنے دیا اور ان پر احسان کیا' یہاں تک کہ بنو قریظہ نے اس کے بعد' آپ کے ساتھ جنگ کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں' بچوں اور اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ البتہ ان میں سے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے تو آپ نے انہیں امان دی پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا' یہ سب بنو قینقاع سے تعلق رکھتے تھے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی نبی اکرم ﷺ نے بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے یہودیوں' بلکہ مدینہ منورہ میں موجود ہر یہودی کو جلاوطن کر دیا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۷)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا وَّقَالَ حَامِدٌ وَّابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهٖ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَّاِنَّ اَهْلِىْ اَمَرُوْنِىْ اَنْ اٰتِىَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ مَا كَانَ اَهْلُهٗ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهٗ

وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيهِنَّ فَجَائَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ وَقَالَتْ وَاللهِ لَا اُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَ كَذَا وَتَقُوْلُ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنی زمین کے درخت نبی اکرم ﷺ کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کا علاقہ فتح ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ سب کچھ واپس کرنا شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میرے گھر والوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں اور یہ درخواست کروں کہ ہمارے گھر والوں نے جو درخت نذر کیے تھے ان کا کچھ حصہ انہیں واپس کر دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ وہ درخت حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو دے چکے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ مجھے عطا کر دیے۔ اسی دوران حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں۔ انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالا اور بولی اللہ کی قسم! میں وہ تمہیں نہیں دوں گی۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ مجھے عطا کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُم ایمن! اسے چھوڑ دو! تمہیں یہ یہ کچھ مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کی، ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ اپنی بات میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اس سے دس گنا زیادہ عطا کیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۸۹)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو نضیر کے اموال وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فئی کے طور پر عطا کئے تھے یہ وہ چیزیں ہیں جن کے لئے مسلمانوں نے جنگ نہیں کی تھی، اپنے جانور نہیں دوڑائے تھے یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے لئے مخصوص تھے اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے تھے اور باقی مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں وغیرہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۴۱)

کعب بن اشرف کا قتل

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ

الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَیْضًا وَّاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَکْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی مَا یَصِیْرُ اَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ یَزَلْ یُکَلِّمُهُ حَتّٰی اسْتَمْکَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا کیونکہ وہ اللہ اور اس نے رسول کو اذیت دی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں آپ نے فرمایا جی ہاں۔ وہ کعب بن اشرف کے پاس گیا۔ اور کہا اس نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے ہم کو اوامر نواہی کا مکلف بنادیا ہے اور ہم سے صدقات طلب کرتے ہیں محمد بن مسلم نے کہا کعب بن اشرف نے کہا بخدا تم اس کے بعد اس سے بھی زیادہ تنگ پڑ جاؤ گے محمد بن مسلمہ نے کہا ہم نے اس کی اتباع کی ہے اور اس کا فراق پسند نہیں کرتے حتیٰ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا معاملہ کدھر جاتا ہے وہ بہت دیر تک اس کے ساتھ محو گفتگو رہے حتیٰ کہ اس پر قادر ہو گئے اور اس کو قتل کردیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۸۱)

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِیْ فَاَقُوْلَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا محمد بن مسلمہ نے عرض کیا اگر آپ پسند فرماتے ہیں تو میں اس کو قتل کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا جی ہاں عرض کیا مجھے تصریفاً بات کرنے کی اجازت فرمائیں تاکہ میں اس سے بات کروں آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے تجھے اجازت دے دی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۸۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَاَلَنَا صَدَقَةً وَّاِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَاِنِّیْ قَدْ اَتَیْتُكَ اَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَاَیْضًا وَّاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی اَیِّ شَیْءٍ یَّصِیْرُ شَاْنُهُ وَقَدْ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَیْنِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَیْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ یَذْکُرْ وَسْقًا اَوْ وَسْقَیْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِیْهِ وَسْقًا اَوْ وَسْقَیْنِ فَقَالَ اُرٰی فِیْهِ وَسْقًا اَوْ وَسْقَیْنِ فَقَالَ نَعَمِ ارْهَنُوْنِیْ قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ تُرِیْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِیْ نِسَائَکُمْ قَالُوْا کَیْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِیْ اَبْنَائَکُمْ قَالُوْا کَیْفَ نَرْهَنُكَ اَبْنَائَنَا فَیُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَیُقَالُ رُهِنَ

بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَّأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَّمَعَهُ أَبُوْ نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِيْ أَبُوْ نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُوْ نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِسُفْيَانَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمّٰى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَّالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّيْ قَائِلٌ بِشَعْرِهٖ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَّأْسِهٖ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَّهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِيْ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُوْنَكُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیونکہ اُس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کروں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ کہنے کی اجازت مرحمت فرما دیجیے آپ نے فرمایا جو چاہے کہو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ 'کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا یہ شخص ہر وقت ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈال رکھا ہے اور میں تیرے پاس کچھ ادھار لینے کیلئے آیا ہوں کعب بن اشرف نے کہا بخدا تم بھی اس سے تنگ پڑ گئے ہو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اس کی اتباع کر چکے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ اسے چھوڑیں حتیٰ کہ دیکھتے ہیں کہ اس کا مال کس طرف جاتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں وسق یا دو وسق قرض دے دو۔ علی ابن عبداللہ یونس نے کہا ہمیں کئی بار عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے وسق یا دو وسق ذکر نہیں کیے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا اس حدیث میں وسق یا دو وسق ہیں علی بن عبداللہ نے کہا میرے خیال میں اس حدیث میں وسق یا دو وسق کا ذکر ہو گا کعب بن اشرف نے کہا ہاں قرض دے دیتا ہوں تم میرے پاس کوئی چیز رہن رکھو۔ انہوں محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا تم کیا چیز چاہتے ہو کعب بن اشرف نے کہا اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو انہوں نے کہا ہم کیسے تیرے پاس اپنی عورتوں کو رہن رکھ دیں حالانکہ تو عرب کا حسین ترین ہے کعب بن اشرف نے کہا تو پھر اپنے

بیٹوں کو میرے پاس رہن رکھ دو انہوں نے جواب دیا ہم اپنے بیٹوں کو تیرے پاس کیسے رہن رکھیں جو کوئی ان سے لڑے گا تو انہیں گالی دی جائے گی اور کہا جائے گا اس کو وسق یا دو وسق کھجور کے عوض گروی رکھ دیا گیا ہے۔ یہ بات ہمارے باعث عار و ننگ ہے لیکن تیرے پاس "لامہ" سفیان بن عیینہ نے کہا یعنی ہتھیار گروی رکھتے ہیں تو محمد بن مسلمہ نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا چنانچہ محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس رات کے وقت آئے اور ان کے ساتھ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ اور بعض کے نزدیک سلکان ان کا لقب ہے اور نام سعد ہے تھے اور وہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے کعب بن اشرف نے ان کو قلعہ میں بلا لیا پھر ان کے پاس نیچے آنے لگا تو اس کی عورت نے اسے کہا اس وقت باہر جاتے ہو کعب بن اشرف نے کہا وہ محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے بھانجے اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کے غیر عبسی نے کہا کعب بن اشرف کی بیوی نے کہا میں آواز سن رہی ہوں اس سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ کعب بن اشرف نے کہا وہ میرا بھائی ہے واقدی کے نزدیک یہ بھی اس کے رضاعی بھائی تھے اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں اس میں فکر کی کوئی بات نہیں کریم کو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کی طرف بلایا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیے عمرو بن دینار نے کہا محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھ دو آدمی اور داخل کر لے سفیان بن عیینہ سے کہا گیا عمرو بن دینار نے ان کے نام ذکر کیے ہیں۔ سفیان نے کہا انہوں نے بعض کا نام ذکر کیا ہے عمرو بن دینار نے کہا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو آدمی آئے اور عمرو کے غیر عبسی نے کہا ابو عبس بن جبر حارث بن اوس اور عباد بن، عمرو بن دینار نے کہا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو آدمی ابو عبس بن جبیر اور ابو نائلہ آئے حمیدی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ وہ چار تھے ان میں سے عمرو بن دینار نے دو کا ذکر کیا اور باقی دو عباد بن بشر اور حارث بن اوس تھے ابن اسحاق نے کہا کعب بن اشرف کے قتل میں پانچ آدمی شریک تھے جو مذکور ہیں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب کعب بن اشرف آئے تو میں اس کے بال پکڑ لوں گا اور اسے سونگھوں گا اور جب تم مجھے دیکھ لو کہ میں نے اس کا سر قابو کر لیا ہے تو آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دو عمرو بن دینار نے ایک بار اس طرح کہا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں تمہیں بھی سنگھاؤں گا چنانچہ کعب بن اشرف ان کے پاس کپڑا اوڑھے ہوئے نیچے آیا حالانکہ اس سے خوشبو مہک رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آج تک ایسی عمدہ خوشبو نہیں دیکھی اور عمرو بن دینار کے غیر عبسی نے کہا، کعب بن اشرف نے کہا عرب کی عورتوں میں سے معطر ترین اور عرب میں سے حسین و جمیل میرے پاس ایک عطر ہے عکرمہ کی مرسل روایت میں ہے کعب بن اشرف نے کہا یہ ام فلاں کی عطر ہے یعنی اس کی عورت کی عمرو بن دینار نے کہا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں تیرا سر سونگھوں عمرو بن دینار نے کہا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا پھر اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھایا، پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا دوبارہ سونگھنے کی مجھے اجازت ہے کعب بن اشرف نے کہا ہاں، جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر مضبوط پکڑ لیا اور اسے قابو

میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا قریب آ جاؤ اور اس کو قتل کر دو اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۱۴)

عَنْ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِيْ فَلْاَقُلْ قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهٗ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهٗ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَّصِيْرُ اَمْرُهٗ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُّ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ مَا تُرِيْدُ قَالَ تَرْهَنُنِيْ نِسَائَكُمْ قَالَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَائَنَا قَالَ لَهٗ تَرْهَنُوْنِيْ اَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِيْ وَسَقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَّلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِالْحَارِثِ وَاَبِيْ عَبَسِ بْنِ جَبْرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَائُوْا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهٗ صَوْتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعُهٗ وَاَبُوْ نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنِّيْ اِذَا جَاءَ فَسَوْفَ اَمُدُّ يَدِيْ اِلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُوْنَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوْا نَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الطِّيْبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِيْ فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوْهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت ایذاء پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ پسند کریں گے؟ کہ میں اسے قتل کر دوں آپ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی' آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اسے کچھ کہہ سکوں آپ نے فرمایا کہہ دینا' وہ کعب کے پاس آئے اور اس سے بات چیت کی اور اپنے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان کسی فرضی اختلاف کا قصہ سنایا اور کہا یہ صاحب جو صدقہ وصول کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں پریشان کر دیا ہے۔ جب اس نے یہ بات سنی تو بولا ابھی تو تم مزید پریشان ہو گے وہ بولے ہم ان کی پیروی کر چکے ہیں اور اب انہیں چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ تاوقت یہ کہ اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ قرض دو' کعب نے پوچھا' تم بطور رہن میرے پاس کیا رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ بولے: تم کیا چاہتے ہو؟

کعب نے کہا' تم اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ بولے: تم عرب کے حسین ترین مرد ہو کیا ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس رہن رکھیں؟ کعب نے کہا: تم اپنی اولاد میرے پاس رہن رکھ دو محمد بن مسلمہ نے کہا: اس طرح

ہمارے بچوں کیلئے ہمیشہ کیلئے یہ گالی بن جائے گی کہ انہیں دو وسق کھجوروں کے عوض میں گروی رکھ دیا گیا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا: یہ ٹھیک ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ حارث ابوعبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے کر اس کے پاس آئیں گے یہ لوگ آئے اور رات کے وقت اسے بلایا کعب ان کے پاس جانے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: مجھے اس آواز میں سے خون کی بو آ رہی ہے۔ کعب بولا: یہ محمد بن مسلمہ ہے اس کے ساتھ اس کا رضائی بھائی ہے اور ابونائلہ ہے اگر کسی معزز آدمی کو رات کے وقت زخمی کرنے کیلئے بھی بلایا جائے تو وہ ضرور جاتا ہے۔

محمد بن مسلمہ کہتے ہیں جب وہ آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا جب میں اس پر قابو پالوں تو تم اس پر حملہ کر دینا۔ کعب آیا تو اس نے اپنا آپ لپیٹا ہوا تھا۔ ان تینوں صاحبان نے کہا: تم سے بڑی اچھی خوشبو آ رہی ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں! فلاں عورت میرے قریب تھی۔ وہ عرب کی سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو والی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: کیا تم مجھے اجازت دو گے؟ کہ میں اس خوشبو کو سونگھ لوں اسے کہا: ہاں! سونگھ لو! وہ آگے بڑھے سونگھا اور بولے کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں دوبارہ سونگھوں؟ پھر محمد بن مسلمہ نے اس کا سر پکڑا اور بولے اس پر حملہ کرو۔ یوں انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۴۹)

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ؛ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأْذَنْ لِي اَنْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ: نَعَمْ. قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَاَلَنَا الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا قَالَ: وَاَيْضًا لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: اتَّبَعْنَاهُ فَنَحْنُ نَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ اَمْرُهُ، وَقَدْ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ، قَالَ كَعْبٌ: اَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُوْنِي؟ قَالَ: وَمَا تُرِيْدُ مِنَّا؟ قَالَ: نِسَائَكُمْ قَالُوْا: سُبْحَانَ اللهِ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَارًا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَرْهَنُوْنِي اَوْلَادَكُمْ قَالُوْا: سُبْحَانَ اللهِ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ: رُهِنْتَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ قَالُوْا: نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ يُرِيْدُ السِّلَاحَ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اَتَاهُ نَادَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُتَطَيِّبٌ يَنْضَحُ رَاْسُهُ، فَلَمَّا اَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ وَقَدْ كَانَ جَاءَ مَعَهُ بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ فَذَكَرُوْا لَهُ قَالَ: عِنْدِي فُلَانَةُ وَهِيَ اَعْطَرُ نِسَاءِ النَّاسِ قَالَ: تَأْذَنُ لِي فَاَشُمَّ قَالَ: نَعَمْ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَاْسِهِ فَشَمَّهُ قَالَ: اَعُوْدُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي رَاْسِهِ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ: دُوْنَكُمْ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون کعب بن اشرف کو قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے؟ انہوں نے

عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ یہ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے عرض کی: پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے اپنی طرف سے کوئی جھوٹی بات کہہ دوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم کہہ دینا، وہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور بولے: ان صاحب نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور ہمیں بہت تنگ کیا ہوا ہے، تو کعب بن اشرف نے کہا: آگے چل کے تم ان سے اور بھی زیادہ اُکتا جاؤ گے، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ ہم ان کی پیروی زیادہ کر چکے ہیں، اس لیے انہیں فوراً چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں ہے، جب تک ہم یہ نہیں دیکھ لیتے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ہماری یہ خواہش ہے کہ تم چند ایک وسق اناج ہمیں دے دو، کعب نے دریافت کیا: تم رہن کے طور پر کیا چیز دو گے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا: تم اپنی عورتیں دے دو، محمد بن مسلمہ نے کہا: سبحان اللہ! تم عرب کے حسین ترین شخص ہو، اگر ہم نے اپنی عورتیں تمہارے پاس رہن کے طور پر رکھوادیں، تو یہ چیز ہمارے لیے عار کا باعث ہوگی، کعب نے کہا: پھر تم اپنی اولاد کو میرے پاس رہن رکھوا دو، انہوں نے کہا: سبحان اللہ! ہم میں سے کسی ایک کے بیٹے کو برا کہتے ہوئے یہ کہا جائے گا: اسے ایک یا دو وسق کے عوض میں رہن رکھ دیا گیا تھا، تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھوا دیتے ہیں، کعب نے کہا: ٹھیک ہے، جب وہ اس کے پاس آئے اور بلند آواز میں اسے پکارا، تو وہ نکل کر ان کے پاس آیا، اس نے اس وقت خوشبو لگا رکھی تھی اور اس کے سر سے خوشبو پھوٹ رہی تھی، جب وہ ان کے پاس آ کر بیٹھا، تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین چار ساتھی تھے ان حضرات نے اس کے سامنے اس خوشبو کا تذکرہ کیا تو وہ بولا: میرے گھر میں فلاں عورت ہے، یعنی وہ عورت میری بیوی ہے جو سب سے زیادہ بہترین خوشبو والی ہے، تو محمد بن مسلمہ نے کہا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں تمہاری خوشبو کو سونگھ لوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھایا اور جب اس پر قابو پالیا، تو بولے: اس پر حملہ کردو، ان لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۶۸)

ابورافع بن عبداللہ کا قتل

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کی طرف چند آدمی بھیجے حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اس رات کو اس کے گھر میں گئے اور اس کو اس حال میں قتل کر دیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۱۵)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَّكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِيْ حِصْنٍ لَّهٗ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهٖ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَإِنِّيْ مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّيْ أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَأَنَّهٗ يَقْضِيْ حَاجَةً وَّقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيْقَ عَلٰى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيْدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَكَانَ فِيْ عَلَالِيَّ لَهٗ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُّ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّسْطَ عِيَالِهٖ لَا أَدْرِيْ أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَّصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِيْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبِيْبَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى أَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ أَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَّهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ وَأَنَا أُرٰى أَنِّيْ قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِيْ عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کی طرف انصار کے چند آدمی بھیجے اور ان پر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ابورافع رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتا تھا اور آپ کے مقابلہ میں کافروں کی مدد کیا کرتا تھا غطفان وغیرہ کی مال کثیر سے مدد کرتا تھا تا کہ وہ آپ کا مقابلہ کریں اور ابورافع سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا جب یہ لوگ اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے مویشیوں کو گھروں میں لے آئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو میں چلتا ہوں اور دربان سے حیلہ بہانہ کر کے بھید لیتا ہوں شاید کہ میں قلعہ میں داخل ہو جاؤں۔

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ آئے حتیٰ کہ قلعہ کے دروازے کے قریب ہوئے پھر اپنے آپ کو کپڑوں میں چھپالیا گویا کہ وہ رفع حاجت کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں حالانکہ لوگ قلعہ میں داخل ہو چکے تھے دربان نے انہیں آواز دی اے اللہ کے بندے اگر تم اندر جانا چاہتے ہو تو جلدی اندر چلے جاؤ میں دروازے کو بند کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قلعہ کے اندر داخل ہو گیا اور چھپ گیا اور جب لوگ قلعہ کے اندر داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک لوہے کی کیل میں لٹکا دیں۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں اٹھ کر چابیوں کی طرف گیا اور کنجیاں لیں پھر میں نے دروازہ کھولا اور ابورافع کے پاس رات گئے تک باتیں ہوتی رہتی تھیں اور وہ اپنے اوپر والے بالا خانہ میں رہتا تھا اور جب اس کے پاس سے قصہ خواں چلے گئے تو میں اس کی طرف اوپر چڑھا اور جب بھی میں کوئی دروازہ کھولتا میں اسے اندر سے بند کر دیتا میں نے دل میں کہا اگر لوگوں کو معلوم ہو بھی جائے تو وہ میرے تک نہیں پہنچ سکیں گے حتیٰ کہ میں اس کو قتل کر دوں گا۔ میں اس کے پاس پہنچا وہ اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے درمیان سو رہا تھا مجھے معلوم نہیں' وہ گھر میں کس جگہ ہے میں نے کہا اے ابورافع اس نے کہا یہ شخص کون ہے میں آواز کی طرف بڑھا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کیا حالانکہ میں متحیر و پریشان تھا کہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اس نے چیخ و پکار کی تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد پھر میں اس کے پاس اندر گیا اور میں نے کہا اے ابورافع یہ آواز کیسی ہے۔ ابورافع نے کہا تیری ماں ہلاک ہو جائے کمرے میں کوئی آدمی ہے جس نے مجھے اس سے پہلے تلوار سے مارا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تلوار کا ایک اور وار کیا اور اس کو زخمی کر دیا اور ابھی بھی میں اس کو قتل نہیں کر سکا تھا پھر میں نے اس کے پیٹ پر تلوار کی دھار رکھ کر زور سے دبایا تو وہ اس کی پشت تک پہنچ گئی۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اس کو قتل کر دیا ہے تو میں ایک ایک دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگا حتیٰ کہ میں اس کی سیڑھی تک پہنچ گیا۔ میں نے اسی حال میں اس پر پاؤں رکھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں تو رات چاندنی ہونے کی وجہ سے میں زمین پر گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے عمامہ سے اسے باندھا پھر چل پڑا حتیٰ کہ میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دل میں کہا میں آج رات نہیں نکلوں گا حتیٰ کہ میں جان لوں کہ میں نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے اور جب مرغ نے اذان دی تو موت کی خبر دینے والے نے دیوار پر کھڑے ہو کر کہا اہل حجاز کا تاجر مر گیا ہے پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا جلدی چلو' تحقیق اللہ عزوجل نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنا پاؤں پھیلاؤ تو میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپ نے اپنے دست مبارک سے مسح کیا تو وہ ایسا ہو گیا کہ گویا اسے کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۱۶)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِىْ رَافِعٍ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَّعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ فِيْ نَاسٍ مَّعَهُمْ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ امْكُثُوا اَنْتُمْ حَتّٰى اَنْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوْا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوْا بِقَبَسٍ يَّطْلُبُوْنَهُ قَالَ فَخَشِيْتُ اَنْ اُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَاْسِيْ وَجَلَسْتُ كَاَنِّيْ اَقْضِيْ حَاجَةً ثُمَّ نَادٰى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ اَنْ اُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَاْتُ فِيْ مَرْبَطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ اَبِيْ رَافِعٍ وَّتَحَدَّثُوْا حَتّٰى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ فَلَمَّا هَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِيْ كَوَّةٍ فَاَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهٖ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ اِنْ نَذِرَ بِيَ الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلٰى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُّ اِلٰى اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُّ اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فِيْ سُلَّمٍ فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ فَلَمْ اَدْرِ اَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُّ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهُ وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَاَنِّيْ اُغِيْثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا اَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ صَوْتِيْ فَقَالَ اَلَا اُعْجِبُكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِيْ بِالسَّيْفِ قَالَ فَعَمَدْتُّ لَهٗ اَيْضًا فَاَضْرِبُهُ اُخْرٰى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ اَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِيْ كَهَيْئَةِ الْمُغِيْثِ فَاِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَاَضَعُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى اَتَيْتُ السُّلَّمَ اُرِيْدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِيْ فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ اَصْحَابِيْ اَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا فَبَشِّرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ اَنْعٰى اَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ اَمْشِيْ مَا بِيْ قَلَبَةٌ فَاَدْرَكْتُ اَصْحَابِيْ قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهٗ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کی طرف عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو چند لوگوں کے ساتھ بھیجا وہ چل پڑے حتیٰ کہ وہ قلعہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے کہا تم ٹھہرو حتیٰ کہ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے قلعہ کے اندر جانے کیلئے حیلہ بہانہ کیا دریں اثناء ان کا گدھا گم ہو گیا تو وہ روشنی لے کر باہر نکلے اور اس کی تلاش کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پہچانے جانے کے خوف سے اپنا سر ڈھانپ لیا گویا کہ میں رفع حاجت کر رہا ہوں پھر دربان نے پکارا جو کوئی قلعہ کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے میرے دروازے بند کرنے سے پہلے وہ اندر داخل ہو جائے تو میں قلعہ کے اندر داخل ہو گیا۔ پھر میں قلعہ کے دروازے کے پاس گدھوں کے باڑے میں چھپ گیا لوگوں نے ابورافع کے پاس شام کا کھانا کھایا اور رات گئے باتیں کرتے رہے پھر وہ اپنے اپنے گھروں کی

طرف واپس لوٹے اور جب آوازیں خاموش ہو گئیں اور مجھے کوئی حرکت سنائی نہ دی تو میں گدھوں کے باڑے سے نکلا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دربان کو دیکھ لیا تھا کہ طاق میں جہاں اس نے قلعہ کی کنجی رکھی تھی میں نے وہ کنجی لی اور اس سے قلعہ کا دروازہ کھولا۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دل میں کہا اگر لوگوں نے مجھے معلوم کر لیا تو میں اطمینان سے نکل جاؤں گا پھر میں نے کمروں کے دروازوں کا قصد کیا اور ان کو باہر سے بند کر دیا پھر میں سیڑھی کے ذریعہ ابورافع کی طرف اوپر چڑھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کمرے میں اندھیرا ہے اور اس کا چراغ بجھا دیا گیا ہے اور میں معلوم نہ کر سکا کہ ابورافع کہاں ہے۔ میں نے کہا اے ابورافع' اس نے کہا یہ کون ہے حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آواز کی جہت کا قصد کیا اور اس کو تلوار ماری اور وہ چیخ پڑا اور میں نے ابھی اس کو قتل نہیں کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں پھر آیا گویا کہ میں اس کی فریاد رسی کر رہا ہوں اور میں نے اپنی آواز بدلتے ہوئے کہا اے ابورافع تجھے کیا ہوا ہے۔ ابورافع نے کہا میں تجھے تعجب میں نہ ڈالوں تیری ماں تجھے روئے۔ میرے پاس کوئی شخص آیا ہے اور اس نے مجھے تلوار سے مارا ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پھر اس کا قصد کیا اور دوسری بار تلوار ماری لیکن ابھی بھی میں اس کو قتل نہ کر سکا۔ ابورافع نے چیخ و پکار کی اور اس کے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں پھر آیا اور فریاد رسی کرنے والے کی طرح اپنی آواز تبدیل کی تو کیا دیکھتا ہوں وہ چت پڑا ہے میں نے تلوار کو اس کے پیٹ پر رکھا پھر اس پر دباؤ ڈالا حتیٰ کہ میں نے ہڈی کی آواز سنی پھر میں متحیر باہر آیا حتیٰ کہ میں نیچے اترنے کے ارادہ سے سیڑھی کے پاس آیا اور میں اس سے گر پڑا اور میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا۔ تو میں نے اس کو باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس لنگڑاتا ہوا آیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جلدی چلو اور رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری دو کیونکہ میں اس وقت تک یہاں ہی رہوں گا جب تک کہ موت کے اعلان کرنیوالے کا اعلان نہ سن لوں۔ جب صبح طلوع ہوئی تو موت کی خبر دینے والا بلند مقام پر چڑھا اور کہا اے لوگو میں ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا میں کھڑا ہوا اور چلنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ کی پہلے اس کے کہ میرے ساتھی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے میں نے انہیں راستے میں ہی پا لیا اور رسول ﷺ کو خوشخبری سنائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۱۷)

بنی قریظہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ اِلَيْهِمْ قَالَ فَاِلٰى اَيْنَ قَالَ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ خندق سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہتھیار اتار کر غسل فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں بخدا ہم نے ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے آپ ان کی طرف تشریف لے جایئے آپ ﷺ نے فرمایا کس طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ادھر اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ ان کی جانب تشریف لے گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْغُبَارِ سَاطِعًا فِیْ زُقَاقِ بَنِیْ غَنْمٍ مَّوْکِبَ جِبْرِیْلَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حِیْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا کہ میں وہ غبار آج بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لشکر سے بلند ہو رہا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ غبار دیکھنا یا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا یا انہوں نے قرائن و علامات سے معلوم کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَاَدْرَکَ بَعْضُہُمُ الْعَصْرَ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا نُصَلِّیْ حَتّٰی نَاْتِیَہَا وَقَالَ بَعْضُہُمْ بَلْ نُصَلِّیْ لَمْ یُرِدْ مِنَّا ذٰلِکَ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْہُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں، بعض صحابہ کرام نے راستے میں نماز عصر کا وقت پایا تو ان میں سے بعض نے کہا ہم تو بنی قریظہ ہی میں نماز عصر ادا کریں گے اور بعض نے کہا ہم پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے ہمارے متعلق یہ ارادہ نہیں فرمایا کہ ہم نماز ہی نہ پڑھیں۔ نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے ان سے کسی کو زجر و توبیخ نہیں فرمائی۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰی افْتَتَحَ قُرَیْظَۃَ وَالنَّضِیْرَ وَاِنَّ اَہْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اٰتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَہُ الَّذِیْ کَانُوْا اَعْطَوْہُ اَوْ بَعْضَہٗ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاہُ اُمَّ اَیْمَنَ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ تَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ لَا یُعْطِیْکَہُمْ وَقَدْ اَعْطَانِیْہَا اَوْ کَمَا قَالَتْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَکِ کَذَا وَتَقُوْلُ کَلَّا وَاللّٰہِ حَتّٰی اَعْطَاہَا حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ عَشَرَۃَ اَمْثَالِہٖ اَوْ کَمَا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کیلئے کھجوریں نذر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ

بنی قریظہ اور بنی نضیر فتح ہو گئے۔ تو وہ کھجوریں آپ نے واپس کر دیں تو میرے گھر والوں نے مجھے حکم دیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں جاؤں اور وہ کھجوریں جو انہوں نے آپ کو دی تھیں ان کا سوال کروں یا بعض کا جو انہوں نے آپ کو عطا کی تھیں اور نبی اکرم ﷺ نے وہ کھجوریں ام ایمن جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا اس کا نام برکہ ہے کو دے دی تھیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ام ایمن سے کھجوریں طلب کیں) تو ام ایمن آئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال لیا درانحالیکہ وہ کہہ رہی تھیں اس سے باز آ جاؤ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ کھجوریں تمہیں ہرگز نہیں دیں گے حالانکہ وہ آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمائی ہیں انہوں نے کھجوریں واپس کرنے سے اس لئے انکار کیا کہ ان کے خیال میں آپ ﷺ نے انہیں ہمیشہ کیلئے عطا فرما دی ہیں اور میں اس کی مالک ہوں یا جیسا کہ ام ایمن نے کہا یا نبی اکرم ﷺ ان سے فرماتے تھے تجھے اتنی کھجوریں دیتے ہیں ام ایمن کہتیں ہرگز یہ قدر جو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ذکر کیا قبول نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ام ایمن کو دس گناہ زیادہ عطا فرمایا یا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۵)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ نَزَلَ اَھْلُ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتٰی عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ فَقَالَ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَھُمْ وَتَسْبِیْ ذَرَارِیَّھُمْ قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ اللّٰہِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُکْمِ الْمَلِکِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ والے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے قلعہ سے نیچے اتر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ مسجد کے قریب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار یا افضل کیلئے کھڑے ہو جاؤ آپ نے فرمایا یہ لوگ تمہارا فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے قلعہ سے نیچے اترے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جو لوگ لڑائی کے قابل ہیں ان کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا حضرت سعد بن معاذ نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا بحکم ملک یعنی بحکم جبرائیل جو احکام دے کر نازل ہوتا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۶)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاہُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُقَالُ لَہٗ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَۃِ رَمَاہُ فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْمَۃً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ قَرِیْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یَنْفُضُ رَاْسَہٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰہِ مَا وَضَعْتُہٗ اُخْرُجْ اِلَیْھِمْ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق کے دن زخمی کیا گیا جبکہ قریش کے ایک شخص جسے حبان بن عرقہ کہا جاتا ہے نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو کی ایک رگ جسے ''عرق الحیات'' کہا جاتا ہے میں تیر مارا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خیمہ نصب کرایا تھا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کر لیا کریں اور جب رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق سے واپس مدینہ تشریف لائے اور غسل فرمایا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے درانحالیکہ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں بخدا میں نے اپنے ہتھیار نہیں اتارے آپ اُن کی طرف تشریف لے چلیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہاں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ بنو قریظہ آئے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اترے تو آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں سے لڑائی کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے مالوں کو تقسیم کر دیا جائے۔ ہشام نے کہا مجھے میرے باپ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں کہ میں تیری راہ میں ان لوگوں سے جہاد کروں جنہوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا اور آپ کو وطن سے نکالا میرا گمان ہے اے اللہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما حتیٰ کہ میں تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں اور اگر اے اللہ تو نے لڑائی ختم کر دی ہے تو میرے زخم کو تازہ کر دے اور اس زخم کے سبب مجھے موت واقع فرما تاکہ مجھے شہادت کا درجہ مل جائے پس سینہ کے اوپر سے زخم پھوٹ پڑا مسجد میں بنی غفار کا خیمہ تھا ان کی طرف بہنے والے خون نے گھبراہٹ میں ڈال دیا انہوں نے کہا اے خیمہ والو یہ کیا چیز ہے جو تمہاری طرف سے

ہمارے پاس آ رہی ہے' کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے خون بہہ رہا تھا اور وہ اس زخم کی وجہ سے وفات پا گئے۔ ''اللہ ان سے راضی ہوا'' (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۷)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ وَزَادَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔ ابراہیم بن طھمان نے اسحاق بن سلیمان شیبانی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُوْدَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تو نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ کو رہنے دیا اور ان پر احسان کیا' یہاں تک کہ بنو قریظہ نے اس کے بعد' آپ کے ساتھ جنگ کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں' بچوں اور اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ البتہ ان میں سے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے تو آپ نے انہیں امان دی پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا' یہ سب بنو قینقاع سے تعلق رکھتے تھے جو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی نبی اکرم ﷺ نے بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے یہودیوں' بلکہ مدینہ منورہ میں موجود ہر یہودی کو جلا وطن کر دیا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيْهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَآءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے انہیں قریش کے ایک شخص نے تیر مارا تھا' جس کا نام ابن عرقہ تھا اس نے وہ تیر آپ کے بازو میں مارا تھا' نبی اکرم ﷺ نے نماز کی جگہ کے قریب ان کیلئے خیمہ لگوایا' تاکہ آپ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں جب نبی اکرم ﷺ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ہتھیار اتارے اور غسل کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں؟ اللہ کی قسم! ہم نے تو نہیں اتارے آپ ان کی طرف روانہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، کہاں؟ انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ کے ساتھ جنگ کی تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ثالث مقرر کیا' نبی اکرم ﷺ نے ثالثی کا حق حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا' ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جنگجو مردوں کو قتل کر دیا جائے ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۸۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَادٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُوْنَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا نُصَلِّيْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ہمیں بلند آواز سے ہدایت کی' سب لوگ ظہر کی نماز ''بنو قریظہ'' کے محلے میں پڑھیں گے۔ چند لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے بنو قریظہ کے محلے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی۔ جبکہ دیگر حضرات کی رائے یہ تھی کہ ہم وہاں ہی نماز پڑھیں گے جہاں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت کی ہے۔ اگرچہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دونوں میں سے ایک فریق کو بھی ملامت نہیں کی۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۸۷)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا وَّقَالَ حَامِدٌ وَّابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَیْهِ قُرَیْظَةُ وَالنَّضِیْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ یَرُدُّ عَلَیْهِ مَا کَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَّاِنَّ اَهْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اٰتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ مَا کَانَ اَهْلُهٗ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهٗ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَیْمَنَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِیْکَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِیْهِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اتْرُکِیْهِ وَلَكِ کَذَا وَ کَذَا وَتَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ کَذَا حَتّٰی اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ اَوْ قَرِیْبًا مِنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنی زمین کے درخت نبی اکرم ﷺ کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب بنوقریظہ اور بنونضیر کا علاقہ فتح ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ سب کچھ واپس کرنا شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میرے گھر والوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں اور یہ درخواست کروں کہ ہمارے گھر والوں نے جو درخت نذر کیے تھے ان کا کچھ حصہ انہیں واپس کر دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ وہ درخت حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو دے چکے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ مجھے عطا کر دیے۔ اسی دوران حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا وہاں آ گئیں۔ انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالا اور بولی اللہ کی قسم! میں وہ تمہیں نہیں دوں گی۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ مجھے عطا کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُم ایمن! اسے چھوڑ دو! تمہیں یہ یہ کچھ مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کی، ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ اپنی بات میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اس سے دس گنا زیادہ عطا کیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۸۹)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ رُمِیَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَکْحَلَهٗ اَوْ اَبْجَلَهٗ فَحَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ یَدُهٗ فَتَرَکَهٗ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهٗ اُخْرٰی فَانْتَفَخَتْ یَدُهٗ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِیْ حَتّٰی تُقِرَّ عَیْنِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهٗ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَحَکَمَ اَنْ یُّقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَیُسْتَحْیَا نِسَاؤُهُمْ یَسْتَعِیْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُکْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ وَکَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهٗ فَمَاتَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ کو تیر لگ گیا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی، نبی اکرم ﷺ نے انہیں آگ کے ذریعے داغ لگوایا تو ان کا ہاتھ سوج گیا جب انہوں نے یہ

دیکھا تو یہ دعا کی اے اللہ! میری جان کو اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنو قریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کر دے تو ان کی رگ سے خون نکلنا بند ہو گیا اس کے بعد ایک قطرہ بھی نہیں گرا یہاں تک کے جب ان لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ کو ثالث تسلیم کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی خواتین کو زندہ رکھا جائے اور مسلمان ان سے کام لیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے وہ لوگ چار سو افراد تھے جب مسلمان ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد کی رگ میں سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب السیر حدیث ۱۵۰۸)

غزوہ رجیع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً عَیْنًا وَّاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَکَّةَ ذُکِرُوْا لِحَیٍّ مِنْ هُذَیْلٍ یُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْیَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰی اَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِیْهِ نَوٰی تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ یَثْرِبَ فَتَبِعُوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰی لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰی عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا اِلٰی فَدْفَدٍ وَّجَآءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَکُمُ الْعَهْدُ وَالْمِیْثَاقُ اِنْ نَزَلْتُمْ اِلَیْنَا اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْکُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِیْ ذِمَّةِ کَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰی قَتَلُوْا عَاصِمًا فِیْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِیَ خُبَیْبٌ وَّزَیْدٌ وَّرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِیْثَاقَ فَلَمَّا اَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِیْثَاقَ نَزَلُوْا اِلَیْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْکَنُوْا مِنْهُمْ حَلُّوْا اَوْتَارَ قِسِیِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِیْ مَعَهُمَا هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ فَاَبٰی اَنْ یَّصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰی اَنْ یَّصْحَبَهُمْ فَلَمْ یَفْعَلْ فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَیْبٍ وَّزَیْدٍ حَتّٰی بَاعُوْهُمَا بِمَکَّةَ فَاشْتَرٰی خُبَیْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَّکَانَ خُبَیْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ یَوْمَ بَدْرٍ فَمَکَثَ عِنْدَهُمْ اَسِیْرًا حَتّٰی اِذَا اَجْمَعُوْا قَتْلَهٗ اسْتَعَارَ مُوْسٰی مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِیَسْتَحِدَّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِیٍّ لِّیْ فَدَرَجَ اِلَیْهِ حَتّٰی اَتَاهُ فَوَضَعَهٗ عَلٰی فَخِذِهٖ فَلَمَّا رَاَیْتُهٗ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّیْ وَفِیْ یَدِهِ الْمُوْسٰی فَقَالَ اَتَخْشَیْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا کُنْتُ لِاَفْعَلَ ذَالِكَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَکَانَتْ تَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ اَسِیْرًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ خُبَیْبٍ لَقَدْ رَاَیْتُهٗ یَاْکُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَّمَا بِمَکَّةَ یَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَّاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ فِی الْحَدِیْدِ وَمَا کَانَ اِلَّا رِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِیَقْتُلُوْهُ فَقَالَ دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ

انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَرَوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُّ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ مَا اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهٗ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جاسوسی کیلئے ایک جماعت بھیجی تا کہ قریش کے حالات معلوم کریں وہ کیا ارادہ رکھتے ہیں اوران پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جو حضرت عاصم بن عمر بن بن عدی سے غافل تھی کہ وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی طرف چلا اوران کے پاس آ گیا' تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی ران پر بٹھا لیا جب میں نے بچے کو دیکھا تو بہت سخت گھبرائی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس گھبراہٹ کو پہچان لیا درانحالیکہ ان کے ہاتھ میں استرا تھا' حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تجھے خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا انشاء اللہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ وہ عورت کہا کرتی تھی میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے اچھا قیدی کبھی نہیں دیکھا تحقیق میں نے ان کو دیکھا کہ وہ انگور کے خوشہ سے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ مکہ معظمہ میں اس وقت کوئی پھل نہیں تھا اور وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے یہ صرف اللہ عزوجل کی طرف سے رزق تھا جو وہ کھا رہے تھے کافر ان کو لے کر حرم سے باہر نکلے تا کہ ان کو قتل کریں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے چھوڑو میں دو رکعت نماز نفل ادا کرلوں۔ نماز ادا کرنے کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم گمان کرو گے کہ میں موت سے گھبرا گیا ہوں تو میں زیادہ نماز پڑھتا اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ جاری کیا۔ پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بددعا فرمائی اے اللہ ان سب کو ہلاک کر دے ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے پھر کہا مجھے کچھ پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمان قتل کیا جا رہا ہوں ہر پہلو پر میرا گرنا اللہ عزوجل کیلئے ہے اور میرا شہید ہونا اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہے اگر وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے جسم کے جوڑوں میں برکت عطا فرما دے۔ پھر عقبہ بن حارث حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ادھر قریش نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ لوگ بھیجے کہ وہ ان کے جسم کا کوئی ایک ٹکڑا لائیں تا کہ وہ اسے پہچانیں کہ وہ شہید ہو گئے ہیں اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن ایک عظیم شخص عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لاش پر شہد کی مکھیوں کا ایک چھتا بھیج دیا جس نے لوگوں سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی اور وہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جسم سے کوئی ٹکڑا

پانے پر قادر نہ ہو سکے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۶۱)

غزوہ ذات الرقاع

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ وَّنَحْنُ سِتَّۃُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیْرٌ نَعْتَقِبُہٗ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِیْ وَکُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّیَتْ غَزْوَۃَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا کُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰی اَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰی بِھٰذَا ثُمَّ کَرِہَ ذَاکَ قَالَ مَا کُنْتُ اَصْنَعُ بِاَنْ اَذْکُرَہٗ کَاَنَّہٗ کَرِہَ اَنْ یَّکُوْنَ شَیْئٌ مِّنْ عَمَلِہٖ اَفْشَاہُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں اس حال میں نکلے کہ ہم صرف چھ افراد تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے اور ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے ہمارے قدم زخمی ہو گئے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور میرے ناخن گر گئے اور ہم اپنے پاؤں پر پٹیاں لپیٹتے تھے لہٰذا اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر پٹیاں باندھی ہوئی تھیں، ابو بردہ نے کہا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے یہ حدیث بیان کی پھر اس حدیث کو بیان کرنا ناپسند سمجھا اور کہا اس کے تذکرے سے میرا کیا کام ہے انہوں نے اپنا عمل ظاہر کرنے کو ناپسند سمجھا۔ اس لئے کہ عمل صالح کا چھپانا اس کے اظہار سے افضل ہے ہاں اگر کوئی مصلحت پائی جاتی ہو جو اس کے اظہار کا تقاضا کرتی ہو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۹۹)

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَھِدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَۃً صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَائِفَۃٌ وِجَاہَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّتِیْ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاہَ الْعَدُوِّ وَجَائَتِ الطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِھِمُ الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ بَقِیَتْ مِنْ صَلٰوتِہٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِھِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَکَرَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ

صالح بن خوات نے اس شخص خوات بن جبیر سے روایت کی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شریک تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف ادا فرمائی۔ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بندی کی اور دوسرا دشمن کے سامنے کھڑا ہو گیا اور جو گروہ آپ کے ساتھ تھا اس کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بندی کر لی اور دوسرا گروہ آیا تو آپ نے ان کو وہ رکعت پڑھائی جو آپ کی نماز سے باقی رہ گئی تھی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے بھی اپنی نماز پوری کی پھر آپ نے ان

کے ساتھ سلام پھیرا۔ معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے ابی الزبیر محمد بن مسلم قدوس سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم مقام نخل میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور انہوں نے صلوٰۃ خوف کا ذکر کیا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روایات جابر متفق ہیں کہ جس غزوہ میں صلوٰۃ خوف پڑھی گئی وہ غزوۂ ذات الرقاع ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۰)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيْهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے وہ درخت نبی اکرم ﷺ کے لئے چھوڑ دیا تو مشرکین میں سے ایک شخص آیا حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اس شخص نے اس تلوار کو نیام سے نکالا اور کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کون ہے جو آپ کو مجھ سے بچائے گا آپ نے فرمایا میرا اللہ مجھے بچائے گا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام نے اس کو ڈرایا دھمکایا پھر نماز قائم کی گئی۔ آپ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسرے گروہ کو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں۔ نبی اکرم ﷺ کی چار رکعتیں تھیں اور لوگوں کی دو رکعتیں ان لوگوں نے اپنی دو رکعتیں تنہا پڑھی تھیں لہٰذا انکی بھی چار چار ہو گئیں امام نووی نے کہا احادیث میں اتفاق کیلئے یہ تاویل ضروری ہے۔ مسدد نے ابی عوانہ سے انہوں نے ابی بشر جعفر بن ابی وحشیہ سے روایت کی کہ اس مشرک آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اس غزوہ میں آپ نے محارب خصفہ سے جنگ کی تھی ابوالزبیر محمد بن مسلم تدرس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہم مقام نخل میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے نماز خوف پڑھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے غزوۂ نجد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دنوں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے جبکہ آپ نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا' امام بخاری نے اس کو تاکیداً ذکر کیا کہ غزوۂ ذات الرقاع غزوۂ خیبر کے بعد ہوا ہے اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایام خیبر میں

آپ کے پاس مشرف باسلام ہوکر آئے تھے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۸)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیْرٌ نَعْتَقِبُهٗ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِیْ فَکُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّیَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا کُنَّا نَعْصِبُ عَلٰی اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰی بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ثُمَّ کَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ کَاَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یَّکُوْنَ شَیْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَزَادَنِیْ غَیْرُ بُرَیْدٍ وَّاللّٰهُ یَجْزِیْ بِهٖ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے جس میں چھ آدمیوں کی سواری کیلئے ایک اونٹ تھا۔ہم سب باری باری سوار ہوئے تھے۔ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے۔میرے پاؤں اتنے زخمی ہوئے کہ ناخن اتر گئے ہم اپنے پاؤں پر پھٹے ہوئے کپڑے لپیٹ لیتے تھے۔اسی وجہ سے اس غزوہ کے نام ذات الرقاع ہے کیونکہ ہم نے اس میں اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹے تھے۔ابو بردہ بیان کرتے ہیں پہلے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن پھر انہوں نے اسے بیان کرنے کو ناپسند کیا کہ شاید وہ اپنا عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں جزاء عطا کرے گا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۸۵)

غزوہ بنو مصطلق

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا اَدْرَکَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَیْفَهٗ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الشَّجَرِ یَسْتَظِلُّوْنَ وَبَیْنَا نَحْنُ کَذٰلِكَ اِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَاِذَا اَعْرَابِیٌّ قَاعِدٌ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَیْفِیْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِیْ مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهٗ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ یُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ نجد کیا اور جب آپ کو دوپہر کی سخت گرمی نے پالیا حالانکہ آپ خاردار درختوں کی وادی میں تھے۔آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور اس کا سایہ چاہا اور اپنی تلوار کو اس درخت کے ساتھ لٹکا دیا اور لوگ سایہ کی تلاش میں بکھر گئے ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بلایا اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ

کے سامنے بیٹھا ہوا ہے آپ نے فرمایا یہ میرے پاس آیا درانحالیکہ میں محوخواب تھا اس نے میری تلوار کو نیام سے باہر نکالا تو میں بیدار ہو گیا اور وہ ننگی تلوار سونتے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا' اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا' میں نے کہا میرا اللہ بچائے گا پھر اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا پس وہ شخص یہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۱۰)

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَیَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهٗ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِیْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِیْ ذَاكَ الْجَيْشِ

ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے نافع کو خط لکھ کر ان سے' جنگ سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے کے بارے میں' دریافت کیا تو انہوں نے جواباً لکھا یہ حکم ابتداء کے زمانہ اسلام میں تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق پر ان کی لاعلمی میں حملہ کیا تھا جبکہ ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا اور کچھ لوگوں کو قیدی بنایا اسی غزوے کے دوران سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بھی قیدی بنی تھیں۔ جو حارث کی صاحبزادی تھیں نافع کہتے ہیں مجھے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنائی تھی جو اس لشکر میں شامل تھے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب اللقطہ حدیث ۴۴۰۵)

غزوہ بنولحیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُوْ لَحْيَانَ فَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ اَسْلَمُوْا وَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّآءَ يَحْطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ حَتّٰى بَلَغُوْا بِئْرَ مَعُوْنَةَ غَدَرُوْا بِهِمْ وَقَتَلُوْهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِیْ لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَءُوْا بِهِمْ قُرْاٰنًا اَلَا بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا بِاَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس قبائل رعل' ذکوان عصیہ اور بنولحیان کے لوگ آئے اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں اور اپنی قوم کے لئے آپ ﷺ سے مدد طلب کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی ۷۰ انصار سے مدد فرمائی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو قاری کہتے

تھے وہ دن میں جنگل سے لکڑیاں لایا کرتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے وہ ۷۰ قراء ان کے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ جب وہ بئر معونہ مکہ اور عسفان کے درمیان ایک مقام پہنچے تو انہوں نے ان سے دھوکہ کیا اور ۷۰ قراء کو قتل کر دیا جب آپ ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ ایک مہینہ رعل، ذکوان اور بنی لحیان کے لئے قنوت میں بددعا فرماتے رہے قتادہ کا کہنا ہے کہ ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسلمان ان کی شان میں یہ آیت پڑھتے رہے، خبردار ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی وہ ہم سے راضی ہو گیا اور ہم کو راضی کر دیا اس کے بعد پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۱۰)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِيْ مَنْزِلٍ نَزَلُوْهُ فَقَالُوْا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا اِلٰى مَوْضِعٍ فَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمُ انْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا وَّنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَّزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاۤءِ اُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَّوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا قَتْلَهٗ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ وَّاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ يَوْمًا يَّاْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَّكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُوْنِيْ اُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسِبُوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَّزِدْتُّ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُوْلُ

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِی
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَأْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

ثُمَّ قَامَ اِلَیْہِ اَبُوْ سِرْوَعَۃَ عُقْبَۃُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَہٗ وَکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ سَنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوۃَ وَاَخْبَرَ اَصْحَابَہٗ یَوْمَ اُصِیْبُوْا خَبَرَھُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلٰی عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِیْنَ حُدِّثُوْا اَنَّہٗ قُتِلَ اَنْ یُّؤْتَوْا بِشَیْئٍ مِّنْہُ یُعْرَفُ وَکَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِیْمًا مِّنْ عُظَمَآئِھِمْ فَبَعَثَ اللّٰہُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّۃِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْہُ مِنْ رُسُلِھِمْ فَلَمْ یَقْدِرُوْا اَنْ یَّقْطَعُوْا مِنْہُ شَیْئًا وَّقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِکٍ ذَکَرُوْا مَرَارَۃَ بْنَ الرَّبِیْعِ الْعَمْرِیَّ وَھِلَالَ بْنَ اُمَیَّۃَ الْوَاقِفِیَّ رَجُلَیْنِ صَالِحَیْنِ قَدْ شَھِدَا بَدْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دس جاسوس بھیجے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قصہ اصحاب بئر اصحاب معونہ میں مشہور ہے عنقریب یہ حدیث غزوہ رجیع میں آئے گی اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو جو عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے عاصم بن ثابت کی ہمشیرہ جمیلہ بنت ثابت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور عاصم بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عاصم بن ثابت ماموں تھے ''الاصابہ والاستیعاب'' حتیٰ کہ جب وہ مقام ھدہ یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے جو عسفان سے سات میل کے فاصلہ پر ہے اور یہ مکہ سے دو مراحل پر ہے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے وہاں پہنچے تو قبیلہ ھذیل کی ایک شاخ جسے بنولحیان کہا جاتا ہے کو کسی نے ان کے متعلق بتایا تو انہوں نے تقریباً ایک سو تیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا اور وہ ان کے نقوش قدم پر چلتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے جہاں عاصم بن ثابت وغیرہ نے قیام کیا وہاں ان کی کھجوریں کھانے کی جگہ گٹھلیاں دیکھیں تو انہوں نے کہا یہ مدینہ منورہ کی کھجوریں ہیں اور وہ ان کے نشانات پر چلتے رہے۔ جب حضرت عاصم بن ثابت اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا تو انہوں نے ایک اونچی جگہ پناہ لی تو بنولحیان کے تیر اندازوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور ان سے کہا نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو اور تم سے پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے ساتھیو میں تو ہرگز کافر کی پناہ میں نہیں اتروں گا پھر کہا اے اللہ عزوجل اپنے نبی ﷺ کو ہمارے متعلق مطلع فرما۔ کافروں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے اور انہوں نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور کافروں کے عہد و پیمان پر تین شخص نیچے اتر آئے ان میں سے حضرت خبیب' زید بن دثنہ اور ایک اور شخص (عبداللہ بن طارق حلیف بنی ظفر) تھا۔ جب ان پہ کافر پوری طرح قادر ہو گئے تو ان کی کمانوں کی تانیں اتار کر ان کے ساتھ ان کو مضبوط باندھ دیا تیسرے آدمی عبداللہ بن طارق نے کہا یہ پہلی وعدہ خلافی ہے بخدا میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کی پیروی کرنا

زیادہ پسند ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن طارق کو اپنے ساتھ لے جانے کیلئے بہت کھینچا لیکن انہوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا غزوہ رجیع میں مذکور ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن طارق کو شہید کر دیا اور حضرت خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو لیکر چلے گئے حتیٰ کہ ان دونوں کو فروخت کر دیا یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد پیش آیا حضرت خبیب بن عدی کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو اپنے باپ کے عوض لینے کیلئے پچاس اونٹوں سے خریدا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قیدی رہے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل کا منصوبہ بنالیا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث بن عامر کی ایک بیٹی سے استرا مانگا تا کہ وہ اس کے ساتھ زیر ناف بال اتاریں۔ حارث کی لڑکی نے انہیں استرا دے دیا اتفاقاً حارث کی بیٹی کا بچہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور وہ اس سے بے خبر تھی حتیٰ کہ وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو بچے کو ان کی ران پر اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا بنت حارث نے کہا میں یہ دیکھ کر بہت گھبرائی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے میری گھبراہٹ کو پہچانتے ہوئے کہا تجھے یہ خوف ہے کہ میں اس بچہ کو قتل کر دوں گا میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا بنت حارث نے کہا بخدا میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بخدا ایک دن میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے انگور کے گچھے سے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ مشرفہ میں کوئی پھل نہ تھا حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی کہ وہ رزق تھا جو اللہ عزوجل نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا۔ جب حارث کے بیٹے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حرم سے حل میں لائے تا کہ وہ انہیں قتل کریں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مجھے چھوڑو میں دو رکعت نماز ادا کرلوں۔ انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا اللہ کی قسم اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ میں موت سے گھبرا گیا ہوں تو میں ضرور نماز لمبی کرتا پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ عزوجل انہیں تباہ و برباد کر اور ان میں سے کسی کو باقی زندہ نہ رکھ پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے

ہرگز نہیں شمع پروانہ کو غم
راہ خدا میں جائے پچھاڑا کسی پہلو
کرتا ہوں میں جاں سپرد جان آفریں کے
کردے میرے ہر عضو کو برکت سے مملو

اس کے بعد ابوسروعہ عقبہ بن عامر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کیلئے یہ طریقہ رائج فرما دیا کہ جس کو روک کر قتل کیا جائے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو ان کی شہادت کی خبر دی جس دن وہ قتل ہوئے تھے پھر جس وقت قریش کو خبر دی گئی کہ

حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو قریش نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ وہ ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائیں تا کہ انہیں پہچانا جائے کیونکہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قریش کے عظیم سرداروں میں سے ایک سردار کو قتل کیا تھا تو اللہ عزوجل نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لاش کی حفاظت کیلئے سائبان کی مثل شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا تھا اس نے عاصم کی لاش کے قریب آنے سے ان کو روک دیا اور وہ اس سے کچھ کاٹنے پر قادر نہ ہو سکے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی کو دو نیک آدمی سمجھتے تھے کیونکہ وہ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے تھے امر مجازی نے کعب بن مالک کے قول سے ان لوگوں کا ردّ کیا ہے جو ان دونوں کو بدری نہیں سمجھتے تھے لہٰذا کعب بن مالک کے قول کے مطابق یہ دونوں اہل بدر کی تعداد میں داخل ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۷۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لَحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ ''ہذیل'' کی شاخ ''بنولحیان'' کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور حکم دیا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے اور دوسرا گھر کا خیال رکھے ثواب ان دونوں کو ملے گا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۷۸۹)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لَحْیَانَ لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنولحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور حکم دیا ہر دو میں سے ایک شخص اس میں شریک ہو پھر پیچھے رہنے والوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد پر جانے والے کے اہل خانہ اور مال کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا اسے جہاد پر جانے والے کے اجر کا نصف حصہ ملے گا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۷۹۲)

یہودیوں کا چلے جانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی اَهْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَهُوْدَ مِنْهَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَیْهَا لِلْیَهُوْدِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتْرُکَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی

ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوْا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ إِمَارَتِهٖ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيْحَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو حجاز کی سرزمین سے جلاوطن کر دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر کی زمین پر غلبہ حاصل کیا تو اس زمین میں سے یہودیوں کو نکالنے کا ارادہ فرمایا اور جب آپ نے اس زمین پر غلبہ حاصل کیا تھا وہ زمین یہودیوں کی تھی اور جب یہودیوں سے اس بات پر صلح ہو گئی کہ وہ زمین مسلمانوں کو سونپ دیں تو اس کے بعد وہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کی ہو گئی، تو یہودیوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں وہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ زمین میں کاروبار کریں گے اور اس کے صلہ میں انہیں آدھا پھل دیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تم کو اس شرط پر جب تک ہم چاہیں رہنے کی اجازت دیتے ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان تیماء یا اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۹۴)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَّجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو ابھی تک یہودی مدینہ میں ہیں ان کے پاس چلو کیونکہ بنی قینقاع، قریظہ، اور نضیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے قبل جلاوطن کر دیئے گئے تھے ہم ان کی طرف نکلے حتیٰ کہ ہم بیت المدراس جہاں وہ اپنی کتابوں کا درس دیتے تھے پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اسلام لے آؤ سلامتی میں رہو گے، انہوں نے آپ کے قول "أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا" کے جواب میں کہا آپ نے یہ مکرر کیوں کہا ہے تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے، پس جو شخص تم سے ایسا مال پائے جس کو وہ لے کر نہ جا سکتا ہو تو وہ اس کو فروخت کر دے ورنہ یقین کر لو زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۰۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِيْنَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى أَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کی سرزمین سے بے دخل کر دیا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تھا تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا تھا۔ جب آپ نے خیبر کو فتح کر لیا تو وہاں کی زمین' اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مسلمانوں کی ملکیت میں آ گئی تھی۔ اسی لئے آپ نے یہودیوں کو وہاں سے بے دخل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں۔ وہ اپنی کھیتی باڑی کرتے رہیں گے اور انہیں نصف پیداوار حاصل ہو گی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں کہا: ہم تمہیں اس وقت تک یہاں رہنے دیں گے جب تک ہم چاہیں گے۔ راوی کہتے ہیں وہ لوگ وہاں رہتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں انہیں ''تیمائ'' یا شاید ''اریحائ'' کی طرف جلاوطن کر دیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب المساقاۃ حدیث ۳۸۵۵)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو' ہم آپ کے ساتھ نکلے اور ان کے پاس آئے نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے گروہ یہود! تم اِسلام قبول کر لو سلامت رہو گے' انہوں نے جواب دیا، اے ابوالقاسم! آپ نے تبلیغ کر دی ہے ماننا نہ ماننا ہماری صواب دید ہے نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: میں یہی چاہتا ہوں کہ تم اِسلام قبول کر لو تاکہ تم سلامت رہو! انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے تبلیغ کر دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں پھر تیسری مرتبہ آپ نے ان سے کہا: یہ بات جان لو! کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ یہ ہے کہ تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کر دوں لہٰذا تم میں سے جس شخص کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ اس مال کو فروخت کر دے ورنہ یہ بات جان لو کہ زمین یعنی یہ مملکت اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُوْدَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنونضیر اور بنوقریظہ کے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی تو نبی اکرم ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا اور بنوقریظہ کو رہنے دیا اور ان پر احسان کیا' یہاں تک کہ بنوقریظہ نے اس کے بعد' آپ کے ساتھ جنگ کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں' بچوں اور اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ البتہ ان میں سے بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے تو آپ نے انہیں امان دی پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا' یہ سب بنوقینقاع سے تعلق رکھتے تھے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم تھی نبی اکرم ﷺ نے بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے یہودیوں' بلکہ مدینہ منورہ میں موجود ہر یہودی کو جلاوطن کر دیا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۷)

غزوہ ذات القرد

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَّا عَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمِ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا

فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے اور ہم رات کو چلتے رہے۔لوگوں میں سے ایک شخص اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے عامر بن اکوع یہ سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا ہیں اور سلمہ کی نسبت دادا کی طرف ہے جو عربوں میں مشہور ہیں سے کہا اے عامر کیا ہم کو رجز یہ اشعار نہیں سناتے اور عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ ایک شاعر آدمی تھے۔ وہ سواری سے اترے اور لوگوں کو حدی سنانے لگے۔ اونٹوں کو چلانے کے وقت اشعانی کو حدی کہتے ہیں اے اللہ' اگر اے حضور آپ نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے' ہم سے جو آپ کے حق اور نصرت میں تقصیریں ہوئی بخش دیجئے ہم آپ پہ فدا ہوں جب تک زندہ رہیں اور ہمارے قدم ثابت رہیں اگر ہم دشمن سے لڑیں' آپ سوال کیجئے اللہ عزوجل ہم پر سکینہ نازل فرمائے' ہم کو جب باطل کی طرف بلایا جائے تو ہم انکار کریں کافروں نے با آواز بلند ہمارا ارادہ کیا اور مدد طلب کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اونٹوں کو ہانکنے والا شخص کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اس پر اللہ عزوجل رحم فرمائے۔لوگوں میں سے ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی دعا کی برکت سے اس کیلئے جنت یا شہادت واجب ہوگئی۔ ان کو باقی کیوں نہیں رکھا ہم اس کی شجاعت سے فائدہ اٹھاتے۔ سلمہ بن اکوع نے کہا ہم خیبر پہنچے اور ہم نے ان کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ ہمیں سخت بھوک نے آلیا پھر اللہ عزوجل نے خیبر کو مسلمانوں پر فتح فرمایا جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے خوب آگ سلگائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز پر آگ جلا رہے ہیں لوگوں نے عرض کیا گوشت پر' آپ نے فرمایا کس چیز کے گوشت پر' لوگوں نے عرض کیا گدھوں کے گوشت پر' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گوشت کو زمین پر گرا دو اور ہنڈیوں کو توڑ دو ایک شخص ہوسکتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم گوشت کو زمین پر گرا دیں اور ہنڈیوں کو دھولیں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کر لو' جب لوگوں نے دشمن کے مقابلہ میں صف بندی کی عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کی تلوار بہت چھوٹی تھی۔ تلوار کو یہودی کی پنڈلی تک پہنچانا چاہا تو اس کا کنارہ لوٹا اور عامر بن اکوع کے گھٹنے پر لگا اور عامر بن اکوع اس زخم کی وجہ سے فوت ہوگئے۔ سلمہ بن اکوع نے کہا جب لوگ واپس ہوئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا درانحالیکہ آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اے سلمہ تمہارا حال کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے باپ اور میری ماں قربان ہوں لوگ کہتے ہیں مراد حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ہیں عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے عمل

رائیگاں گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے یہ بات کہی ہے غلط ہے۔ عامر کیلئے دو ثواب ہیں اور اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کیا اور فرمایا وہ اللہ عزوجل کی راہ میں مشقت اٹھانے والے اور دشمن کے مقابلہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ عرب میں بہت کم لوگ ہیں جو اس خصلت حمیدہ یعنی جہاد مع الجہد کے ساتھ دنیا میں چلے۔ دمشی بھا میں بھا کی ضمیر کا مرجع زمین یا مدینہ منورہ، حرب یا خصلت ہے قتیبہ بن سعید نے حاتم بن اسماعیل سے اس اسناد کے ساتھ اس لفظ میں مخالفت کی ہے یعنی انہوں نے ''مشی بھا'' کے بدل ''نشاء بھا'' روایت کی ہے یعنی وہ جوانی کو پہنچا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۵۹)

غزوہ زید بن حارثہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَا یَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَیُّوْبُ اَوْ قَالَ مَا یَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہو گئے پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر امیر لشکر بنائے جانے کے وہ جھنڈا پکڑ لیا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اور آپ نے فرمایا ہمیں یہ خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے ایوب سختیانی نے کہا یا آپ نے فرمایا ان کے لئے یہ بات باعث مسرت نہیں تھی کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اور یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۶۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ عَلٰى قَوْمٍ فَطَعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلِهٖ وَایْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِیْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنایا تو لوگوں نے ان کی امارت میں طعن و تشنیع کی۔ آپ نے فرمایا اگر تم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں طعن کرتے ہو تو تحقیق تم نے ان سے پہلے ان کے باپ زید بن حارثہ کی امارت میں طعن و تشنیع کی تھی۔ اللہ کی قسم وہ یقینا

امارت کے لائق تھے اور وہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھے اور بلاشک حضرت اسامہ اپنے والد کے بعد مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۰۳)

غزوہ موتہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِيْ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا یہ غزوہ موتہ کا واقعہ ہے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ شہید ہو گئے پھر اس جھنڈے کو جعفر طیار نے پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر اس جھنڈے کو خالد بن ولید نے بغیر امیر بنائے پکڑا اور ان کے ہاتھ پر فتح ہو گی مجھے اس کی خوشی نہیں یا فرمایا ان کو اس کی خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس رہتے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں مبارکہ اشکبار تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۰۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کی خبر دے دی اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۸)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مرض وفات میں ایک لشکر تیار کیا اور ان پر حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ کو امیر مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں ان میں سے عیاش بن ابی ربیع فخروی بھی ہے نے ان

کی امارت میں طعنہ زنی کی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اسامہ بن زید کی امارت میں طعن کرتے ہو۔ اس سے پہلے تم نے ان کے باپ زید بن حارثہ کی امارت میں بھی طعن کیا تھا جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو امیر لشکر مقرر کیا تھا اللہ کی قسم وہ بھی امارت کے لائق و مستحق تھے۔ جیسا کہ بعد میں ان کو ظاہر ہوا اور وہ لوگوں میں مجھے زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد اسامہ بن زید مجھے لوگوں میں سے زیادہ محبوب ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۳۰)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ موتہ کے دن حضرت زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے قبل ہی لوگوں کو ان کی شہادت کی خبر دے دی۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے لشکر کا جھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑا اور وہ شہید ہو گئے۔ پھر یہ جھنڈا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اللہ عزوجل نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۵۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَقَفَ عَلٰی جَعْفَرٍ یَّوْمَئِذٍ وَّهُوَ قَتِیْلٌ فَعَدَدْتُّ بِهٖ خَمْسِیْنَ بَیْنَ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ لَیْسَ مِنْهَا شَیْءٌ فِیْ دُبُرِهٖ یَعْنِیْ فِیْ ظَهْرِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حضرت جعفر بن ابی طالب کے پاس غزوہ موتہ میں کھڑے تھے درانحالیکہ وہ شہید ہو چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے ان میں نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم گنے تھے۔ ان زخموں میں سے کوئی زخم ان کی پشت پر نہیں تھا مراد حضرت جعفر کی شجاعت ہے کہ انہوں نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ آگے ہی بڑھتے رہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۱۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَّاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ کُنْتُ فِیْهِمْ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِی الْقَتْلٰی وَوَجَدْنَا مَا فِیْ جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّتِسْعِیْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْیَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر حضرت زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو پھر اس لشکر کے امیر حضرت

جعفر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور اگر حضرت جعفر جام شہادت نوش کر جائیں تو پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں اس غزوہ میں ان لوگوں میں موجود تھا ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ہم نے ان کو شہیدوں میں پایا اور ان کے جسم میں ہم نے نیزوں اور تلواروں کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم پائے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۱۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی زَیْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّأْتِیَہُمْ خَبَرُھُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی موت کی خبر آنے سے پہلے حضرت زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر دے دی۔ آپ نے فرمایا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈے کو پکڑ لیا ہے اور وہ شہید ہو گئے پھر حضرت جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے یہ خبر دیتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشک بارتھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا تو اللہ عزوجل نے کافروں پر فتح و نصرت مرحمت فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۱۳)

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَۃَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعَبْدِاللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْہِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَآئِشَۃُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِیْ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَکَرَ بُکَآئَھُنَّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّنْہَاھُنَّ قَالَ فَذَھَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰی فَقَالَ قَدْ نَہَیْتُہُنَّ وَذَکَرَ اَنَّہٗ لَمْ یُطِعْنَہٗ قَالَ فَاَمَرَ اَیْضًا فَذَھَبَ ثُمَّ اَتٰی فَقَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاھِہِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَآئِشَۃُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰہُ اَنْفَکَ فَوَاللّٰہِ مَا اَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَکْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہو جانے کی خبر آئی یا لشکر سے کوئی قاصد آیا یا بذریعہ وحی آپ کو خبر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے درآنحالیکہ آپ سے حزن و ملال عیاں تھا اس رحمت کے باعث جو آپ کے قلب اطہر میں تھا ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب کی مستورات رو رہی ہیں۔ راوی نے کہا اور قالت عائشہ رضی اللہ عنہا

بھی مروی ہے یعنی ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا اس شخص نے ان کا رونا ذکر کیا تو آپ ﷺ اس کو کہا کہ وہ ان کو رونے سے منع کرے۔ راوی نے کہا وہ شخص گیا پھر آیا اور عرض کیا میں نے ان کو منع کیا ہے اور ذکر کیا کہ انہوں نے اس کی بات تسلیم نہیں کی۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا وہ گیا پھر آیا اور عرض کیا بخدا وہ عدم اطاعت میں ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے موہنوں میں مٹی ڈال دو۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے کہا اللہ عزوجل تیری ناک خاک آلود کرے تیرا قصور یہ ہے کہ جس کا تمہیں دیا گیا ہے وہ تو کرتا نہیں اور نہ ہی تو رسول اللہ ﷺ کو مشقت دینے سے باز آتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۱۴)

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفر بن ابی طالب کے بیٹے عبداللہ کو سلام کہتے تو کہتے السَّلَامُ عَلَيْكَ اے دو پروں والے کے صاحبزادے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۱۵)

عَنْ خَالِدَ بْنِ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی چوڑی تلوار رہ گئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۱۶)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ "غزوۂ موتہ" میں شرکت کیلئے نکلا یمن سے بھی مجھے کچھ امداد موصول ہوئی اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' اے سالم! کیا آپ نہیں جانتے؟ نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے سامانِ حرب کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ وہ قاتل کو ملے گا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں! لیکن میرے خیال میں یہ بہت زیادہ ہے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۵۱)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ فَرَافَقَنِي مَدَدٌ مِنْ

أَهْلِ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ، فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَزُوْرًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِيْنَا جُمُوْعَ الرُّوْمِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مُذْهَبٌ، فَجَعَلَ الرُّوْمِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِيْنَ، فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّوْمِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَأَخَذَ مِنَ السَّلَبِ. قَالَ عَوْفٌ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ. قُلْتُ: لَتَرُدَّنَّهُ عَلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَبٰى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ: فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَكْثَرْتُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ. قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ لَهُ: دُوْنَكَ يَا خَالِدُ، أَلَمْ أَفِ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ، هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِي أُمَرَائِي؟ لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غزوہ موتہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوا، اہل یمن سے تعلق رکھنے والا ایک مددی یعنی مدد قبیلے کا ایک شخص میرے ساتھ ہولیا، اس کے ساتھ ایک تلوار تھی، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اونٹ ذبح کیا تو اس شخص نے ذبح کرنے والے سے کھال کا ایک حصہ مانگ لیا جو اس نے اس کو دے دیا تو اس شخص نے اسے ڈھال کی طرح بنالیا پھر ہم روانہ ہوئے ہمارا رومیوں کے لشکروں سے مقابلہ ہوا ان میں سے ایک شخص سرخ گھوڑے پر سوار تھا اس کی زین اور ہتھیار سنہری تھے وہ رومی شخص مسلمانوں پر بڑے سخت حملے کر رہا تھا، تو یمن سے تعلق رکھنے والا وہ مددی ایک چٹان کی اوٹ میں اس رومی کی تاک میں بیٹھ گیا، جب وہ رومی اس کے پاس سے گزرا، تو یمنی نے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دیں، جس کے نتیجے میں وہ رومی گر پڑا، یہ یمنی شخص اس کے اوپر چڑھا اور اسے قتل کر دیا، پھر اس کا گھوڑا اور اس کا اسلحہ حاصل کر لیا جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کر دی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس یمنی کو بلایا اور اس کے سامان میں سے کچھ حاصل کر لیا، حضرت عوف بیان کرتے ہیں: میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا: اے خالد! آپ کو یہ پتا نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے: مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملتا ہے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اس یمنی شخص کو ملنے والے سامان کو میں زیادہ سمجھتا ہوں، تو میں نے کہا: یا تو آپ اسے واپس کر دیں، ورنہ پھر

میں نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتاؤں گا، تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے وہ سامان دینے سے انکار کر دیا، بعد میں ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے اس یمنی کا واقعہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کے بارے میں بھی آپ ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خالد تم نے جو کیا اس کی وجہ کیا تھی؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اس سامان کو زیادہ سمجھا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! تم نے اس سے جو کچھ لیا تھا وہ اسے واپس کردو۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا! لیں خالد صاحب میں نے جو آپ سے کہا تھا، اسے پورا کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا بات تھی؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو وہ بات بتائی، تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالد وہ سامان اسے واپس نہ کرو، کیا تم لوگ میری خاطر میری طرف سے مقرر کیے گئے امیروں سے رعایت نہیں کر سکتے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے معاملے کی بھلائی تمہیں ملے اور خرابی کے ذمے دار وہ لوگ ہوں۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۱۹)

غزوہ ذوالخلصہ

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَّخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے کہ ایک مکان تھا جاہلیت میں جسے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کہا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے آرام نہیں پہنچاؤ گے۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک سو پچاس سوار لے کر گیا اور ہم نے اس کو توڑ دیا اور جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا۔ اس کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ بیان کیا۔ تو آپ نے ہمارے لئے اور قبیلۂ احمس کے لئے دعا فرمائی۔ کعبۂ شامیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس مکان کا دروازہ کعبۂ معظم کی طرز کا تھا ورنہ کعبۂ شامیہ صرف کعبۂ مکرمہ ہی کو کہا جاتا (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۹۳)

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِیْرٍ وَّالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰی تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِیْ خَیْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے آرام نہیں پہنچاتے اور ذوالخلصہ قبیلہ خثعم میں ایک مکان تھا جو کعبہ یمانیہ سے موسوم تھا۔ جریر بن عبداللہ بجلی نے کہا میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر گیا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ آپ نے میرے سینہ پر اپنا دست اقدس مارا حتیٰ کہ آپ کے انگلیوں مبارکہ کے نشان میں نے اپنے سینہ میں دیکھے اور فرمایا اے اللہ! اس کو گھوڑے پر ثابت رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ کر۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں کعبہ یمانیہ کی طرف چل دیا اور اس کو توڑ دیا اور جلا دیا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قاصد بھیجا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں کہ گویا کہ میں اس ذوالخلصہ خارشی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آیا ہوں۔ یعنی جیسے خارشی اونٹ بوجہ خارش سیاہ ہو جاتا کعبہ یمانیہ بھی جل کر اس طرح ہو گیا ہے حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۹۴)

عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰی فَانْطَلَقْتُ فِیْ خَمْسِیْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَیْلٍ وَّكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ یَدَهٗ عَلٰی صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَیْتًا بِالْیَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِیْلَةَ فِیْهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ یُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَاَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِیْرٌ الْیَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ یَّسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا هُنَا فَاِنْ قَدَرَ عَلَیْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَیْنَمَا هُوَ یَضْرِبُ بِهَا اِذْ وَقَفَ عَلَیْهِ جَرِیْرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِیْرٌ رَجُلًا مِنْ اَحْمَسَ یُكْنٰی اَبَا اَرْطَاةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُبَشِّرُهٗ بِذٰلِكَ فَلَمَّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰی تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے آرام نہیں پہنچاتے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر گیا اور

سب گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا دست اقدس میرے سینہ میں مارا حتیٰ کہ میں نے آپ کے دست مبارک کے نشان اپنے سینہ میں دیکھے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ اس کو گھوڑے پر ثابت رکھ اور اس کو ہادی اور ہدایت یافتہ فرما۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد میں گھوڑے سے کبھی نہیں گرا۔ جریر نے کہا اور ذوالخلصہ یمن میں خثعم اور بجیلہ کا ایک مکان تھا جس میں بت تھے۔ ان کی عبادت کی جاتی تھی اور اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ جریر نے کہا ہم اس کے پاس گئے اور اس کو آگ سے جلا دیا اور توڑ دیا۔ قیس بن ابوحازم نے کہا جب حضرت جریر یمن آئے تو وہاں ذوالخلصہ کے پاس ایک شخص تیروں کے ذریعے فال نکالتا تھا۔ اس شخص سے کہا گیا یہاں رسول اللہ ﷺ کے قاصد آئے ہیں اگر وہ تجھ پر قادر ہو گئے تو وہ تیری گردن اڑا دیں گے۔ قیس نے کہا ایک دفعہ وہ تیروں کے ذریعہ فال نکال رہا تھا کہ اچانک حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ حضرت جریر نے فرمایا ان تیروں کو توڑ دو اور گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق و لائق نہیں ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ اس شخص نے تیر توڑ دیئے اور توحید کی گواہی دی۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ احمس کے ایک شخص کو جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی ان کا نام حصین بن ربیعہ ہے نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ آپ کو خوشخبری سنائے۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے حضور آیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آپ کے پاس نہیں آیا حتیٰ کہ میں ذوالخلصہ کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ گویا کہ خارشی اونٹ ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لئے پانچ مرتبہ دعائے برکت فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۹۵)

غزوہ ذات السلاسل

عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ

ابوعثمان عبدالرحمن بن نہدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو ذات سلاسل کے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا غزوہ ذات السلاسل سے جب میں واپس آیا تو میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا مردوں میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی۔ میں نے عرض کیا پھر کون آپ نے فرمایا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ نے چند مردوں کے نام شمار

کئے تو میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے آخر میں نہ کر دیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۹۶)

غزوہ سیف البحر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ فَنِیَ الزَّادُ فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بِاَزْوَادِ الْجَیْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَیْ تَمْرٍ فَكَانَ یَقُوْتُنَا كُلَّ یَوْمٍ قَلِیْلٌ قَلِیْلٌ حَتّٰى فَنِیَ فَلَمْ یَكُنْ یُصِیْبُنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِیْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِیْنَ فَنِیَتْ ثُمَّ انْتَهَیْنَا اِلَى الْبَحْرِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بِضِلَعَیْنِ مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا اور وہ لشکر تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہم نکلے اور راستہ میں ہی تھے توشہ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے لشکر کا سارا توشہ ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دیا۔ سارا توشہ جمع ہو گیا تو سارا بچا ہوا توشہ کھجور کے دو توشہ دان ہوئے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اس سے روزانہ تھوڑا تھوڑا دیتے تھے حتیٰ کہ وہ بھی ختم ہو گیا اور ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ وہب بن کیسان نے کہا میں نے کہا ایک ایک کھجور سے تمہارا کیا بنتا ہو گا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جب کھجوریں ختم ہوئیں تو ہم ان کو نہ پانے سے غمناک ہوئے پھر ہم سمندر کی طرف گئے۔ کیا دیکھتے ہیں پہاڑ جیسی ایک مچھلی ہے لشکر اس سے اٹھارہ دن کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس مچھلی کی پسلیوں میں سے دو پسلیاں کھڑا کرنے کا حکم دیا ان کو کھڑا کیا گیا پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سفر و بار برداری کے لئے ایک مضبوط اونٹ کو اس کے نیچے سے گزرنے کا حکم دیا تو وہ نیچے سے گزر گیا اور ان پسلیوں تک وہ نہ پہنچ سکا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۹۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ اَمِیْرُنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِیْرَ قُرَیْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّیَ ذٰلِكَ الْجَیْشُ جَیْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً یُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اِلَیْنَا اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهٗ قَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَاَخَذَ رَجُلًا وَبَعِیْرًا فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ جَابِرٌ

وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيتُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا کہ ہم قریش کے قافلے کا انتظار کریں اور ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم نے ساحل سمندر پر نصف ماہ قیام کیا اور ہم پر سخت بھوک کا غلبہ ہوا حتیٰ کہ ہم نے درختوں کے پتے کھائے۔ اس وجہ سے اس کو ''جیش الخبط'' کہا جاتا ہے تو ہمارے لئے سمندر نے ایک جانور باہر پھینکا جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ عنبر ایک مچھلی ہے جس کی کھال سے ڈھال بنائی جاتی ہے اور ہم نے اس مچھلی سے نصف مہینہ کھایا اور اس کی چربی کو بطور تیل استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ قوت و موٹاپے کے لحاظ سے ہمارے جسم پہلی حالت کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مچھلی کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور اس کو کھڑا کیا اور ایک آدمی شاید وہ قیس بن سعد ہوں اور اس کو اونٹ پر سوار کیا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ لشکر میں ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ اور ذبح کئے، پھر تین اونٹ اور نحر کئے۔ پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان کو منع کر دیا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم سے ابوصالح ذکوان السمان نے بیان کیا کہ حضرت قیس بن سعد نے اپنے باپ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا درآنحالیکہ میں اس لشکر میں تھا اور وہ بھوک کا شکار ہوئے تو میرے باپ نے مجھے کہا اونٹ ذبح کرو قیس بن سعد نے کہا میں نے اونٹ ذبح کئے لشکر پھر بھوک کا شکار ہو گیا۔ انہوں نے کہا اونٹ ذبح کرو قیس بن سعد نے کہا میں نے اونٹ ذبح کئے پھر لوگوں کو بھوک نے آلیا۔ انہوں نے کہا اونٹ ذبح کرو قیس بن سعد نے کہا میں نے اونٹ ذبح کئے پھر لوگ بھوک کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے کہا اونٹ ذبح کرو قیس بن سعد نے کہا میں منع کر دیا گیا ہوں۔ یعنی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۹۹)

عَنْ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ جیش الخبط میں تھے اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

کو اس کا امیر مقرر کیا گیا اور ہمیں سخت بھوک لگی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی ہم نے اس جیسی مچھلی نہیں دیکھی جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ہم اس سے نصف ماہ کھاتے رہے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پکڑی۔اور اس کو کھڑا کیا تو سوار اس کے نیچے سے گزر گیا ابن جریج نے کہا مجھے ابوالزبیر محمد بن مسلم مکی نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسے کھاؤ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔آپ نے فرمایا کھاؤ یہ رزق ہے جو اللہ عزوجل نے اسے نکالا ہے اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔لوگوں میں سے کسی نے آپ کی خدمت میں پیش کر دی اور آپ نے تناول فرمائی۔حافظ عسقلانی نے کہا ساحل سمندر سے متصل قبلیہ مقام میں قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ کی طرف آپ نے ایک لشکر بھیجا۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۰)

سریہ بیرِ معونہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِحَاجَۃٍ یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَھُمْ حَیَّانِ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ رِعْلٌ وَّذَکْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ یُقَالُ لَھَا بِئْرُ مَعُوْنَۃَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰہِ مَا اِیَّاکُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِیْ حَاجَۃٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْھُمْ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ شَھْرًا فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَذٰلِکَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا کُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُالْعَزِیْزِ وَسَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ اَبَعْدَ الرُّکُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَۃِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَۃِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی حاجت حضرت انس نے اس حاجت کا اس حدیث کے متصل بعد والی حدیث میں ذکر کیا ہے کیلئے ستر آدمی بھیجے جنہیں قراء کہا جاتا تھا' بنی سلیم کے دو قبیلے رِعل و ذکوان ایک کنویں کے پاس جسے بئر معونہ کہا جاتا ہے ان کے سامنے آئے قراء حضرات نے فرمایا بخدا ہمارا تمہارے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ نہیں ہم تو صرف نبی اکرم ﷺ کی کسی حاجت کے باعث یہاں سے گزر رہے ہیں انہوں نے قراء حضرات کو شہید کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے نماز صبح میں ان کیلئے بددعا فرمائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ قنوت کی ابتداء تھی اس سے قبل ہم قنوت نہیں پڑھتے تھے عبدالعزیز نے کہا ایک شخص عاصم الاحول رواہ المصنف ایضاً نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے مطابق دریافت کیا' کیا قنوت رکوع کے بعد ہے یا قرات سے فارغ ہونے کے وقت' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں بلکہ قرات سے فراغت کے وقت ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۶۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَّدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِيْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان والوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دشمن کے مقابلہ میں مدد طلب کی، تو آپ نے ستر انصاری جنہیں ہم اس زمانہ میں قراء کے نام سے موسوم کرتے تھے، بھیج کر ان کی مدد کی، وہ قراء حضرات دن میں لکڑیاں جمع کرتے اور رات کے وقت نماز پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب وہ بیئر معونہ پہنچے تو انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور ان سے غداری کی۔ نبی اکرم ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے صبح کی نماز میں قبائل عرب رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان پر ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہم یہ ان کے حق میں قرآن معظم میں پڑھتے تھے پھر یہ پڑھنا منسوخ ہو گیا وہ یہ ہے بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ہماری طرف ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں راضی کر دیا ہے قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز صبح میں ایک مہینہ قنوت پڑھی اور آپ قبائل عرب میں سے رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان پر بددعا فرماتے تھے۔ قتادہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں خلیفہ بن خیاط نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا کہ ہم سے سعید بنابی عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ یہ ستر انصاری بیئر معونہ میں شہید کر دیے گئے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۶۵)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخٌ لِّاُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَّكَانَ رَئِيْسَ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطَفَانَ بِاَلْفٍ وَّاَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِيْ بَيْتِ اُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِيْ بَيْتِ امْرَاَةٍ مِّنْ اٰلِ فُلَانٍ ائْتُوْنِيْ بِفَرَسِيْ فَمَاتَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ اَخُوْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّهُوَ رَجُلٌ اَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ كُوْنَا قَرِيْبًا حَتّٰى اٰتِيَهُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِيْ كُنْتُمْ وَاِنْ

قَتَلُوْنِيْ آتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُوْنِيْ أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوْا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِيْ رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ إِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے ماموں حرام بن ملحان اور وہ ام سلیم کے بھائی ہیں کو ستر سواروں کے ہمراہ بھیجا اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے نبی اکرم ﷺ کو تین شرطیں پیش کی تھیں اس نے کہا آپ کیلئے دیہاتی اور میرے لئے شہری ہوں گے یعنی دیہات پر آپ کی اور شہروں پر میری حکومت ہوگی میں آپ کا خلیفہ ہوں گا یا پھر میں دو ہزار اہل غطفان کے لشکر کے ساتھ تم پر حملہ کر دوں گا پس عامر ام فلاں آل سلول میں سے ایک عورت کے گھر طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ عامر بن طفیل نے کہا آل فلاں کی عورت کے گھر میں تو مجھے جوان اونٹ کے طاعون کی طرح میرے کان کے اصل میں غدود نکل آیا ہے۔ جسے گلٹی بولتے ہیں عامر نے کہا میرا گھوڑا لاؤ اور وہ گھوڑے کی پشت پر ہی واصلِ جہنم ہو گیا۔ ام سلیم کا بھائی حالانکہ وہ لنگڑے تھے حرام بن ملحان اور بنی فلاں سے ایک شخص منذر بن محمد بن عقبہ تینوں چلے۔

بخاری کی معتبر شراح میں ہے کہ اصل عبارت اس طرح ہے "فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُوْ أُمِّ سُلَيْمٍ هُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ"۔ یعنی صرف واؤ کی تقدیم کاتب کی سہو ہے کیونکہ حرام لنگڑے نہیں تھے وہ شہید ہوئے اور لنگڑا شہید نہیں ہوا اس لنگڑے شخص کا نام کعب بن زید ہے حرام بن ملحان نے کہا تم دونوں میرے قریب رہو یعنی کعب بن زید اور منذر بن محمد سے کہا میں ان کے پاس جاتا ہوں اگر انہوں نے مجھے امن دے دیا تو میرے پاس آ جانا اور اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو تم اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جانا۔ حرام بن ملحان نے ان لوگوں سے کہا کیا تم مجھے امن دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام تمہیں پہنچاؤں اور حرام بن ملحان نے ان سے بیان کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا وہ شخص حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ان کے پاس آیا اور نیزہ مارا۔ حدیث کے راوی ہشام بن یحییٰ بن دینار نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ نیزہ ایک طرف سے دوسری طرف نکل گیا حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ اکبر" رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا یعنی شہادت نصیب ہو گئی اور دوسرے قراء حضرات بھی پکڑ لئے گئے حافظ عسقلانی نے کہا اگر "رجل" میں روایت بسکون جیم محفوظ ہے تو یہ تمام توجیہات سے بہتر توجیہ ہے جس سے مراد حضرات قراء مسلمان مراد ہیں سوائے لنگڑے شخص کے سب کے سب شہید کر دیئے گئے اور وہ لنگڑا شخص پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اللہ عزوجل کے اس قول کی تلاوت کا حکم نازل فرمایا پھر اس کا

تلاوت کرنا منسوخ کر دیا گیا وہ یہ ہے "اِنَّا قَدْ لَقِینَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا"۔ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں راضی کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیہ جنہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی پر تیس دن صبح کے وقت بددعا فرمائی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۶۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهٗ یَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بیئر معونہ میں حرام بن ملحان کو اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر ہاتھ سے اپنے چہرے اور منہ پر مل لیا پھر کہا رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۶۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَیَقُوْلُ عُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ رعل و ذکوان پر بددعا کرتے اور فرماتے قبیلہ عصیہ نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۶۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الَّذِیْنَ قَتَلُوْا یَعْنِیْ اَصْحَابَهٗ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِیْنَ صَبَاحًا حِیْنَ یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَّلَحْیَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْنَ قُتِلُوْا اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰی نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کے صحابہ کرام کو بیئر معونہ پر شہید کیا تھا تیس دن صبح کے وقت بددعا کی جبکہ آپ قبیلہ رعل لحیان پر بددعا فرماتے تھے اور قبیلہ عصیہ پر بھی کہ عصیہ نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کیلئے ان لوگوں کے حق میں جو اصحاب بیئر معونہ پر شہید کئے گئے قرآن نازل کیا ہے جسے ہم پڑھتے، حتیٰ کہ اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی وہ قرآن یہ ہے بَلِّغُوْا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْهُ ہماری قوم کو پیغام پہنچا دیں کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۷۰)

عَنْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قُلْتُ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهٗ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَنَّهٗ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلَيْهِمْ

عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا ہاں نماز میں قنوت ہے میں نے عرض کیا رکوع سے قبل ہے یا بعد میں' انہوں نے جواب دیا رکوع سے پہلے ہے میں نے کہا تمہارے متعلق مجھے فلاں نے خبر دی کہ تم نے رکوع کے بعد کہا ہے۔ انہوں نے کہا اس نے خطا کی ہے رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی تھی جبکہ آپ نے کچھ لوگوں کو جنہیں قراء کہا جاتا ہے اور وہ ستر آدمی تھے۔ مشرکین کی طرف بھیجا ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ان کی طرف سے عہد تھا وہ لوگ جو ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان عہد تھا وہ غالب آئے اور عہد توڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد ان پر بددعا فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۷۱)

سریہ نجد

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شریک تھا ہم نے دشمن سے جنگ کی اور ان کے سامنے صف بندی کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۴)

عَنْ جَابِرٍ اَخْبَرَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک جنگ کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاہِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِہَا سَیْفَہٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَۃً ثُمَّ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا فَجِئْنَاہُ فَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا فَقَالَ لِیْ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰہُ فَھَا ھُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ یُعَاقِبْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ آپ کے ساتھ واپس آئے تو دوپہر کی سخت گرمی نے ان کو ایک خاردار درختوں کی وادی میں پایا رسول اللہ ﷺ اس جگہ اتر گئے اور لوگ درختوں کے سایہ کی تلاش میں ادھر ادھر بکھر گئے رسول اللہ ﷺ کیکر کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور اس درخت کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا ہم سب محوخواب ہو گئے پھر اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس اعرابی غورث بیٹھا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے میری تلوار سونت لی درآنحالیکہ میں محوخواب تھا۔ میں بیدار ہوا اور وہ اس کے ہاتھ میں نیام سے باہر تھی پھر اس اعرابی نے مجھ سے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ میں نے کہا میرا اللہ مجھے بچائے گا خبردار وہ یہ بیٹھا ہوا ہے' پھر آپ ﷺ نے کوئی سزا نہیں دی واقدی نے ذکر کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کی طرف واپس آیا تو اس کے ذریعہ بہت لوگوں نے ہدایت پائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۷)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَیْنَا عَلٰی شَجَرَۃٍ ظَلِیْلَۃٍ تَرَکْنَاھَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَسَیْفُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَۃِ فَاخْتَرَطَہٗ فَقَالَ تَخَافُنِیْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ فَتَھَدَّدَہٗ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰی بِالطَّائِفَۃِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَکْعَتَانِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِیْھَا مُحَارِبَ خَصَفَۃَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّی الْخَوْفَ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ نَجْدٍ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ وَاِنَّمَا جَآءَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ خَیْبَرَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے وہ درخت نبی اکرم ﷺ کے لئے چھوڑ دیا تو مشرکین میں سے

ایک شخص آیا حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اس شخص نے اس تلوار کو نیام سے نکالا اور کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کون ہے جو آپ کو مجھ سے بچائے گا آپ نے فرمایا میرا اللہ مجھے بچائے گا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام نے اس کو ڈرایا دھمکایا پھر نماز قائم کی گئی۔ آپ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسرے گروہ کو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں۔ نبی اکرم ﷺ کی چار رکعتیں تھیں اور لوگوں کی دو رکعتیں ان لوگوں نے اپنی دو رکعتیں تنہا پڑھی تھیں لہذا انکی بھی چار چار ہوگئیں امام نووی نے کہا احادیث میں اتفاق کیلئے یہ تاویل ضروری ہے مسدد نے ابی عوانہ سے انہوں نے ابی بشر جعفر بن ابی وحشیہ سے روایت کی کہ اس مشرک آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اس غزوہ میں آپ نے محارب خصفہ سے جنگ کی تھی ابوالزبیر محمد بن مسلم تدرس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہم مقام نخل میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے نماز خوف پڑھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے غزوہ نجد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دنوں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے جبکہ آپ نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا' امام بخاری نے اس کو تاکیداً ذکر کیا کہ غزوہ ذات الرقاع غزوہ خیبر کے بعد ہوا ہے اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایام خیبر میں آپ کے پاس مشرف با اسلام ہو کر آئے تھے (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا اَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَاِذَا اَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ نجد کیا اور جب آپ کو دوپہر کی سخت گرمی نے پالیا حالانکہ آپ خاردار درختوں کی وادی میں تھے۔ آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور اس کا سایہ چاہا اور اپنی تلوار اس درخت کے ساتھ لٹکا دیا اور لوگ سایہ کی تلاش میں بکھر گئے ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بلایا اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے آپ نے فرمایا یہ میرے پاس آیا درآنحالیکہ میں محو خواب تھا اس نے میری تلوار کو نیام سے باہر نکالا تو میں بیدار ہو گیا اور وہ ننگی تلوار سونتے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا' اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا' میں نے کہا میرا اللہ بچائے گا پھر اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا پس وہ شخص یہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی

سزا نہیں دی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۱۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ قَالَ لَهٗ بَعْضُ بَنِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهٖ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَا عَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰی مِنْ قَدُوْمِ الضَّاْنِ وَیُذْکَرُ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُخْبِرُ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَانَ عَلٰی سَرِیَّةٍ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَدِمَ اَبَانُ وَاَصْحَابُهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَاِنَّ حُزُمَ خَیْلِهِمْ لَلِیْفٌ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ اَبَانُ وَاَنْتَ بِهٰذَا یَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَّاْسِ ضَاْنٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ یَقْسِمْ لَهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور خیبر کی غنیمت سے کچھ طلب کیا۔ آپ سے سعید بن عاص کے ایک بیٹے ابان بن سعید نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ہریرہ کو کچھ نہ دیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نعمان بن قوقل کا قاتل ہے ابان بن سعید نے کہا اس بلے جیسے شخص پر تعجب ہے جو دوس کے پہاڑ ضان کی طرف سے نازل ہوا ہے گویا کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ کی تحقیر کی اور اس کو قتال پر قلت قدرت کی طرف منسوب کیا زبیدی محمد بن ولید سے ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے محمد بن مسلم زہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا مجھ سے عنبسہ بن سعید نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سعید بن عاص کو آگاہ کر رہے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید کو ایک چھوٹے سے لشکر پر امیر بنا کر مدینہ منورہ سے نجد کی طرف بھیجا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابان اور اس کے ساتھی خیبر میں نبی اکرم ﷺ کے حضور آئے جبکہ وہ فتح ہو چکا تھا اور ان کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کے درخت کی چھال کے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہیں غنیمت کے مال سے حصہ نہ دیں ابان بن سعید نے کہا اے بلے جیسے جو ضان پہاڑ سے اتر کر آیا ہے بات کہتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابان بن سعید بیٹھ جائیے اور ان کو مال غنیمت سے کچھ نہ دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۰۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَکُنْتُ فِیْهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا وَّنُفِّلْنَا بَعِیْرًا بَعِیْرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِیْرًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک فوجی دستہ نجد کی طرف بھیجا اور میں اس میں موجود تھا۔ ہمارے حصے بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ بطور عطیہ زیادہ دیا گیا تو ہم تیرہ، تیرہ اونٹ لے کر واپس آئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيْهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جس میں میں بھی شامل تھا' اس لشکر والوں کو مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے۔ ان سب کے حصے میں بارہ' بارہ یا شاید گیارہ' گیارہ اونٹ آئے اور انہیں ایک' ایک اونٹ مزید عطا کیا گیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۴۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستہ نجد کی طرف روانہ کیا' وہ لوگ بنو حنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ لوگوں نے اسے مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا' نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا' اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا' اے محمد ﷺ! میرا ارادہ بہتر ہے اگر آپ مجھے قتل کرتے ہیں تو کسی بڑے آدمی کو

قتل کریں گے اور اگر آپ مجھ پر احسان کرتے ہیں تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال وصول کرنا چاہتے ہیں تو آپ مطالبہ کریں آپ جتنا چاہیں گے آپ کو مال دیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ اگلے دن آپ تشریف لائے اور دریافت کیا' اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اُس نے جواب دیا، وہی جو میں نے آپ سے کہا تھا' اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر کریں گے اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایک بڑے آدمی کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مطالبہ کریں آپ جتنا چاہیں گے آپ کو مال دیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اس کے حال پر رہنے دیا اگلے دن آپ نے پھر دریافت کیا' اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا' میرا وہی ارادہ ہے جو میں آپ کو بتا چکا ہوں' اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر کریں گے۔ اگر آپ قتل کریں گے تو ایک بڑے آدمی کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مطالبہ کریں آپ جتنا چاہیں گے آپ کو مال دیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا' ثمامہ کو آزاد کر دو! راوی کہتے ہیں وہ مسجد کے قریب کھجور کے ایک درخت کے پاس گیا وہاں غسل کیا اور پھر مسجد میں آ کر بولا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ بے شک اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر وہ بولا اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم! پہلے آپ میرے نزدیک روئے زمین کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص تھے لیکن اب آپ میرے نزدیک پسندیدہ ترین شخص ہیں' اللہ کی قسم! پہلے آپ کا دین میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ دین تھا اور اب آپ کا دین میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ پہلے آپ کا شہر میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شہر تھا اور اب آپ کا شہر میرے نزدیک پسندیدہ ترین شہر ہے۔ آپ کے دستے نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرے کیلئے جا رہا تھا اب آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے بشارت دی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ آیا تو کسی نے اس سے کہا: کیا تم صابی بے دین ہو گئے ہو؟ اس نے جواب دیا' نہیں! بلکہ میں نے اللہ کے رسول کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور اللہ کی قسم! اب یمامہ سے تمہارے پاس گندم کا کوئی ایک دانہ بھی نہیں آئے گا' جب تک اللہ کے رسول اس بات کی اجازت نہ دیں۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا لَهٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَائَتْ بِرَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِیُّ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستہ ''نجد'' کی سرزمین کی طرف بھجوایا وہ لوگ ایک آدمی کو پکڑ کر لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال حنفی تھا۔ وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۵)

سریہ جذیمہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مہاجرین وانصار کے تین سو پچاس افراد کے ہمراہ بنی جذیمہ یہ کنانہ کی ایک شاخ ہے مکہ مکرمہ سے ملیحلم کی طرف واقع ہے) کی طرف بھیجا حضرت خالد بن ولید نے اس کو دعوت اسلام دی اور انہوں نے اس کو قبول کرلیا۔ وہ اچھی طرح لفظ "اسلمنا" نہ کہہ سکے اور انہوں نے "صبأنا صبأنا" کہنا شروع کر دیا جب کوئی ایک دین سے نکل کر دوسرے دین کی طرف جائے تو اسے صبأ کہتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک دن خالد بن ولید نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے کہا اللہ کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنے اپنے قیدی کو قتل کرے گا حتیٰ کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ یہ فرمایا اے اللہ جو کچھ خالد بن ولید نے کیا ہے میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۸۰)

سریہ عبداللہ بن حذیفہ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ

بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَّيَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ بھیجا اور ایک انصاری عبداللہ بن حذافہ سہمی کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ایک دفعہ عبداللہ بن حذافہ غصے میں آ گئے اور کہا کیا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا۔لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے حکم دیا انہوں نے کہا میرے لئے لکڑیاں اکٹھی کرو۔تو فوجی دستہ نے لکڑیاں اکٹھی کیں۔انہوں نے کہا ان کو آگ لگا دو۔فوجی دستہ نے لکڑیوں کو آگ لگا دی۔عبداللہ بن حذافہ نے کہا اس میں داخل ہو جاؤ تو انہوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور بعض نے بعض کو روکنا شروع کر دیا۔فوجی دستہ نے کہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آگ سے بھاگ کر آئے ہیں وہ اسی تذبذب کا شکار رہے حتیٰ کہ آگ کے شعلے بجھ گئے تو عبداللہ بن حذافہ کا غصہ بھی فرو ہو گیا۔نبی اکرم ﷺ کے پاس یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس سے نہ نکل سکتے اور اطاعت معروف میں ہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۱)

مسلمہ بن کذاب کا انجام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَاَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا اَرَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے خلیفہ بنالیں تو میں آپ کی اتباع کرلوں گا۔مسیلمہ کذاب اپنی قوم کے

بہت سے لوگوں کو لے کر مدینہ منورہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں کھجور کی ایک شاخ تھی حتی کہ آپ مسیلمہ کذاب کے پاس کھڑے ہوئے اور وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ ایک شاخ بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور اللہ عزوجل کا فیصلہ جو تیرے متعلق ہو چکا ہے تو ہرگز اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اگر تو پشت پھیرے گا اللہ عزوجل تجھے ہلاک کر دے گا اور تجھے وہی دیکھ رہا ہوں جو خواب میں دکھایا گیا ہوں اور یہ حضرت ثابت قیس ہیں جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے متعلق کہ میں جو خواب میں دکھایا گیا ہوں تجھے وہی دیکھتا ہوں دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ میں محو خواب تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ مجھے ان کے حال نے متفکر کر دیا تو خواب میں مجھے وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک مارو تو میں نے ان دونوں کو پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ میرے بعد دو جھوٹے دجال نکلیں گے ان میں ایک اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہوگا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ كَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَیَّ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَیْنِ اللَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ میں محو خواب تھا کہ مجھے ساری زمین کے خزانے عطا کئے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے جو مجھ پر بہت گراں گزرے تو میری طرف وحی کی گئی کہ آپ ان کو پھونک ماریں۔ میں نے ان کو پھونک ماری وہ غائب ہو گئے۔ تو میں نے ان کی تاویل ان دو کذابوں جن کے درمیان میں ہوں سے کی۔ ایک صاحب صنعاء اسود عنسی اور دوسرا صاحب یمامہ مسیلمہ کذاب ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۲)

عَنْ مَهْدِیِّ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِیَّ یَقُوْلُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ اَخْیَرُ مِنْهُ اَلْقَیْنَاهُ وَاَخَذْنَا الْاٰخَرَ فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَیْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهٖ فَاِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْاَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِیْهِ حَدِیْدَةٌ وَّلَا سَهْمًا فِیْهِ حَدِیْدَةٌ اِلَّا نَزَعْنَاهُ وَاَلْقَیْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَّسَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ یَقُوْلُ كُنْتُ یَوْمَ بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَرْعَی الْاِبِلَ عَلٰی اَهْلِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوْجِهٖ فَرَرْنَا اِلَی النَّارِ اِلٰی مُسَیْلِمَةَ الْكَذَّابِ

مہدی بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے ابو رجاء عمران بن ملحان عطاردی کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کرتے تھے اور جب ہم اس پتھر سے کوئی دوسرا پتھر خوبصورت وصاف پاتے تو ہم پہلے پتھر کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پکڑ لیتے اور جب ہم پتھر نہ پاتے تو ہم مٹی کا ایک ڈھیر جمع کر لیتے پھر ہم بکری لاتے اور اس پر دودھ دوہتے تاکہ وہ پتھر کی طرح ہو جائے پھر ہم اس کا طواف کرتے اور جب ماہ رجب شریف کا مہینہ آتا تو ہم کہتے یہ مہینہ تیروں سے پھلوں کو دور کرنے والا ہے ہم کوئی نیزہ یا تیر نہیں چھوڑتے تھے جس میں لوہا ہو مگر اس کو رجب کے مہینہ کی حرمت کے باعث نکال کر پھینک دیتے تھے۔ مہدی بن میمون نے کہا میں نے ابو رجاء کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے مبعوث ہوتے وقت بچہ تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چراتا تھا۔ اور بعث سے مراد آپ کے امر کی ان کے نزدیک تشہیر ہے اور جب ہم نے آپ کو اپنی قوم قریش پر فتح مکہ کے دن ان کا ظہور سنا تو ہم آگ کی طرف بھاگے یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف چلے گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۴)

عَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَّهِيَ اُمُّ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَامِرٍ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّهُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيْبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ اِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْاَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذَا الْقَضِيْبَ مَا اَعْطَيْتُكَهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَّسَيُجِيْبُكَ عَنِّيْ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ سَاَلْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اَنَّهُ وُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِيْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُاللهِ اَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ الَّذِيْ قَتَلَهُ فَيْرُوْزُ بِالْيَمَنِ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ آیا ہے اور حارث بن کریز کی بیٹی کیسہ کے گھر ٹھہرا ہے اور اس کے نکاح میں حارث بن کریز کی بیٹی تھی اور یہ عبد اللہ بن عامر کی ماں ہے تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ثابت بن قیس وہ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ کا خطیب کہا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ اس کے پاس ٹھہرے اور اس سے کلام کیا تو مسیلمہ کذاب نے آپ سے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم آپ

کے اوراس امر نبوت کے درمیان تخلیہ کرتے ہیں پھر اپنے بعد یہ ہمارے لئے کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی شاخ بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور میں تجھے وہی دیکھتا ہوں جو میں خواب دکھلایا گیا ہوں اور یہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ ہیں میری طرف سے تجھے یہی جواب دیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ عبید اللہ بن عبداللہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کے خواب کے متعلق دریافت کیا جس خواب کا آپ نے فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے ذکر کیا گیا اور ذکر کرنے والے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک دفعہ محو خواب تھا تو میں خواب میں دکھایا گیا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھوں میں رکھے گئے ہیں میں ان کے حال سے پریشان ہوا اور ان کو ناپسند سمجھا تو خواب میں مجھے حکم دیا گیا ان کو پھونک مارو تو میں نے ان کو پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی تاویل دو کذابوں سے کی جو ظاہر ہوں گے۔ عبید اللہ بن عبداللہ نے کہا ان میں سے ایک اسود عنسی ہے جس کو فیروز نے یمن میں قتل کیا تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۱)

سلاطین کو دعوت اسلام

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَّاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَّكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالٌ يَّنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهٗ سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَّاْتَسِيْ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اَبِيْهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِّيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ

بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَّمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَائَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهٖ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ دِحْيَةِ الْكَلْبِيْ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ

سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ

قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ إِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ إِيْلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَأَلُوْهُ إِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَّخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلٰى مَدَايِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهٖ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَّسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ لَّهٗ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ نَظِيْرَهٗ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهٗ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهٗ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى

الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَاٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَاَيِسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَىَّ وَقَالَ اِنِّىْ قُلْتُ مَقَالَتِىْ اٰنِفًا اَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ شَاْنِ هِرَقْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ ابْنُ كَيْسَانَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ

حضرت عبداللہ بن عباس کو ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا جب کہ وہ قریش کی ایک جماعت میں شریک تھے اور وہ لوگ تاجروں کی حیثیت میں ملک شام گئے ہوئے تھے۔ یہ بات اس زمانہ کی ہے جس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور دیگر کفار قریش سے محدود مدت کے لئے معاہدہ کر رکھا تھا یعنی صلح حدیبیہ کا زمانہ ہرقل کے آدمی بھیجنے پر قریش کی سب جماعت ہرقل کے پاس آ گئی۔ ہرقل بمعہ اصحاب ایلیا میں تھا اور ان کو اپنے دربار میں بلا بھیجا اور اس کے اردگرد روم کے سردار موجود تھے پھر ان کو اپنے قریب بلایا اور ترجمان کو بھی بلا لیا۔ ہرقل بزبان ترجمان قریش سے مخاطب ہوتے ہوئے تم میں سے نسب کے اعتبار سے اس آدمی کے زیادہ قریب کون ہے جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں، میں نے کہا اس کا قریب ترین رشتہ دار میں ہوں۔

ہرقل نے کہا ابوسفیان کو میرے قریب کردو اور اس کے ساتھیوں کو بھی ان کے قریب ہی رکھو اور ان کو ابوسفیان کی پیٹھ کے پیچھے رکھو پھر ہرقل نے ترجمان کو کہا ان کو کہہ دو میں تم سے اس مرد کے متعلق سوال کرنے والا ہوں جو نبوت کا مدعی ہے اگر وہ مجھے جھٹلائے تو فوراً اسے جھٹلا دینا ابوسفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا حیا نہ ہوتا کہ وہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور ان کے حالات بیان کرنے میں کذب بیانی سے کام لیتا۔ پھر ہرقل نے مجھ سے جو پہلا سوال کیا وہ یہ تھا کہ وہ از روئے نسب تم میں کیسا ہے۔ میں نے کہا وہ ہم میں اعلیٰ نسب کا مالک ہے۔ ہرقل نے کہا کیا یہ بات یعنی نبوت کا دعویٰ تم میں سے پہلے بھی کسی نے کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے کہا اس کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا کمزور۔ میں نے کہا کمزور لوگ، ہرقل نے کہا کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی، میں نے کہا زیادہ ہو رہی ہے۔ ہرقل نے کہا کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد بوجہ دین کی سختی کے کوئی مرتد ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم جو اس نے کہا میں نبی ہوں اس قول سے پہلے اس کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے۔ میں نے کہا نہیں، البتہ ہمارا اس سے ایک مدت کا معاہدہ چل رہا ہے دیکھیں وہ کیا کرتا ہے ابوسفیان کہتے ہیں مجھے ان باتوں کے علاوہ چارہ ہی نہیں تھا کہ اس میں کچھ اور کہوں۔ ہرقل نے کہا کیا اس کے ساتھ جنگ ہوئی ہے۔ میں نے کہا ہاں، ہرقل نے کہا تمہاری اس سے جنگ کیسی رہی۔ میں نے کہا ہمارے درمیان جنگ مثل ڈول کے ہے کبھی وہ بھر لیتے ہیں اور کبھی ہم یعنی کبھی وہ فتح پاتے ہیں اور کبھی ہم ہرقل نے کہا وہ تجھے کس چیز کا حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو تمہارے آباؤ اجداد کرتے ہیں

ان کو چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچ بولنا، پرہیز گاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اس کے بعد ہرقل نے ترجمان کو کہا ابو سفیان کو کہو میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو نے اسے شریف النسب بتایا اور اسی طرح انبیاء و رسل بھی اپنی قوم میں عالی نسب مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کیا تم میں سے اس سے پہلے کسی نے یہ بات کہی ہے یعنی دعویٰ نبوت تو نے بتایا نہیں۔ میں نے دل ہی دل میں کہا اگر اس سے پہلے کوئی ایسا دعویٰ کر چکا ہو تو میں سمجھتا یہ ایک شخص ہے جو اس بات کی محض نقل کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے اور میں نے تم سے سوال کیا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے بتایا نہیں، تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو میں جواباً یہ کہہ دوں گا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس بات یعنی دعویٰ نبوت کے کہنے سے پہلے تم نے اس کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو نے بتایا نہیں۔ میں نے پہچانا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوسکتا جو لوگوں پر جھوٹ تو نہ بولے لیکن اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کی تابعداری کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا کمزور لوگ، تو نے بتایا کمزور لوگ درحقیقت انبیاء کی پیروی کرنے والے ضعیف لوگ ہی ہوتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی، تو نے بتایا دن بدن ان کے پیروکاروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دراصل تکمیل ایمان کی یہی شان ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد بوجہ دین کی سختی کے کوئی اس دین سے منحرف ہوا ہے تو نے بتایا نہیں۔ ایمان کی یہی شان ہے جب وہ دلوں کی مسرتوں میں جذب ہو جاتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے، تو نے بتایا نہیں۔ واقعی انبیاء کرام کی شان یہی ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے سوال کیا وہ تمہیں کس کا حکم دیتا ہے تو نے بتایا، وہ اللہ کی عبادت اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے وہ بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہے اور نماز، راست بازی اور پرہیز گاری کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا اگر جو کچھ تو نے کہا سچ ہے تو وہ عنقریب اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جس جگہ یہ میرے دونوں قدم ہیں۔ مجھے پہلی کتابوں سے معلوم تھا کہ ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ علم نہ تھا کہ وہ تم میں سے ظاہر ہوگا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ضرور ان کے پاؤں دھو کر پیتا۔ پھر ہرقل نے وہ خط جو رسول اللہ ﷺ نے دحیہ کلبی کے ہاتھ امیر بصرہ کو بھیجا تھا اور امیر بصرہ سے ہرقل کے پاس آیا اسے منگایا اور پڑھوایا۔ اس میں لکھا تھا اللہ کے نام سے شروع جو رحمن و رحیم ہے۔ یہ خط محمد ﷺ کی طرف سے ہے جو اللہ کے بندے اور رسول ہیں روم کے بادشاہ ہرقل کے نام اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

اس کے بعد تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں اگر اسلام لے آؤ گے سلامتی میں رہو گے اور اللہ تعالیٰ تجھے دوگنا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تو نے میری دعوت سے اعراض کیا تو پوری قوم کے ایمان نہ لانے کا گناہ تم پر ہوگا۔ اے

اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ کے سوا ہم کسی کو ربّ نہ بنائیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے اگر انہوں نے اسلام سے منہ پھیرا تو تم ان سے کہہ دو گواہ رہنا ہم اسکے فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیان کہتے ہیں جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ چکا اور خط پڑھنے سے فارغ ہو چکا تو اس کے پاس شور و غل زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب ہم نکال دیئے گئے کہ کبشہ کے بیٹے محمد ﷺ کا مقام تو نہایت عظیم ہے کہ روم کا بادشاہ بھی اس سے خوفزدہ ہے۔ میرا یقین پختہ ہو گیا کہ محمد ﷺ ضرور غالب آئیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حلقۂ اسلام میں داخل کر دیا۔

ابن ناطور اُیلیا کا حاکم اور ہرقل کا درباری تھا اور شام کے نصاریٰ کا پادری وہ بیان کرتا ہے کہ ہرقل جب اُیلیا بیت المقدس آیا اور ایک صبح کو نہایت افسردہ ہوا اس کے جرنیلوں نے اس سے کہا ہم تیرے چہرے پر اجنبیت محسوس کر رہے ہیں یعنی افسردگی ابن ناطور کا کہنا ہے ہرقل بذات خود کاہن اور ستارہ شناسی میں ماہر تھا۔ صاحبین کے استفسار پر بتایا کہ رات کو جو میں نے ستاروں کی طرف نظر کی تو دیکھا ایک فتنہ کرنے والا بادشاہ ظاہر ہوا ہے اور اس زمانہ میں کون فتنہ کرواتا ہے۔ لوگوں نے کہا یہودی ہی فتنہ کراتے ہیں لیکن یہود سے آپ کو خطرہ نہیں ہونا چاہئے اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں کے امراء کو لکھ بھیجئے کہ ان شہروں میں جتنے یہودی ہیں سب کو قتل کر دیا جائے۔ ابھی لوگ اس گومگو میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی حاضر کیا گیا جسے والی غسان نے بھیجا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خبر سے اسے باخبر کرے اور جب ہرقل کو خبر مل گئی کہا جاؤ دیکھو کیا وہ ختنہ کیا ہوا ہے یا نہیں۔ انہوں نے دیکھا اور آ کر بیان کیا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے اور ہرقل نے اس مرد سے عرب کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا عرب لوگ ہی ختنہ کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اس امت کا یہی بادشاہ ہے جو ظاہر ہوا ہے پھر ہرقل نے یہ تمام تفصیلات اپنے ایک دوست کو جو روم میں رہتا تھا اور علم نجوم میں اس کا ہم مثل تھا لکھ بھیجیں اور ہرقل حمص کی طرف چلا گیا اور ہرقل ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا جواب آ گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے ظہور کے سلسلہ میں وہ ہرقل کا ہم خیال ہے۔ وہ یہ کہ وہ نبی ہے پھر ہرقل نے حمص میں اپنے محل میں روم کے سرداروں کو بلایا پھر حکم دیا محل کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ دروازے بند کر دیئے گئے پھر ہرقل آیا اور کہا اے رومیو کیا تمہارے لئے بھی ہدایت و کامیابی میں کچھ حصہ ہے اور چاہتے ہو کہ تمہارا ملک باقی رہے تو اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو۔ یہ سننا تھا کہ وہ دشتی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف لپکا تو ان کو بند پایا۔ ہرقل نے جب ان کی نفرت دیکھی اور ان کے ایمان سے مایوس ہوا تو ان کو واپس بلا کر کہا میں نے تو یہ بات کہہ کر تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم اپنے دین پر کتنے مضبوط ہو اور میں نے دیکھ لیا تمہیں اپنے دین سے بہت پیار ہے۔ پھر انہوں نے ہرقل کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہوئے اور ہرقل کی اس قصہ کے متعلق یہ آخری حالت

تھی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ٦)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلًا وَّاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خط ایک آدمی عبداللہ بن خرافہ کو دیا کہ وہ بحرین کے حاکم منذر بن ساوی کو پہنچا دے۔ حاکم بحرین نے وہ خط کسریٰ ابرویز بن ہرمز کو بھیج دیا اور جب کسریٰ نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا۔ حدیث کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید بن مسیب نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان پر بددعا فرمائی کہ وہ مکمل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ٦٤)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عجم یا روم کے بادشاہ کو خط لکھا یا لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا وہ لوگ وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہوئی تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش تھا محمد رسول اللہ ﷺ حضرت انس کہتے ہیں آپ کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی چمک آج بھی میرے سامنے ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے کہا، کس نے کہا ہے کہ آپ کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ ﷺ تھا تو قتادہ نے کہا حضرت انس کہتے ہیں۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ٦٥)

عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ وَقَالَ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا اور فرمایا اگر تو نے اسلام سے انحراف کیا تو عوام لوگوں کا گناہ تم پر ہوگا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ١٩٦)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے قیصر روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو

آپ سے کہا گیا وہ ایسے خط نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ آپ کے دست اقدس میں اس کی سفیدی کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ لفظ ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۹۸)

عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى حَرَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط عبداللہ بن خذافہ کے ہاتھ کسریٰ کو بھیجا اور قاصد کو حکم دیا کہ یہ خط عظیم البحرین کسریٰ کا ماتحت جو کسریٰ کو خطوط پہنچایا کرتا تھا کو پہنچا دے' اور عظیم البحرین یہ خط کسریٰ کو پہنچا دے اور جب کسریٰ نے آپ ﷺ کا خط مبارک پڑھا تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا میرے خیال میں حضرت سعید بن مسیب نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے بددعا فرمائی کہ وہ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۹۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهُ الْتَمِسُوْا لِيْ هَا هُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لِاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّهٗ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلِقَ بِيْ وَبِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَاءَ فَاُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّاْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهٗ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهٗ ثُمَّ قَالَ

لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ بَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْاٰنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَّغْدِرَ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهٖ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهٗ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَّسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَّعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قُلْ لَهٗ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ نَّسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهٗ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا فَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حِيْنَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ أَحَدٌ وَّسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُوْنَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهٗ تَكُوْنُ دُوَلًا وَّيُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُوْنَ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهٗ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلٰكِنْ لَّمْ أَظُنَّ أَنَّهٗ مِنْكُمْ وَإِنْ يَّكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ أَنْ يَّمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُوْ أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ

عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ) قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا اَنْ قَضٰی مَقَالَتَهٗ عَلَتْ اَصْوَاتُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّوْمِ وَ كَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا اَدْرِيْ مَاذَا قَالُوْا وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا فَلَمَّا اَنْ خَرَجْتُ مَعَ اَصْحَابِيْ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ يَخَافُهٗ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيْلًا مُسْتَيْقِنًا بِاَنَّ اَمْرَهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰی اَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِيَ الْاِسْلَامَ وَاَنَا كَارِهٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا درآنحالیکہ وہ اس کو اسلام کی طرف بلا رہے تھے' اور اپنا خط اس کو دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے دحیہ کلبی کو حکم دیا کہ وہ یہ خط عظیم بصری حارث بن شمر اور اس سے خط لے کر قیصر کے پاس جانے والا عدی بن حاتم تھا کو دے تا کہ وہ قیصر تک پہنچا دے جب اللہ تعالیٰ نے اس سے فارس کے لشکریوں کو دور ہٹایا تو قیصر حمص سے ایلیا بیت المقدس چلا گیا تا کہ وہ اللہ کی نعمت فارس پر فتح کا شکر ادا کرے اور جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس وقت اس کو پڑھا تو کہا یہاں ان کی قوم سے کوئی آدمی تلاش کر کے لاؤ تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے دریافت کروں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ وہ قریش کے ان لوگوں میں سے تھا جو رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت میں تجارت کی غرض سے شام میں آئے ہوئے تھے ہم نے قیصر کے قاصد کو شام کے بعض مقام میں پایا وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لیکر چلا حتیٰ کہ ہم ایلیا آئے اور ہم کو قیصر کے پاس بھیجا گیا ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے دربار میں بیٹھا ہوا ہے اور اس پر تاج ہے' اور اس کے ارد گرد روم کے سردار بیٹھے ہیں قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا ان سے دریافت کر کہ ان میں سے اس شخص کا جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے نسب کے اعتبار سے قریب کون ہے' ابوسفیان نے کہا میں نے کہا میں نسب میں ان کے بہت زیادہ قریب ہوں قیصر نے کہا تیرے اور اس شخص کے درمیان کیا قرابت ہے میں نے کہا وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں اس دن قافلہ میں بنی عبد مناف اور میرے سوا کوئی نہ تھا قیصر نے کہا اس کو میرے قریب کرو اور میرے ساتھیوں کے متعلق حکم دیا وہ میرے کندھوں کے پاس میرے پیچھے کھڑے کئے جائیں پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا ان کے ساتھیوں کو کہہ دیجئے کہ میں اس شخص سے ان کے متعلق پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کردو ابوسفیان نے کہا بخدا اگر اس چیز کی شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی میری تکذیب کریں گے تو میں جھوٹ بول دیتا جبکہ مجھ سے ان کے متعلق پوچھا تھا لیکن

مجھے شرم آئی کہ میرے ساتھ میرا جھوٹ مشہور کر دیں گے اس لئے میں نے قیصر کے سامنے سچی بات کی' پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے دریافت کر کہ اس شخص کا تم میں نسب کیسا ہے میں نے کہا وہ ہم میں صاحب نسب ہیں قیصر نے کہا کیا یہ بات یعنی نبوت کا دعویٰ کسی نے تم سے پہلے بھی کیا ہے میں نے کہا نہیں' اس نے کہا اس بات کے کہنے سے قبل کیا تم اس کو متہم باالکذب سمجھتے تھے یعنی جھوٹا بولتے تھے میں نے کہا نہیں اس نے کہا اس کے اباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا لوگوں میں سے اس کی پیروی سردار کرتے ہیں یا کمزور لوگ' میں نے کہا کمزور لوگ' اس نے کہا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم میں نے کہا بلکہ زیادہ ہو رہے اس نے کہا کیا اس کے دین کی سختی کی وجہ سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد مرتد ہوا ہے میں نے کہا نہیں' اس نے کہا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے میں نے کہا نہیں' اور اب ہم اسی مدت میں ہیں ہمیں عہد شکنی کا خوف ہے ابوسفیان نے کہا مجھے ایسی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا جس پر لوگ مجھے جھوٹا نہ کر سکیں سوا اس بات کے اور موقع نہ ملا' اس نے کہا ہاں کیا تم نے اس سے اور اس نے تم سے جنگ کی ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا اس کی اور تمہاری جنگ کیسی رہی' میں نے کہا جنگ ڈول کھینچنے کی طرح ہے کبھی ہم پر غلبہ کیا جاتا اور کبھی ہم کو ان پر غلبہ ہوتا اس نے کہا وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا وہ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کا شریک نہ ٹھہرائیں' اور ہمارے آباؤ اجداد جو عبادت کرتے تھے ان سے روکتا ہے اور ہمیں نماز' صدقات وخیرات' پاکدامن' ایفائے عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتا ہے جب میں نے یہ اس سے کہا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا تو اس سے کہو میں نے تم میں سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تو نے کہا وہ عالی نسب ہے اور اس طرح رسولان عظام اپنی قوم میں عالی نسب مبعوث ہوتے ہیں میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس سے پہلے بھی کسی نے دعویٰ نبوت کیا ہے تو تو نے جواب دیا نہیں میں کہتا ہوں اگر یہ بات ہوتی کہ تم میں سے کسی نے اس سے قبل ایسی بات کی ہے تو میں کہتا یہ وہ شخص ہے جو ان سے پہلے کہی ہوئی بات کی پیروی کرتا ہے میں نے تم سے پوچھا کہ یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے اس کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ پہچانا وہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر جھوٹ بولنا چھوڑ دیں اور اللہ پر جھوٹ بولیں' میں نے تجھ سے دریافت کیا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہے تو تو نے کہا نہیں' میں کہتا ہوں اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہی طلب کرتا ہے میں نے تجھ سے دریافت کیا کیا قوم کے سردار اس کی پیروی کرتے ہیں یا کمزور لوگ تو نے کہا کمزور لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور رسولوں کی پیروی کرنے والے کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم تو تو نے جواب دیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں اور اسی طرح ایمان ہے حتیٰ کہ وہ کامل ہو جائے' میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین کی سختی کی وجہ سے کوئی مرتد ہوا ہے تو تو نے جواب دیا نہیں ایمان کا یہی حال ہے جبکہ

اس کا سرور دلوں میں خلط ملط ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی ناپسند نہیں کرتا' میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تو نے جواب دیا نہیں رسولوں کا یہی حال ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے میں نے تجھ سے دریافت کیا کیا تم نے اسے اور اس نے تم سے جنگ کی ہے تو تو نے جواب دیا کی ہے' اور تمہاری لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے کبھی وہ تم پر غالب اور کبھی تم اس پر غالب رہے ہو رسولوں کا یہی حال ہے کہ ان کو امتحان میں ڈالا جاتا ہے اور آخر اچھا انجام انہیں کا ہوتا ہے میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتے ہیں تو تم نے جواب دیا وہ تمہیں یہی حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور تم کو جو تمہارے آباؤ اجداد عبادت کرتے تھے روکتا ہے' اور تم کو نماز' روزہ' سچائی' پاکدامنی' ایفائے عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتا ہے قیصر نے کہا نبی کی یہی صفت ہے حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا گمان یہ نہ تھا کہ وہ تم سے ہوں گے اگر جو تم نے کہا وہ سچ ہے تو عنقریب میرے ان دو قدموں کی جگہ کے مالک ہونگے اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا۔ تو میں خود تکلیف کر کے حاضر ہوتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو ان کے قدم دھوتا ابو سفیان نے کہا پھر قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا گیا تو اس میں یہ لکھا تھا'

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے روم کے عظیم بادشاہ ہرقل کی طرف جس نے ہدایت کی اتباع کی اس پر سلام ہو اما بعد میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جاؤ سلامتی میں رہو گے مسلمان ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم کو دگنا ثواب عطا فرمائے گا' اور اگر تو نے اسلام سے اعراض کیا تو عوام لوگوں کا گناہ تم پر ہوگا اور اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ (سورۃ آل عمران آیت ۶۴) ابو سفیان نے کہا جب اس نے اپنی بات پوری کر لی تو اس کے اردگرد والے رومی سرداروں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور شور زیادہ ہو گیا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا کہا' اور ہمیں چلے جانے کا حکم دیا گیا اور جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور ان کے ساتھ تنہا ہوا تو میں نے ان سے کہا ابن ابی کبشہ نبی اکرم ﷺ کی کنیت کا کام بہت بڑھ گیا ہے یہ بنی اصغر رومی ان سے ڈر رہے ہیں ابو سفیان نے کہا اللہ کی قسم میں اس دن سے ہمیشہ اپنے دل میں ذلت محسوس کرتا رہا اور مجھے یقین ہو گیا کہ ان کا امر عنقریب ظاہر ہوگا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام داخل کر دیا درآنحالیکہ میں اس کو ناپسندیدہ سمجھتا تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۰۰)

عَنِ الزُّهۡرِيِّ، اَنَّ النَّجَاشِيَّ، زَوَّجَ اُمَّ حَبِيۡبَةَ بِنۡتَ اَبِيۡ سُفۡيَانَ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ

وَسَلَّمَ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ

زہری سے روایت ہے کہ نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم ﷺ سے کروادی، جو چار ہزار درہم حق مہر کے ساتھ ہوئی، نجاشی نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس نکاح کو قبول کر لیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۰۸)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ. فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ: مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے کچھ غلام بھاگ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے تو ان کے مالکان نے نبی اکرم ﷺ کو خط میں لکھا، اے حضرت محمد ﷺ! اللہ کی قسم! یہ لوگ آپ ﷺ کے دین کی طرف رغبت کرتے ہوئے، آپ ﷺ کے پاس نہیں آئے ہیں، بلکہ غلامی کی وجہ سے بھاگ کے آئے ہیں، کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے سچ کہا ہے، آپ ﷺ ان لوگوں کو انہیں واپس کر دیں تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے گروہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس وقت تک باز نہیں آ ؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہیں کرتا، جو تمہاری اس طرح کی حرکتوں پر تمہاری گردنیں نہیں اڑاتا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو وہ غلام واپس کرنے سے انکار کر دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کردہ لوگ ہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۰۰)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ مُسَيْلِمَةُ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ: مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا؟ قَالَا: نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا

محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا' جبکہ ایک سند کے ساتھ بھی یہ بات منقول ہے، حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے مسیلمہ کا خط پڑھنے کے بعد ان دونوں افراد یعنی اس کے قاصدوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں بھی اسی بات کے قائل ہو؟ انہوں نے جواب

دیا: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں، جس کا وہ قائل ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ دستور نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا، تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۶۱)

عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ

سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: دیت خاندان والوں کا حق ہوتا ہے اور عورت کو اپنے شوہر کی دیت میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا، یہاں تک حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ خط میں لکھا تھا؟ کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو، اس کے شوہر کی دیت میں سے حصہ دلوواؤں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجوع کرلیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۹۲۷)

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ: هَلْ أَنْتَ آتٍ هَذَا الرَّجُلَ؛ وَمُرْتَادٌ لَنَا. فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ، وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ، قُلْتُ: نَعَمْ. فَجِئْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي، وَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكِتَابَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ، قَالَ: وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا، فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُو خَيْوَانَ. قَالَ: فَقِيلَ لِعَكٍّ: انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلَى قَرْيَتِكَ، وَمَالِكَ. فَقَدِمَ وَ كَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ. إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ. وَمَالِهِ. وَرَقِيقِهِ. فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللَّهِ، وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ. وَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا ظہور ہوا تو ہمدان نے مجھ سے کہا: کیا تم ان صاحب کی خدمت میں جاؤ گے؟ اور ہمارے لیے اس کی تحقیق کرو گے تم ہمارے لیے جو بھی چیز پسند کرو گے ہم اسے قبول کرلیں گے اور اگر تم نہ پسند کیا تو ہم بھی ناپسند کریں گے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر میں نکلا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کے معاملے سے راضی ہوا تو میری قوم کے لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے عمیر ذی مران کی طرف خط لکھا اس کا پس منظر یہ ہے نبی اکرم ﷺ نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام اہلِ یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا، تو عک ذوخیوان نے اسلام قبول کرلیا، عک سے کہا گیا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ سے اپنی بستی اور مال کے لیے امان حاصل کرلو، تو وہ آیا نبی اکرم ﷺ

نے اس کو یہ لکھ کر دیا۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے اللہ کے رسول 'حضرت محمد ﷺ کی طرف سے' عک ذی خیوان کے لیے ہے، اگر یہ سچا ہے' تو اسے اپنی زمین' مال اور غلاموں کے بارے میں امان حاصل ہے' اور اللہ کا ذمہ اور اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کا ذمہ حاصل ہے'' حضرت خالد بن سعید بن العاص نے یہ تحریر لکھی تھی۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارت حدیث ۳۰۲۷)

عَنْ صَخْرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا ثَقِيْفًا. فَلَمَّا اَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِيْ خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَوَجَدَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْصَرَفَ. وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ عَهْدَ اللهِ وَذِمَّتَهُ: اَنْ لَا يُفَارِقَ هٰذَا الْقَصْرَ حَتّٰى يَنْزِلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ صَخْرٌ: اَمَّا بَعْدُ. فَاِنَّ ثَقِيْفًا قَدْ نَزَلَتْ عَلٰى حُكْمِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَاَنَا مُقْبِلٌ اِلَيْهِمْ وَهُمْ فِيْ خَيْلٍ. فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً. فَدَعَا لِاَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَحْمَسَ. فِيْ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَاَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ. اِنَّ صَخْرًا اَخَذَ عَمَّتِيْ. وَدَخَلَتْ فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. فَدَعَاهُ فَقَالَ: يَا صَخْرُ. اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوْا. اَحْرَزُوْا دِمَاءَهُمْ. وَاَمْوَالَهُمْ. فَادْفَعْ اِلَى الْمُغِيْرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ. وَسَاَلَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِبَنِيْ سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ. وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ؟ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ. اَنْزِلْنِيْهِ اَنَا وَقَوْمِيْ. قَالَ: نَعَمْ فَاَنْزَلَهُ وَاَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّيْنَ فَاَتَوْا صَخْرًا فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِمُ الْمَاءَ. فَاَبٰى. فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ. اَسْلَمْنَا وَاَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ اِلَيْنَا مَاءَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا. فَاَتَاهُ. فَقَالَ: يَا صَخْرُ. اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوْا اَحْرَزُوْا اَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ. فَادْفَعْ اِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ. قَالَ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللهِ. فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ اَخْذِهِ الْجَارِيَةَ. وَاَخْذِهِ الْمَاءَ

حضرت صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلے کے ساتھ لڑائی کی، جب حضرت صخر نے اس بارے میں سنا، تو وہ نبی اکرم ﷺ کو کمک فراہم کرنے کے لیے کچھ گھڑسواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے، جب وہ وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ نبی اکرم ﷺ ان کو فتح کیے بغیر واپس جا چکے ہیں، اس وقت حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے' اللہ کے نام پر طے کیا' یعنی قسم اٹھائی کہ وہ اس قلعے کو اس وقت نہیں چھوڑیں گے' جب تک وہ لوگ اللہ کے رسول کو ثالث تسلیم نہیں کرتے، تو حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس وقت نہیں چھوڑا، جس وقت تک انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرلیا، حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا، امابعد! ثقیف قبیلے کے لوگوں نے آپ ﷺ کے فیصلے کو

قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے، یا رسول اللہ! میں ان کی طرف جا رہا ہوں، وہ لوگ گھڑ سواروں کے ساتھ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ لوگ جمع ہو جائیں، پھر آپ ﷺ نے احمس قبیلے کے لوگوں کے لیے دس دعائیں کیں، یعنی دس مرتبہ یہ دعا کی ''اے اللہ! احمس قبیلے کے گھڑ سواروں اور پیادوں کو برکت نصیب کر''۔

پھر کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی: اے اللہ کے نبی! صخر نے میری ایک پھوپھی کو پکڑ لیا ہے، جو اس چیز میں داخل ہو گئی تھی، جس میں مسلمان داخل ہوتے ہیں یعنی وہ مسلمان ہو گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت صخر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: اے صخر! جب لوگ مسلمان ہو جائیں، تو وہ اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیتے ہیں، تو تم مغیرہ کو وہ خاتون واپس کر دو، انہوں نے وہ خاتون انہیں واپس کر دی، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بنوسلیم کے پانی کی درخواست کی جو اسلام کو چھوڑ گئے تھے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اور میری قوم کو وہاں پڑاؤ کرنے کی اجازت دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تو انہوں نے اپنی قوم کو وہاں پڑاؤ کروا دیا، پھر وہ لوگ مسلمان ہو گئے، یعنی بنوسلیم قبیلے کے لوگ مسلمان ہو گئے، وہ لوگ حضرت صخر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ ان کا پانی ان کو واپس کر دیں، ان لوگوں نے یہ بات تسلیم نہیں کی، تو وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے، پھر ہم حضرت صخر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تاکہ وہ ہمارا پانی واپس کر دیں، تو انہوں نے ہماری بات نہیں مانی، نبی اکرم ﷺ نے حضرت صخر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: اے صخر! جب کچھ لوگ اسلام قبول کر لیں، تو وہ اپنے مال اور جانیں محفوظ کر لیتے ہیں، تو تم ان لوگوں کو ان کا پانی واپس کر دو'' حضرت صخر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ٹھیک ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارت حدیث ۳۰۶۷)

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ. وَقَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ. فَلَمْ يَمُرَّ بِي إِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى حَذَقْتُهُ. فَكُنْتُ أَكْتُبُ لَهُ إِذَا كَتَبَ وَأَقْرَأُ لَهُ إِذَا كُتِبَ إِلَيْهِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تو میں نے یہودیوں کی تحریر سیکھ لی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہودیوں سے میں جو کچھ لکھواتا ہوں، مجھے اس پر اعتماد نہیں ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے اس زبان کو سیکھ لیا، نصف مہینے کے اندر' میں اس کا ماہر ہو چکا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے جب کوئی خط وغیرہ لکھوانا ہوتا تھا، تو میں ہی اسے تحریر کرتا تھا اور جب آپ ﷺ کو کوئی خط لکھا جاتا تھا، تو اسے میں ہی پڑھ کر سناتا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العلم حدیث ۳۶۴۵)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ. قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ

وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ: اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَلَا عَصَبٍ

عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ جہینہ کی سرزمین پر ہمارے سامنے، نبی اکرم ﷺ کا یہ خط پڑھ کر سنایا گیا اس وقت میں نوجوان تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم مردار کے چمڑے، یا اس کے پٹھوں کے ذریعے کوئی فائدہ حاصل نہ کرو'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۲۷)

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ الْحَكَمُ: فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ، فَخَرَجُوا اِلَيَّ فَاَخْبَرُوْنِي، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ، اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَلَا عَصَبٍ

حکیم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے ساتھ کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں، راوی کہتے ہیں: لوگ اندر چلے گئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا، پھر وہ لوگ میرے پاس واپس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے ایک ماہ پہلے اہل جہینہ کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ بھی تحریر تھا ''تم لوگ مردار کی کھال یا پٹھوں کے ذریعے نفع حاصل نہ کرو''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۲۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى بَعْضِ الْاَعَاجِمِ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عجمی حکمرانوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا، تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: وہ لوگ صرف اس خط کو پڑھتے ہیں، جس پر مہر لگی ہوئی ہو، تو نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور اس میں لفظ محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث ۴۲۱۴)

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ: اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ

وَاِمَّا اَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ. فَكَتَبُوا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوا: لَيْسُوا مُسْلِمِيْنَ. فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ. فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

حضرت سہل بن ابوحثمہ اوران کی قوم کے کچھ بڑے لوگوں نے یہ بات بیان کی، حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کسی ضرورت کے پیش نظر خیبر تشریف لے گئے، وہاں حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں ایک کنویں میں یا شاید یہ الفاظ ہیں چشمے میں پھینک دیا گیا ہے، وہ یہودیوں کے پاس آئے اور بولے: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا، پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے پاس آئے اوران کے سامنے یہ بات ذکر کی، پھر وہ ان کے بھائی حویصہ جوان سے عمر میں بڑے تھے، اور عبدالرحمن بن سہل آئے یعنی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے محیصہ بات کرنے لگے، کیونکہ خیبر میں وہی موجود تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو، پہلے بڑے کو موقع دو، تو حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی، پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دے دیں، یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائیں، نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں ان لوگوں کو خط لکھا، تو ان لوگوں نے جواب میں لکھا، اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ، حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم لوگ قسم اٹھا کر اپنے ساتھ کے خون کے مستحق بن جاؤ گے، ان لوگوں نے عرض کی، جی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تمہاری جگہ یہودی قسم اٹھالیں گے اور بچ جائیں گے ان لوگوں نے عرض کی: وہ مسلمان نہیں ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی، نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو سو اونٹنیاں بھجوائیں، جو ان کے احاطے میں داخل ہو گئیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۵۲۱)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ، قَالَ: اِنَّ سَهْلًا وَاللّٰهِ اَوْهَمَ الْحَدِيْثَ. اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ اَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَتِيْلٌ فَدُوْهُ. فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا. قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ:

حضرت عبدالرحمن بن بجید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم حضرت سہل رضی اللہ عنہ کو یہ روایت نقل کرنے میں

وہم ہوا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو خط لکھا تھا کہ ان کے درمیان ایک شخص مقتول پایا گیا ہے، تو تم لوگ اس کی دیت ادا کرو، تو ان لوگوں نے جوابی خط میں لکھا: وہ اللہ کے نام کی ۵۱ قسمیں اٹھا کر یہ کہتے ہیں ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کے بارے میں علم ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹنیاں دیت کے طور پر ادا کی تھیں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۵۲۵)

عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ کو انہوں نے خط لکھا، تو پہلے اپنا نام تحریر کیا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۱۳۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى قَالَ ابْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہرقل کے نام خط لکھا اس کے الفاظ یہ ہیں: ''یہ اللہ کے رسول' حضرت محمد ﷺ کی طرف سے، روم کے حکمران' ہرقل کے نام ہے، اس شخص پر سلام ہو، جو ہدایت کی پیروی کرلے''

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا، وہ بیان کرتے ہیں: ہم ہرقل کے پاس گئے، اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھا دیا اور نبی اکرم ﷺ کا مکتوب منگوایا تو اس میں یہ تحریر تھا: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، یہ اللہ کے رسول' حضرت محمد ﷺ کی طرف سے، روم کے حکمران' ہرقل کے نام ہے، وہ شخص سلامت رہے، جو ہدایت کی پیروی کرلے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۱۳۶)

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَأُلْقِيَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ بِخَيْبَرَ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ

فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے عمر رسیدہ افراد نے انہیں یہ بتایا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کسی ضروری کام کی وجہ سے خیبر گئے' پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے انہیں ایک گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ حضرت محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور بولے: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے پاس آئے ان لوگوں کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا پھر وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ جو عمر میں ان سے بڑے تھے اور عبدالرحمان بن سہل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ گفتگو شروع کرنے لگے کیونکہ وہی خیبر میں موجود تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا پہلے بڑے کو موقع دو! نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جو شخص عمر میں بڑا ہے وہ پہلے بات کرے تو حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے کلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دیں گے یا پھر وہ جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان یہودیوں کو خط لکھا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم لوگ قسم اٹھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن جاؤ گے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی قسم اٹھا لیں گے ان لوگوں نے عرض کی: وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک سو اونٹنیاں بھجوائیں وہ ان کے گھر آ گئیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الدیات حدیث ۲۶۷۷)

تقرر حاکمان

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا اِلٰی عَمَلِہٖ وَکَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا اِذَا سَارَ فِیْ اَرْضِہٖ کَانَ قَرِیْبًا مِنْ صَاحِبِہٖ اَحْدَثَ بِہٖ عَھْدًا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِیْ اَرْضِہٖ قَرِیْبًا مِنْ صَاحِبِہٖ اَبِیْ مُوْسٰی فَجَآءَ یَسِیْرُ عَلٰی بَغْلَتِہٖ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْہِ وَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ وَّقَدِ اجْتَمَعَ اِلَیْہِ النَّاسُ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَہٗ قَدْ جُمِعَتْ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ فَقَالَ لَہٗ مُعَاذٌ یَّا عَبْدَاللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَیُّمَ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ قَالَ لَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ اِنَّمَا جِیْئَ بِہٖ لِذٰلِکَ فَانْزِلْ قَالَ مَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ یَا عَبْدَاللّٰہِ کَیْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتَفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا قَالَ فَکَیْفَ تَقْرَاُ اَنْتَ یَا مُعَاذُ قَالَ اَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَاَقُوْمُ وَقَدْ قَضَیْتُ جُزْئِیْ مِنَ النَّوْمِ فَاَقْرَاُ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لِیْ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ کَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِیْ

ابو بردہ عامر بن ابوموسیٰ اشعری سے مرسلاً روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا اور ان میں سے ہر ایک کو صوبہ میں بھیجا ابو بردہ نے کہا اور یمن کے دو صوبے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا لوگوں سے آسانی کرنا ان سے سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھو، متنفر نہ کرو۔ ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے عمل کی جگہ چلے گئے۔ اوپر کی جانب عدنی کی طرف کا صوبہ حضرت معاذ کا تھا اور نچلی طرف کا صوبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ابو بردہ نے کہا ان میں سے جب ہر ایک اپنی زمین میں سیر کرتا جو اس کے ساتھی کے قریب ہوتی اس کی زیارت کے ساتھ تجدید عہد کرتا اور سلام کہتا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں سیر کر رہے تھے جو ان کے ساتھی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے قریب تھی تو اپنے خچر پر سیر کرتے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تک پہنچے ان کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس لوگوں کا اجتماع ہے اور ان کے پاس ایک یہودی شخص تھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے باندھے ہوئے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے عبداللہ بن قیس یہ کون سی چیز ہے۔ عبداللہ بن قیس نے کہا یہ ایک یہودی شخص ہے جو مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا میں خچر سے نیچے نہیں اتروں گا۔ عبداللہ بن قیس نے کہا اس کو صرف قتل کرنے کے لئے ہی لایا گیا ہے۔ آپ نیچے اتریں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا جب تک اسے قتل نہ کیا جائے گا میں نیچے نہیں اتروں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

سواری سے نیچے اترے اور کہا اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ تم قرآن مقدس کیسے پڑھتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں۔ یعنی کچھ دیر پڑھ لیا پھر آرام کر لیا پھر پڑھ لیا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا اے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تم قرآن حکیم کیسے پڑھتے ہو۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا میں اول رات سوتا ہوں پھر اٹھتا ہوں۔ درآنحالیکہ میں نے نیند کا اپنا حصہ پورا کر لیا ہوتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رات کو حصوں میں تقسیم کرتے ایک حصہ نیند کے لئے ایک حصہ قرآن کی تلاوت کے لئے اور ایک حصہ قیام کے لئے اس کے بعد میں قرآن پڑھتا ہوں جو اللہ عزوجل نے میرے مقدر کیا ہے۔ میں اپنی نیند میں ثواب طلب کرتا ہوں جیسے رات کے قیام میں ثواب طلب کرتا ہوں۔ یعنی وہ راحت میں ایسے ہی ثواب کو طلب کرتے جیسے وہ مشقت میں ثواب طلب کرتے کیونکہ آرام جب اس سے ارادہ عبادت پر اعانت کا ہو تو راحت بھی ثواب ہے (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۲)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ فَسَاَلَہٗ عَنْ اَشْرِبَۃٍ تُصْنَعُ بِہَا فَقَالَ وَمَا ہِیَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بُرْدَۃَ مَا الْبِتْعُ قَالَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ نَبِیْذُ الشَّعِیْرِ فَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آپ سے پینے کی چیزوں کے متعلق دریافت کیا جو یمن میں تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ تبع اور مزر ہیں۔ سعید نے کہا میں نے اپنے والد گرامی ابوبردہ سے کہا ''تبع'' کیا ہے۔ ابوبردہ نے کہا شہد کا شیرہ۔ اور ''مزر'' جو کا شیرہ۔ حضرت ابوبردہ نے کہا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۳)

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّ اَرْضَنَا بِہَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِیْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِاَبِیْ مُوْسٰی کَیْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّعَلٰی رَاحِلَتِیْ وَاَتَفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ کَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِیْ وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا یَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ اَبَا مُوْسٰی فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ فَقَالَ مَا ہٰذَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی یَہُوْدِیٌّ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَہٗ

سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ ابوبردہ سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ان کے دادا حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا۔ آپ نے فرمایا لوگوں سے نرمی کرنا، سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا، متنفر نہ کرنا اور باہم متفق رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ ہماری اس زمین جس کا

شراب "مزر" اور شہد کا شراب "بتع" ہے آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے تو وہ دونوں حضرات چلے گئے۔ وہاں ایک ملاقات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا تم قرآن کیسے پڑھتے ہو۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کھڑے ہوکر، بیٹھ کر اور اپنی سواری پر، وقفہ وقفہ سے پڑھتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں رات کو سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنی نیند میں ثواب طلب کرتا ہوں جیسے قیام میں ثواب طلب کرتا ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سرحد پر خیمہ نصب کرایا کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔ ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ کیا دیکھتے کہ ایک شخص باندھا ہوا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کیا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا یہ یہودی ہے۔ اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا میں ضرور اس کی گردن اڑاؤں گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۴)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِاَبِيْ مُوْسٰى كَيْفَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّعَلٰى رَاحِلَتِيْ وَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ اَبَا مُوْسٰى فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَهُوْدِيٌّ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ

سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ ابو بردہ سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ان کے دادا حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا۔ آپ نے فرمایا لوگوں سے نرمی کرنا، سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا، متنفر نہ کرنا اور باہم متفق رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ ہماری اس زمین جس کا
شراب "مزر" اور شہد کا شراب "بتع" ہے آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے تو وہ دونوں حضرات چلے گئے۔ وہاں ایک ملاقات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا تم قرآن کیسے پڑھتے ہو۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کھڑے ہوکر، بیٹھ کر اور اپنی سواری پر، وقفہ وقفہ سے پڑھتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں رات کو سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنی نیند میں ثواب طلب کرتا ہوں جیسے قیام میں ثواب طلب کرتا ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سرحد پر خیمہ نصب کرایا کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔ ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ کیا دیکھتے کہ ایک شخص باندھا ہوا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کیا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا یہ یہودی ہے۔ اسلام لانے کے بعد

مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا میں ضرور اس کی گردن اڑاؤں گا۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۵)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَرْضِ قَوْمِیْ فَجِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنِیْخٌ بِالْاَبْطَحِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْكَ اِهْلَالًا کَاِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْیًا قُلْتُ لَمْ اَسُقْ قَالَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ وَاسْعَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰی مَشَطَتْ لِیْ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَاۤءِ بَنِیْ قَیْسٍ وَّمَکُثْنَا بِذٰلِكَ حَتّٰی اسْتُخْلِفَ عُمَرُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا۔ میں مکہ مکرمہ آیا درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ مقام ابطح میں قیام پذیر تھے۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس کیا تم نے حج کر لیا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں نے حج کر لیا ہے آپ نے فرمایا تم نے احرام باندھتے وقت کیسے کہا تھا۔ عبداللہ بن قیس نے کہا میں نے کہا تھا لبیک احرام باندھتا ہوں جیسے آپ نے احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا کیا اپنے ساتھ قربانی لائے ہو۔ میں نے عرض کیا میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرو۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو۔ عبداللہ بن قیس نے کہا میں نے اس طرح کیا۔ حتیٰ کہ قیس کی اولاد کی عورتوں میں سے کسی عورت نے یعنی میرے بھائی کی بیوی نے مجھے کنگھی کی۔ ہم ایسا ہی کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک ہم تمتع کرتے رہے (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۶)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ اَنَّ مُعَاذًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْیَمَنَ صَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَاَ (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَیْنُ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَرَاَ مُعَاذٌ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ سُوْرَةَ النِّسَاۤءِ فَلَمَّا قَالَ (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا) قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَّتْ عَیْنُ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یمن آئے اور ان کو صبح کی نماز پڑھائی اور نماز میں یہ آیہ مبارکہ تلاوت کی "وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا"۔ اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنا لیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی اور [illegible] سے کنایہ ہے معاذ بن معاذ نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے عمرو بن میمون سے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو حضرت

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نمازِ صبح میں سورۂ نساء کی تلاوت کی اور جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے "وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا" پڑھا تو ایک شخص نے ان کے پیچھے سے یہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی۔ یعنی وہ خوش ہوگئیں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۸۷)

وفود سے ملاقات

وفد بنی تمیم

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِيْ بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَّخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَّقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اونٹنی کو دروازہ کے پاس باندھ دیا' اس دوران بنی تمیم کے چند لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو انہوں نے کہا آپ نے ہم کو بشارت دے دی ہے اور انہوں نے دو مرتبہ کہا ہمیں مال و دولت دو پھر آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں یمن کے لوگ آئے تو آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کر و اے اہل یمن' جبکہ بنو تمیم نے یہ بشارت قبول نہیں کی اہل یمن نے کہا تحقیق ہم نے یارسول اللہ ﷺ آپ کی بشارت قبول کر لی' انہوں نے عرض کیا ہم آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ ہم آپ سے اس امر حاضر موجود کے متعلق دریافت کریں' آپ ﷺ نے فرمایا ابتداء میں اللہ تعالیٰ اور اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی' اور اللہ تعالیٰ کا عرش مقدس پانی پر تھا اور اس نے ''ذکر'' لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی ہے اس نے تمام آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا تو ایک منادی نے مجھے بلایا اے عمران بن حصین تیری اونٹنی بھاگ گئی ہے' میں چل پڑا تو دیکھا وہ سراب کے بھی آگے نکل گئی ہے بخدا میری خواہش تھی کہ میں اسے چھوڑ دیتا عیسیٰ بن موسیٰ نے رقبہ بن مصقلہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے اس کی روایت کی انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے درمیان نبی اکرم ﷺ منبر شریف پر

جلوہ افروز ہوئے اور ہم کو ابتدائے خلق کے متعلق بیان فرمایا حتیٰ کہ جنتی اپنے منازل میں اور دوزخی اپنے منازل میں داخل ہو گئے اس کو کسی نے یاد رکھا اور کسی نے یاد نہ رکھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب بدء الخلق حدیث ۴۲۷)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَرُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ فَجَآءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی تمیم کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اے بنی تمیم بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں بشارت دیں اور ہمیں کچھ مال وغیرہ عطا کریں۔ آپ کے چہرہ پرنور پر اس کا اثر دیکھا گیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ یمن سے آئے۔ آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو جبکہ بنوتمیم نے اس کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے بشارت قبول کر لی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْ قَوْمِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین باتیں سننے کے بعد جو انہوں نے بنی تمیم کے حق میں کہیں ہمیشہ ان سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بنوتمیم میری امت سے دجال پر بہت سخت ہیں۔ بنی تمیم میں سے ایک قیدی عورت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ ایک مرتبہ ان کے صدقات آئے تو آپ نے فرمایا یہ صدقات ایک قوم کے ہیں یا فرمایا میری قوم کے ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۴)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِيْ ذٰلِكَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا) حَتّٰى انْقَضَتْ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر فرمائیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بلکہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر فرمائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تم صرف میری مخالفت

ہی کرتے ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہاری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ وہ دونوں باہم جھگڑ پڑے۔ حتیٰ کہ ان کی آوازیں بلند ہوئیں۔ تو یہ آیۃ کریمہ اس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ (سورہ حجرات آیت۔ ۱)
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۵)

عَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَائَتْ بَنُوْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا اَمَّا اِذْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنو تمیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو انہوں نے کہا آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے ہمیں مال بھی عطا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس متغیر ہوا پھر یمن سے کچھ لوگ آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے بشارت قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے بشارت قبول کی۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۱)

وفد بنی عبد القیس

عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآئَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآئَكُمْ

ابو جمرہ نصر بن عمران فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھتا تو وہ مجھے اپنے تخت پر اپنے پاس

بٹھا لیتے کیونکہ ابو جمرہ حضرت ابن عباس کے ترجمان تھے ابن عباس نے ایک دفعہ مجھے فرمایا تم میرے پاس ہی قیام کرو۔ میں اپنے مال میں سے تم کو کچھ حصہ دے دوں گا۔ لہٰذا میں نے دو ماہ ان کے پاس قیام کیا۔ پھر انہوں نے فرمایا قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا کس قوم یا جماعت سے آپ کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا خاندان ربیعہ سے آپ نے قوم یا وفد کو خوش آمدید کہا اور فرمایا غیر خذایا و لاندامی یعنی یہ لوگ دل کی خوشی سے بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے جو ذلت و رسوائی کی موجب ہے اور یہ لوگ کبھی شرمندہ نہیں ہوں گے اور یہ جملہ بطور بشارت بھی منقول ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سوائے ماہ حرام کے، آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا ایک قبیلہ مضر ہے لہٰذا ہم کو جامع حکم ارشاد فرمائیں تاکہ ہم ان لوگوں کو بتا دیں جو ساتھ نہیں آئے اور اس پر عمل کر کے ہم سب جنت میں جا سکیں اور انہوں نے بالخصوص مشروبات کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم دیا ایک اللہ پر ایمان لانے کا آپ نے فرمایا کیا جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اعلم ہے۔ فرمایا اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنے کا زکوٰۃ دینے کا رمضان کے روزے رکھنے کا اور مالِ غنیمت سے خمس یا پانچواں حصہ نکالنے کا اور ان کو چار چیزوں سے منع فرمایا حنتم سبز رنگ کی ٹھلیا جس میں شراب بنایا جاتا تھا دُبّاء خشک کدو جس کو اندر سے خالی کر کے مثل برتن بناتے اور اس میں شراب تیار کرتے نقیر کھجور کے درخت کی جڑ کھود کر اس میں شراب بناتے ہیں اور اس کی شراب تند و تیز ہوتی ہے۔ مزفت وہ برتن جس پر زفت ملا ہو وہ ایک تارکول جیسی چیز ہے جسے کشتیوں پر بھی ملتے ہیں۔ اور مقیر بھی مزفت کے معنی میں ہے۔ آپ نے فرمایا ان چیزوں کو اچھی طرح یاد کرلو اور دوسروں کو بتاؤ۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۵۱)

عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ لِیْ جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِیْ نَبِيذٌ فَاَشْرَبُهُ حُلْوًا فِیْ جَرٍّ اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَاَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْ بِهٖ مَنْ وَّرَائَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مٹکوں میں سے

میرے پاس ایک مٹکا ہے جس میں میرے لئے نبیذ بنائی جاتی ہے۔ میں اس کو میٹھا کر کے پی لیتا ہوں اگر میں اس سے بکثرت پی لوں اور لوگوں میں دیر تک بیٹھوں تو مجھے اندیشہ ہے میرے افعال اقوال نشہ میں دھت لوگوں کے مشابہ ہو جائیں کہ میں اس کے باعث رسوانہ ہو جاؤں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا اس قوم کو خوش آمدید اچھے آئے ہو رسوا اور نادم ہو کر نہیں آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں۔ ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آسکتے ہیں۔ ہمیں چند جامع باتیں بتائیں اگر ہم ان پر عمل کرلیں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی عمل کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو۔ اللہ عزوجل پر ایمان لانا کیا ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور غنیمت کے اموال سے خمس ادا کرو اور میں تم کو چار چیزوں سے منع کرتا ہوں دُبَّاء، نَقِیر، حَنْتَم اور مُزَفَّت ان برتنوں میں شراب نہ بنائی جائے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۶)

عَنْ اَبِی جَمْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَیْسِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَّبِیْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَیْكَ اِلَّا فِیْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَشْیَاءَ نَاْخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْا اِلَیْهَا مَنْ وَّرَائَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً وَّاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ عبدالقیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر حائل ہیں۔ ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینہ میں ہی آسکتے ہیں۔ آپ ہمیں چند اشیاء کا حکم فرمائیں ہم ان پر عمل کریں اور اپنے سوا دوسروں کو ان پر عمل کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دینا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے ایک انگلی بند فرمالی۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور جو تم کو مال غنیمت ملے اس سے اللہ عزوجل کے لئے خمس ادا کرو اور میں تم کو دُبَّاء، نقیر، حَنْتَم اور مُزَفَّت کے برتنوں میں شراب بنانے سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِیْثُ سُلَیْمَانَ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَيْسَ نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللهِ، وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً. وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ. وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: النَّقِيرُ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ مُسَدَّدٌ: وَالنَّقِيرُ وَالْمُقَيَّرُ. لَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کافر رہتے ہیں، اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ایسی چیز کا حکم دیں، جسے ہم حاصل کرسکیں اور اپنے پیچھے والوں کو ان کی تعلیم دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد، اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا، اور میں تم لوگوں کو دُبائی، حنتم، مزفت اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۶۹۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے فرمایا: میں تمہیں نقیر، مقیر، حنتم، دباء اور ایسے بڑے مشکیزے سے، جو اوپر سے کاٹا گیا ہو، اور پیندے کی طرف سے سوراخ نہ ہو، اس سے منع کرتا ہوں، البتہ تم اپنے عام مشکیزوں میں پی لیا کرو اور اسے باندھ دیا کرو۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۶۹۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ، قَالُوا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا

تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کی ہدایت کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث ۴۶۷۷)

عَنْ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ، عَنْ جَدِّهَا، زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ، قَالَ: وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰى اَتٰى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ فِيْكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ، الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِيْ عَلَيْهِمَا؛ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

ام ابان بنت وازع' اپنے دادا' زارع کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل تھے، وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ آئے، تو ہم تیزی سے اپنی سواریوں سے اترے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کی دست بوسی اور قدم بوسی شروع کی، صرف منذر اشج نے انتظار کیا، وہ اپنے سامان کے پاس آئے انہوں نے دو عمدہ کپڑے اوڑھے اور پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں، جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرتا ہے، بردباری اور وقار، انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ان دو خصوصیات کا تکلف سے اظہار کرتا ہوں؟ یا اللہ تعالیٰ نے یہ میری فطرت میں رکھی ہیں؟ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمہاری فطرت میں رکھی ہیں، تو انہوں نے عرض کی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے وہ چیزیں میری فطرت میں رکھی ہیں، جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۲۲۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے یہ فرمایا تھا میں تم لوگوں کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ تمہیں جو مالِ غنیمت حاصل ہو اس کے پانچویں حصے کو ادا کرو۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب السیر حدیث ۱۵۲۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا

الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَائَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی: ربیعہ قبیلہ جو ہے اس کی وجہ سے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ان چیزوں کا حکم دیں جنہیں ہم آپ سے سیکھ لیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو اس کی دعوت دیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا پھر آپ نے ان کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور جو مالِ غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا، (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الصفۃ الجہنم حدیث ۲۵۳۶)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَتْكُمْ وُفُوْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ وَمَا يَرٰى اَحَدٌ فِيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ جَاؤُا فَنَزَلُوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ الْاَشَجُّ الْعَصَرِيُّ فَجَآءَ بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ وَوَضَعَ ثِيَابَهُ جَانِبًا ثُمَّ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَشَجُّ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ اَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس عبدالقیس کے قبیلے کا وفد پہنچنے والا ہے راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابھی ہم اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ لوگ آ گئے وہ لوگ اترے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے صرف ''اشج عصری'' باقی رہ گیا وہ بعد میں آ گیا اس نے اپنی جگہ پر پڑاؤ کیا اپنی اونٹنی کو باندھا۔ اپنا کپڑا ایک طرف رکھا اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے اشج! تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں ان دونوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ایک بردباری اور دوسرا وقار۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ میری فطرت کا حصہ ہیں یا بعد میں لاحق ہوئی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں' یہ تمہاری فطرت کا حصہ ہیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۷)

وفد عدی بن حاتم

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَّجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَّلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ فَلَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَّصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ اَنَّ شَيْئًا اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ جِئْتُ مُسْلِمًا قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِيْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَعَلْتُ اَغْشَاهُ اٰتِيْهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَآئَهٗ قَوْمٌ فِيْ ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَّلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّلَوْ بِقَبْضَةٍ وَّلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَّقِيْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَّلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَّهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَّقِيْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّيْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَوْ اَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ لُصُوْصُ طَيِّئٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے بتایا: یہ حاتم کا بیٹا عدی ہے۔ میں چونکہ کوئی امان لیے بغیر اور کسی تحریری معاہدے کے بغیر حاضر ہوا تھا اس لیے جب میں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا' تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ آپ ﷺ اس سے پہلے ہی اپنے اصحاب سے یہ کہہ چکے تھے: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ مجھے ساتھ لے کر کھڑے ہوئے' تو ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: ہمیں آپ ﷺ سے کچھ کام ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس کے ساتھ گئے اور اس کا کام کر کے واپس آئے اور میرا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے نبی اکرم ﷺ کے لیے بچھونا بچھا دیا' جس پر آپ ﷺ

تشریف فرما ہو گئے۔ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر مجھ سے دریافت کیا: تمہیں کلمہ پڑھنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ کیا تمہارے علم میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی معبود ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ اس کے بعد کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ اکبر کہنے سے اس لیے بھاگ رہے ہو کہ تم اس سے بڑی کسی چیز کے بارے میں جانتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا' اور عیسائی گمراہی کا شکار ہیں' حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ایک خالص مسلمان ہوں۔ حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے بارے میں حکم دیا اور مجھے ایک انصاری کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرنے کے لیے فرمایا۔ میں صبح شام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک مرتبہ میں رات کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اسی دوران کچھ لوگ آئے، انہوں نے اون سے بنے ہوئے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد تقریر کرتے ہوئے صدقہ دینے کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو' خواہ ایک صاع ہو یا نصف صاع ہو یا ایک مٹھی جتنی کوئی چیز ہو یا مٹھی کے کچھ حصے جتنی ہو آدمی اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے' خواہ ایک کھجور کے ذریعے یا کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے بچائے کیونکہ ہر شخص نے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ بندے سے جو فرمائے گا: وہ میں تمہیں بیان کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی تھی؟ تو بندہ جواب دے گا جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد عطا نہیں کیے تھے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ کہاں ہے' جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا تھا؟ یعنی تم نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا ہے؟ تو وہ شخص اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں دیکھے گا' تو اسے ایسے کوئی چیز نہیں ملے گی جو اسے جہنم کی تپش سے بچا سکے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں تو ہر شخص کو جہنم سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے بچائے اگر وہ بھی نہ ملے تو پاکیزہ بات کے ذریعے بچانے کی کوشش کرے۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم فقر و فاقہ کا شکار ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں عطا کرے گا، یہاں تک کہ ایک وہ وقت آئے گا جب کوئی عورت مدینہ منورہ سے حیرہ تک کا یا اس سے بھی زیادہ سفر کرے گی اور اسے یہ اندیشہ بھی نہیں ہوگا کہ اس کی سواری چوری ہو جائے گی۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا اس وقت طے قبیلے کے چور کہاں ہوں گے؟ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۲۸۷۸)

وفد بنی عامر

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ اَبِیْ: انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْنَا: اَنْتَ سَیِّدُنَا. فَقَالَ: السَّیِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قُلْنَا: وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا. فَقَالَ: قُوْلُوا بِقَوْلِكُمْ. اَوْبَعْضِ قَوْلِكُمْ. وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّكُمُ الشَّیْطَانُ

مطرف سے روایت ہے کہ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے عرض کی: آپ ﷺ ہمارے سردار ہیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' سردار تو اللہ تعالیٰ ہے''ہم نے عرض کی: آپ ﷺ ہمارے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شخص ہیں اور سب سے زیادہ عظمت والے شخص ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''تم یہ بات کہہ سکتے ہو یا البتہ شیطان تمہیں اپنا نمائندہ نہ بنالے''۔(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۰۶)

ثمامہ بن اثال کا قبول اسلام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَائَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ خَیْرٌ یَّا مُحَمَّدُ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ حَتّٰی كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ فَتَرَكَهٗ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَی الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِكَ فَاَصْبَحَ دِیْنُكَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضُ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا یَاْتِیْكُمْ مِنَ الْیَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نجد کی طرف چند سوار بھیجے وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا ہے اور اس کو مسجد نبوی شریف کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تیرے خیال میں جو ہم تیرے ساتھ کریں گے وہ کیا ہے اے ثمامہ بن اثال۔ اس نے کہا میرے خیال میں خیر ہے۔ اے محمد ﷺ کیونکہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں جو ظلم کرتے ہیں بلکہ آپ معاف کرتے ہیں اور احسان فرماتے ہیں اگر آپ مجھے قتل کریں تو صاحب دم کو قتل کریں گے۔ ہوسکتا ہے اس پر قصاص ہو اور وہ اس میں مطلوب ہو اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکرگزار پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہتے ہیں فرمائیں۔ آپ ﷺ اسے چھوڑ کر چلے گئے حتیٰ کہ دوسرے روز آئے پھر آپ نے اس سے فرمایا اے ثمامہ تیرے خیال میں جو ہم تیرے ساتھ کریں گے وہ کیا ہے۔ ثمامہ نے عرض کیا جو میں نے آپ سے کہا ہے اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکرگزار پر احسان کریں گے۔ آپ اس کو چھوڑ کر چلے گئے حتیٰ کہ تیسرے روز آئے۔ آپ نے فرمایا اے ثمامہ تیرے خیال میں جو ہم تیرے ساتھ کریں گے وہ کیا ہے۔ ثمامہ عرض گزار ہوئے جو میں نے آپ سے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا ثمامہ بن اثال کو کھول دو وہ مسجد شریف کے قریب کھجوروں کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" یعنی وہ مشرف بہ اسلام ہو گیا اور عرض کیا اے محمد ﷺ بخدا روئے زمین پر آپ کا چہرۂ اقدس مجھے زیادہ مبغوض تھا اور اب آپ کا چہرہ پرنور سب چہروں سے مجھے محبوب ہے۔ اللہ کی قسم آپ کا دین مجھے دینوں سے مبغوض تھا اور اب آپ کا دین تمام دینوں سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔ بخدا آپ کا شہر مقدس مجھے تمام شہروں سے مبغوض تھا۔ اور اب آپ کا شہر اقدس تمام شہروں سے مجھے محبوب ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ درآنحالیکہ میں عمرہ کرنا چاہتا تھا آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو خوشخبری یعنی دنیا و آخرت میں خیریت کی یا جنت کی دی اور ان کو عمرہ کرنے کا حکم دیا جب ثمامہ مکہ آئے تو اس سے کسی نے کہا تم ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین میں چلے گئے ثمامہ نے کہا نہیں یعنی میں دین سے نکلا نہیں کیونکہ عبادتِ اوثان دین نہیں جب میں نے اس کو چھوڑ دیا میں دین سے نہیں نکلا بلکہ دین اسلام کو حاصل کیا ہے لیکن میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرلیا ہے۔ اللہ عزوجل کی قسم تمہارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک نبی اکرم ﷺ اجازت نہ دیں گے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۰)

وفد قبیلہ اشعری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ یَابَنِیْ تَمِیْمٍ اَبْشِرُوْا قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَیَّرَ وَجْهُهٗ فَجَائَهٗ اَهْلُ الْیَمَنِ فَقَالَ یَا اَهْلَ الْیَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْلَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَیْتَنِیْ لَمْ اَقُمْ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو تمیم کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی تو آپ نے فرمایا اے بنو تمیم تمہیں خوشخبری ہو انہوں نے کہا آپ خوشخبری سنا چکے ہم کو مال و دولت بھی عطا فرماؤ' یہ سن کر آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا یا تو ان پر تاسف کرتے ہوئے کہ انہوں نے دنیا کو کیسے ترجیح دی' یا اس وقت آپ کے پاس کچھ نہیں تھا تاکہ ان کی تالیف قلوب کی جاتی اس کے بعد یمن کے لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اے اہل یمن تم بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے وہ بشارت قبول نہیں کی' اہل یمن نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کی خوشخبری کو قبول کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مخلوق اور عرش کی ابتداء بیان کرنا شروع فرمائی' اور ایک شخص آ گیا اور کہا اے عمران بن حصین تمہاری سواری بھاگ گئی عمران بن حصین نے کہا کاش میں نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھ کر نہ جاتا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے کلام مبارک کا سننا فوت نہ ہوتا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۲۶)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ مِنْ کَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی ابورہم یا ابوہریرہ یمن سے آئے اور کچھ عرصہ ٹھہرے ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ ام عبد بنت عبدود کو اہل بیت کرام سے ہی خیال کرتے تھے کیونکہ ان کا نبی اکرم ﷺ کے گھر اکثر آنا جانا اور آپ ﷺ کے ساتھ رہنا اکثر تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۹)

عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوْسٰی اَکْرَمَ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ جَرْمٍ وَّاِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَهٗ وَهُوَ یَتَغَدّٰی دَجَاجًا وَّفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ اِلَی الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْکُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُهٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَفْتُ لَا اٰکُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنْ یَمِیْنِكَ اِنَّا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَاَبٰی اَنْ یَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا یَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ یَلْبَثِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِیَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَهٗ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنْ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا

خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اٰتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهَا

زہدم بن مضرب سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی کے عہد خلافت میں کوفہ پر امیر بن کر آئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بہت اکرام کیا۔ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے اور لوگوں میں ایک شخص شاید کہ وہ زھدم ہوں جیسا کہ حدیث ترمذی سے مفہوم ہے بیٹھا ہوا تھا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو کھانا کھانے کے لئے بلایا اس شخص نے کہا میں نے اس کو کوئی چیز کھاتے دیکھا تھا اس لئے مجھے اس سے کراہت آتی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ادھر آؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کھاتے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں مرغ کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ادھر آؤ میں تجھے تمہاری قسم کے متعلق بتاتا ہوں۔ ہم اشعریوں کا ایک گروہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم آپ سے سواریاں طلب کرتے تھے آپ نے ہمیں سواری دینے سے انکار فرمایا۔ ہم نے پھر آپ سے سواری طلب کی تو آپ نے قسم اٹھائی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دیں گے۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس غنیمت کے اونٹ آ گئے اور ہمیں پانچ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم نے ان کو قبضہ میں لے لیا تو ہم نے دل میں کہا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو قسم سے غافل رکھا ہے۔ اس کے بعد ہم کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دیں گے اور آپ نے ہمیں سواری عطا فرما دی ہے آپ نے فرمایا ہاں لیکن میں قسم کھا لوں پھر مجھے اس کے غیر میں بہتری نظر آئے تو میں وہ کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہوتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۰)

وفد ثقیف

عَنْ اَوْسِ بْنِ حُذَیْفَةَ قَالَ: قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ، قَالَ: فَنَزَلَتِ الْاَحْلَافُ عَلَی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَاَنْزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنِیْ مَالِكٍ فِیْ قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ: وَكَانَ فِی الْوَفْدِ الَّذِیْنَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَقِیْفٍ - قَالَ: كَانَ كُلَّ لَیْلَةٍ یَاْتِیْنَا بَعْدَ الْعِشَاءِ یُحَدِّثُنَا. وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: قَائِمًا عَلٰی رِجْلَیْهِ حَتّٰی یُرَاوِحُ بَیْنَ رِجْلَیْهِ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ وَاَكْثَرُ مَا یُحَدِّثُنَا مَا لَقِیَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَیْشٍ، ثُمَّ یَقُوْلُ: لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ مُسْتَذَلِّیْنَ. قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ - فَلَمَّا خَرَجْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ، نُدَالُ عَلَیْهِمْ وَیُدَالُوْنَ عَلَیْنَا. فَلَمَّا كَانَتْ لَیْلَةً اَبْطَاَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ كَانَ یَاْتِیْنَا فِیْهِ، فَقُلْنَا: لَقَدْ اَبْطَاْتَ

عَنَّا اللَّيْلَةَ. قَالَ: اِنَّهُ طَرَاَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِيئَ حَتّٰى اُتِمَّهُ. قَالَ اَوْسٌ: سَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُحَزِّبُوْنَ الْقُرْآنَ، قَالُوْا: ثَلَاثٌ، وَخَمْسٌ، وَسَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَاِحْدٰى عَشْرَةَ، وَثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ،

حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ثقیف قبیلے کے وفد میں شامل ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: حلیف افراد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مہمان بن گئے اور بنو مالک کو نبی اکرم ﷺ نے اپنے قبہ میں ٹھہرالیا۔

مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ صحابی اس وفد میں شامل تھے جو ثقیف قبیلے کا تھا' اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: روزانہ رات کے وقت عشاء کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تھے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرتے تھے۔

ابوسعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے کھڑے بات چیت کرتے تھے' یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے آپ ﷺ کبھی ایک پاؤں پر وزن ڈالتے تھے اور کبھی دوسرے پر ڈالتے تھے زیادہ تر جو آپ ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کرتے تھے' وہ اس بارے میں ہوتی تھی جو آپ ﷺ کو اپنی قوم قریش کی طرف سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا پھر آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''صورت حال برابر نہیں تھی ہم پہلے کمزور تھے اور بظاہر کم تر حیثیت کے مالک تھے''۔ مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: مکہ میں' جب ہم نکل کر مدینہ منورہ آئے' تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں جن میں کبھی ہمارا پلڑا بھاری رہا کبھی ان کا پلڑا بھاری رہا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ اپنے مخصوص وقت پر تشریف نہیں لائے جس وقت میں آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے ہم نے یہ سوچا کہ آج رات نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لائے ہیں جب آپ ﷺ تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کے ایک مخصوص جزء کی تلاوت میں نہیں کر سکا تھا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے مکمل کرنے سے پہلے آؤں۔

اوس کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے قرآن کے حزب کس طرح بنائے ہیں' تو ان لوگوں نے کہا: تین اور پانچ اور سات اور نو اور گیارہ اور تیرہ اور مفصل کا حزب ایک ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۳۹۳)

عَنْ وَهْبٍ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَاْنِ ثَقِيْفٍ اِذْ بَايَعَتْ؟ قَالَ: اشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا، وَلَا جِهَادَ، وَاَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: سَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَيُجَاهِدُوْنَ اِذَا اَسْلَمُوْا

وہب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثقیف قبیلے کے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا کہ انہوں نے کس طرح اسلام قبول کیا تھا؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی کہ ان پر زکوٰۃ اور جہاد لازم نہیں ہوں گے، پھر انہوں نے بعد میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے، تو زکوٰۃ بھی دیں گے اور جہاد میں بھی حصہ لیں گے''

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامات حدیث ۳۰۲۵)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، اَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ اَنْ لَا يُحْشَرُوا، وَلَا يُعْشَرُوا، وَلَا يُجَبُّوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ اَنْ لَا تُحْشَرُوا، وَلَا تُعْشَرُوا، وَلَا خَيْرَ فِي دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا' تاکہ ان کے دل نرم ہو جائیں، ان لوگوں نے یہ شرط عائد کی کہ انہیں جہاد کے لیے نہیں بلایا جائے گا۔ ان سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی اور وہ نماز نہیں پڑھیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تمہیں جہاد کے لئے نہیں بلایا جائے گا اور تم سے زکوٰۃ نہیں وصول کی جائے گی' لیکن ایسے دین میں کوئی بھلائی نہیں ہے' جس میں رکوع یعنی نماز نہ ہو۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارت حدیث ۳۰۲۶)

وفد قبیلہ ہوازن

قَالَ: وَذَكَرَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَائَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا اِمَّا السَّبْيَ، وَاِمَّا الْمَالَ فَقَالُوْا: نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِيْنَ، وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ وَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَاَخْبَرُوهُمْ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے اسے یہ بتایا: جب ہوازن قبیلے کا وفد مسلمان ہوکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو ان لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے اموال انہیں واپس کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں، انہیں تم دیکھ رہے ہو، میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات وہ ہے، جو سب سے زیادہ سچی ہو، تم لوگ قیدیوں اور مال میں سے کسی ایک چیز کو اختیار کرلو، انہوں نے عرض کی: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''امابعد! تمہارے یہ بھائی توبہ کرتے ہوئے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں، تم میں سے جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرنا چاہے، وہ ایسا کر لے اور جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اسے اس کا حصہ ملنا چاہیے، تو اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلا مال غنیمت جو بھی عطا کرے گا، اس میں سے ہم اسے ادائیگی کر دیں گے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی ہے؟ تم لوگ واپس جاؤ، پھر تمہارے قبائل کے امیر یا سردار ہمارے پاس آئیں اور تمہارے معاملے کے بارے میں بتائیں، تو لوگ واپس چلے گئے، ان کے بڑوں نے ان کے ساتھ بات چیت کی، پھر ان لوگوں نے یہ بتایا کہ ان لوگوں نے اپنی خوشی کے ساتھ اس بات کی اجازت دی ہے'' (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۹۳)

قبیلہ دوس

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَاَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی اور اس کے ساتھی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ دوس بن عدنان بن عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اسلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا اور میری بات سننے سے انکار کر دیا آپ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بددعا فرمائیں کسی نے کہا دوس ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا اے اللہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور ان کو اسلام میں لے آ۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۹۷)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ ھَلَکَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِھِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا قبیلہ دوس ہلاک ہو جائے اس نے نافرمانی کی اسلام لانے سے انکار کر دیا۔ آپ ان کی ہلاکت کے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ قبیلۂ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں دائرہ اسلام میں لا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۷)

اہل یمن کی آمد

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ ھَا ھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الْیَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ

ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایمان اس جگہ ہے اور اپنے دست اقدس سے یمن کی طرف اشارہ فرمایا۔ بے رحمی اور سخت قلبی ربیعہ اور مضر میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس آوازیں بلند کرتے ہیں جہاں شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَّاَلْیَنُ قُلُوْبًا الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ ان کے دل بہت رقیق اور نرم ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی، فخر و غرور اونٹوں والوں میں ہے۔ سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے۔ غندر نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے روایت کی کہ میں نے ذکوان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے سنا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۳)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْفِتْنَۃُ ھَا ھُنَا ھَا ھُنَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایمان یمنی ہے اور فتنہ اس جگہ ہے اور اس جگہ سے شیطان کے سینگ طلوع ہوں گے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَۃً اَلْفِقْہُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَّۃٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے۔ ان کے دل رقیق اور نرم ہوں گے۔ فقہ یمنی اور حکمت یمنی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۲۵)

اہل نجران کا واقعہ

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّیِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدَانِ اَنْ یُّلَاعِنَاہُ قَالَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا اِنَّا نُعْطِیْكَ مَا سَاَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا وَّلَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَہٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے دو سردار عاقب عبدالمسیح اور سید ایہم اور شرحبیل بھی کہا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس مباہلہ کرنے کے ارادہ سے آئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا اور قائل عاقب ہے یا سید ہے یا شرحبیل ابو مرتح مباہلہ نہ کرو بخدا اگر وہ نبی ہیں اور آپ نے ہم سے مباہلہ کیا تو ہم اور ہمارے بعد ہماری اولاد بچ نہ سکیں گے۔ ان دونوں نے کہا آپ جو چاہتے ہیں ہم آپ کو دیتے ہیں اور آپ ہمارے ساتھ کسی امین شخص کو بھیجیں اور ہمارے ساتھ صرف دیانتدار ہی کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسا شخص بھیجوں گا جو سچا امین ہے تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے آپ کی طرف گردنیں بلند کیں۔ کہ آپ کس کو اس سعادت سے بہرہ مند فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابو عبیدہ بن جراح کھڑے ہو جاؤ اور جب حضرت ابو عبیدہ بن جراح کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اس امت کے امین ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۵)

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَہُ النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل نجران نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ہمارے ساتھ کسی امین شخص کو بھیجیں آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ کسی سچے امین کو بھیجوں گا تو لوگوں نے گردنیں بلند کر کے آپ کو دیکھا تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَالَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى اَلْفَيْ حُلَّةٍ، النِّصْفُ فِيْ صَفَرٍ، وَالْبَقِيَّةُ فِيْ رَجَبٍ، يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَوَرِ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا، وَثَلَاثِيْنَ فَرَسًا، وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا، وَثَلَاثِيْنَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ اَصْنَافِ السِّلَاحِ، يَغْزُوْنَ بِهَا، وَالْمُسْلِمُوْنَ ضَامِنُوْنَ لَهَا حَتّٰى يَرُدُّوْهَا عَلَيْهِمْ. اِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ اَوْ غَدْرَةٌ عَلٰى اَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ، وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ، وَلَا يُفْتَنُوْا عَنْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوْا حَدَثًا. اَوْ يَاْكُلُوا الرِّبَا. قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَقَدْ اَكَلُوا الرِّبَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو ہزار حلہ کے عوض میں، اہلِ نجران کے ساتھ صلح کی تھی، جن میں سے نصف صفر کے مہینے میں اور نصف رجب کے مہینے میں، انہوں نے مسلمانوں کو ادا کرنے تھے، اس کے علاوہ عارضی استعمال کے لیے تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور جنگ میں استعمال ہونے والا ہر قسم کا اسلحہ تیس کی تعداد میں دینا تھا، مسلمان اس کے ضامن ہوتے، یہاں تک کہ وہ چیزیں ان کو واپس بھی کرتے، اگر یمن میں کوئی فتنہ و فساد ہو جاتا تو ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کرتے اس شرط پر کہ ان کے کسی عبادت خانے کو گرایا نہیں جائے گا، ان کے کسی پادری کو نکالا نہیں جائے گا اور ان کے دین میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی، جب تک کہ وہ اپنے دین کے بارے میں آزمائش کا شکار نہ ہو جاتے یا کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر لیتے، یا سود کھانا شروع نہیں کر دیتے۔

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے سود کھانا شروع کر دیا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارت حدیث ۳۰۴۱)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُوْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے نجران بھیجا۔ وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا: آپ لوگ اس آیت کو اس طرح تلاوت نہیں کرتے؟ ''اے ہارون کی بہن!'' جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تو بہت زیادہ زمانی فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ

میں انہیں کیا جواب دوں؟ جب میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور انہیں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے انہیں بتانا تھا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۰۸۰)

اہل بحرین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بِجُوَاثٰی یَعْنِیْ قَرْیَةً مِّنَ الْبَحْرَیْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف میں نماز جمعہ کے بعد سب سے پہلے جو جمعہ کی نماز ادا کی گئی وہ عبدالقیس کی مسجد میں نماز پڑھی گئی جو مقام جواثی میں ہے یعنی وہ بحرین میں ایک قریہ ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۰۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ یَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ اَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادٰی مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْیَاْتِنِیْ قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَعْطَیْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَاَعْطَانِیْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقِیْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ یُعْطِنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ اَتَیْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّیْ فَقَالَ اَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّیْ وَاَیُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جِئْتُهٗ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَیْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو تجھے اتنا اور اتنا دوں گا آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ بحرین کا مال نہ آیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس وہ مال آیا تو آپ نے منادی کو ندا کرنے کا حکم دیا کہ جس کا نبی اکرم ﷺ کے پاس قرض ہو یا وعدہ وہ میرے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا تین مرتبہ فرمایا دوں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

کہا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال دیدیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے مال طلب کیا تو انہوں نے مجھے نہ دیا۔ میں پھر آپ کے پاس آیا اور انہوں نے مجھے مال نہ دیا۔ پھر میں تیسری دفعہ ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے مال نہ دیا۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ مجھے مال نہیں دیتے یا تو مجھے مال دیں یا آپ بخل کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے کہا ہے کہ آپ مجھ سے بخل کر رہے ہیں۔ بخل سے زیادہ کون سی بیماری ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ کہا میں نے کسی بار تجھے مال دینے سے منع نہیں کیا لیکن میرا ارادہ تھا کہ تجھے دوں گا۔ عمرو بن دینار سے محمد بن علی وہ حنفیہ کے بیٹے ہیں سے روایت کی کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اس کو گنو میں نے گنا تو پانچ سو درہم تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنے دو مرتبہ اور لے لو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۱۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَءَهٗ مَزَّقَهٗ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کسریٰ کی طرف اپنا خط دے کر بھیجا اور عبداللہ بن حذافہ کو حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم کو دے۔ حاکم بحرین نے آپ کا یہ خط کسریٰ تک پہنچا دیا جب کسریٰ نے یہ خط پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ زہری نے کہا میرا خیال ہے حضرت سعید بن مسیب نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ان پر بددعا فرمائی کہ وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۶۰)

وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامات وصال

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ اَلَا تَرَاهُ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفّٰى فِيْ وَجَعِهِ وَاِنِّيْ لَاَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْاَلَهُ فِيْمَنْ يَّكُوْنُ الْاَمْرُ فَاِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا اَمَرْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَّاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ اَبَدًا وَّاِنِّيْ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اس بیماری میں جس میں آپ نے وصال فرمایا باہر نکلا۔ لوگوں نے کہا اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کس حال میں کی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا بحمد اللہ تعالیٰ آپ نے صبح اچھے حال میں کی۔ یعنی مرض میں کچھ افاقہ تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے نہیں یعنی آپ میں علامت موت ہے بخدا تین دن کے بعد تم عبدالعصا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد غیر کے مامور ہو جاؤ گے۔ بخدا میرا گمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مرض میں عنقریب وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہروں میں موت کو پہچانتا ہوں۔ یعنی علامت وفات کو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلو ہم آپ سے دریافت کریں کہ آپ کے بعد خلافت کس کی ہوگی۔ اگر یہ خلافت ہم میں ہے تو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا۔ اگر یہ خلافت ہمارے غیر میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کریں گے یا آپ سے طلب کریں گے کہ اپنے بعد خلیفہ کی ہمیں وصیت فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت کا سوال کیا اور ہمیں خلافت دینے سے منع فرما دیا۔ تو لوگ ہمیں کبھی خلافت نہ دیں گے۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلافت کا سوال کبھی نہیں کروں گا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۱۱۹۴)

مرض الموت کی باتیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُہٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّہٗ رَجُلٌ رَقِیْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَکَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جائے نماز پر کھڑے ہوں گے تو بوجہ کثرت حزن اور رقت قلب لوگوں کو نماز پڑھانے کی بوجہ کثرت بکاء کی استطاعت نہ رکھ سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلا مقالہ دھرایا۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تم اور تم جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہیں یعنی زنان مصر کی طرح پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس حضرت بلال آپ کا پیغام لے کر آئے تو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (بخاری جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۴۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ تَبِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَہٗ وَصَحِبَہٗ اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یُصَلِّیْ لَہُمْ فِیْ وَجَعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَھُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلٰوۃِ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَۃِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَھُوَ قَائِمٌ کَاَنَّ وَجْھَہٗ وَرَقَۃُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ فَھَمَمْنَا اَنْ نَّفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَکَصَ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْہِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ یَوْمِہٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اطاعت گزار، خادم اور صحابی تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لیے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی اکرم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ

صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نماز کیلئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ نے پردہ کو نیچے گرادیا اور اس دن آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(بخاری جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۴۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ پھر آپ نے ان کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ آہستہ بات یہ فرمائی کہ وہ اسی مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں رو پڑی پھر مجھ سے سرگوشی فرمائی اور مجھے بتایا کہ تم اہل خانہ سے سب سے پہلے مجھ سے ملوگی تو میں ہنس پڑی (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۶۸)

عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلٰى صَدْرِيْ وَمَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضٰى وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے درآنحالیکہ میں آپ کو اپنے سینہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے پاس تر مسواک تھی جس سے وہ مسواک کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہ اس کی طرف اٹھائی تو میں نے عبدالرحمن سے مسواک لے لی اور اس کو چبایا اور نرم کر کے پانی سے دھویا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی تو آپ نے مسواک فرمائی۔ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے اچھی مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ مسواک سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی شریف

اٹھائی اس کے بعد فرمایا: اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان وصال فرمایا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۱)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَآئِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ خَشِیَ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا جس مرض سے آپ صحت مند نہ ہو سکے اس مرض میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر یہ خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر شریف ظاہر کی جاتی۔ آپ کو سجدہ گاہ بنائے جانے کا خوف تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۵)

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِی الْاَرْضِ بَیْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَیْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِیْ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِیْ لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّكَانَتْ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَیْتِیْ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ هَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْ كِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَعْهَدُ اِلَی النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِیْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا بِیَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ فَصَلّٰی بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ وَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً لَّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ وَهُوَ كَذٰلِكَ یَقُوْلُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِیْ عَلٰی كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَقَعْ فِیْ قَلْبِیْ اَنْ یُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَّلَا كُنْتُ اُرٰی اَنَّهٗ لَنْ یَّقُوْمَ اَحَدٌ مَّقَامَهٗ اِلَّا تَشَآءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ مُوْسٰی وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ نے کہا جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت مبارک ناساز ہوئی اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں تیمارداری کی جانے کی اجازت چاہی تو ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ قدم مبارک سے زمین پر خط کھینچ رہے تھے۔ دونوں آدمیوں سے ایک حضرت عباس اور دوسرا کوئی اور شخص تھا یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عبید اللہ نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا خبر دی تو مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ذکر نہیں کیا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے عرض کیا معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ بیان فرماتی تھیں جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لے آئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا آپ نے فرمایا مجھ پر سات مشکیزے جن کے تسمے نہ کھولے گئے ہوں بہاؤ۔ شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ کے لگن کپڑے دھونے یا کپڑے رنگنے والا بڑا برتن میں بٹھا دیا پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنے دست اقدس سے ہماری طرف اشارہ فرمایا تم نے تعمیل حکم کر دی۔ یہی کافی ہے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نماز پڑھائی اور ان کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام زہری نے کہا مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو اپنی چادر مبارکہ اپنے چہرۂ پرنور پر ڈال لیتے تھے اور جب شدت گرمی کی وجہ سے دل گھبراتا تو اس کو اپنے چہرۂ اقدس سے ہٹا دیتے تھے اور آپ اس حال میں فرماتے اللہ عزوجل یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا حالانکہ آپ ﷺ جو انہوں نے کیا اس سے اپنی امت کو ڈراتے تھے۔ زہری نے کہا مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق آپ ﷺ کے حکم کو کئی بار دہرایا اور آپ سے بار بار گفتگو کرنے پر مجھے صرف اس چیز نے برانگیختہ کیا کہ میرے دل میں واقع ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا آپ کے بعد لوگ اس سے ہمیشہ محبت نہیں کریں گے اور میرا گمان یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی جگہ کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر اسے برا خیال کریں گے۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ امامت کا معاملہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پھیر دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۶)

کیفیات مرض

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر معوذتیں پڑھ کردم کرتے اور پھر دونوں کو جسم پر ملتے جب آپ بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں جس میں آپ نے وصال فرمایا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ کا دست مقدس آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۳)

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَّجَعِهٖ هٰذَا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْاَلْهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ اِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زہری سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین شخصوں میں سے تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر نکلے۔ لوگوں نے کہا اے ابوحسن رسول اللہ ﷺ کا حال کیسا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کا شکر ہے افاقہ ہے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کہا بخدا تم تین روز کے بعد کے تابع ہو جاؤ گے۔ بخدا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ عنقریب اس مرض میں وصال فرما جائیں بنی عبدالمطلب کے چہرے موت کے وقت پہچانتا ہوں۔ ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ ہم

آپ سے دریافت کریں کہ آپ کے بعد خلافت کس میں ہوگی۔ اگر ہمارے لئے ہوگی تو ہمیں اس کا علم ہوگا اور اگر ہمارے غیر میں ہو تو اسے معلوم کر لیں گے اور حضور ہمیں وصیت فرما دیں گے۔ کہ وہ کون شخص ہے اور آپ کے بعد ہمیں یاد رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا سوال کیا اور حضور نے منع فرما دیا تو آپ کے بعد لوگ ہم کو کبھی خلافت نہیں دیں گے۔ واللہ میں رسول اللہ ﷺ سے خلافت کا سوال نہیں کروں گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ اِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ اِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَآءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰى فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰى وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَّفِي يَدِهٖ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهٗ بِهَا حَاجَةً فَاَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَاَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهٗ اَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهٖ فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهٖ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے گھر اور میری باری اور میرے سینہ سے ٹیک لگاتے ہوئے وصال فرمایا۔ ہماری عادت تھی کہ جب آپ بیمار ہوتے تو ہم سے ہر ایک آپ کی حفاظت کی دعا مانگتی۔ میں آپ کے لئے حفاظت کی دعا کرنے لگی تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اے اللہ ''الرفیق الاعلیٰ، الرفیق الاعلیٰ'' مجھے رفیق اعلیٰ سے لاحق فرما۔ دریں اثناء حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس سے گزرے اور ان کے ہاتھ میں ایک تر شاخ تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ تر شاخ پکڑی اور اس کے سرا کو چبا کر نرم کیا اور آپ کے حضور پیش کر دی۔ آپ نے مسواک فرمائی اور بہت اچھی مسواک فرمائی پھر آپ وہ مسواک مجھے دینے لگے تو وہ مسواک آپ کے دست اقدس سے گر گئی تو اللہ عزوجل نے میرے لعاب دہن اور آپ کے لعاب دہن مبارک کو دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن جمع فرما لیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۸۲)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَّرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَصَلَّى النَّاسُ" فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ" فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ "اَصَلَّى النَّاسُ" قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ" فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ

مِثْلَ قَوْلِهٖ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ. فَجَائَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيْقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ. فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَتَاَخَّرَ وَاَمَرَهُمَا فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا. فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ. فَحَدَّثْتُهٗ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا. قَالَ هُوَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ.

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! وہ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک بڑے برتن میں پانی رکھو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے غسل کیا' پھر آپ ﷺ اُٹھنے لگے تو آپ ﷺ غشی کی کیفیت طاری ہوگئی' پھر آپ ﷺ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو' پھر ہم نے ایسا ہی کیا' آپ ﷺ نے اس کے ذریعے غسل کیا' پھر جب آپ ﷺ اُٹھنے لگے تو پھر آپ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا' کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں' قاصد ان کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے' کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی تھے انہوں نے فرمایا' کہ اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ تو انہوں نے عرض کی: آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں' ان دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہی لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لے گئے' ان دو میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ

تھے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا' تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا' کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں صاحبان کو ہدایت کی کہ آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر نماز پڑھتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے' جبکہ نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کی۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث سناؤں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں مجھے سنائی تھی' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا' البتہ انہوں نے یہ دریافت کیا' کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن صاحب کا نام تمہارے سامنے لیا تھا؟ جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الامامۃ حدیث ۸۳۳)

ارادہ وصیت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَیْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَیْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ قَرِّبُوْا یَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَكَانَ یَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الرَّزِیَّةَ كُلَّ الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ اَنْ یَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقت وفات قریب آیا اور کاشانہ نبوت میں بہت لوگ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھوا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم پھیلو گے نہیں۔ ان لوگوں میں سے بعض نے کہا رسول اللہ ﷺ پر شدت مرض کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مقدس ہے اور ہمیں یہ کافی ہے۔ تو ان لوگوں کا باہم اختلاف ہو گیا۔ ان میں سے بعض کہتے تھے قلم دوات آپ کے قریب کرو تا کہ وہ تمہارے لئے تحریر لکھ دیں۔ اس کے بعد تم راہ حق سے نہیں بھٹکو گے اور ان میں سے بعض اس کے سوا کہتے تھے جب

لوگوں میں بے فائدہ باتیں اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے یہ کیسی مصیبت ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے تحریر کرنے کے درمیان ان کے لایعنی گفتگو اور اختلاف کے باعث حائل ہو گئی ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۶۷)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَّاِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اَرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ مَقَامَهٗ اَحَدٌ اِلَّا يَتَشَآئَمُ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم سے اصرار کیا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کی ہدایت کا حکم واپس لیں۔ میرا شدید اصرار اس لیے تھا کیونکہ میں یہ سمجھتی تھی کہ جو شخص آپ کی جگہ کھڑا ہوگا' لوگوں کے دل میں اس کی محبت پیدا نہیں ہوگی بلکہ لوگ اسے بدشگونی سمجھیں گے' اس لیے میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصلّٰی امامت پر کھڑے ہونے کا حکم نہ دیں۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۳)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهٗ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَشَآئَمَ النَّاسُ بِاَوَّلِ مَنْ يَّقُوْمُ فِيْ مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے تو آپ نے حکم دیا' ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے عرض کی' یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم مزاج کے مالک ہیں' جب وہ قرآن پڑھنا شروع کرتے ہیں تو ان کے آنسو نہیں رکتے۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور صاحب کو یہ حکم دیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا' خدا کی قسم! میں نے ایسا اس لیے کہا تھا کہ جو بھی شخص سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی جگہ مصلّٰی امامت پر کھڑا ہوگا' وہ اسے بدشگونی سمجھیں گے' اس لیے میں نے دو یا تین مرتبہ اپنی بات پر اصرار کیا' لیکن آپ نے یہی فرمایا: ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں' تم سب حضرت یوسف کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۴)

علالت مرض میں نماز

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ لَهُمْ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ فِيْ صُفُوْفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اَنَسٌ وَّهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مسلمان سوموار کے دن نمازِ فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ ہٹایا اور ان کو دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں صفیں باندھے ہوئے ہیں پھر آپ نے تبسم فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تاکہ صف میں پہنچ جائیں اور گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی یا آپ کے نماز پڑھانے کی خوشی کرتے ہوئے اپنی نماز توڑ دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے ان کو اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز مکمل کرو پھر آپ ﷺ حجرہ میں تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۹)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی' کیا آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کے بارے میں بتائیں گی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہاں! جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو اسی دوران آپ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی جی نہیں' وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا میرے وضو کرنے کے لیے پانی کا برتن لاؤ ہم نے ایسا ہی کیا آپ نے پانی کے ذریعے اپنے بعض اعضاء کو) دھویا جب آپ اٹھنے لگے آپ پر بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوئی جب آپ کو افاقہ ہوا' تو آپ نے دوبارہ دریافت کیا' کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی جی نہیں' وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے حکم دیا میرے لیے برتن میں پانی لاؤ ہم نے ایسا ہی کیا آپ نے اپنے بعض اعضاء کو دھویا جب اٹھنے لگے تو دوبارہ بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا' تو آپ نے پھر دریافت کیا' کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی جی نہیں' وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے نبی اکرم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم نے ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا' نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیونکہ انتہائی رقیق القلب تھے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے ایک دن نبی اکرم کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو آپ ظہر کی نماز کے وقت دو آدمیوں کے ہمراہ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے جب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹیں اور اپنے ساتھ جانے والے دونوں حضرات کو ہدایت کی: مجھے ابو بکر کے پہلو میں بیٹھا دو' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نبی اکرم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے

عبید اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' تو عرض کی کیا میں آپ کو وہ حدیث سناؤں' جو نبی اکرم ﷺ نے مرض وصال کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے بیان کی ہے انہوں نے فرمایا: ضرور! میں نے انہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان سنایا تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا' البتہ یہ پوچھا کیا انہوں نے تمہیں یہ بتایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دوسرے صاحب کون تھے نبی اکرم ﷺ جن کی ہمراہی میں باہر تشریف لائے تھے میں نے جواب دیا: نہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی تھے۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۰)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَّاَبُوْبَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز پڑھانے کیلئے' بلانے کیلئے آئے۔ آپ نے انہیں حکم دیا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی' یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم مزاج کے مالک ہیں۔ اب جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو صحیح طرح سے قرأت نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں لیکن آپ نے

فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ نبی اکرم ﷺ سے کہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم مزاج کے مالک ہیں' جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو صحیح طرح سے قرأت نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیں۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہی بات نبی اکرم ﷺ سے کہہ دی' تو آپ نے جواب دیا: تم حضرت یوسف کے زمانے کی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی' تو نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں کچھ آرام محسوس ہوا۔ آپ دو حضرات کی ہمراہی میں زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ محسوس کی' تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ رہنے کا حکم دیا' پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اب نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۵)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فَاُقِيْمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِى الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِى الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِىْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَّابَهٗ شَىْءٌ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بنو عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی معاملہ سلجھانے کیلئے ان کے محلے میں تشریف لے گئے' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اگر آپ نماز پڑھانے پر تیار ہوں تو اقامت کہی جائے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

جواب دیا: ہاں! پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی۔ اسی دوران نبی اکرم تشریف لے آئے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ آ کر پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مار کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے انہماک کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے' جب بہت زیادہ لوگوں نے ہاتھ پہ ہاتھ مارے تو ان کی توجہ منتشر ہوئی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اشارے سے کہا کہ اپنی جگہ رہو اور نماز پڑھاؤ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ اس بات پر کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر پہلی صف میں شامل ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے نماز سے فراغت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اپنی جگہ برقرار رکھنے کا حکم دیا تھا تو تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' ابن ابی قحافہ کی یہ مجال ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ کے پیارے رسول کی موجودگی میں نماز پڑھائے تو نبی اکرم ﷺ نے دوسرے حضرات کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم لوگ ہاتھ پہ ہاتھ کیوں مار رہے تھے؟ اگر نماز کے دوران ایسی کوئی صورت درپیش ہو' تو زور سے سبحان اللہ کہہ لیا کریں' کیونکہ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام متوجہ ہو جائے گا۔ امام کو متوجہ کرنے کیلئے ہاتھ پہ ہاتھ مارنے کا حکم خواتین کیلئے ہے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۵۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْاُوْلٰى فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ. فَاَقَامَ بِلَالٌ وَّتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ اِلَيْهِ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ" قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہونے والی ہے' تو نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' آپ کے ساتھ کچھ دیگر افراد بھی تھے' نبی اکرم ﷺ وہاں خاصی دیر مصروف رہے' نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت ابوبکر! نبی اکرم ﷺ تو تشریف نہیں لا سکے ہیں' نماز کا وقت ہو چکا ہے' کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں نماز پڑھا دیتا ہوں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' انہوں نے لوگوں کے لیے تکبیر کہہ دی' اسی دوران نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان میں سے چلتے ہوئے تشریف لے آئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ پہلی صف میں کھڑے ہو گئے' لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں' انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم ﷺ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارے کے ذریعے حکم دیا' کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' یہاں تک کہ وہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے بڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! جب تمہیں نماز کے دوران ضرورت پیش آئی تھی' تو تم نے تالیاں بجانی کیوں شروع کر دی تھیں؟ تالیاں بجانے کا حکم تو خواتین کے لیے ہے' جب نماز کے دوران کسی شخص کو ضرورت پیش آ جائے' تو وہ سبحان اللہ کہہ دے' کیونکہ جب بھی کوئی شخص یعنی امام سبحان اللہ کی آواز سنے تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا' اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الامامۃ حدیث ۷۸۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِاَبِيْ بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوْهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ كَمَا اَنْتَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ

الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ "مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ تُصَلِّيَ" فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ "مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ" ثُمَّ قَالَ "اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوْا."

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں یہ کہا کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کر کے انہیں نماز پڑھا دیں انہوں نے نماز پڑھانی شروع کی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ صفوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ گئے' لوگوں نے تالی بجا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کی کوشش کی تاکہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی آمد کے بارے میں بتا سکیں' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب تالیاں بکثرت بجنے لگیں' تو انہیں پتہ چل گیا' کہ نماز کے دوران کچھ مختلف ہوا ہے' جب انہوں نے توجہ کی تو وہاں نبی اکرم ﷺ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا' کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' یعنی اس بات پر کہ نبی اکرم ﷺ نے جو ان سے فرمایا تھا کہ تم اپنی جگہ پر رہو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' نبی اکرم ﷺ آگے ہو گئے' نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' جب آپ نے نماز ادا کر لی تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تھا تو تم نے نماز کیوں نہیں پڑھائی؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے یہ فرمایا: تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ تالیاں بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے دوران ایسی کوئی ضرورت پیش آ جائے' تو تم سبحان اللہ کہہ دیا کرو۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب السہو حدیث ۱۱۸۲)

شدت مرض

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَنَسِيْتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ جمعرات کا دن ہے اور یہ جمعرات کا دن کیسا ہے جس دن میں رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تھی۔ آپ نے فرمایا میرے پاس کتاب لاؤ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی نہ سیدھی راہ سے بھٹکو گے۔ لوگوں نے باہم تنازع کیا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس جھگڑا کرنا لائق ومناسب نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا جو اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے آپ لوگوں کا کیا حال ہے کیا آپ ہمیں داغ مفارقت دے رہے ہیں آپ کا حال دریافت کرو۔ لوگوں نے آپ کو تحریر سے روکنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں وہ مراقبہ اور اللہ عزوجل سے ملاقات کی تیاری ہے اس حال سے افضل ہے جس کی طرف تم بلا رہے ہو کہ میں تحریر ترک کردوں آپ نے ان کو تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ جزیرۂ عرب سے مشرکوں کو نکال دو یہ عدن سے عراق تک طولا اور جدہ سے شام تک عرضا ہے) اور وفد کو اس طرح عطیہ دو جیسا میں ان کو دیا کرتا تھا۔ سفیان عیینہ نے کہا سلیمان بن ابی مسلم نے کہا مجھے معلوم نہیں کیا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے تیسری وصیت کا ذکر کیا جو کہ اس کو بھول گیا یا وہ اس سے خاموش ہو گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۶۶)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَّقُوْلُ (مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ) الْاٰيَةَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی وفات نہیں پاتا حتیٰ کہ دنیا اور آخرت میں انہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں رہیں یا آخرت کو پسند کریں تو میں نے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ کے گلے کو بھاری پن آواز نے پکڑ لیا تھا۔ فرماتے تھے اللہ عزوجل کا فرمان ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ عزوجل نے انعام فرمایا آخر آیت تک تو مجھے یقین ہو گیا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۶۹)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَّقُوْلُ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا اَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِ عَآئِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَّا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا نبی ہرگز فوت نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہیں دیکھ لیتے پھر امر ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ یا اس کے امر میں اس کو مالک بنا دیا جاتا ہے یا اس کو اختیار دیا جاتا ہے، جب آپ بیمار ہوئے اور آپ کے وصال کا وقت قریب آیا

درآنحالیکہ آپ کا سر اقدس ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں تھا آپ پر غشی آ گئی اور جب افاقہ ہوا تو نظر مبارک گھر کی چھت کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھی پھر آپ نے فرمایا "اَللّٰھُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" میں نے عرض کیا اب وہ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے۔ یا اس کا معنی یہ ہے اب ہمیں اختیار نہیں کریں گے تو میں نے پہچان لیا کہ یہ بات وہی ہے جو بحالت تندرستی بیان فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۱)

مرض الموت میں سہارا لینا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ قُلْتُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَائَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وہ بیماری جس بیماری میں آپ نے وفات پائی۔ اس بیماری میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس نماز کی اطلاع دینے آئے۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رقت قلب کی وجہ سے وہ روتے رہیں گے اور قراءت نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ میں نے پہلے کی طرح عرض کیا آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی مصر کی عورتوں کی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی اور نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے سہارے کے درمیان باہر تشریف لائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر خط کھینچتے جا رہے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر نماز جاری رکھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹے اور نبی اکرم ﷺ آپ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے تھے، محاضر نے اعمش سے عبداللہ بن داؤد کی متابعت میں اس طرح روایت کیا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۷۴)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَآئِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں اور جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بوجہ رقت قلب اور گریہ لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے۔ اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ سے کہو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رقیق القلب آدمی ہیں اور وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قراءت نہیں سنا سکیں گے۔ اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا بلاشبہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی زنان مصر کی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے بذات خود کچھ افاقہ محسوس کیا اور دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے اور مسجد کی طرف چل پڑے اور آپ کے دونوں پاؤں زمین میں خط کھینچتے جا رہے تھے یہاں تک آپ مسجد میں داخل ہوئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ سنی تو آگے ہوئے تا کہ پیچھے ہٹیں اور نبی اکرم ﷺ نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا پیچھے نہ ہٹیں اپنی جگہ کھڑے رہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں پہلو بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز میں اقتداء کر رہے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۷۵)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا بِيَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَّلَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ اَحَدٌ مَّقَامَهٗ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت مبارک ناساز ہوئی اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں تیارداری کی جانے کی اجازت چاہی تو ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ قدم مبارک سے زمیں پر خط کھینچ رہے تھے۔ دونوں آدمیوں سے ایک حضرت عباس اور دوسرا کوئی اور شخص تھا یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عبید اللہ نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا خبر دی تو مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ذکر نہیں کیا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے عرض کیا معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ بیان فرماتی

تھیں جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لے آئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا آپ نے فرمایا مجھ پر سات مشکیزے جن کے تسمے نہ کھولے گئے ہوں بہاؤ۔ شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ کے لگن کپڑے دھونے یا کپڑے رنگنے والا بڑا برتن میں بٹھا دیا پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنے دست اقدس سے ہماری طرف اشارہ فرمایا تم نے تعمیل حکم کر دی۔ یہی کافی ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نماز پڑھائی اور ان کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام زہری نے کہا مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو اپنی چادر مبارکہ اپنے چہرۂ پرنور پر ڈال لیتے تھے اور جب شدت گرمی کی وجہ سے دل گھبراتا تو اس کو اپنے چہرۂ اقدس سے ہٹا دیتے تھے اور آپ اس حال میں فرماتے اللہ عزوجل یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا حالانکہ آپ ﷺ جو انہوں نے کیا اس سے اپنی امت کو ڈراتے تھے۔ زہری نے کہا مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق آپ ﷺ کے حکم کو کئی بار دہرایا اور آپ سے بار بار گفتگو کرنے پر مجھے صرف اس چیز نے برانگیختہ کیا کہ میرے دل میں واقع ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا آپ کے بعد لوگ اس سے ہمیشہ محبت نہیں کریں گے اور میرا گمان یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی جگہ کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر اسے برا خیال کریں گے۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ امامت کا معاملہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پھیر دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عمر، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۷۴)

عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِهَا وَاَذِنَّ لَهٗ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَّهٗ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّيَدٌ لَّهٗ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کا آغاز سیّدہ میمونہ کے گھر میں قیام کے دوران سے ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے یہ اجازت مانگی کہ وہ بیماری کے ایام ان کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بسر کریں۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے تو آپ کا ہاتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے کندھے پر تھا اور دوسرا ایک اور صاحب

کے کندھے پر تھا اور آپ زمین پر پاؤں گھسیٹ کر چل رہے تھے۔ اس حدیث کے راوی عبیداللہ فرماتے ہیں' میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انہوں نے دریافت کیا' کیا تم جانتے ہو؟ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن دوسرے صاحب کا نام نہیں لیا وہ کون تھے؟ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۱)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ

'نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت مانگی کہ بیماری کے ایام میرے حجرے میں بسر کریں۔ آپ کو اجازت مل گئی' تو آپ دو آدمیوں کی ہمراہی میں پاؤں زمین پر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ایک اور صاحب تھے۔
عبیداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنایا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن دوسرے صاحب کا نام نہیں لیا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ "مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔" قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهُ مَتٰى يَقُوْمُ فِيْ مَقَامِكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ۔ فَقَالَ "مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔" فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ فَقَالَتْ لَهُ۔ فَقَالَ "اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔" قَالَتْ فَاَمَرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهِ خِفَّةً - قَالَتْ - فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ فَذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُمْ كَمَا اَنْتَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ

جَالِسًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل کے آدمی ہیں' جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بلند آواز میں قرأت نہیں کر سکیں گے' اگر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں' تو یہ مناسب ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو! سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہا گیا' جب انہوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے' آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے' جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی آہٹ محسوس ہوئی' وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا' کہ تم اسی طرح کھڑے رہو جیسے ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر کے بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے' تو نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الامامۃ حدیث ۸۳۲)

بوقت وصال مسواک کرنے کا واقعہ

عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَآءِ فَيَمْسَحُ

بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے مجھ پر بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میری باری میں اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے وصال فرمایا اور اللہ عزوجل نے آپ کے وصال کے وقت میری اور آپ کی تھوک کو جمع فرمایا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں آپ کو ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے پہچان لیا آپ مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے مسواک لاؤں آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہاں مسواک لاؤ میں نے حضرت عبدالرحمن سے مسواک لے لی وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے میں اس کو نرم کروں آپ نے اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہاں نرم کرو تو میں نے اس مسواک کو چبا کر نرم کیا اور آپ نے مسواک فرمائی۔ آپ کے آگے پانی کا ایک برتن تھا آپ اس برتن میں ہاتھ داخل فرماتے اور چہرے پر پھیرتے اور فرماتے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" بیشک موت کے لئے سختی ہے پھر آپ نے اپنا دست اقدس اٹھایا اور فرمایا اے اللہ "الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا اور ہاتھ مبارک نیچے مائل ہو گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۸۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَكَانَتْ اِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ اِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ اُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّفِيْ يَدِهٖ جَرِيْدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَاَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَاْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَاَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيْهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ اَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَّدِهٖ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے گھر اور میری باری اور میرے سینہ سے ٹیک لگاتے ہوئے وصال فرمایا۔ ہماری عادت تھی کہ جب آپ بیمار ہوتے تو ہم سے ہر ایک آپ کی حفاظت کی دعا مانگتی۔ میں آپ کے لئے حفاظت کی دعا کرنے لگی تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اے اللہ "الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" مجھے رفیق اعلیٰ سے لاحق فرما۔ دریں اثناء حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس سے گزرے اور ان کے ہاتھ میں ایک تر شاخ تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ تر شاخ پکڑی اور اس کے سرا کو چبا کر نرم کیا اور آپ کے حضور پیش کر

دی۔ آپ نے مسواک فرمائی اور بہت اچھی مسواک فرمائی پھر آپ وہ مسواک مجھے دینے لگے تو وہ مسواک آپ کے دست اقدس سے گر گئی تو اللہ عزوجل نے میرے لعاب دہن اور آپ کے لعاب دہن مبارک کو دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن جمع فرما لیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۸۲)

حضور ﷺ کا آخری کلام

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا اَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَّا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا نبی ہرگز فوت نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہیں دیکھ لیتے پھر امر ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ یا اس کے امر میں اس کو مالک بنا دیا جاتا ہے۔ یا اس کو اختیار دیا جاتا ہے، جب آپ بیمار ہوئے اور آپ کے وصال کا وقت قریب آیا در آنحالیکہ آپ کا سر اقدس ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں تھا آپ پر غشی آ گئی اور جب افاقہ ہوا تو نظر مبارک گھر کی چھت کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھی پھر آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ میں نے عرض کیا اب وہ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے۔ یا اس کا معنی یہ ہے اب ہمیں اختیار نہیں کریں گے تو میں نے پہچان لیا کہ یہ بات وہی ہے جو بحالت تندرستی بیان فرماتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۱)

عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْنِدَتُهُ اِلٰى صَدْرِيْ وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَّسْتَنُّ بِهِ فَاَبَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ اَوْ اِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضٰى وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے در آنحالیکہ میں آپ کو اپنے سینہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ

کے پاس تر مسواک تھی جس سے وہ مسواک کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہ اس کی طرف اٹھائی تو میں نے عبدالرحمن سے مسواک لے لی اور اس کو چبایا اور نرم کر کے پانی سے دھویا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی تو آپ نے مسواک فرمائی۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے اچھی مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ مسواک سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی شریف اٹھائی اس کے بعد فرمایا "اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِا الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی" ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے میری ہنسلی اور تھوڑی کے درمیان وصال فرمایا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ وَھُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ ظَھْرَہٗ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال شریف سے قبل سنا اور انہوں نے آپ سے کان لگائے ہوئے اور آپ ان سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپ فرمارہے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق الاعلیٰ سے لاحق کر۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۴)

وصال مبارک

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْ بَکْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمَاعِیْلُ یَعْنِیْ بِالْعَالِیَۃِ فَقَامَ عُمَرُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ یَقَعُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا ذَاکَ وَلَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ فَلَیَقْطَعَنَّ اَیْدِیَ رِجَالٍ وَّاَرْجُلَھُمْ فَجَآءَ اَبُوْ بَکْرٍ فَکَشَفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَہٗ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُذِیْقُکَ اللّٰہُ الْمَوْتَتَیْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اَیُّھَا الْحَالِفُ عَلٰی رِسْلِکَ فَلَمَّا تَکَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰہَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّاَثْنٰی عَلَیْہِ وَقَالَ اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَقَالَ (اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ) وَقَالَ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ) قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ یَبْکُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فِیْ سَقِیْفَۃِ بَنِیْ سَاعِدَۃَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَذَھَبَ اِلَیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَھَبَ عُمَرُ یَتَکَلَّمُ

فَاَسْكَتَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّیْ قَدْ هَيَّاْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِیْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْلُغَهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِیْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَآ وَلٰكِنَّا الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّاَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا وَّقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِّنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) اِلٰى (الشَّاكِرِيْنَ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح اس کے اور مسجد نبوی کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے میں تھے۔ اسماعیل بن عبداللہ نے کہا عالیہ میں تھے یعنی عوالی مدینۂ منورہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے بخدا رسول اللہ ﷺ کا وصال نہیں ہوا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میرے دل میں یہی چیز واقع ہوئی کہ آپ نے وفات نہیں پائی اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹیں گے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے متعلق یہ کہا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پرنور سے پردہ ہٹایا اور رخ انور کا بوسہ لیا اور کہا میرے والدین آپ پر قربان آپ حیات اور ممات دونوں میں پاکیزہ ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آپ کو اللہ تعالیٰ دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے اور فرمایا اے قسم کھانے والے صبر سے کام لو۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا بلاشبہ آپ وفات پا چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ وفات پانے والے ہیں اور لوگ بھی مرنے والے ہیں اور فرمایا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ قتال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور

عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا۔ (سورۃ آل عمران ۱۴۴) راوی نے کہا لوگ بے اختیار رونے لگے اور انصار سعد بن عبادہ کے پاس سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا ہم میں سے ایک امیر اور تم میں سے ایک امیر ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن جراح تشریح ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا چاہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو چپ کرا دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے تھے اللہ کی قسم میرا یہ ارادہ اس بنا پر تھا کہ میں نے ایک مضمون ذہن میں تیار کر لیا تھا جو مجھے بہت اچھا لگا تھا میں چاہتا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے ان سے قبل بیان کروں اور مجھے اندیشہ تھا کہ اس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں کہہ پائیں گے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی۔ تو سب لوگوں سے زیادہ بلیغ کلام فرمایا۔ انہوں نے اپنے کلام میں کہا ہم امراء اور تم وزراء ہو۔ حباب بن منذر نے کہا بخدا ہم ایسا نہیں کریں گے ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور تم میں سے ایک امیر ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ایسا نہیں کر سکتے لیکن ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر کیونکہ قریش تمام عرب سے افضل ہیں گھر کے اعتبار سے اور خالص ہیں حسب کے اعتبار سے لہٰذا تم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ بن جراح کی بیعت کر لو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ ہم تمہاری بیعت کرتے ہیں تم ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہو اور ہم سب سے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کی بیعت کر لی اور سب لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ کسی کہنے والے نے کہا تم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو ہلاک کر دیا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ہے۔ عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی انہوں نے کہا عبدالرحمن بن قاسم نے کہا مجھ سے قاسم نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم ﷺ نے آنکھیں اوپر اٹھائیں اور تین مرتبہ فرمایا مجھے رفیق اعلیٰ میں داخل کر دیں اور قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان دونوں نے جو بھی خطبہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ڈرایا جبکہ ان میں جو نفاق پایا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے باعث دور فرما دیا اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور ان پر جو حق تھا وہ انہیں بتایا لوگ ان کے خطبہ کو لے کر باہر نکلے اور اس آیۂ کریمہ کی تلاوت کر رہے تھے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، سے الشَّاكِرِيْنَ تک۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث نمبر ۸۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر معوذتیں پڑھ کر دم کرتے اور پھر دونوں کو جسم پر ملتے جب آپ بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں جس میں آپ نے وصال فرمایا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ کا دست مقدس آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ ظَهْرَهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال شریف سے قبل سنا اور انہوں نے آپ سے کان لگائے ہوئے اور آپ ان سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپ فرمارہے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق الاعلیٰ سے لاحق کر۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۴)

عَنْ عَآئِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَبِیَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اُلَیِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَیْنَ یَدَیْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ یَّشُكُّ عُمَرُ فِیْهَا مَآءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِی الْمَآءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے مجھ پر بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میری باری میں اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے وصال فرمایا اور اللہ عزوجل نے آپ کے وصال کے وقت میری اور آپ کی تھوک کو جمع فرمایا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں آپ کو ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے پہچان لیا آپ مسواک کو پسند فرمارہے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے مسواک لاؤں آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہاں مسواک لاؤ میں نے حضرت عبدالرحمن سے مسواک لے لی وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے میں اس کو نرم کروں آپ نے اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہاں نرم کرو تو میں نے اس مسواک کو چبا کر نرم کیا اور آپ نے مسواک فرمائی۔ آپ کے آگے پانی کا ایک برتن تھا آپ اس

برتن میں ہاتھ داخل فرماتے اور چہرے پر پھیرتے اور فرماتے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" موت بیشک موت کے لئے سختی ہے پھر آپ نے اپنا دست اقدس اٹھایا اور فرمایا اے اللہ "الرفیق الاعلیٰ" حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا اور ہاتھ مبارک نیچے مائل ہو (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۸۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ پر قرآن مقدس ہر سال ایک مرتبہ پیش کرتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے دو مرتبہ آپ پر قرآن پیش کیا اور آپ ﷺ ہر سال ماہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ کا وصال شریف ہوا اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ اصیلی نے اس میں یہ اضافہ کیا یہ قرآن پاک دو مرتبہ پیش کرنے کی مناسبت کی وجہ سے تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب فضائل قرآن حدیث ۲۱۱۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَسَحْرِيْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِيْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس مرض میں وصال فرمایا دریافت فرماتے تھے میں کل کہاں قیام کروں۔ میں کل کہاں قیام کروں گا۔ آپ کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا۔ آپ کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں تو آپ ﷺ اپنی وفات تک ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میری باری کے دن میں میرے پاس نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا۔ اللہ عزوجل نے نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک اس حال میں قبض کی کہ آپ کا سر مبارک میرے سینہ اور بغل کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن مبارک میرے لعاب دہن سے مل گیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَآءِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا اس وقت ہم دو سیاہ چیزوں

یعنی کھجور اور پانی سے سیر ہوئے معنی یہ ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کے زمانہ وفات سے قبل کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۴۴۸)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سے نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے آل محمد ﷺ نے تین دن تک متواتر سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وصال فرما گئے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۴۷۹)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اُمَّهَاتِيْ يُوَاظِبْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ لِكَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتّٰى جَآءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَّمْ يَقُوْمُوْا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ وَظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ بِالسِّتْرِ وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ

ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ اور ہماری مائیں مراد ان کی والدہ اور خالائیں ہیں ہمیشہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی تھیں۔ میں نے آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی اور نبی اکرم ﷺ کا جب وصال مبارک ہوا اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ جس وقت پردہ کا حکم نازل ہوا میں سب لوگوں سے پردہ کے امر کے متعلق زیادہ جاننے والا ہوں۔ سب سے پہلے پردہ کا حکم رسول اللہ ﷺ کا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے شادی کے وقت نازل ہوا۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ ان کے دولہا بنے تھے۔ آپ ﷺ نے زینب بنت جحش کے ولیمہ کیلئے لوگوں کو بلایا اور انہوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر وہ باہر چلے گئے اور نبی

اکرم ﷺ کے پاس ان میں سے چند یعنی تین آدمی باقی رہ گئے۔ وہ دیر تک بیٹھے باہم باتیں کرتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ باہر نکل آیا تا کہ وہ بھی باہر نکل جائیں۔ نبی اکرم ﷺ چل پڑے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کی چوکھٹ کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے گمان فرمایا وہ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ہمراہ واپس آیا حتیٰ کہ جب آپ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے حجرہ شریفہ کے پاس تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ حتیٰ کہ جب آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریف کے پاس پہنچے گمان فرمایا وہ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ہمراہ واپس لوٹا۔ آپ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا تو اللہ عزوجل نے پردہ کی آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۵۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ یَاْكُلِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ وَمَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال مبارک تک دستر خواں جوز میں سے اونچا ہوتا جیسے میز ہے اس پر متکبرین لوگ کھانا کھاتے تھے پر کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ نے پتلی روٹی تناول فرمائی حتیٰ کہ آپ کا وصال مبارک ہو گیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِیْ رَفِّیْ مِنْ شَیْءٍ یَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِیْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَیَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِیَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا حالانکہ میرے رف الگنی لکڑی وغیرہ کے دونوں کنارے دیوار میں لگا کر گھر کا سامان اس طرح محفوظ کر دیں جوہری نے کہا یہ دیوار میں طاقچہ کے مشابہ ایک جگہ بنائی جاتی ہے جس میں سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے میں کوئی چیز نہ تھی جس کو جگر والا کھائے۔ مگر میرے رف میں کچھ جَو تھے میں اسے کھاتی رہی حتیٰ کہ کافی مدت گزر گئی۔ پھر میں نے ان کا ناپ کیا تو وہ ختم ہو گئے۔ بیع و شراء میں ناپ تول باعث برکت ہے اور انفاق میں ناپ تول باعث بے برکتی ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سے آل محمد ﷺ مدینہ منورہ میں آئے ہیں مسلسل تین دن گیہوں کی روٹی سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِيْ وَجْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہوا' اس بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمازیں پڑھاتے رہے تھے۔ ایک مرتبہ پیر کے دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھا۔ آپ اس وقت کھڑے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک اس وقت قرآن کا ورق محسوس ہو رہا تھا' پھر آپ مسکراتے ہوئے ہنسے' یہ منظر دیکھ کر ہم مبہوت ہو گئے' حالانکہ ہم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہونے لگے۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید نبی اکرم ﷺ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے اشارے کے ذریعے صحابہ کرام کو نماز جاری رکھنے کا حکم دیا' اور خود حجرے میں واپس تشریف لے گئے اور پردہ گرا دیا۔ اس دن آپ کا وصال ہو گیا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۸)

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے موٹے کپڑے کا ایک تہبند نکالا جو یمن کا بنا ہوا تھا اور ایک چادر نکالی جسے ''ملبدہ'' کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بتایا' نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۶)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ اِزَارًا وَّ کِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِیْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ اِزَارًا غَلِیْظًا

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک تہبند اور ایک "ملبد" چادر نکال کر دکھائی اور بتایا انہی کپڑوں میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا' ایک روایت میں "موٹے تہبند" کا لفظ مذکور ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد آپ کے وصال تک آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کے گندم کا کھانا نہیں کھایا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الزہد حدیث ۷۴۱۰)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا اِزَارًا غَلِیْظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَ کِسَاءً مِنَ الَّتِیْ یُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَیْنِ الثَّوْبَیْنِ

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو،ا تو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا، جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر دکھائی، جسے ملبدہ کہا جاتا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی جو اناج آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔

(جامع ترمذی جلد اول کتاب الزہد حدیث ۱۱۳۵)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے صوف کی موٹی چادر نکالی اور ایک

موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۵۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی جو اناج آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔

(جامع ترمذی جلد اول کتاب الزہد حدیث ۱۱۳۵)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَّوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی لگا تار دو دن تک جو کی بنی ہوئی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا اَكَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی نرم چپاتی کھائی ہے۔' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۶)

عن انس قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی "چوکی" میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۴۲)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۱۸۳۹)

عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنُحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا

اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے' ان کی رہائش گاہ ''سخ'' کے مقام پر تھی' وہ سواری سے نیچے اترے' پھر مسجد میں تشریف لائے' انہوں نے کسی کے ساتھ بات نہیں کی' یہاں تک کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے آئے' نبی اکرم ﷺ کو اس وقت یمنی چادر کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے چادر کو ہٹایا' پھر وہ آپ پر جھکے' آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے' پھر انہوں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت کو جمع نہیں کرے گا' جہاں تک اس موت کا تعلق تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقدر میں لکھی تھی' وہ موت آپ کو آ گئی ہے۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۱۸۴۰)

تدفین

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فِیْ كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيص وَلَا عِمَامَةٌ وَّقَالَ لَهَا فِیْ اَیِّ يَوْمٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُو فِيْمَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِیْ هٰذَا وَزِيْدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِیْ فِيْهَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَیَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيْدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى اَمْسٰى مِنْ لَّيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ

اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تو انہوں نے کہا تم نے نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سحول یمن کا ایک گاؤں کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں جن میں قمیص اور عمامہ شریف نہیں تھا آپ کو کفن دیا گیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ نے کس دن وصال فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا سوموار کے دن۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں اس وقت اور آئندہ رات کے درمیان یعنی سوموار کا دن ہوگا میرا وصال ہوگا۔ پھر آپ نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا جن کپڑوں میں وہ بیمار ہوئے تھے اور اس میں زعفران کا ایک داغ تھا۔ آپ نے فرمایا میرے یہ کپڑے دھوڈالو اور اس میں دو کپڑوں کا اور اضافہ کرو اور اس میں مجھے کفن دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ کپڑے تو پرانے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ کفن تو صرف ناک اور منہ یا جسم سے بہنے والی پیپ کیلئے ہے۔ یا جس کے باقی رہنے

میں ابھی مہلت ہو پھر اس دن وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات آ گئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۹۷)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب وصال فرمایا تو یمنی چادر سے آپ کو ڈھانپا۔
(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۸)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ ادْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگوں کے درمیان آپ کو دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مجھے بھولی نہیں ہے آپ نے ارشاد فرمایا: تھا اللہ تعالیٰ نبی کی روح کو اسی جگہ قبض کرتا ہے جس جگہ دفن ہونا وہ نبی پسند کرتا ہے تو لوگوں نے آپ کے بستر کی جگہ پر آپ کو دفن کر دیا۔
(جامع ترمذی جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۹۳۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَّلَمَّا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ دن تھا جس میں نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تھے تو اس دن ہر ایک چیز روشن ہو گئی تھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا تو اس دن ہر چیز تاریک ہو گئی تھی۔ ہم نے آپ کو دفن کرنے کے بعد ابھی اپنے ہاتھوں کی مٹی نہیں جھاڑی تھی لیکن ہمیں اپنے دلوں کی کیفیت بدلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۱۵۵۱)

عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ

فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر آپ ﷺ نے وصال فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام کا ماحاصل یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۳۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا اور مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اس حال میں قیام پذیر رہے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور دس سال بعد آپ کا وصال ہوا جبکہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَّمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں تیرہ برس تک نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ منورہ میں دس برس تک ہوتی رہی۔ وصال کے وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۷۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ ﷺ نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور مدینہ منورہ میں دس برس قیام کیا جب آپ کا وصال ہوا تھا' تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۴)

شان نبوت ورسالت

شق صدر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطٰنِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ وَّقَدْ كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمَخِيْطِ فِيْ صَدْرِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے بچپن میں آپ کے پاس آئے' آپ اس وقت دوسرے بچوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے' جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر لٹایا' آپ کا سینہ چاک کیا' دل کو باہر نکالا اور پھر انہوں نے اس دل کو سونے کے تھال میں آبِ زم زم سے دھویا اور پھر دوبارہ اس کی مخصوص جگہ پر رکھ دیا' یہ دیکھ کر بچے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی والدہ یعنی رضاعی ماں سیدہ حلیمہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا' محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا ہے' وہ سب لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے' اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا مگر آپ صحیح سلامت تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر اس سلائی کا نشان دیکھا ہے۔(مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۳۲۱)

عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِيْ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا وَّاُتِيْتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ

هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَأَتَيْنَا عَلٰى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهٗ اٰذَانُ الْفُيُولِ فِي اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهٗ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهٗ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهٗ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهٗ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَاَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَّقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ

مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں ایک وقت بیت اللہ شریف کے پاس نیند اور بیداری میں تھا تو آپ نے اپنی ذات کا یہ کو دو شخصوں کے درمیان ذکر کیا' میرے پاس سونے کا ایک

طشت تھال جو حکمت وایمان سے پُر تھا لایا گیا آپ ﷺ اپنے شق صدر کی تفصیل اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ سینہ سے پیٹ کے نیچے نرم جلد تک چاک کیا گیا پھر پیٹ کو آب زم زم سے دھویا گیا اور اس کو حکمت وایمان سے بھرا گیا اور میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور جو خچر سے کم اور گدھے سے بڑا تھا جس کو براق کہتے ہیں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ ہم نیچے والے آسمان پہلا آسمان تک پہنچے تو کہا گیا یہ کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا کیا سیر کیلئے ان کو آسمانوں کی طرف بھیجا گیا ہے اس سے مراد اصل بعثت ورسالت سے استفہام نہیں کیونکہ اس مدت میں اس پر آپ کا نبی ہونا مخفی نہ تھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ کا تشریف لانا بہت اچھا ہے میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے بیٹے اور نبی خوش آمدید پھر ہم دوسرے آسمان تک پہنچے کہا گیا کون ہے اس نے کہا میں جبرائیل علیہ السلام کہا گیا ۔ پ کے ساتھ کون ہے کہا گیا محمد ﷺ کہا گیا ہوآپ کو سیر کے لئے بھیجا گیا ہے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں' کہا گیا خوش آمدید آپ کا تشریف لانا مبارک میں حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام کے پاس آیا تو ان دونوں نے کہا خوش آمدید اے بھائی اور نبی' ہم تیسرے آسمان تک پہنچے کہا گیا یہ کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا گیا محمد ﷺ کیا آپ کو آسمانوں کی سیر کیلئے بھیجا گیا ہے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ کا تشریف لانا مبارک تو میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اے بھائی اور نبی تمہارا آنا خوش آمدید' ہم چوتھے آسمان پر آئے کہا گیا یہ کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا آپ کو آسمانوں کی سیر کے لئے بھیجا گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں کہا گیا خوش آمدید اور آپ کا تشریف لانا بہت اچھا ہے میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا تو حضرت ادریس نے کہا اے بھائی اور نبی تمہارا آنا مبارک پھر ہم پانچویں آسمان پر گئے کہا گیا یہ کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا آپ کو سیر کے لئے بھیجا گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں کہا گیا خوش آمدید اور آپ کی تشریف آوری مبارک ہم حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آئے اور میں نے ان کو سلام کیا حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا اے بھائی اور نبی خوش آمدید پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے کہا گیا یہ کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا آپ کو آسمانوں کی سیر کے لئے بھیجا گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں کہا خوش آمدید آپ کا تشریف لانا بہت اچھا ہے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے بھائی اے نبی خوش آمدید اور جب میں آگے نکل گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے اور ان سے کہا گیا آپ کس لئے رو رہے ہیں انہوں نے کہا اے اللہ یہ لڑکا یعنی نبی اکرم ﷺ جو میرے بعد مبعوث ہوئے ان کی امت کے لوگ میری

امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے' پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے کہا گیا یہ کون اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا کیا آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا ہے کہا جی ہاں کہا گیا آپ کا تشریف لانا مبارک' میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے بیٹے اور اے نبی تمہارا آنا مرحبا' پھر میرے لئے بیت المعمور ظاہر کیا گیا اور قریب کیا گیا تو میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا یہ بیت المعمور ہے اس میں روزانہ ۷۰ ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہ چلے جائیں تو دوبارہ واپس نہیں آتے' یہ ان کا بیت المعمور میں آخری داخل ہونا ہے' اور میرے سامنے سدرۃ المنتھیٰ کیا گیا اس کا پھل گویا کہ ہجر یمن کے ایک شہر کا نام کے مٹکے ہیں اور اس کے پتے گویا کہ ہاتھیوں کے کان ہیں' اور اس کی جڑ میں چار نہریں جاری تھیں' دو نہریں باطنی اور دو ظاہری' تو میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ان نہروں کے متعلق دریافت کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا دو نہریں باطنی تو جنت میں ہیں لیکن دو نہریں ظاہری نیل اور فرات ہیں پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی میں واپس ہوا حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں آپ سے لوگوں کو زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل کا بہت تجربہ کیا ہے' آپکی امت اسکی طاقت نہیں رکھے گی' واپس اپنے رب کے پاس جاؤ اور اس سے تخفیف کا سوال کرو' میں واپس گیا اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے چالیس نمازیں کر دیں' پھر اسی طرح پھر تیس کر دیں' پھر اسی طرح گیا تو بیس کر دیں پھر اسی طرح گیا تو دس کر دیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پہلے کی طرح کہا تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا آپ نے کیا کیا' میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دی ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے کی طرح کہا میں نے بھلائی سے تسلیم کر لیا ہے تو ندا کی گئی کہ میں نے اپنا فریضہ یعنی پانچ نمازوں کا ادا کرنا نافذ کر دیا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے اور میں نیکی کی دس گنا خبر دونگا ھمام بن یحییٰ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت حسن بصری سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے "فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ" کے الفاظ روایت کئے ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب بدء الخلق حدیث ۴۴۲)

علامات نبوت

عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ

یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰی جَآءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ قَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْئِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْئُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْئِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِذَا رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰی رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ

ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جناب ابوطالب شام تشریف لے گئے' تو وہاں قریش کے عمر رسیدہ افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے' جب یہ افراد ایک راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں نے اپنی سواریوں کے پالان کھول دیئے۔ راہب نکل کر ان کے پاس آیا۔ یہ حضرات پہلے بھی وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ کبھی نکل کر ان کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ پہلے کبھی ان پر توجہ دی تھی۔ یہ لوگ جب اپنے پالان کھول رہے تھے وہ ان کے درمیان میں سے گزرتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ قریش کے عمر رسیدہ افراد سے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا ہے؟ اس نے کہا: جب تم لوگ ٹیلے سے نیچے اتر رہے تھے' تو ہر پتھر اور ہر درخت سجدے میں چلا گیا تھا۔ یہ دونوں صرف کسی نبی ﷺ کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے مہر نبوت کی وجہ سے انہیں پہچان لیا ہے' جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح لگی ہوئی ہے۔ پھر وہ واپس گیا اس نے ان حضرات کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا' تو نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے اس راہب نے کہا: انہیں بلا کر لاؤ! جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ایک بادل نے سایہ کیا ہوا تھا جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس پہنچے

تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ وہ پہلے ہی ایک درخت کے سائے میں جا چکے تھے' جب نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے' تو اس درخت کا سایہ نبی اکرم ﷺ پر ہو گیا' تو راہب بولا: اس درخت کے سائے کی طرف دیکھو! یہ ان پر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ راہب ان کے پاس رہا اور انہیں یہ قسم دیتا رہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روم میں نہ جائیں کیونکہ رومیوں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو آپ ﷺ کو پہچان لیں گے' اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سات آدمی موجود تھے' جو روم سے آئے تھے۔ راہب نے ان لوگوں کا سامنا کیا اور دریافت کیا: تم لوگ کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ اس وجہ سے آئے ہیں کہ اس مہینے میں ایک نبی ﷺ نے تشریف لانا تھا' تو ہر راستے پر کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے' اور ہمیں تمہارے راستے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پیچھے کوئی ایسا شخص ہے' جو تم لوگوں سے بہتر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے راستے میں بھی ہو سکتے ہیں' تو راہب بولا تمہارا کیا خیال ہے' جس معاملے کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہتا ہو' تو کیا لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اس کو روک سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! تو راہب بولا: تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور ان کے ساتھ رہو! پھر اس راہب نے قریش کے بوڑھوں کو مخاطب کر کے کہا میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ میں سے ان کا سرپرست کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ابوطالب ہیں' پھر راہب ابوطالب کو واسطے دیتا رہا، یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو واپس کر دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راہب نے زادِ راہ کے طور پر آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ روٹیاں اور زیتون کا تیل بھی پیش کیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۳)

خاتم النبین ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاۤءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُوْنَ بِهٖ يَقُوْلُوْنَ مَا رَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک حسین وجمیل عمارت تعمیر کرے۔ لوگ اس میں گھوم پھر کر یہ کہیں کہ ہم نے اس سے اچھی عمارت نہیں دیکھی لیکن اس میں ایک اینٹ کی کمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں وہ اینٹ میں ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاۗءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰی بُیُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ وَیُعْجِبُهُمُ الْبُنْیَانُ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَّا وَضَعْتَ هٰهُنَا لَبِنَةً فَیَتِمَّ بُنْیَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اور مجھ سے پہلے والے تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو نہایت عمدہ' بہترین اور مکمل گھر بنائے اور اس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں گھوم پھر کر دیکھیں اور انہیں وہ تعمیر پسند آئے اور وہ یہ کہیں کہ تم نے اس جگہ اینٹ کیوں نہیں لگائی؟ تاکہ تمہاری تعمیر مکمل ہو جاتی۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ اینٹ میں ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاۗءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اور مجھ سے پہلے والے تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایک خوبصورت اور بہترین عمارت تعمیر کرے اور اس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ لوگ اس عمارت میں گھوم پھر کر دیکھیں انہیں وہ عمارت بہت اچھی لگے اور وہ یہ کہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں' وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۲)

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاۗءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاۗءَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایک گھر بنائے اسے مکمل طور پر تعمیر کرلے لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے لوگ اس گھر کے اندر جا کر اسے دیکھ کر خوش ہوں اور یہ کہیں یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' اس ایک اینٹ کی جگہ میں آیا ہوں اور میں نے ہی انبیاء کی آمد کے سلسلے کو ختم کیا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۴)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی قوم کیلئے رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو ان سے پہلے ان کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس نبی کو ان کیلئے اجر اور شفاعت کیلئے پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے نبی کی زندگی میں ان پر عذاب نازل کر دیتا ہے جو انہیں ہلاک کر دیتا ہے وہ نبی اس عذاب کا مشاہدہ کرتا ہے اور یوں اس قوم کی ہلاکت کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ اس قوم نے اس نبی کی تکذیب اور نافرمانی کی ہوتی ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۶)

مثال اُمت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری اور جس دین کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جو اپنی قوم کے پاس آ کر یہ کہے اے میری قوم! میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے میں تمہیں واضح طور پر ڈرا رہا ہوں تم اس سے بچ جاؤ! تو اس کی قوم کے کچھ لوگ اس کی اطاعت کریں اور اس مہلت میں سرِ شام ہی بچ کر بھاگ جائیں اور کچھ لوگ اسے جھٹلا دیں اور صبح تک وہیں رہیں اور اگلے دن صبح کے وقت وہ لشکر ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دے اور انہیں تباہ و برباد کر دے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جو میری اطاعت کرے اور جو تعلیمات میں لے کر آیا ہوں ان کی پیروی کرے اور اس شخص کی مثال ہے جو میری نافرمانی کرے اور جو دین حق میں لے کر آیا ہوں۔ اسے جھٹلا دے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۳۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور میری اُمت کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ روشن کرتا ہے تو حشرات الارض اور پروانے اس میں جلنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں اور تم اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۳۶)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ روشن کرتا ہے اور جب اس آگ کے اردگرد کا حصہ روشن ہو جاتا ہے تو پروانے اور حشرات الارض اس میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں اور وہ شخص انہیں اس میں گرنے سے روکتا ہے لیکن وہ اس سے خود کو چھڑا کر اس آگ میں گرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال بھی اسی طرح ہے میں تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ میں جانے سے روکتا ہے اور یہ کہتا ہوں جہنم سے دور ہو جاؤ۔ جہنم سے دور ہو جاؤ! لیکن تم خود کو مجھ سے چھڑا کر اس میں گر جاتے ہو۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۳۸)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِيَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلائے تو حشرات الارض اور پروانے اس میں گرنا شروع ہو جائیں اور وہ انہیں اس آگ سے بچانے کی کوشش کرے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل جاتے ہو۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۳۹)

اوصاف النبی ﷺ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ

وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَاَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَّفِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ قَالَ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے نہایت خوبصورت اور بہادر تھے البتہ تحقیق ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا اور وہ گھبراہٹ والی آواز کی طرف نکلے اور نبی اکرم ﷺ ان کے آگے تشریف لے گئے اور اس خبر کی تحقیق فرمائی اور آپ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بلا زین سوار تھے اور آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ ﷺ فرما رہے تھے نہ ڈرو پھر فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا یا فرمایا یہ دریا کی طرح تیز رفتار ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۶۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَّقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ فِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت' سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو دشمن کے حملے کا خوف تھا ایک آواز آئی لوگ اس آواز کی سمت میں گئے تو ان کا سامنا نبی اکرم ﷺ سے ہوا جو اس طرف سے واپس آ رہے تھے آپ ان لوگوں سے پہلے اسی آواز کی سمت میں گئے تھے۔ آپ اس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے تم خوفزدہ نہ ہو! تم خوفزدہ نہ ہو! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہادری میں ہم نے آپ کو سمندر پایا یا شاید یہ فرمایا آپ ایک سمندر تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' آپ کا گھوڑا اس وقت آہستہ چل رہا تھا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۸۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بھلائی کے کاموں میں نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت کا سب سے زیادہ اظہار رمضان کے مہینے میں ہوتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے

پورے مہینے میں روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ ارانی ہواؤں سے زیادہ سخاوت کا اظہار کرتے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۸۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللهِ مَا قَالَ لِيْ اُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيْعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دس برس نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی' اللہ کی قسم! آپ نے مجھے کبھی بھی ''اُف'' تک نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں مجھے یہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یا اس طرح کیوں نہیں کیا؟ ایک روایت میں یہ بات زائد ہے کہ یہ ان کاموں کے بارے میں ہے جو عام طور پر خادم نہیں کرتے ہیں۔ اس روایت میں ''اللہ کی قسم!'' مذکور نہیں ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! انس ایک ذہین بچہ ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر سفر اور حضر کے درمیان میں آپ کی خدمت کرتا رہا اللہ کی قسم! آپ نے میرے کسی کام کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا' اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ اس طرح کیوں نہیں کیا؟

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۲)

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَّكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهٖ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِيْنِيْ فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِيْ اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَخَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَوْلَاہُ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ وَّ کُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ اُسَامَۃَ فَلَمَّا کَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِیْ بِیَدِكَ فَاَنْکِحْنِیْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِیْ اِلٰی اُمِّ شَرِیْكٍ وَّاُمُّ شَرِیْكٍ اِمْرَءَۃٌ غَنِیَّۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَظِیْمَۃُ النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَنْزِلُ عَلَیْهَا الضِّیفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِیْ اِنَّ اُمَّ شَرِیْكٍ اِمْرَاَۃٌ کَثِیْرَۃُ الضِّیفَانِ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ یَنْکَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَیْكِ فَیَرَی الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَکْرَهِیْنَ وَلٰکِنِ انْتَقِلِیْ اِلیٰ ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَّھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فِھْرٍ فِھْرِ قُرَیْشٍ وَّھُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِیْ ھِیَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَیْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِیْ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِی الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ فِیْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِیْ تَلِیْ ظُھُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَكُ فَقَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَّلَا لِرَھْبَۃٍ وَّلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَآءَ فَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَّافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنْ مَّسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَّعَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَّخْمٍ وَّجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَعُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فِی الْبَحْرِ حَتّٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَتْ اَیُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَۃً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاہُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّہٗ وِثَاقًا مَّجْمُوْعَۃٌ یَّدَاہُ اِلٰی عُنُقِهٖ مَا بَیْنَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی کَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَکِبْنَا فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِكَ ھٰذِہٖ فَجَلَسْنَا فِیْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْنَا دَابَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یُدْرٰی مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَیْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَۃً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ

عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عامر بن شراجیل شعبی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو ابتدائی مہاجر خواتین میں سے ایک تھیں، سے یہ فرمائش کی کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے براہِ راست نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو اس میں کسی اور شخص کا حوالہ نہ ہو فاطمہ بنت قیس نے جواب دیا اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں ایسا ضرور کروں گی۔ شعبی نے ان سے کہا: ہاں! آپ مجھے ایسی ہی حدیث سنایئے۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتایا: میری شادی مغیرہ کے صاحبزادے سے ہوگئی جو اس وقت قریش کے معزز نوجوان تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہلا جہاد کرتے ہوئے وہ شہید ہو گئے جب میں بیوہ ہو گئی۔ تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے عبدالرحمن بن عوف نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام اُسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کے لئے پیغام بھیجا۔ مجھے یہ حدیث بتائی جا چکی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ اُسامہ سے بھی محبت کرے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ اس بارے میں بات کی تو میں نے عرض کی میرا معاملہ آپ کے اختیار میں ہے آپ جس کے ساتھ چاہیں میری شادی کر

دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی تم ام شریک کے ہاں! منتقل ہو جاؤ! اُم شریک انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خوشحال خاتون تھی جو اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کیا کرتی تھی۔ ان کے ہاں بہت سے مہمان آیا کرتے تھے' میں نے عرض کی میں عنقریب ایسا کرلوں گی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرنا کیونکہ اُم شریک کے ہاں تو بہت سے مہمان آتے جاتے رہتے ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ تمہاری اوڑھنی ڈھلک جائے یا پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے تو لوگ تمہارے جسم کا وہ حصہ دیکھ لیں جس کی بے پردگی تم ناپسند کرتی ہو تم اپنے چچازاد عبداللہ بن عمرو بن اُم مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔ ان کا تعلق قریش کے خاندان بنو سہل سے تھا اور یہ وہی خاندان ہے جس کے ساتھ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا بھی تعلق تھا میں ان کے ہاں منتقل ہوگئی۔ جب میری مدت مکمل ہوگئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے منادی کو جماعت کھڑی ہونے کا اِعلان کرتے ہوئے سنا میں مسجد میں آئی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں عورتوں کی اس صف میں موجود تھی۔ جو مردوں کے پیچھے سب سے پہلی صف تھی نماز ختم کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے پھر آپ نے دریافت کیا' کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی' اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں ''ترغیب وترہیب'' کے لئے اکٹھا نہیں کیا۔ بلکہ اس لئے اکٹھا کیا ہے کہ ''تمیم داری'' ایک عیسائی شخص تھا وہ آیا اور اُس نے اِسلام قبول کرلیا۔ اس نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے جو ان باتوں سے ملتا ہے جو میں تمہیں ''مسیح دجال'' کے بارے میں بتا چکا ہوں اس نے مجھے بتایا۔

ایک مرتبہ وہ بنولخم اور بنوجزام سے تعلق رکھنے والے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز پر سوار ہوا وہ لوگ ایک ماہ تک سمندر میں سفر کرتے رہے آخر ایک دن غروب آفتاب کے وقت وہ لوگ سمندر میں موجود ایک جزیرے کے پاس پہنچ گئے۔ چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر وہ لوگ جزیرے کے اندر گئے تو ان کا سامنا ایک ایسے جانور سے ہوا جس کے بال بہت زیادہ تھے اور بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے چہرے اور پیٹھ کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ لوگوں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں جساسہ ہوں۔ پھر وہ بولی لوگو! مندر میں اس شخص کے پاس چلو جو تم سے ملنے کا مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے ایک آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ وہ کوئی جن ہے ہم تیزی سے چلتے ہوئے مندر میں آ گئے وہاں ایک بھاری بھر کم آدمی موجود تھا۔ اتنا بھاری آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس کے دونوں ہاتھ گردن پہ بندھے ہوئے تھے اور وہ گھٹنوں سے لیکر ٹخنوں تک زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم کون ہو؟ وہ بولا' تم نے میرے بارے میں تو جان ہی لیا ہے' اب مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم عرب ہیں اور ایک سمندری جہاز میں سوار ہونے کے بعد موسم کی خرابی کی وجہ سے ایک ماہ تک سمندر میں رہنے کے بعد اتفاقیہ طور پر تمہارے اس جزیرے کے پاس پہنچے اور پھر چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہو گئے پھر ہمارا

سامنا بالوں والے اس موٹے جانور سے ہوا جس کے بال اتنے زیادہ ہیں کہ اس کے منہ اور پیٹھ کا پتہ ہی نہیں چلتا ہم نے اُس سے دریافت کیا تمہارا ستیاناس ہو۔ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں جساسہ ہوں۔ ہم نے دریافت کیا' جساسہ سے مراد کیا ہے؟ تو اس نے کہا: مندر میں اس آدمی کے پاس جاؤ جو تم سے ملنے کا مشتاق ہے ہم جلدی سے تمہاری طرف آ گئے ہم اس سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ یہ کوئی جن نہ ہو۔

اس آدمی نے دریافت کیا: تم مجھے ''بیسان'' کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ ہم نے دریافت کیا تم اس کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں تم سے وہاں کے باغات کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کیا وہ پھل رہے ہیں؟ ہم نے جواب دیا' ہاں! وہ بولا' عنقریب وہ پھل دینا بند کر دیں گے پھر وہ بولا' مجھے طبرستان کے سمندر کے بارے میں بتاؤ' ہم نے دریافت کیا تم اس کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟ وہ بولا کیا اس میں پانی موجود ہو؟ لوگوں نے بتایا اس میں بہت سا پانی ہے وہ بولا: عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ پھر اس نے دریافت کیا' مجھے ''زغر'' کے چشمے کے بارے میں بتاؤ۔ لوگوں نے دریافت کیا' تم اس کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟ وہ بولا' کیا اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس علاقے کے لوگ اس چشمے کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں! اس میں بہت زیادہ پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس چشمے سے کھیتی باڑی کرتے ہیں پھر وہ بولا۔ مجھے ''اُمیوں'' میں مبعوث ہونے والے نبی کے بارے میں بتاؤ ان کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ مکہ چھوڑ چکے ہیں اور یثرب میں قیام پذیر ہیں اس نے دریافت کی' کیا عربوں نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے ہم نے جواب دیا' ہاں! اس نے دریافت کیا' پھر انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اُسے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنے آس پاس کے عربوں پر غالب آ گئے ہیں اور عربوں نے آپ کی اطاعت کر لی ہے اس نے دریافت کیا' کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے جواب دیا' ہاں! و. بولا عربوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ ان کی اطاعت کر لیں۔

اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) ہوں اور عنقریب مجھے خروج کی اجازت مل جائے گی۔ میں نکل کر چالیس دن میں پوری دُنیا کا چکر لگاؤں گا اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر بستی میں جاؤں گا۔ میں ان دونوں شہروں میں داخل نہیں ہو سکتا میں جب بھی ان دونوں میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار لے کر میری طرف لہرا کر میرے سامنے آ جائے گا۔ ان کی ہر گھاٹی پر ان کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی منبر پر رکھ کر فرمایا: یہ یعنی مدینہ منورہ طیبہ ہے' طیبہ ہے' یہ طیبہ ہے میں نے تم لوگوں کو یہ واقعہ سنا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی' جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمیم کا بیان کیا ہوا واقعہ اس لئے پسند آیا کیونکہ یہ اس سے مطابقت رکھتا ہے۔ جو میں تمہیں دجال' مدینہ منورہ

مکہ کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ خبردار! دجال یا شام کے سمندر میں ہیں یا یمن کے سمندر میں ہے بلکہ وہ مشرق کی سمت میں ہے وہ مشرق کی سمت میں ہے، وہ مشرق کی سمت میں ہے اور پھر نبی اکرم ﷺ اپنے دستِ اقدس کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں یہ بات میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر یاد رکھی ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۲۵۳)

آپ اللہ کے سچے رسول ہیں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَاَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ اِنَّهٗ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَّعَنَا وَاِدَاوَةٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيْتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ لوگ ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ وہ پوری رات چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہونے کو تھی آرام کیلئے ایک جگہ اترے تو ان کی آنکھوں نے ان پر غلبہ پالیا یعنی سو گئے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا اور سب سے پہلے جو شخص نیند سے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور رسول اللہ ﷺ کو نیند سے بیدار نہیں کیا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ جاگتے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیدار ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بآواز بلند تکبیر کہنا شروع کر دی یہاں تک کہ نبی

اکرم ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ نے ایک مقام میں نزول اجلال فرمایا اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک شخص علیحدہ ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے فلاں تجھے کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔ تو آپ نے اس کو مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا اس نے تیمم کیا پھر نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا اور ہم کو سخت پیاس لگی ہوئی تھی اور ہم چلتے رہے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت دو مشکیزوں کے درمیان اپنے دو پاؤں لٹکائے ہوئے ہے۔ ہم نے اس سے کہا پانی کہاں ہے۔ اس عورت نے جواب دیا پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس عورت سے کہا تمہارے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ عورت نے جواب دیا ایک دن اور رات کا فاصلہ ہے۔ ہم نے کہا ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔ اس عورت نے کہا رسول اللہ ﷺ کون ہیں اور ہم نے اس کو اپنے حال پر نہ چھوڑا حتیٰ کہ ہم اس کو نبی اکرم ﷺ کے حضور لے آئے اور اس عورت نے آپ سے وہی بیان کیا جو اس نے ہم سے بیان کیا۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بیان کیا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے نیچے والے دہانہ پر ہاتھ پھیرا۔ ہم نے پانی پیا درآنحالیکہ ہم چالیس آدمی پیاسے تھے حتیٰ کہ ہم نے سیر ہو کر پانی پیا اور ہم نے اپنے مشکیزوں اور برتنوں کو جو ہمارے پاس تھے بھر لیا۔ سوا اس کے کہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہ پلایا اور وہ مشک قریب تھا کہ پانی کی زیادتی کی وجہ سے پھٹ جاتی یعنی اتنا پانی لینے کے باوجود اس مشک میں پہلے سے بھی پانی زیادہ تھا پھر آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لاؤ۔ تو اس عورت کیلئے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کی گئیں گویا کہ یہ چیزیں پانی کا عوض تھیں حتیٰ کہ وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور کہا میں نے لوگوں میں سے ایک بہت بڑے جادوگر سے ملاقات کی یا وہ نبی ہیں جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے تو اللہ تعالیٰ نے گاؤں والوں کو اس عورت کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی اور وہ عورت اور سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۸۶)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَیْبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَا فَقَسَّمَهَا بَیْنَ اَرْبَعَةٍ بَیْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ، ثُمَّ الْمُجَاشِعِیِّ، وَبَیْنَ عُیَیْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَبَیْنَ زَیْدِ الْخَیْلِ الطَّائِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ نَبْهَانَ وَبَیْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ کِلَابٍ قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَیْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَقَالَتْ: یُعْطِی صَنَادِیْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَیَدَعُنَا. فَقَالَ: اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ قَالَ: فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ، نَاتِئُ الْجَبِیْنِ، کَثُّ اللِّحْیَةِ، مَحْلُوْقٌ قَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ یَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: مَنْ یُّطِیعُ اللّٰهَ اِذَا عَصَیْتُهُ، اَیَأْمَنُنِیَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِیْ؟ قَالَ: فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ اَحْسِبُهٗ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ، قَالَ: فَمَنَعَهٗ، قَالَ: فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ: اِنَّ مِنْ ضِئْضِیءِ هٰذَا، اَوْ فِیْ

عَقِبِ هٰذَا، قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا بھیجا تو آپ نے چار افراد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقراع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری ان کے درمیان تقسیم کیا اس پر قریش اور انصار ناراض ہو گئے اور وہ بولے: کہ انہوں نے نجد کے سرداروں کو عطا کر دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ان کی تالیف قلب کرنا چاہتا ہوں۔ پھر ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور اس کے رخسار ابھرے ہوئے تھے۔ اس کی پیشانی تنگ تھی، اس کی داڑھی گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ بولا: اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں کے لئے امین بنایا ہے، تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کی اولاد میں سے یا اس کی پشت میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں ان کے ساتھ جنگ کروں گا یوں جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث ۴۷۶۴)

اطاعت رسول ﷺ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک یہودی لڑکا غریب روایت میں اس کا نام عبدالقدوس کہا گیا ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کو فرمایا اسلام لے آو۔ اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور وہ بھی اس کے پاس تھا۔ باپ نے بیٹے سے کہا ابوالقاسم ﷺ کی اطاعت کرو، ان کی بات کو مان لو تو لڑکے نے

اسلام قبول کرلیا۔ نبی اکرم ﷺ یہ کہتے باہر تشریف لائے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کو جہنم کی آگ سے نجات دی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۶۸)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَہٗ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَہَا وَعَلَّمَہَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَہَا ثُمَّ اَعْتَقَہَا فَتَزَوَّجَہَا کَانَ لَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اٰمَنَ بِعِیْسٰی ثُمَّ اٰمَنَ بِیْ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ اِذَا اتَّقٰی رَبَّہٗ وَاَطَاعَ مَوَالِیَہٗ فَلَہٗ اَجْرَانِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے اور اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کرے اس کے لیے دوگنا ثواب ہے اور جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا پھر وہ مجھ پر ایمان لایا اس کے لیے بھی دوگنا ثواب ہے۔ اور بندہ جب اپنے رب سے ڈرے اور اپنے مالکوں کی فرمانبرداری کرے تو اس کے لیے بھی دوگنا ثواب ہے۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث ٦٦٨)

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کلام نبوت سے یہ جملہ ہے جو لوگوں نے پایا ہے جب تجھے حیا ئی، شرم نہ رہے تو جو چاہے کر۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث ۷۰۵)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اطاعت ضائع کی جائے گی تو قیامت کا انتظار کرو۔ اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ امانت کیسے ضائع کی جائے گی۔ آپ نے فرمایا جس وقت امور جو دین کے متعلق ہیں مثل خلافت، امارت، قضاء اور فتویٰ وغیرہ کا معاملہ نا اہل کے سپرد کیا جائے گا۔ جب معاملہ اس طرح ہو تو قیامت کا انتظار کرو۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۱۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رُبَّمَا قَالَ وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ

فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مجھے کسی علاقے کا گورنر اور قاضی بنا کر بھیجا اور فرمایا' تم ایسے علاقے میں جا رہے ہو جہاں اہلِ کتاب بھی بستے ہیں' سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لے آئیں اگر وہ اس دعوت کو قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس حکم کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جسے امیر لوگوں سے وصول کر کے غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب وہ اس حکم کو بھی تسلیم کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے عمدہ اور بہترین چیزیں لینے کی کوشش نہ کرنا اور کسی بھی مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب موجود نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۲۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِیْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْكَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَلَا نُطِیْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَیْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ اِثْرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: "آسمانوں اور زمین میں جو بھی کچھ موجود ہے' وہ سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ تمہارے ذہن میں کچھ بھی ہے' تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ' بہر صورت اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور پھر وہ جسے چاہے گا' بخش دے گا اور جسے چاہے گا' عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ

ہر شے پر قادر ہے۔''

یہ سُن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے' وہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر ادب سے دوزانو بیٹھ گئے اور عرض کی' اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! پہلے ہمیں ان امور کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت کے مطابق تھے جیسے نماز' روزہ' جہاد' صدقہ کرنا وغیرہ۔ اب آپ پر یہ آیت نازل ہوگئی' ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی' کیا تم بھی ان کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے یہ حکم سُن لیا ہے' مگر ہم اسے نہیں مانتے' تم یہ کہو: ''ہم نے سُن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے' آخر کار ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اعتراف کیا' ہم نے سُن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے آخرکار ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ اعتراف کیا اسی وقت قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں؟

''رسول پر ان کے پروردگار کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے' وہ اور اہلِ ایمان اس پر یقین رکھتے ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں کے درمیان ایمان لانے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں' ہم نے یہ حکم سُن لیا اس کی اطاعت کی' اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے' ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے۔'' جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا؟ اور یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا' ہر شخص کو اس کی نیکیوں کا اجر ملے گا اور گناہوں پر عذاب ہوگا وہ یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ٹھیک ہے وہ یہ بھی دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایسے سخت احکام کا مکلف نہ کرنا' جیسے تو نے سابقہ لوگوں کو کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا یہ بھی دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ان احکام کا بھی مکلف نہ کرنا جن کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی دعا کی اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں معاف کر دینا' ہمیں بخش دینا' ہم پر رحم کرنا' تو ہمارا مولا ہے' تو کفار کے خلاف ہماری مدد کرنا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۲۳۷)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْیَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَا اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ

الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ كِلَابٍ وَّزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا اَتُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَّتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ يُرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن کے گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا، نبی اکرم ﷺ نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اقرع بن حابس حنظلی، عینیہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جس کا تعلق بنو کلاب سے تھا۔ اور زید الخیر طائی جس کا تعلق بنو نبہان سے تھا۔ قریش اس بات سے ناراض ہو گئے اور کہنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے نجد کے سرداروں کو عطا کر دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کی تالیف قلب کے لیے ایسا کیا ہے۔ پھر ایک شخص آیا جو گھنی داڑھی کا مالک تھا، اس کے گال ابھرے ہوئے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھی، پیشانی اونچی تھی اور اس نے سر منڈوایا ہوا تھا۔ وہ بولا: اے محمد ﷺ! اللہ سے ڈریئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ کیا ایسا ہے کہ اس نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے پھر وہ شخص چلا گیا حاضرین میں سے ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے کوئی تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو انہیں ضرور قتل کر دیتا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۲۳۴۷)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَزَلَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ

ابن جریج بیان کرتے ہیں قرآن کی یہ آیت حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن حذیفہ بن قیس بن عدی سہمی کے

بارے میں نازل ہوئی' جنہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر میں روانہ کیا تھا۔''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو''۔(مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۳۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ یَّعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَی اللهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۳۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۳۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عُمِّیَّةٍ یَّغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبَةٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ وَّمَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا یَتَحَاشٰ مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے الگ ہو جائے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کسی عصبیت کی وجہ غصے میں آ کر' یا کسی عصبیت کی دعوت دینے کیلئے یا کسی عصبیت کی مدد کرنے کیلئے کسی جھنڈے تلے جنگ میں مارا جائے۔ وہ جاہلیت کی موت مارا گیا اور جو شخص میری اُمت کے خلاف بغاوت کرے اور اس کے نیک اور گنہگار لوگوں کو قتل کرے اور ان کے مؤمن ہونے کا لحاظ نہ کرے اور کسی ذمی شخص کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا نہ کرے۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔(مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۷۱)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی بیعت کرتے تھے تو آپ ہم سے کہہ دیتے تھے یہ بیعت ان امور میں ہے جو تمہاری استطاعت میں ہوں۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۷۲۱)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَّقَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

علقمہ بن وائل، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، سلمہ بن یزید جعفی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، اے اللہ کے نبی ﷺ! اگر ہمارے اوپر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں لیکن ہمارے حقوق ادا نہ کریں تو آپ ان کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ان سے اعراض کیا، انہوں نے دوبارہ سوال کیا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے اعراض کیا انہوں نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اطاعت وفرمانبرداری کرو۔ ان کا بوجھ ان پر ہوگا اور تمہارا بوجھ تم پر ہوگا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۶۷)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: (قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا) (آل عمران: 84) فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلَى، وَفِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى بِهٰذِهِ الْآيَةِ: (رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ) (آل عمران: 53) اَوْ (اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَلَا تُسْاَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ) (البقرۃ: 119)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی دو رکعت میں یہ آیات تلاوت کرتے ہوئے سنا جن میں پہلی رکعت میں آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ”تم یہ فرما دو! ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے“۔ جبکہ دوسری رکعت میں یہ آیت تلاوت کی۔ ”اے ہمارے پروردگار! ہم اس چیز پر ایمان لائے جو تو نے نازل کی ہے ہم نے رسول کی پیروی کی تو ہمیں گواہوں کے ساتھ نوٹ کر لے“۔ یا شاید یہ الفاظ ہیں: یہ آیت تلاوت کی۔ ”بے شک ہم نے تمہیں حق کے ہمراہ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور تم سے اہل جہنم کے بارے میں دریافت نہیں کیا جائے گا“۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۲۶۰)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ وَقَالَ: بَعْدَ

قَوْلِهِ: وَرَسُولُهُ: أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نکاح کے خطبہ میں جب کلمہ شہادت پڑھ لیتے، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے جس میں ''اس کے رسول'' کے بعد یہ الفاظ ہیں:

''جنہیں اس نے قیامت سے پہلے حق کے ہمراہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، وہ ہدایت پا گیا، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی، وہ صرف اپنا ہی نقصان کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۱۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشْيَخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوهَا، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشْيَخَةُ: كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا، فَلَا تَذْهَبُوا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقَى، فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوا: جَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ) (الأنفال: 1) إِلَى قَوْلِهِ: (كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ، وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ) (الأنفال: 5) يَقُولُ: فَكَانَ ذٰلِكَ خَيْرًا لَهُمْ، فَكَذٰلِكَ أَيْضًا فَأَطِيعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هٰذَا مِنْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص یہ اور یہ کام کرے گا تو اسے یہ اور یہ انعام ملے گا'' تو نوجوان آگے بڑھ گئے اور بڑی عمر کے لوگ جھنڈے کے پاس ٹھہرے رہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کر دی تو عمر رسیدہ لوگوں نے کہا: ہم تمہارا سہارا تھے، کیونکہ اگر تمہیں شکست ہو جاتی تو تم لوگوں نے لوٹ کے ہمارے پاس آنا تھا اس لیے تمام مال غنیمت تم سمیٹ کر نہ لے جاؤ کہ ہمیں کچھ بھی نہ ملے، تو ان نوجوانوں نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور انہوں نے انہیں کہا: یہ وہ چیز ہے، جو نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرما دو! انفال اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے

''جس طرح تمہارے پروردگار نے تمہیں حق کے ہمراہ گھر سے نکالا، حالانکہ اہل ایمان کا ایک گروہ اسے ناپسند کرتا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: تو یہ چیز ان کے حق میں بہتر تھی، اسی طرح انہوں نے یہ بھی فرمایا: تم لوگ میری اطاعت کرو

کیونکہ میں اس چیز کے انجام کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۴۳)

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ اَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا، وَطَاعَةُ اللّٰهِ، وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ اَرْفَقُ بِنَا. نَهَانَا اَنْ يَزْرَعَ اَحَدُنَا. اِلَّا اَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے چچا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے، ہمارے پاس تشریف لائے، اور بولے: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا ہے، جو ہمارے لیے فائدہ مند تھی، لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا، ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہے، آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے، کہ ہم میں سے کوئی شخص کسی زمین پر کھیتی باڑی کرے، ماسوائے اس کے، کہ وہ اس زمین کا مالک ہو، یا کسی نے عطیہ کے طور پر وہ زمین اسے دی ہو۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب البیوع حدیث ۳۳۹۷)

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: اِنَّهٗ حَبَسَنِیْ حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيْهِ تَمِيْمٌ الدَّارِیُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِیْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا. قَالَ: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ. اذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الْقَصْرِ. فَاَتَيْتُهٗ. فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهٗ، مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ، يَنْزُو فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ، خَرَجَ نَبِیُّ الْاُمِّيِّيْنَ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: اَطَاعُوْهُ اَمْ عَصَوْهُ؟ قُلْتُ: بَلْ اَطَاعُوْهُ. قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی، جب آپ ﷺ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک واقعہ کی وجہ سے میں دیر سے آیا ہوں، جو مجھے تمیم داری نے بیان کیا: اس نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی: میں نے سمندری سفر کے دوران ایک جزیرہ میں، ایک عورت کو دیکھا، جو اپنے بال کھینچ رہی تھی، میں نے دریافت کیا تم کون ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں، تم اس محل کے پاس جاؤ، میں وہاں آیا، تو وہاں ایک شخص تھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا وہ تیزی سے اچھل رہا تھا، میں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں دجال ہوں، کیا امیین کے نبی کا ظہور ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: لوگوں نے ان کی فرمانبرداری کر لی ہے یا ان کی نافرمانی کی ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے اُن کی فرمانبرداری کر لی ہے، تو اس نے کہا: یہ ان کے حق میں بہتر

ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الملاحم حدیث ۴۳۲۵)

عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ: وَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْئَ اَوِ اشْتَرَاهُ قَالَ: اَمَا اِنَّ الَّذِيْ اَخَذْنَا مِنْكَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّا اَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی، اور اس بات کی بیعت کی کہ میں ہر مسلمان کا خیرخواہ رہوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ جب کوئی چیز فروخت کرتے، یا خریدتے تھے، تو یہ فرماتے تھے: ''بے شک وہ چیز جو ہم نے تم سے حاصل کی ہے، وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے، جو تم نے ہمیں دی ہے، تو تم اختیار کر سکتے ہو یعنی سودے کو ختم کر سکتے ہو''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۴۵)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ اِلَّا بَدْرًا وَّلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِيْنَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَمْرِيْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَّمَا اُحِبُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ اَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ (لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ) حَتّٰى بَلَغَ (اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ) قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اَيْضًا (اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَّاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَدَقْتُهُ اَنَا

وَصَاحِبَایَ وَلَا نَکُوْنُ کَذَبْنَا فَهَلَکْنَا کَمَا هَلَکُوا وَاِنِّی لَاَرْجُو اَنْ لَّا یَکُوْنَ اللهُ اَبْلٰی اَحَدًا فِی الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِیْ اَبْلَانِیْ مَا تَعَمَّدْتُّ لِکَذِبَةٍ بَعْدُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُو اَنْ یَّحْفَظَنِیَ اللهُ فِیْمَا بَقِیَ

عبدالرحمن بن کعب اپنے والد حضرت کعب بن مالک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں ان میں سے کسی ایک میں بھی نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا' البتہ غزوۂ بدر میں' میں شریک نہیں ہوا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ایسے کسی شخص پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو اصل میں قریش کے قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے' اور قریش اپنے قافلے کی مدد کے لیے نکلے تھے' تو باقاعدہ کسی منصوبے کے بغیر ان کا سامنا ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! لوگ یہ سمجھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جن غزوات میں شرکت کی ان میں سب سے زیادہ فضیلت غزوۂ بدر کو حاصل ہے' لیکن بہرحال میری یہ خواہش نہیں ہے کہ شب عقبہ کی بیعت میں شرکت کرنے کی بجائے کاش میں غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہوتا وہ شب عقبہ جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ اس کے بعد میں کبھی بھی کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا اور یہ وہ آخری غزوہ ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔ آگے چل کر وہ یہ فرماتے ہیں۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے اردگرد مسلمان موجود تھے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا، جب آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے' تو وہ اسی طرح چمکتا تھا، میں آیا اور آ کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن مالک! تمہیں اپنی پیدائش کے بعد آنے والے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' یا آپ ﷺ کی طرف سے ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی:

''اللہ تعالیٰ نے نبی پر' مہاجرین پر اور انصار پر بڑا کرم کیا' جنہوں نے تنگی کے موقع پر نبی کی پیروی کی''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، یہ آیت بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ اب میں جب بھی بات کروں گا' تو سچ بولوں گا' اور میں اپنا تمام مال صدقے کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کی، خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں۔ (جامع ترمذی جلد سوم تفسیر القرآن حدیث ۳۰۲۷)

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ اَتٰی عَلَیْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ یَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَّكُمْ مِمَّا یَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰى عَنْهَا فَلْیَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْ لِیَدَعْ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ یَجِیْئُ اِلَى النَّخْلِ الْكَثِیْرِ بِالْمَالِ الْعَظِیْمِ فَیَقُوْلُ خُذْهُ بِكَذَا وَ كَذَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرِ ذٰلِكَ الْعَامِ.

حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور بولے' تو مجھے ان کی بات سمجھ نہیں آئی۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا ہے' جو تمہیں فائدہ دیا کرتی تھی' لیکن اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا' تمہارے لیے اس چیز سے زیادہ بہتر ہے' جو تمہیں فائدہ دیا کرتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں حقل سے منع کر دیا ہے اور حقل سے مراد ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں مزارعت کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: ''جس شخص کے پاس زمین ہو اور اُسے اس کی ضرورت نہ ہو' تو وہ ویسے ہی اپنے کسی بھائی کو دیدے یا اُسے ایسے ہی رہنے دے''۔

نبی اکرم ﷺ نے تمہیں مزابنہ سے بھی منع کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: مزابنہ سے مراد یہ ہے' آدمی کھجوروں کے بڑے سے باغ کے پاس آئے اور یہ کہے' اس سال ان درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو زمین پر اُتری ہوئی کھجوروں کے اتنے وسق کے عوض میں وصول کرلو۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب المزارعہ حدیث ۳۸۷۴)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْیُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَیْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر آسانی اور تنگی'

پسندیدگی اور ناپسندیدگی ہر حال میں اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تھی' اور یہ عہد کیا تھا کہ ہم حکومت کے حصول کے لیے جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے' حق کو قائم رکھیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب البیعۃ حدیث ۴۱۶۰)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جس شخص نے میری اطاعت کی' اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی' اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی' جس شخص نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی' اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی' اس نے میری نافرمانی کی''۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب البیعۃ حدیث ۴۲۰۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ) قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم میں امیر بنا کر بھیجا تھا۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الفرع والعتیرۃ حدیث ۴۲۰۵)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جس معاملے میں' میں تمہیں چھوڑ دوں' تم مجھے بھی رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے' جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں' تو جہاں تک تم سے ہو سکے' تم اسے حاصل کرو اور جب کسی چیز سے تمہیں منع کر دوں' تو تم باز آ جاؤ''۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب السنۃ حدیث ۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "جس شخص نے میری اطاعت کی' اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی' اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی"۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب السنۃ حدیث ۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَى الْاِمَامَ فَقَدْ عَصَانِیْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ جو امام کی فرمانبرداری کرتا ہے وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے اور جو امام کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے"۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۵۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُفُّ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَیَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ اَمَا تَذْكُرُ یَوْمَ اسْتَسْقَیْتَ فَسَقَیْتُكَ شَرْبَةً قَالَ فَیَشْفَعُ لَهُ وَیَمُرُّ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ اَمَا تَذْكُرُ یَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُوْرًا فَیَشْفَعُ لَهُ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ اَمَا تَذْكُرُ یَوْمَ بَعَثْتَنِیْ فِیْ حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ فَیَشْفَعُ لَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "قیامت کے دن لوگ مختلف صفوں میں کھڑے ہوں گے"۔

ابن نمیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ "اہل جنت مختلف صفوں میں کھڑے ہوں گے تو ایک شخص پہلے جہنم سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کے پاس سے گزرے گا' تو وہ یہ کہے گا اے فلاں! کیا تمہیں یہ بات یاد نہیں ہے تم نے فلاں دن پانی مانگا تھا؟ تو میں نے تمہیں پینے کے لیے پانی دیا تھا، نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، وہ شخص اس کی شفاعت کردے گا"۔ "اسی طرح ایک شخص گزرے گا' تو وہ جہنمی کہے گا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے' جب میں نے تمہیں وضو کے لیے پانی دیا تھا' تو وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا"۔

ابن نمیر کہتے ہیں یعنی انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

"وہ جہنمی یہ کہے گا اے فلاں! کیا تمہیں یاد ہے' جب تم نے مجھے فلاں' فلاں کام کے لیے بھیجا تھا؟ تو میں تمہارے کام کے لیے گیا تھا تو وہ جنتی اس کی شفاعت کرے گا"۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الادب حدیث ۳۶۸۵)

تعظیم وتوقیر

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةٌ فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِّقُرَيْشٍ وَّسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ فَقَالُوْا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَّعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُوْا مَادَدْتُّهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَاُبَلِّغُهُمْ مَّا تَقُوْلُ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَّقَالَ ذُوْ الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَوَلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِيْ قَالُوْا لَا قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ

عُكَاظَ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ اَطَاعَنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ قَالُوْا ائْتِهٖ فَاَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهٖ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَيْ مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَهْلَهٗ قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى وُجُوْهًا وَّاِنِّيْ لَاَرٰى اَوْشَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا اَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِيْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَيْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَآءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُّ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَّاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَّاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ كِنَانَةَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوْا ائْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فُلَانٌ وَّهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ فَبُعِثَتْ لَهٗ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِهٰؤُلَاءِ اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ رَاَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ فَمَا اَرٰى اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ

رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوْا اٰئْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ لَمَّا جَآءَ سُهَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَجَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ اُكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا هُوَ وَلٰكِنِ اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ تُخَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوْفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً وَّلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّعَلٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهُ اِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَآءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهٖ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ مَا اُقَاضِيْكَ عَلَيْهِ اَنْ تَرُدَّهُ اِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ اِذًا لَّمْ اُصَالِحْكَ عَلٰى شَيْءٍ اَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجِزْهُ لِيْ قَالَ مَا اَنَا بِمُجِيْزِهٖ لَكَ قَالَ بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ اَبُوْ جَنْدَلٍ اَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيْتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اِذًا قَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِيْهِ وَهُوَ نَاصِرِيْ قُلْتُ اَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى فَاَخْبَرْتُكَ اَنَّا نَاْتِيْهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ وَمُطَوِّفٌ بِهٖ قَالَ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا

بَكرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللهِ حَقًّا قَالَ بَلٰى قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِى الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا اِذًا قَالَ اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِى رَبَّهٗ وَهُوَ نَاصِرُهٗ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهٖ فَوَاللهِ اِنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ اَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِى الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ قَالَ بَلٰى اَفَاَخْبَرَكَ اَنَّكَ تَاْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ اَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ فَوَاللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهٗ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ) حَتّٰى بَلَغَ (بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ) فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهٗ فِى الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ اِحْدٰهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ اَجَلْ وَاللهِ اِنَّهٗ لَجَيِّدٌ لَّقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ وَاللهِ اَوْفَى اللهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِيْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ اَنْجَانِي اللهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَّوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهٗ بِاللهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا اَرْسَلَ فَمَنْ اَتَاهُ

فَهُوَ مِن فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) حَتّٰى بَلَغَ (الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ (مَعَرَّةٌ) الْعُرُّ الْجَرَبُ (تَزَيَّلُوا) تَمَيَّزُوا وَحَمَيْتُ الْقَوْمَ مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً وَأَحْمَيْتُ الْحِمٰى جَعَلْتُهُ حِمًى لَا يُدْخَلُ وَأَحْمَيْتُ الْحَدِيدَ وَأَحْمَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا أَغْضَبْتَهُ إِحْمَاءً وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمَسِّكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرٰى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ) وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلٰى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطٰى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّائِي هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

زھری سے روایت ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے خبر دی اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی حدیث کی تصدیق کرتا ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال نکلے حتیٰ کہ بعض راستہ میں تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولید قریش کے ایک قافلہ جو مقدمۃ الجیش ہے کو لے کر مقام غمیم - یہ ایک وادی ہے اس کے اور مکہ کے درمیان دو مراحل کا فاصلہ ہے پہنچ گیا ہے تم راستہ کے دائیں چلو اللہ کی قسم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کو معلوم نہ ہو سکا حتیٰ کہ اس نے لشکر کا گرد و غبار دیکھا تو سواری کو پاؤں سے ہانکتے ہوئے قریش کو نبی اکرم ﷺ کے آنے کی خبر دینے کیلئے ڈرانے کے لئے چل پڑا اور نبی اکرم ﷺ چلتے رہے حتیٰ کہ جب ثنیۃ المرار حدیبیہ کے راستے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام گھاٹی میں پہنچے تو جہاں سے مکہ جاتے ہیں وہاں آپ کی سواری بیٹھ گئی لوگوں نے اونٹنی کو ڈانٹنا شروع کیا لیکن وہ نہ اٹھی صحابہ کرام نے کہا قصواء آپ کی اونٹنی کا نام ہے تھک گئی قصواء تھک گئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قصواء تھکی نہیں اور نہ ہی اس کی یہ عادت ہے لیکن اس کو اصحاب فیل کو روکنے والے نے روک دیا ہے' پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ مجھ سے

کسی امر یا معاملہ کا سوال نہیں کریں گے جس میں وہ اللہ کے حرم کی تعظیم کرتے ہوں یعنی حرم کی تعظیم کرتے ہوئے وہ قتال سے رک جائیں گے مگر میں وہ قبول کرلوں گا۔ کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی کا بیٹھنا دیکھا تو جان لیا اللہ تعالیٰ نے ان سے جنگ کو پھیرنا چاہتا ہے پھر آپ نے اپنی اونٹنی کو زجر و توبیخ کی تو وہ اچھلتے ہوئے کھڑی ہوگئی راوی نے کہا پھر آپ ان سے ایک طرف ہو گئے' حتیٰ کہ حدیبیہ کے آخر ایک کنواں پر جس میں پانی بہت تھوڑا تھا نازل ہوئے جس سے لوگ تھوڑا تھوڑا پانی لے رہے تھے یعنی دونوں ہاتھوں کے چلو سے اور لوگوں نے اس کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ انہوں نے اس کا پانی ختم کر دیا اور رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ نے اپنی ترکش سے ایک تیر کھینچا پھر ان کو حکم دیا کہ وہ اس تیر کو کنویں میں رکھ دیں ناجیہ بن جندب نے کنویں میں تیر رکھا اللہ کی قسم کنویں کا پانی جوش مارتا رہا حتیٰ کہ وہ سیر ہو کر واپس لوٹے' اسی اثناء میں بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم قبیلہ خزاعہ کے کچھ لوگ لے کر آیا' مثلاً عمرو بن سالم' فراش بن امیہ' خارجہ بن کرز یزید بن امیہ وغیرہ وہ اہل تہامہ میں سے رسول اللہ ﷺ کے مخلص راز دان تھے' اس نے عرض کیا میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے کنویں میں جن سے پانی ختم نہیں ہوتا فروکش ہوتے چھوڑ کر آیا ہوں اور ان کے ساتھ دودھ دینی والی اونٹنیاں اور ان کے بچے ہیں یا اس سے عورتیں بمع بچے مراد لیا گیا ہے کوئی مونث وضع حمل سے لے کر سات دن تک عوذ کہلاتی ہے اور وہ آپ کے ساتھ جنگ کرنے اور آپ کو بیت اللہ شریف سے روکنے کیلئے نہیں آئے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم کسی کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے آئے ہم تو صرف عمرہ کرنے کیلئے آئے ہیں۔ اور بلاشبہ قریش کو لڑائیوں نے کمزور کر دیا ہے اور ان کو بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہیں تو ان سے ہم باہم جنگ نہ کرنے پر ایک مدت کے لئے صلح کر لیتے ہیں وہ ہمارے اور کفار مکہ کے درمیان تخلیہ کر دیں اور اگر میں غالب آ گیا تو اگر وہ چاہیں اس امر یعنی دین میں داخل ہو جائیں جس میں لوگ داخل ہوئے ہیں تو یہ منظور کر لیں' اور اگر میں غالب نہ ہوا تو انہوں نے لڑائی کی مشقت سے آرام پایا' اور اگر انہوں نے ہمارے دین اسلام میں داخل ہونے سے انکار کیا تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور اپنے اس امر یعنی اسلام میں ان سے جنگ کروں گا' حتیٰ کہ میری گردن تن سے جدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اپنا حکم اپنے دین کی مدد میں ضرور جاری کرے گا' بدیل نے عرض کیا: جو آپ فرماتے ہیں میں ابھی ان کو پیش کرتا ہوں وہ چل پڑے حتیٰ کہ قریش کے پاس آئے انہوں نے کہا کہ ہم اس مرد یعنی محمد ﷺ کی طرف سے تمہارے پاس آئے ہیں جو بات وہ کہتے ہیں ہم نے سن لی اگر چاہو تو ہم تم پر بیان کرتے ہیں۔ کفار مکہ کے جہلاء نے کہا ہمیں ضرورت نہیں کہ تم ہم کو ان کی کوئی بھی خبر دو ان کے عقلمندوں نے کہا جو انہوں نے فرمایا سامنے بیان کرو بدیل نے کہا میں نے ان کو ایسے ایسے کہتا سنا ہے اور اس نے جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا بیان کر دیا۔ عروہ بن مسعود بن معقب کھڑے ہوئے اور کہا اے میری قوم کیا میں ''شفقت و محبت میں) والد کی مثل نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں کہا تم والد کو نصیحت کرنے میں مثل

ولد کے نہیں انہوں نے کہا ہاں عروہ نے کہا کیا تم مجھے کسی بات پر متہم کرتے ہو انہوں نے جواب دیا نہیں عروہ نے کہا تجھے معلوم ہے میں نے اہل عکاز کو تمہاری مدد کی دعوت دی' جب انہوں نے میری بات کا انکار کردیا تو میں اپنے اہل و اولاد اور جنہوں نے میری اطاعت کی ان کو بھی لے کر آ گیا انہوں نے جواب دیا ہاں عروہ نے کہا اس شخص نبی اکرم ﷺ نے تمہارے سامنے خیر و صلاح اور انصاف کی بات کی ہے اس کو قبول کرلو' مجھے اجازت دو میں اس کے پاس جاتا ہوں انہوں نے جواب دیا جاؤ وہ آپ کے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ نے باتیں کرنا شروع کیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو وہی فرمایا: جو بدیل کو فرمایا تھا اس وقت عروہ نے کہا اے محمد ﷺ آپ بتایئے کیا تم اپنی قوم کو ہلاک کرو گے کیا آپ نے کسی عرب سے سنا ہے کہ تجھ سے پہلے اس نے اپنی قوم کو کلیۃ ہلاک کردیا ہو (عروہ نے رسول اللہ ﷺ کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہا اگر آپ کی قوم ان پر غالب آ گئی تو بات کسی پر پوشیدہ نہیں اور مغلوب ہونے کی شق کا یہ سبب بیان کیا میں اللہ کی قسم لوگ دیکھ رہا ہوں اور یہاں میں مختلف قبائل کے ملے جلے لوگ دیکھ رہا ہوں۔ وہ اس لائق ہیں کہ وہ بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اے عروہ لات کے فرج میں فتنہ کے بعد جو ٹکڑا بچ گیا ہے اس کو چوس عرب کی عادت تھی کہ وہ ماں کے ساتھ یہ گالی دیتے تھے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عروہ کو برا بھلا کہنے میں جس کی وہ عبادت کرتے ہیں یعنی لات اس کو قائم مقام ماں کے ٹھہرایا ہے کیا ہم آپ سے بھاگ جائیں اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے عروہ نے کہا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' عروہ نے کہا: میری بات سنو: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے ابھی تک بدلہ نہیں دیا تو میں تجھے ضرور جواب دیتا' راوی نے کہا پھر عروہ نے نبی اکرم ﷺ سے گفتگو کرنا شروع کی' اور جب بھی کوئی بات کرتا نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا' اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس کھڑے تھے آپ کے پاس تلوار تھی اور سر پر خود تھا' اور جب بھی عروہ اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھی شریف کی طرف جھکاتا مغیرہ بن شعبہ اس کے ہاتھ کو تلوار کے کنارے سے مارتے اور اسے کہتے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک سے پیچھے ہٹا تو عروہ نے اپنا سر اٹھاتے ہوئے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا اے دھوکے باز کیا میں نے تیرے جرم کی مدافعت میں کوشش نہیں کی تھی مغیرہ بن شعبہ زمانہ جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھی تھے ان کو قتل کر کے ان کے مال چھین لئے پھر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں پھر عروہ بن مسعود بنی معقب پچھلی ہوئی نگاہ سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیر تک دیکھتے رہے عروہ نے کہا بخدا نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی کھنکار نکالتے مگر وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں گرتا اور وہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر جلدی سے مل لیتا تھا' اور جب آپ کوئی حکم دیتے تو وہ جلدی سے اس کی تعمیل کرتے' اور جب آپ وضو فرماتے

تو لوگ گرنے والے پانی پر لڑ مرنے کو تیار ہو جاتے اور جب آپ کلام فرماتے تو لوگ آپ کے سامنے اپنی آواز پست کر لیتے اور آپ کی تعظیم کرتے ہوئے آپ کی طرف نگاہیں نہ اٹھاتے۔ عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا تو کہا اے میری قوم اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں' قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے پاس گیا ہوں اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جو محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ بخدا اگر وہ کھنکار نکالتے ہیں تو ان میں سے جس کے ہاتھ میں گرتا ہے وہ جلدی سے اس کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب وہ ان کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کے حکم کی تعمیل میں جلدی کرتے ہیں۔ اور جب وہ وضو فرماتے ہیں تو قریب ہے کہ وہ وضو کے گرنے والے پانی پر لڑ پڑیں اور جب وہ کلام فرماتے ہیں تو لوگ آپ کے پاس اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں' اور آپ کی تعظیم کرتے ہیں آپ کی طرف نگاہیں نہیں اٹھاتے' انہوں نے تم پر خیر اصلاح اور انصاف کی بات پیش کی اس کو قبول کر لو بنی کنانہ کے ایک شخص حلیس بن علقمہ حارثی نے کہا مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو انہوں نے کہا جاؤ جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو اور آپ کے اصحاب کو دور سے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں شخص ہے اور وہ ایسی قوم کا ایک فرد ہے جو اونٹوں کی تعظیم کرتے ہیں اور تم ان کے آنے سے قبل اونٹوں کو کھڑا کر دو تو اس کے لئے اونٹ کھڑے کروائے گئے اور لوگوں نے اس کا استقبال تلبیہ کئے ہوئے کیا' جب اس نے یہ دیکھا کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو بیت اللہ شریف سے روکنا لائق و مناسب نہیں' جب وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس گیا تو کہنے لگا میں نے اونٹوں کو دیکھا ان کے گلوں میں قلادے ڈالے گئے ہیں اور ان کو اشعار کیا گیا ہے میرے خیال میں ان کو بیت اللہ شریف سے نہیں روکنا چاہئے قریش مکہ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جسے مکرز بن حفص کہا جاتا ہے اس نے کہا مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو انہوں نے کہا جاؤ تو جب اس نے دور سے صحابہ کرام کو دیکھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مکرز ہے اور یہ فاجر شخص ہے اس نے نبی اکرم ﷺ سے کلام کرنا شروع کی اسی اثناء میں کہ وہ آپ سے کلام کر رہا تھا سہیل بن عمرو آیا معمر بن راشد نے کہا مجھے ایوب سختیانی نے عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا معاملہ اب آسان ہو گیا معمر نے کہا زھری نے اپنی حدیث میں کہا جب سہیل بن عمرو آیا اور کہا آیئے ہم اپنے اور تمہارے درمیان صلح نامہ لکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کاتب کو بلایا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لکھو'' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل بن عمرو نے کہا رحمن کو ہم بخدا انہیں جانتے ہیں کون ہے لیکن ''باسمک اللھم'' لکھو جیسے آپ لکھا کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے کہا ہم تو صرف ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' ہی لکھیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے کاتب سے فرمایا: ''باسمک اللھم'' لکھو پھر فرمایا یہ وہ صلح نامہ ہے جس کو محمد ﷺ لکھتے ہیں' سہیل بن عمرو نے کہا بخدا اگر ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ گردانتے تو ہم آپ کو بیت اللہ سے شریف سے نہ روکتے' اور نہ ہی ہم آپ سے لڑائی کرتے' لیکن محمد

بن عبداللہ لکھو‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں اور تم میری تکذیب کرتے ہو تو محمد بن عبداللہ لکھو امام زہری نے کہا یہ اس لئے کہ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو بات بھی میرے سامنے پیش کریں گے جس میں وہ اللہ کے حرم کی تعظیم کرتے ہوں میں اس کو قبول کرلوں گا‘ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا شرط یہ ہے کہ تم ہمارے اور بیت اللہ شریف کے درمیان تخلیہ کر دو راستہ صاف کر دو کہ ہم اس کا طواف کرلیں سہیل بن عمرو نے کہا بخدا عرب یہ باتیں کریں گے کہ ہمیں مجبور کیا گیا لیکن یہ آئندہ سال ہوگا اس سال نہ کریں تا کہ عرب ہم کو طعن و تشنیع نہ کریں لہٰذا آپ نے یہی لکھ دیا‘ سہیل بن عمرو نے کہا اس شرط پر کہ ہم میں سے کوئی آدمی اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو آپ کے پاس آئے تو آپ ہمیں وہ آدمی واپس کریں گے مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ کیسے مشرکین کی طرف واپس کر دیا جائے گا‘ حالانکہ وہ مسلمان ہو کر آیا ہے ابھی صلح نامہ لکھنے کی کشمکش میں تھے کہ اچانک ابو جندل جو سہیل بن عمرو کا بیٹا ہے اپنی قید کے باعث آہستہ آہستہ چل کر آ گیا وہ اسفل مکہ سے نکل کر آیا تھا حتیٰ کہ اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا سہیل بن عمرو نے کہا یہ پہلا واقعہ ہے جس کا میں آپ سے فیصلہ کرواتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف واپس کر دیں‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابھی تک تو ہم صلح نامہ لکھنے سے فارغ نہیں ہوئے لہٰذا اس کو واپس نہ کیا جائے گا سہیل بن عمرو نے کہا اللہ کی قسم اس وقت میں آپ سے کسی بات پر صلح نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری بات مان لو اور اس کی واپسی کا مطالبہ نہ کرو سہیل بن عمرو نے کہا میں نہیں مانوں گا‘ مکرز بن حفص نے کہا چلو ہم آپ کے لئے اس کی اجازت دے دیتے ہیں ابو جندل نے صدائے احتجاج بلند کیا اے شمع رسالت کے بینظیر پروانو کیا مجھے مشرکوں کی طرف واپس کر دیا جائے گا‘ حالانکہ تحقیق میں مسلمان ہو کر آیا ہوں‘ کیا تم نہیں دیکھتے جو میرے ساتھ گزری ہے حالانکہ اس کو مسلمان ہونے کے باعث سخت عذاب دیا گیا تھا‘ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا آپ سچے اللہ کے نبی نہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں‘ میں نے عرض کیا کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارے دشمن باطل نہیں‘ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے میں نے عرض کیا اس وقت ہم اپنے دین میں کیوں کمزوری دکھا رہے ہیں‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کروں گا اور وہی میرا پروردگار ہے‘ میں نے عرض کیا کیا آپ ہمیں بیان نہیں کرتے تھے کہ بیت اللہ شریف آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے‘ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں فرمایا کیا میں نے تجھے یہ خبر دی تھی کہ اس سال آئیں گے میں نے عرض کیا نہیں‘ آپ نے فرمایا تم ضرور بیت اللہ آؤ گے اور اس کا طواف کرو گے‘ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا اے ابوبکر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی نہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں کیوں نہیں‘ میں نے کہا کیا ہم حق پہ اور ہمارے دشمن باطل پہ نہیں حضرت ابوبکر صدیق نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ تو پھر اس وقت ہم اپنے دین میں کیوں کمزوری دکھا رہے ہیں‘ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر

بلاشبہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی ان کا مددگار ہے' ان کے حکم کو مضبوطی سے پکڑو اور ان کی مخالفت چھوڑ دو اللہ کی قسم وہ حق پر ہیں میں نے کہا کیا آپ ہمیں یہ خبر نہیں دیتے تھے کہ ہم بیت اللہ آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہاں کہا کیا آپ نے تم کو یہ خبر دی تھی کہ تم اسی سال آؤ گے' میں نے کہا نہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ضرور بیت اللہ شریف آؤ گے اور اس کا طواف کرو گے' امام زھری نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس لغزش کے کفارے میں کئی نیک عمل کرنے پڑے ہیں' جب آپ ﷺ صلح نامہ لکھ کر فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اٹھو قربانی کرو اور پھر سر کے بال منڈواؤ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک آدمی بھی کھڑا نہ ہوا یہاں تک کہ آپ نے تین بار یہ فرمایا جب ان میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا تو آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور مسلمانوں کی اس حالت کا جو آپ نے دیکھا ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا ام سلمہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ اس کو پسند کرتے ہیں تو آپ تشریف لے جایئے اور ان میں سے کسی سے بات نہ کریں حتیٰ کہ آپ اپنی قربانی دیں اور حجام کو بلائیں وہ آپ کے سر مبارک کو مونڈے پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور ان میں سے کسی سے کلام نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ نے اپنا اونٹ نحر کیا اور اپنے حجام کو بلایا جب صحابہ کرام نے یہ دیکھا تو کھڑے ہوئے اور انہوں نے قربانی کی اور باہم ایک دوسرے کے سر منڈانے شروع کر دیئے' حتیٰ کہ قریب تھا کہ اژدہام کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے لڑ پڑتے۔ پھر آپ کے پاس کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو' اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو (سورۃ ممتحنہ آیت ۱۰) اس دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی جو زمانہ شرک میں تھیں' ان میں سے ایک نے معاویہ بن ابوسفیان سے اور دوسری نے صفوان بن امیہ سے نکاح کر لیا پھر نبی اکرم ﷺ واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپ کے پاس ابوبصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ ثقفی جو قریش کے ایک آدمی تھے اور مسلمان تھے آئے' تو قریش مکہ نے ان کی طلب میں دو آدمی خنیس بن جابر اور اس کا آزاد کردہ غلام کوثر بھیجے' اور بھیجنے والا اخنس بن شریق تھا اور انہوں نے کہا جو عہد آپ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اس کو پورا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے ابوبصیر کو ان کے سپرد کر دیا وہ دونوں اسے لے کر نکلے حتیٰ کہ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اترے اور کھجوریں کھانے لگے ابوبصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا اے فلاں شخص میں تیری تلوار کو بہت اچھا دیکھ رہا ہوں دوسرے شخص نے تلوار میان سے نکالی اور کہا ہاں یہ تلوار بہت اچھی ہے میں نے اس کا کئی دفعہ تجربہ کیا ہے ابوبصیر نے

کہا مجھے دکھائیں میں ذرا اس کو دیکھوں تو سہی' تو اس نے تلوار دے دی ابو بصیر نے اس کو اس تلوار سے مارا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اور دوسرا بھاگ گیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ آیا اور دوڑتا ہوا مسجد شریف میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا یہ شخص خوفزدہ ہے اور جب نبی اکرم ﷺ پاس آئے تو کہا بخدا میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور مجھے بھی قتل کیا جائے گا اس دوران ابو بصیر بھی آ گیا اور کہا اے اللہ کے نبی محمد ﷺ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذمہ پورا کر دیا آپ نے تو مجھے ان کو واپس لوٹا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات عطا فرمائی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی ماں کے لئے ہلاکت ہے یہ لڑائی بھڑکائے گا کاش کہ اس کو کوئی سمجھانے والا ہوتا اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ کاش کہ اس کا کوئی اور معاون و ناصر ہوتا جب ابو بصیر نے یہ بات سنی تو پہچان گیا کہ آپ اس کو ان کی طرف واپس کر دیں گے تو وہ مدینہ منورہ سے باہر نکل گیا حتیٰ کہ دریا کے کنارے پر آیا۔ راوی کہتا ہے کہ ابو جندل بھی کفار مکہ سے بھاگ کر آ گیا اور ابو بصیر کے ساتھ شامل ہو گیا پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا وہ ابو بصیر کے ساتھ شامل ہو جاتا حتیٰ کہ وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی اللہ کی قسم وہ قریش کا کوئی قافلہ جو شام جانے والا ہوتا اور اس کے آنے کی خبر سنتے مگر وہ ان کے راستے میں چلے جاتے ان کو قتل کر کے ان کے مال قبضہ میں کر لیتے قریش نے نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا ایک نمائندہ بھیجا بعض روایت میں ابو سفیان بن حرب کو بھیجا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دے کر آپ سے سوال کر رہے تھے کہ ابو بصیر کو پیغام بھیجو کہ وہ قریش کو اذیت دینے سے رک جائے اور جو کوئی مسلمان ہو کر آپ کے پاس آ جائے وہ امن میں ہے یعنی اس کو واپس نہ کرو تو نبی اکرم ﷺ نے ابو بصیر کو پیغام بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں۔ بعد اس کے کہ تمہیں اس پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے اور ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے تو ہم ضرور ان کے سرداروں کو دردناک عذاب دیتے جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں آڑ رکھی وہی زمانہ جاہلیت کی آڑ یعنی ضد (سورۃ فتح آیت ۲۴ تا ۲۶) جاہلیت کی آڑ یعنی ضد یہ تھی کہ انہوں نے آپ کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کیا اور نہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کا اقرار کیا اور وہ مسلمانوں اور بیت اللہ شریف کے درمیان حائل ہو گئے تھے' عقیل بن خالد محمد بن مسلم زہری سے روایت کی کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ مسلمان عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے امام زہری نے کہا ہمیں یہ خبر پہنچی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ وہ مشرکوں کو جو انہوں نے اپنی بیویوں میں

ہجرت کرنے والی عورتوں پر خرچ کیا وہ واپس کر دیں اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ کافرہ عورتوں کے نکاح پر جمے نہ رہو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی دو بیویوں قریبہ بن ابی امیہ اور جرزول خزاعی کی بیٹی ام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور اس کا نام تھا کو طلاق دے دی قریبہ بنت ابو امیہ نے معاویہ بن ابوسفیان سے اور دوسری جرزول کی بیٹی نے ابو جہم عامر بن حذیفہ اموی سے نکاح کر لیا' جب کافروں نے مسلمانوں کی بیویوں کے مہر ادا کرنے کا اقرار نہ کیا یہ وہ عورتیں ہیں جو مکہ میں کافرہ رہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں تو پھر کافروں کو سزا دو (سورۃ ممتحنہ آیت ۱۱) اور عقب وہ ہے جو مسلمان کافروں کی عورتوں جو اپنے گھر چھوڑ کر آئیں'' کے مہر ادا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جس مسلمان کی بیوی کافروں کی طرف نکل گئی اس کو وہ ادا کر دیں جو انہوں نے کافرہ ہجرت کرنے والی عورتوں کے مہر میں خرچ کیا ہے اور حال یہ ہے کہ ہم کسی مسلمان مہاجرہ کو نہیں جانتے کہ وہ ایمان لانے کے بعد مرتدہ ہوگئی ہو۔ محمد بن مسلم زھری نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ابوبصیر بن امیہ ثقفی مومن مہاجر ہو کر صلح کی مدت کے اندر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اخنس بن شریق نے نبی اکرم ﷺ کی طرف خط لکھ کر بھیجا جس میں اس نے ابوبصیر کا مطالبہ کیا تھا اور پوری حدیث کو ذکر کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللهِ فَكَانَ یَخْدُمُنِیْ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ جَرِیْرٌ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْاَنْصَارَ یَصْنَعُوْنَ شَیْئًا لَا اَجِدُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا اَكْرَمْتُهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ میری خدمت کرتے حالانکہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے بظاہر تو یہ کہنا چاہئے تھا ''وھو اکبر منی'' وہ مجھ سے بڑے تھے' اور یہ ہوسکتا ہے یہ قول ''وھو اکبر من انس'' حضرت ثابت بنانی کا ہو جریر بن عبداللہ نے کہا میں نے انصار کو کوئی چیز یعنی رسول اللہ ﷺ کی خدمت و تعظیم کرتے دیکھا میں ان میں سے جس کو بھی پاؤں گا اس کی عزت کروں گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۵۰)

عَنْ مُوْسٰی وَعِیْسٰی ابْنَیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا یَجْتَرِئُوْنَ عَلٰی مَسْاَلَتِهٖ یُوَقِّرُوْنَهٗ وَیَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ قَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ

موسیٰ بن طلحہ اور عیسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب

میں ایک دیہاتی جو ناواقف تھا' اس سے یہ کہا گیا: تم نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کرو، وہ کون سے لوگ ہیں' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود تو نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کرنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے' کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے' اور احترام کے طور پر آپ ﷺ سے ڈرتے تھے۔ دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا' تو آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا' تو آپ ﷺ نے پھر اسے کوئی جواب نہیں دیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی دوران میں مسجد کے دروازے سے اندر آیا، میں نے اس وقت بہتر لباس پہنا ہوا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ جس نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کرلیا؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں! یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طلحہ ان لوگوں میں شامل ہے' جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۱۲۷)

حوض کوثر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ ذَاكَ یَجْمَعُ اللهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ وَمَا لَا یَحْتَمِلُوْنَ فَیَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا اَنْتُمْ فِیْهِ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ فَیَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوْا اٰدَمَ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلَیْمَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی اِلَیْمَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَی الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِیُّ اللهِ وَخَلِیْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلَیْمَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی اِلَیْمَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اِبْرَاهِیْمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ

وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلَيغَيْرِی اذْهَبُوْا اِلَى مُوْسٰى فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالاَتِهِ وَبِتَكْلِيْمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلاَ تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلاَ تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّيْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلَى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلاَ تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلاَ تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلَى غَيْرِی اذْهَبُوْا اِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنِّيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلاَ تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلاَ تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِيْ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مِنْ بَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا' یہ دستی کا گوشت تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب تھا' آپ نے اس کا ایک لقمہ لیا اور فرمایا' قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کا دن کیسا ہوگا؟ اس دن اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا اور انہیں منادی کی آواز سنائے گا۔ وہ سب لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے' سورج قریب آ جائے گا' لوگ ناقابلِ برداشت تکلیف اور غم میں مبتلا ہوں گے' بعض لوگ آپس میں مشورہ کریں گے اور یہ کہیں گے' کیا تم نے دیکھا کہ تم کس صورتحال سے دوچار ہو' تمہیں کیسی آزمائش درپیش ہے' تم لوگ کسی ایسی شخصیت کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے' وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور بولیں گے' اے آدم! آپ نوعِ بشر کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت کے ذریعے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونک دی' اس کے حکم کے تحت فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں' کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں جو صورتحال ہمیں درپیش ہے' اور جو آزمائش ہمیں لاحق ہے' حضرت آدم

جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا' اور اس کے بعد کبھی نہیں ہوگا اس نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا' میں نے اس کی نافرمانی کی۔ آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے' تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم نوح کے پاس جاؤ نبی اکرم فرماتے ہیں لوگ حضرت نوح کے پاس جائیں گے اور بولیں گے اے نوح! آپ زمین کی طرف مبعوث ہونے والے سب سے پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''شکر گزار بندہ'' قرار دیا ہے آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کریں' کیونکہ ہم جس مصیبت میں ہیں مبتلا ہیں اور جس صورتحال سے دوچار ہیں' وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت نوح جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا' نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے بارے میں اسے ایک دعا کی تھی جس کے بارے میں عتاب کا اندیشہ ہے اس لئے آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے۔ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ!

لوگ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے' آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کریں' کیونکہ ہم جس مصیبت میں مبتلا ہیں اور جس آزمائش سے دوچار ہیں وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم انہیں جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا' نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ پھر حضرت ابراہیم بطور ''توریہ'' کہی جانے والے اپنے تین کلمات کا تذکرہ کریں گے اور فرمائیں گے' آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ ایسا کرو تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ذریعے آپ کو فضیلت عطا کی اور سب لوگوں میں سے' صرف آپ کو شرفِ ہمکلامی عطا کیا' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کریں' کیونکہ ہم جس مصیبت میں مبتلا ہیں اور جس آزمائش سے دوچار ہیں وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا' نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں تھا' اس لئے مجھے آج اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں' آپ نے پنگھوڑے میں کلام کیا' آپ اللہ کا کلمہ ہیں' جو اُس نے سیّدہ مریم کی طرف القاء کیا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کریں' کیونکہ ہم جس مصیبت میں مبتلا ہیں اور جس آزمائش سے دوچار ہیں وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ جواب دیں گے' میرا پروردگار آج جتنا غضبناک

ہے' اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا' نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ کسی غلطی کا تذکرہ نہیں کریں گے البتہ یہ کہیں گے آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے۔ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں' اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ اور آئندہ' ہر طرح کے ذنب کی مغفرت کردی ہے۔ اس لیے آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں۔ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' ہم کیسی مصیبت میں مبتلا ہیں؟ ہماری حالت آپ کے سامنے ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں چل کر عرش کے سامنے آکر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے فتح نصیب کرے گا یعنی اپنی حمد کا مخصوص طریقہ میرے ذہن میں ڈالے گا' یہ فتح مجھ سے پہلے کبھی کسی کو نصیب نہیں ہوئی ہوگی پھر حکم ہوگا: ''اے محمد ﷺ! اپنا سر اُٹھاؤ' مانگو' ملے گا' شفاعت کرو' قبول ہوگی۔''

میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور عرض کروں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمت کو بخش دے میری اُمت کو بخش دے تو حکم ہوگا' اے محمد ﷺ! تمہاری اُمت کے جن لوگوں کو حساب کے بغیر جنت میں بھیجنا ہے' انہیں دائیں طرف کے دروازے سے جنت میں لے جاؤ تاہم یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ہمراہ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر نامی مقام کے درمیان ہے۔ راوی کہتے ہیں یا شاید آپ نے یہ فرمایا تھا' جتنا مکہ اور بصریٰ نامی مقام) کے درمیان ہے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۳۸۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَضَعْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً مِّنْ ثَرِیْدٍ وَّلَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ اَحَبَّ الشَّاةِ اِلَیْهِ فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ نَهَسَ اُخْرٰی فَقَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَلَمَّا رَاٰی اَصْحَابَهٗ لَا یَسْاَلُوْنَهٗ فَقَالَ اَلَا تَقُوْلُوْنَ كَیْفَهْ قَالُوْا كَیْفَهْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ وَزَادَ فِیْ قِصَّةِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ذَكَرَ قَوْلَهٗ فِی الْكَوْكَبِ هٰذَا رَبِّیْ وَ قَوْلِهٖ لِاٰلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَ قَوْلِهٖ اِنِّیْ سَقِیْمٌ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَّصَارِیْعِ الْجَنَّةِ اِلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ لَكَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ هَجَرَ وَّمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ثرید اور گوشت کا ایک پیالہ پیش کیا' آپ نے اس میں سے دستی اُٹھا کر اسے کھانا شروع کیا' دستی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا پھر آپ

ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں گا جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ تشریح نے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تو خود ہی فرمایا' تم پوچھتے کیوں نہیں؟ وہ کس طرح؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی' وہ کس طرح یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس روایت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کے دوران اس بات کا اضافہ ہے۔ آپ یہ فرمائیں گے' میں نے ستارے کے بارے میں کہا تھا' یہ میرا پروردگار ہے اس طرح بتوں کو توڑنے کا ذمہ دار بڑے بت کو قرار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں بیمار ہوں۔

اس روایت کے آخر میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' جنت کے دو کواڑوں کے درمیان مکہ اور ہجر نامی مقام جتنا فاصلہ ہے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۴۸۹)

عَنْ جُنْدَبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں قیامت کے دن حوض کوثر پر تمہارا میزبان ہوں گا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۷)

عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا وَّلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَّاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهٗ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِّنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن میں حوض کوثر پر تمہارا میزبان ہوں گا۔ جو اس تک پہنچے گا وہ اس کا مشروب پیئے گا اور جو اس کا مشروب پیئے گا اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔ کچھ لوگ اس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے میں ان سے واقف ہوں گا اور وہ مجھ سے واقف ہوں گے لیکن پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ابوحازم کہتے ہیں جب میں یہ حدیث بیان کررہا تھا تو نعمان نے بھی یہ حدیث سنی اور دریافت کیا' کیا تم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث انہی لفظوں میں سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ بولے میں حلفیہ یہ کہتا ہوں' میں نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زبانی یہ حدیث سنی ہے البتہ اس میں یہ بات زائد ہے۔ نبی

اکرم ﷺ فرمائیں گے۔ یہ میرے پیروکار ہیں تو آپ سے کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا عمل کئے؟ تو میں کہوں گا جنہوں نے میرے بعد دینی احکام میں تبدیلی کی انہیں دور رکھو! انہیں دور رکھو!

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۴۹)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَّزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَّمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ وَاللهِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَكَ يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُّفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرا حوض طول و عرض میں ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کے تمام کنارے برابر ہیں یعنی وہ مربع کی شکل میں ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہے جو اس کا مشروب پی لے گا۔ اسے اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' میں اپنے حوض پر موجود ہوں گا اور یہ دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آ رہا ہے؟ کچھ لوگوں کو مجھ سے کچھ فاصلے پر پکڑ لیا جائے گا تو میں عرض کروں گا۔ اے میرے پروردگار! یہ میرے ماننے والے ہیں میری اُمت سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو یہ کہا جائے گا کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کس طرح کے عمل کئے؟ اللہ کی قسم! تمہارے بعد یہ ایڑیوں کے بل اپنے دین سے پھر گئے تھے۔

راوی ابن ابی ملیکہ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل اپنے دین سے پھر جائیں یا اپنے دین کے بارے میں کسی آزمائش کا شکار ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۵۱)

عَنْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهِ اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِيْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ

اس وقت اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے' میں حوض پر موجود ہوں گا اور اس بات کا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون مجھ تک پہنچتا ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے کچھ فاصلے پر کچھ لوگوں کو مجھ تک آنے سے روک دیا جائے گا تو میں یہ کہوں گا۔ اے میرے پروردگار! یہ میرے ماننے والے ہیں اور میری اُمت سے تعلق رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا عمل کیا؟ یہ اپنی ایڑیوں کے بل دینِ اسلام سے پھر گئے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۵۲)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارا میزبان ہوں گا اور میں تمہارا گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں یا شاید یہ فرمایا تھا زمین کے چابیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیاداری میں پھنس جاؤ گے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۵۵)

عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهٗ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِيْ قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰى فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ کا حوض "صنعاء" اور "مدینہ منورہ" کے درمیانی فاصلے جتنا بڑا ہے راوی سے مستورد نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس حوض کے برتنوں کے بارے میں کچھ سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! تو مستورد نے کہا: ان کے بارے میں ہماری معلومات یہ ہیں' وہ ستاروں جتنے ہوں گے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۶۱)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ

اِلٰی اَیْلَۃَ مَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! حوض کوثر کے پیالے کتنے ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ وہ ستارے جو کسی انتہائی تاریک رات جس میں بادل نہ ہوں۔ میں ہوتے ہیں اس کے برتن جنتی ہوں گے۔ جو اس حوض کا مشروب ایک مرتبہ پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں جو اس کا مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس حوض کا عرض اس کے طول کی مانند ہے جو ''عمان'' اور ''ایلہ'' کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ اس حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شریں ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۶۸)

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَبِعُقْرِ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَھْلِ الْیَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَایَ حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْھِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِہٖ فَقَالَ مِنْ مَّقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِہٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْہِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اَحَدُھُمَا مِنْ ذَھَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں اپنے حوض کے کناروں سے اہل یمن کیلئے' اپنے عصاء کے ذریعے' لوگوں کو ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ اس سے دور ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کے عرض کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا عرض اس جگہ سے لے کر عمان تک کے فاصلے جتنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں جن میں سے ایک سونے کا ہے اور ایک چاندی کا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۶۹)

شفیع المذنبین ﷺ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِکَۃَ فَسَجَدُوْا لَکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ وَیَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ الَّذِی اتَّخَذَہُ اللّٰہُ خَلِیْلًا فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ

هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ عزوجل لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ لوگ جزع وفزع میں عرض کریں گے۔ کاش کوئی ہمارے پروردگار کے حضور سفارش کرتا حتیٰ کہ ہم کو اس جگہ سے خلاصی دلائے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے آدم علیہ السلام تم وہ ہو جس کو اللہ عزوجل نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور تجھ میں روح ڈالی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ ہمارے پروردگار کے حضور ہماری سفارش کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ میں اس جگہ اس مقام ومنزلت میں نہیں ہوں کہ میں تمہاری سفارش کروں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا ذکر کریں گے۔ اور کہیں گے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ عزوجل نے مبعوث فرمایا۔ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں اور سفارش طلب کریں گے حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میں اس حال میں نہیں ہوں کہ میں تمہاری سفارش کروں آپ بھی اپنی خطا یہ اپنے رب سے سوال جس کا انہیں علم نہیں کا ذکر کریں گے۔ وہ فرمائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جن کو اللہ عزوجل نے اپنا خلیل بنایا ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میں اس مکان میں اس حال میں نہیں کہ میں تمہاری سفارش کرسکوں اور آپ بھی اپنی خطا کا ذکر کریں گے۔ وہ فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ عزوجل نے کلام فرمایا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ آپ فرمائیں گے میں اس حال میں نہیں ہوں کہ اس جگہ تمہاری سفارش کرسکوں۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور جاؤ۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ آپ فرمائیں گے میں یہاں اس مقام میں نہیں ہوں کہ تمہاری سفارش کرسکوں۔ تم حضرت محمد ﷺ کے حضور جاؤ۔ اللہ عزوجل نے ان کے اگلے اور پچھے سب گناہ معاف کردئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ وہ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ عزوجل سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے دخول دار جنت میں اجازت دی جائے گی اور جب میں اللہ عزوجل کو دیکھوں گا اور اس کے حضور اس حال میں گر جاؤں گا کہ سجدہ کررہا ہوں گا۔ اور اللہ عزوجل جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا۔ اے محمد ﷺ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ سوال کرو وہ آپ کو دیا جائے گا۔ جو چاہیں بات کریں وہ سنی جائے

گی۔ اور سفارش کریں تو قبول کی جائے گی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر میں سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی وہ حمد کروں گا جس حمد کرنے کی اللہ عزوجل مجھے تعلیم فرماتے ہیں۔ پھر میں اللہ کے حضور سفارش کروں گا پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد بیان کی جائے گی جس حد سے میں تجاوز نہیں کروں گا۔

پھر میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا میں پھر دوبارہ بارگاہ ایزدی میں آؤں گا اور پہلے کی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا اور اس طرح تیسری اور چوتھی بار سجدہ میں گر جاؤں گا حتیٰ کہ دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہے گا مگر وہ شخص جس کو اس میں رہنے کیلئے قرآن نے روک لیا ہوگا۔ اور قتادہ بن دعامہ اس قول کے وقت یعنی ''من حبسه القرآن'' کہتے تھے ان لوگوں پر جن کا دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہو گیا ہوگا۔ (جیسے أن الله لا يغفر أن يشرک به) (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۸۲)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ محمد ﷺ کی سفارش سے دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے انہیں جہنمی کہا جائے گا۔ حدیث ابوسعید خدری میں ہے اہل جنت کہیں گے یہ رحمن کے آزاد کردہ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے بغیر عمل کے جنت میں داخل فرمایا

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۸۳)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ اٰدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الَّذِيْ اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ

وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّیْ فَيُؤْذَنُ لِیْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّیْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِیْ ثُمَّ يُقَالُ لِیْ ارْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَحْمَدُ رَبِّیْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِیَ فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَیْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ قَالَ قَتَادَةُ اَیْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ اس پریشانی سے نجات پانے کی کوشش کریں گے۔

ابن عبید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں انہیں اس کا حل الہام کیا جائے گا اور وہ یہ کہیں گے: اگر ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کوئی شفیع لے آئیں تو ہمیں اس پریشانی سے نجات مل سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہی وہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے‘ آپ تمام مخلوق یعنی بنی نوع انسان کے باپ ہیں‘ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے‘ آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو ان سب نے آپ کو سجدہ کیا‘ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں تاکہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے تو حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے۔ میں ایسا نہیں کرسکتا! کیونکہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی وہ خطا یاد آئے گی جو ان سے سرزد ہوئی تھی اس کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے: حضرت نوح علی علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں‘ جنہیں اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین کی طرف معبوث کیا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہی درخواست کریں گے حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے‘ میں ایسا نہیں کر سکتا! کیونکہ انہیں اپنی سرزد ہونے والی غلطی یاد آ جائے گی اس لیے وہ اس کی وجہ سے اپنے پروردگار سے حیا کریں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کو مشورہ دیں گے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے‘ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے‘ میں ایسا نہیں کرسکتا‘ کیونکہ انہیں بھی اپنی غلطی یاد آ جائے گی‘ جس کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا محسوس ہوگی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں مشورہ دیں گے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کے ساتھ اللہ

تعالیٰ نے کلام کیا اور انہیں تورات عطا کی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے' میں ایسا نہیں کر سکتا' کیونکہ انہیں بھی اپنی غلطی یاد آ جائے گی' جس کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں مشورہ دیں گے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے' میں ایسا نہیں کر سکتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں مشورہ دیں گے تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کے آئندہ و سابقہ تمام طرح کے ''ذنب'' کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ پھر میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے پروردگار سے شفاعت کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی جب ایسا ہو جائے گا تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا اور جب تک اللہ کی مرضی ہوگی' سجدے میں رہوں گا' پھر کہا جائے گا: ''اے محمد ﷺ! اپنے سر کو اُٹھاؤ جو کہو گے' سنا جائے گا' جو مانگو گے' دیا جائے گا' جو شفاعت کرو گے' قبول ہوگی۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور ان کلمات کے ذریعے اپنے پروردگار کی حمد بیان کروں گا جو کلمات وہ اس وقت مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا جس کی ایک مخصوص حد ہوگی اور میں اتنے لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا' پھر میں واپس آؤں گا اور دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا' پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا' مجھے اسی حال میں رہنے دے گا' پھر مجھ سے کہا جائے گا: ''اے محمد ﷺ! اُٹھو! کہو سنا جائے گا' مانگو! دیا جائے گا' شفاعت کرو! قبول ہوگی۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور ایسے کلمات کے ذریعے اپنے پروردگار کی حمد بیان کروں گا جو وہ اس وقت مجھے تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت شروع کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا جس کے مطابق میں لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔

حضرت انس جو اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں: مجھے صحیح یاد نہیں ہے کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ ایسا ہوگا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا: ''اے میرے پروردگار! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روکا ہوا ہے۔''

ایک روایت کے مطابق حضرت انس اور دوسری کے مطابق قتادہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ''یعنی جو لوگ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے مستحق قرار پائیں گے۔'' (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۸۳)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ

اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ اٰدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَّمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو اہلِ ایمان اُٹھ کھڑے ہوں گے' یہاں تک کہ جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی' وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر درخواست کریں گے' اے ہمارے جدامجد! آپ ہمارے لیے جنت کھلوائیں حضرت آدم جواب دیں گے: تم اپنے اسی جدامجد کی غلطی کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے تھے اس لیے یہ مجھ سے نہیں ہوگا' تم میرے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے کہ یہ مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ خلیل ہونا اور بات ہے۔

تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے شرفِ ہم کلامی عطا کیا تھا' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے' میں ایسا نہیں کر سکتا' تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علی علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

اس وقت لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ شفاعت کے لیے کھڑے ہوں گے۔ آپ کو اس کی اجازت ملے گی اسی طرح امانت اور صلہ رحمی پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے تاکہ گزرنے والوں کی مدد کریں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں تمہارا پہلا گروہ برق کی مانند ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' برق کی طرح کون سی چیز حرکت کرتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا ہے کس طرح پلک جھپکنے میں بجلی جا کر واپس بھی آ جاتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے' پھر کچھ پرندوں کی مانند گزریں گے' پھر آدمیوں کی مانند گزریں گے' ان کی رفتار ان کے اعمال کے مطابق ہوگی' تمہارے نبی ﷺ اس وقت پل صراط پر کھڑے یہی دعا مانگ رہے ہوں گے' اے میرے پروردگار! سلامتی عطا فرما' سلامتی عطا فرما' پھر کمزور اعمال والوں کی باری آئے گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص خود کو گھسیٹ کر پکڑے گا' پل صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے لٹکے ہوں گے جنہیں جہنمیوں کو پکڑنے کا حکم ہوگا' ان پکڑے ہوئے لوگوں میں بعض زخمی ہوں گے لیکن پار پہنچ جائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۹۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَاَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَآءِ تَبَعًا

حضرت انس روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے میں لوگوں کے جنت میں داخلے کے لیے شفاعت کروں گا اور میرے پیروکار تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۹۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَبَعًا وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہی جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۹۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے جنت میں جانے کے لیے سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا' کسی بھی نبی کی اتنی تعداد میں تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے' بعض انبیاء علیہم السلام کی تصدیق صرف ایک شخص نے کی تھی۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۳۹۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ

الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہہ رہا ہو پھر مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اس شخص پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے ''الوسیلہ'' کی دعا مانگو۔ ''الوسیلہ'' جنت میں ایک مخصوص مقام ہے' جو اللہ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لیے ''الوسیلہ'' کی دعا مانگے گا' اسے میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۷۵۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو' تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے' پھر تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو۔ بے شک یہ جنت میں ایک مقام ہے' جس تک اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایک بندہ ہی پہنچے گا' اور مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ بندہ ''میں'' ہوں گا' جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوجائے گی''۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۵۲۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَبَلَغَ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ

الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَی الْبَشَرِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی عِيْسٰی فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ کے

سامنے دستی رکھی گئی تو آپ نے اسے کھانا شروع کیا۔ وہ آپ کو پسند تھی آپ دانتوں کے ذریعے نوچ کر اسے کھانے لگے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم لوگ یہ جانتے ہو ایسا کس طرح ہو گا۔ اللہ تعالیٰ پہلے والے اور بعد والے سب لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا۔ اس طرح کہ ایک شخص ہم سب تک اپنی آواز پہنچا سکے گا اور ان سب کو دیکھ سکے گا۔ سورج قریب آ جائے گا۔ لوگ اتنے غم اور کرب کا شکار ہوں گے جو وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے اور جسے وہ برداشت نہیں کر سکتے ہوں گے تو لوگ ایک دوسرے سے یہ کہیں گے کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ تمہاری کیفیت کیا ہے تم لوگ یہ جائزہ کیوں نہیں لیتے کہ کون شخص تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کر سکتا ہے تو کچھ لوگ ایک دوسرے سے یہ کہیں گے کہ تم لوگوں کو حضرت آدم کے پاس جانا چاہئے۔

وہ لوگ حضرت آدم کے پاس آئیں گے اور یہ عرض کریں گے کہ آپ بنی نوع انسان کے جد امجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے۔ آپ نے اپنی روح کو پھونکا ہے اور اس کے حکم کے تحت فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم اس وقت کس پریشانی کا شکار ہیں اور کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ یہ کس حد تک پہنچ چکی ہے تو حضرت آدم ان سے یہ کہیں گے کہ میرا پروردگار آج اتنا غضب ناک ہے: اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا۔ میں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے۔ صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت نوح کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے اور یہ عرض کریں گے کہ اے حضرت نوح! آپ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں روئے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہماری حالت کیا ہے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: یہ پریشانی کس حد تک پہنچ چکی ہے تو حضرت نوح ان سے کہیں گے میرا پروردگار آج اتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے خلاف ایک دعا کی تھی اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں گے اور یہ عرض کریں گے اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور اہلِ زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم کس حالت میں ہیں تو وہ جواب دیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے تین مرتبہ ذو معنی کلام کیا تھا۔

ابوحیان نامی راوی نے ان کا تذکرہ اپنی روایت میں کیا ہے۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور یہ عرض کریں گے کہ اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے آپ کو دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم کس پریشانی میں ہیں تو وہ جواب دیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں ملا تھا۔ اس لئے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔

وہ لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور یہ عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس کا ایک ایسا کلمہ ہیں جسے اس نے سیّدہ مریم کی طرف القاء کیا تھا۔ اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم کس پریشانی کا شکار ہیں تو حضرت عیسیٰ جواب دیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ وہ کسی کا ذکر نہیں کریں گے۔ لیکن یہ کہیں گے مجھے اپنی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

تو وہ لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے حضرت محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپ کے گزشتہ اور آئندہ کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے: ہم کس پریشانی کا شکار ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آ جاؤں گا۔ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں چلا جاؤں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد کا اور اپنی تعریف بیان کرنے کا ایسا طریقہ میرے لئے ایک کشادہ کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے کشادہ نہیں کیا گیا۔ پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میری امت کو بخش دے اے میرے پروردگار! میری امت کو بخش دے اے میرے پروردگار! میری امت کو بخش دے تو وہ فرمائے گا اے محمد ﷺ! تم اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر حساب لازم نہیں ہوا جنت کے دائیں طرف والے دروازے سے جنت میں داخل کر دو۔ ویسے وہ لوگ دوسرے دروازوں سے داخل ہونے کا بھی حق رکھتے ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے اور جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔
(جامع ترمذی جلد دوم کتاب زہد حدیث ۲۳۵۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اُسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے اور پھر اذان ختم ہو جانے کے بعد تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرو' چونکہ یہ جنت میں ایک مخصوص مقام ہے' جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے یہ پوری اُمید ہے' کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے یعنی اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی"۔
(سنن نسائی جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۷۷)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ فَحَدَّثَ اَحَدُهُمَا حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَالْاٰخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَاْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهٖ وَاَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يُخْرِجَ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ اَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُوْنَ بِعَلَامَاتِهِمْ اِنَّ النَّارَ تَاْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِّنِ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا مَوْضِعَ السُّجُوْدِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَّاءِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ۔"

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ان دونوں صاحبان میں سے ایک نے شفاعت سے متعلق حدیث بیان کی' جبکہ دوسرے صاحب خاموش تھے۔ حدیث بیان کرنے والے صحابی نے بتایا: پھر فرشتے آئیں گے اور وہ شفاعت کریں گے اور انبیاء کرام بھی شفاعت کریں گے' انہوں نے اس میں پل صراط کا بھی ذکر کیا' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس پل پر سے سب سے پہلے میں گزروں گا' جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا فیصلہ کر دے گا اور پھر کچھ لوگوں جہنم سے نکالنا چاہے گا' تو اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انبیاء کرام کو یہ حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں' تو ان اہلِ جہنم کو ان کی مخصوص نشانی کی وجہ سے پہچانا جائے گا' کیونکہ جہنم کی آگ ابن آدم کی ہر چیز کو کھا لے گی صرف سجدے کی جگہ کو نہیں کھا سکے گی' پھر ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں لایا جائے گا اور ان پر جنت کا پانی ڈالا جائے گا' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے کوئی دانا پھوٹ کر پودا بن جاتا ہے''۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب التطبیق حدیث ۱۱۳۹)

معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پتھر کے سلام کرنے کا معجزہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری بعثت سے پہلے' مکہ میں موجود ایک پتھر مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے میں آج بھی پہچانتا ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَیَّ لَيَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جب مجھے مبعوث کیا گیا اور میں اسے اِس وقت بھی جانتا ہوں۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الطلاق حدیث ۳۵۵۷)

مبارک انگلیوں کا معجزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَّتَوَضَّئُوْنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ يَّسِيْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّئُوْا فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ اَوْ نَحْوَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفروں میں سے کسی ایک میں باہر نکلے اور شمع نبوت کے ساتھ کچھ پروانے بھی تھے۔ وہ چلتے رہے حتیٰ کہ نماز کا وقت قریب آ گیا اور لوگوں نے پانی نہ پایا کہ وہ وضو کر سکیں۔ تو لوگوں میں سے ایک آدمی اس سے مراد خود حضرت انس ہیں جیسا کہ سند حارث بن ابی اسامہ میں من

طریق شریک بن ابی نمر عن انس یہ واقعہ مروی ہے گیا اور وہ ایک پیالہ جس میں تھوڑا سا پانی تھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لے کر آیا اس کو نبی اکرم ﷺ نے لیا اور وضو فرمایا پھر آپ نے اپنی چاروں انگلیاں پیالے پر رکھ دیں پھر فرمایا اٹھو اور وضو کرو۔ سب لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ انہوں نے وضو سے اپنا مقصد پورا کر لیا اور وہ لوگ ستر یا اس کے لگ بھگ تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۸۹)

اضافہ پانی کا معجزہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ فَضَمَّ اَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز کا وقت قریب ہو گیا اور جس لوگوں کا گھر مسجد کے قریب تھا کھڑا ہوا اور اپنے گھر وضو کرنے چلا گیا۔ کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی کف دست رکھ دی۔ پیالہ چھوٹا تھا جس کی وجہ سے آپ کا کف دست کشادہ نہ ہو سکتا تھا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں اور ان کو برتن میں رکھ دیا تو سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ حمید نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا تم کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا اسی آدمی۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۰)

دست مبارک کا معجزہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل تھی۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا جب وضو سے فارغ ہوئے تو لوگ پانی لینے کیلئے آپ کی طرف جلدی جلدی آئے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا ہمارے پاس نہ وضو کرنے

کیلئے اور نہ ہی پینے کیلئے پانی ہے ماسوائے اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے۔ آپ ﷺ نے چھاگل میں اپنا دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ ہم نے پانی پیا اور وضو کیا۔ سالم بن ابی جعد نے کہا میں نے حضرت انس سے کہا تم کتنے لوگ تھے۔ انہوں نے جواب دیا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں وہ پانی کافی تھا لیکن ہم فقط پندرہ سو تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۱)

خشک کنویں کا پانی جاری ہو گیا

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَّالْحُدَیْبِیَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰی لَمْ نَتْرُكْ فِیْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَفِیْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِی الْبِئْرِ فَمَکَثْنَا غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ اسْتَقَیْنَا حَتّٰی رَوِیْنَا وَرَوَتْ اَوْ صَدَرَتْ رَکَائِبُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے اور حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا حتیٰ کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا تو نبی اکرم ﷺ کنویں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ پانی منگوایا اور آپ نے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ ہم تھوڑا سا ٹھہرے ہوں گے پھر ہم نے اس کنویں سے پانی پیا حتیٰ کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہمارے مال مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۲)

اضافہ طعام کا معجزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَّقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ یَدِیْ وَلَاثَتْنِیْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ

مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَّا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ نے ام سلیم والدہ حضرت انس سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جو کمزور ہے۔ میں آپ میں بھوک محسوس کرتا ہوں۔ کیا تیرے پاس کچھ کھانے کی چیز ہے۔ ام سلیم نے کہا جی ہاں تو ام سلیم نے جو کی روٹی کی چند ٹکیا نکالیں۔ پھر اپنا دوپٹہ نکالا اوران کو دوپٹہ کے ایک حصہ میں لپیٹا اوراس کو چھپا کر میرے ہاتھ کے نیچے دے دیا اور دوپٹہ کا کچھ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں وہ لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا اوراپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کھانا دے کر بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو آپ ﷺ چل پڑے اور میں ان کے آگے چل پڑا حتیٰ کہ میں ابوطلحہ کے پاس آیا اوران کو پورا قصہ بیان کیا۔ ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں جو ہم ان کو کھلا سکیں۔ ام سلیم نے کہا اللہ عزوجل اوراس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چلے حتیٰ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوطلحہ آپ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ تو ام سلیم وہی روٹیوں کی ٹکیہ لے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے اورام سلیم نے گھی کے برتن کو نچوڑا اور اس کو سالن بنا لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت ہے تو ان کو آنے کی اجازت دی گئی تو انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔ پھر وہ باہر نکل گئے۔ پھر آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ وہ آئے انہوں نے بھی کھایا حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ لہٰذا ان کو بلایا گیا انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ انہیں بلایا گیا سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اورلوگ ستر یا اسی مرد تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۳)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ اَوْ کَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاَبُوْ بَکْرٍ ثَلَاثَةً قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ هَلْ قَالَ امْرَاَتِیْ وَخَادِمِیْ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّاَنَّ اَبَابَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَآءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْیَافِكَ اَوْ ضَیْفِكَ قَالَ اَوَعَشَّیْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْئَ قَدْ عَرَضُوْا عَلَیْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ کُلُوْا وَقَالَ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا قَالَ وَایْمُ اللّٰهِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَکْثَرُ مِنْهَا حَتّٰی شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاِذَا شَیْئٌ اَوْ اَکْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَیْنِیْ لَهِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَاَکَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَکْرٍ وَّقَالَ اِنَّمَا کَانَ الشَّیْطَانُ یَعْنِیْ یَمِیْنَهٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ غَیْرَ اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ اَکَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ وَغَیْرُهٗ یَقُوْلُ فَعَرَفْنَا مِنَ الْعِرَافَةِ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے۔ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو یا پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تین لے گئے اور نبی اکرم ﷺ دس آدمیوں کو لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے اور ان کے ساتھ تین آدمی تھے۔ میں حضرت ابوبکر ان لوگوں میں سے تھے جن کے پاس چار آدمیوں کا کھانا تھا لہٰذا وہ زیادہ لے آئے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے کہا شان یہ ہے کہ میں اور میرے باپ اور میری والدہ ام رومان گھر میں تھے۔ ابوعثمان نے کہا مجھے معلوم نہیں کیا حضرت عبدالرحمن نے کہا میری بیوی امیہ بنت عدی اور ہمارے گھر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں مشترکہ کام کرنے والا غلام تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی کھایا پھر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ عشاء کی نماز ادا کی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس ٹھہرے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کا کھانا تناول فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کا کافی حصہ گزر جانے کے بعد اپنے گھر تشریف لائے حضرت ابوبکر صدیق سے ان کی زوجہ ام رومان نے کہا تمہیں تمہارے مہمانوں سے کس نے روکے رکھا۔ حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم نے ان کو کھانا کھلایا ہے۔ ام رومان نے کہا تمہارے آنے تک انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا اور وہ مسلسل انکار میں ہم پر غالب آئے۔ عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ سن کر میں چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے جاہل اور عبدالرحمن کو برا بھلا کہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہمانوں سے کہا کھانا کھاؤ اور میں یہ کبھی نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمن نے کہا اللہ کی قسم ہم کوئی لقمہ نہیں اٹھاتے تھے مگر اس کے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا حتیٰ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب کھانے کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کھانا اتنا ہی ہے بلکہ اس سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہوا آپ کی بیوی نے جواب دیا میرے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ کھانا اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے کھایا اور فرمایا یہ قسم شیطان سے تھی یعنی اس قسم پر مجھے شیطان نے برانگیختہ کیا پھر اس کھانے سے چند لقمے کھائے۔ پھر اس کھانے کو اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور صبح تک کھانا نبی اکرم ﷺ کے پاس رہا۔ ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ تھا۔ رات معاہدہ ختم ہو گیا۔ وہ مدینہ منورہ کی طرف چلے تو ہم نے بارہ آدمیوں کو حاکم بنایا جبکہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کئی لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پھر ہر آدمی کے ساتھ کتنے لوگ تھے۔ سوائے اس بات کے کہ ان کے ساتھ ان کے عریف "نمبردار" بھیجے۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا اس کھانے سے سیر لوگوں نے کھایا یا جیسا کہ عبدالرحمن نے کہا۔ یعنی جو لوگ بارہ آدمیوں کے ہمراہ تھے ان کی قلت و کثرت کا احتمال ہو سکتا ہے لیکن جو نمبردار تھے وہ بارہ ہی تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۶)

قحط سالی دور ہونے کا معجزہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَصَابَ اَھْلَ الْمَدِیْنَةِ قَحْطٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ جُمُعَةٍ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْکُرَاعُ ھَلَکَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰہَ یَسْقِیْنَا فَمَدَّ یَدَیْہِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَھَاجَتْ رِیْحٌ اَنْشَاَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِیَھَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰی اَتَیْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی فَقَامَ اِلَیْہِ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ فَادْعُ اللّٰہَ یَحْبِسُہٗ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَنَظَرْتُ اِلَی السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ کَاَنَّہٗ اِکْلِیْلٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اہل مدینہ قحط سے دوچار ہوئے۔ ایک دفعہ آپ جمعۃ المبارک کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص خارجہ بن حصن

فرازی کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش نازل فرمائے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آسمان مثل شیشہ صاف تھا۔ ہوا چلی بادل گھر آئے اور جمع ہوگئے۔ پھر آسمان نے اپنا منہ کھول دیا۔ ہم باہر نکلے اور پانی میں چلتے ہوئے اپنے گھروں تک پہنچے اور متواتر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی شخص کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ گھر منہدم ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس کو روک دے۔ آپ ﷺ مسکرائے۔ پھر فرمایا اے اللہ بارش ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو۔ حضرت انس نے کہا میں نے بادلوں کی طرف دیکھا کہ وہ مدینۂ منورہ کے اردگرد پھیل گیا گویا کہ مدینۂ منورہ تاج بنا ہوا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۷)

ستون حنانہ کو تسلی دینے کا معجزہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهٗ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب منبر شریف تیار ہو گیا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے تو ستون نے رونا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دست شفقت پھیرا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَى شَجَرَةٍ اَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَوْ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ اِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِيْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ جمعۃ المبارک کے دن ایک درخت یا کھجور کے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ انصار کی ایک عورت یا ایک مرد یہ مشورہ دینے والے تمیم داری تھے نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کیلئے منبر شریف تیار نہ کریں۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو منبر تیار کرو۔ انہوں نے آپ کیلئے منبر شریف بنایا۔ جب جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آپ ﷺ منبر شریف پر تشریف لے گئے تو

ستون بچہ کی مثل چیخنے لگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ منبر شریف سے اترے اور اس کو اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا۔ وہ ایسے بچے کی طرح رونے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کا رونا اس وجہ سے تھا کہ وہ آپ کے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوعٍ مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کا چھت کھجور کے ستونوں پر ڈالا گیا تھا اور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن جب خطبہ ارشاد فرماتے تو ان ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ کھڑے ہوتے۔ اور جب آپ کیلئے منبر شریف بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ تو ہم نے اس ستون کے رونے کی آواز سنی۔ جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دست شفقت و محبت اس پر رکھا اور وہ خاموش ہو گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۰)

سچی خبر نکلنے کا معجزہ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے اور آپ غنیمت کا وہ مال جو آپ کے پاس آیا تھا اس کی تقسیم فرما رہے تھے۔ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور وہ بنی تمیم کا ایک شخص تھا۔ اس نے آتے ہی کہا یا رسول اللہ ﷺ انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو ہلاک ہو جائے جب میں عدل وانصاف نہیں کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا، تو نامراد خسارے میں پڑ گیا اگر میں انصاف نہ کروں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے میں اس نامراد کی گردن اڑاؤں۔ آپ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ اسے چھوڑ دیجئے۔ اس شخص کے ساتھی ہوں گے تم میں سے ہر ایک ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر جانے گا۔ وہ قرآن حکیم پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ اس کے پکڑنے کی جگہ دیکھی جائے تو اس میں کوئی چیز معلوم نہ ہو گی۔ اس کے پر دیکھے جائیں تو ان میں کوئی چیز معلوم نہ ہو گی۔ اس کے پکڑ اور پکڑنے کی جگہ کے درمیان کے مقام کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی حالانکہ وہ گندگی اور خون سے ہو کر گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ آدمی ہو گا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہو گا۔ یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہو گا۔ جو پھڑ کے گا۔ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جبکہ لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تو اس کو تلاش کر کے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اس کو اس حال میں دیکھا جو نبی کریم ﷺ نے اس کا حال بیان فرمایا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۱)

زمین میں گھوڑا دھنسنے کا معجزہ

عَنِ الْبَرَاءَ بْنِ عَازِبٍ يَّقُوْلُ جَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلیاَبِیْ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰی مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلُهٗ مَعِیْ قَالَ فَحَمَلْتُهٗ مَعَهٗ وَخَرَجَ اَبِیْ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِیْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَّهَا ظِلٌّ لَّمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهٗ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِیْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيْهِ فَرْوَةً وَّقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُّقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِیْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ قُلْتُ اَفِیْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ

انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَآءَ يَضْرِبُ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِىْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِىْ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِىْ مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّاُ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ (لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا) فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِىْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ اِنِّىْ اُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَىَّ فَادْعُوَا لِىْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے والدگرامی عازب بن حارث بن عدی اوسی کے گھر تشریف لائے اور میرے والد سے ایک کجاوہ خریدا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عازب بن حارث سے کہا اپنے بیٹے براء کو میرے ساتھ بھیجو تا کہ وہ اس کو اٹھا کر لے چلے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے اس کجاوہ کو آپ کے ساتھ اٹھالیا اور میرے والدگرامی اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے تو میرے والدگرامی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر آپ مجھے بتائیں جب تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کیلئے چلے تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں بیان کرتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم وہ رات اور دوسرے دن بھی چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر ہوگئی اور راستے خالی ہو گئے ان میں کسی کی آمدورفت نہ رہی اور ہمارے سامنے ایک طویل پتھر ظاہر ہوا جو نہایت بلند تھا جس کا سایہ تھا اور اس کے نیچے دھوپ نہیں پڑتی تھی۔ ہم نے وہاں قیام کیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے اپنے ہاتھ سے ایک جگہ کو صاف کیا کہ آپ ﷺ اس پر آرام فرمائیں گے اور میں نے اس پر پوستین بچھا دی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آرام فرمائیے اور میں آپ کے اردگرد حفاظت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ محوخواب ہو گئے۔ میں آپ ﷺ کے اردگرد کی حفاظت کیلئے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بکریاں چرانے والا اپنی بکریاں لے کر پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہ اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جو ہم چاہتے تھے۔ یعنی سایہ حاصل کرنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے چرواہے سے کہا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے۔ اس نے کہا اہل مکہ میں سے قبیلۂ قریش کے ایک شخص کا غلام ہوں یا اس نے کہا مدینہ کے ایک شخص کا غلام ہوں۔ (بخاری میں بالجزم ایک روایت گزر چکی کہ وہ مکہ ہے اور مکہ پر مدینہ کا اطلاق صفت کیلئے ہے نہ کہ علمیت کیلئے کیونکہ اس وقت اس کو یثرب کہا جاتا تھا اور مدینہ سے مدینۂ نبویہ مراد نہیں ہے) حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ دینے والی ہیں۔ اس چرواہے نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر اس نے ایک بکری پکڑی۔ میں نے کہا اس کے تھنوں کو مٹی، بالوں اور نجاست سے صاف کرلو۔ ابواسحاق نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر جھاڑتے تھے۔ اس چرواہے نے پیالہ میں اس کی مقدار دودھ دوہا اور میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی اکرم ﷺ کیلئے اٹھا لایا تھا تاکہ آپ اس سے پانی نوش فرمائیں گے اور وضو فرمائیں گے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور میں نے آپ کو بیدار کرنا ناپسند سمجھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ میں پہنچا تو حضور ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ میں پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دودھ نوش فرمایئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ نے سیر ہو کر دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں بہت خوش ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں چلنے کا وقت ہو گیا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل پڑے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کوئی شخص ہمارے پاس آ پہنچا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی ہلاکت کی دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا بمعہ اس کے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ یا میرے خیال میں سخت زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ بن مالک نے کہا میرا گمان ہے کہ تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میری نجات کیلئے دعا کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں وعدہ دیتا ہوں کہ میں تمہارے تلاش کرنیوالوں کو واپس کردوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کیلئے دعا فرمائی اور اسے خلاصی ملی زمین سے نکل آیا اس کے بعد وہ کسی سے ملتا تو کہتا میں تلاش کرچکا ہوں ادھر کوئی نہیں۔ جس سے بھی اس کی ملاقات ہوتی اس کو واپس کر دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے جو ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۶)

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَتْبَعَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهٗ فَقَالَ ادْعُ اللهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

حضرت برائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک آپ کے پیچھے آیا نبی اکرم ﷺ نے اس کیلئے دُعائے ضرر کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اس نے آپ سے درخواست کی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کریں۔ میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں

گا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ نبی اکرم ﷺ پیاسے تھے۔ آپ کا گزر بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک برتن لیا اور اس میں نبی اکرم ﷺ کیلئے تھوڑا سا دودھ دوہ لیا۔ میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے اسے پی لیا۔ یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۲۳)

انگلیوں سے چشمہ پھوٹنا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَآءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا تو ایک بڑا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور لوگوں نے اس سے وضو کیا میرے اندازے کے مطابق ان کی تعداد ٦٠ سے ٨٠ تک تھی اور میں نے دیکھا کہ آپ کی اُنگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور تلاش کے باوجود لوگوں کو پانی نہیں مل سکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا تھوڑا سا پانی پیش کیا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست اقدس ڈالا اور لوگوں کو اس برتن سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ کے انگلیوں کے نیچے سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہیں اور پھر ان سب لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فِيْمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب ''زورائ'' کے مقام پر

موجود تھے راوی کہتے ہیں "زورائ" مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب ایک جگہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا پھر آپ نے اپنی ہتھیلی اس میں ڈال دی اور آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور آپ کے تمام ساتھیوں نے وضو کر لیا قتادہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: تقریباً ۳۰۰ تھی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۴)

چشمے سے پانی پھوٹنے کا معجزہ

عَنْ مُعَاذَ ابْنِ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَآءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّآئِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّآءٍ قَالَ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَّآئِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِّنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ غَزِيْرٍ شَكَّ اَبُوْ عَلِيٍّ اَيُّهُمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر ادا کیا کرتے تھے اسی طرح ایک دن آپ نے ظہر کی نماز کو موخر کیا پھر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ادا کی پھر اپنے خیمے میں تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر ادا کی پھر ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا! تو کل تم لوگ تبوک کے چشمے تک پہنچ جاؤ گے۔ کوئی میرے آنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ راوی کہتے ہیں ہم وہاں پہنچ گئے۔ ہم دو آدمی وہاں پہنچے تھے۔ اس چشمے کا پانی جوتے کے تسمے جتنی چوڑی لکیر کی شکل میں بہہ رہا تھا اور اس کی رفتار کم تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا' کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ پھر لوگوں نے اپنی ہتھیلیوں کے ذریعے اس چشمے میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لے کر اسے ایک برتن میں اکٹھا کیا۔ راوی کہتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں اپنے دونوں ہاتھ اور

چہرہ مبارک دھویا پھر آپ نے وہ پانی اس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمہ میں سے پانی پھوٹ پڑا یہاں تک کہ لوگوں نے وہ پانی خود بھی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری زندگی لمبی ہو گی اور تم دیکھو گے کہ اس پانی سے باز ار سیراب کئے جائیں گے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۸)

معجزہ شق القمر

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گواہ رہو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۴۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ان کو کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا یہ عظیم معجزہ ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۴۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چاند نبی اکرم ﷺ کے زمانہ شریف میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۴۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا حتیٰ کہ انہوں نے حراء کو دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ اَبُو الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا چاند دو ٹکڑے ہوا درآنحالیکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم گواہ بن جاؤ اور ایک ٹکڑا جبل حراء کی طرف چلا گیا۔ ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح نے مسروق سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ شق قمر مکہ مکرمہ میں ہوا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۷)

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معجزہ شق القمر رسول معظم ﷺ کے زمانہ اقدس میں واقع ہوا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۵۸)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ سے فرمائش کی، آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں! تو آپ نے انہیں دو مرتبہ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا دکھایا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب صفۃ القیامۃ حدیث ۶۹۴۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند شق ہو گیا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب صفۃ القیامۃ حدیث ۶۹۵۰)

بھیڑیئے کا کلام کرنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول معظم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ اس پر ایک بھیڑیئے نے حملہ کر دیا اور بکریوں میں سے ایک بکری پکڑ کر لے گیا۔

چرواہے نے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا سبع کے دن ان کا کون محافظ ہوگا جب میرے سوا انہیں کوئی نہیں چرائے گا۔ ایک شخص بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ وہ بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے کلام کرنے لگا اس نے کہا میں اس لئے پیدا نہیں کیا گیا لیکن میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے از راہ تعجب کہا سبحان اللہ جانور بھی کلام کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اور حضرت ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۷۰)

پہاڑوں پر حکم نافذ ہونے کا معجزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ کانپنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے احد اپنی جگہ رہ، تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۷۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ وَّمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے اور جبل احد کانپنے لگا آپ نے اس پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دو شہیدوں یعنی عثمان و عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی نہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۹۰)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ اِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ چٹان حرکت کرنے لگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید موجود

ہیں۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۲۹)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِہِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۳۰)

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰہِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِیْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَیْسَ عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰہِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ یُّنْفِقُ نَفَقَةً مُّتَقَبَّلَةً وَّالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَیْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰہِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ یَكُنْ یَّشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ وَابْنِ السَّبِیْلِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْیَاءَ عَدَّدَهَا

ابوعبدالرحمن سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا' تو انہوں نے اپنے گھر پر سے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے جیش عسرت کے بارے میں فرمایا تھا جو شخص قبول کئے جانے والا خرچ کرے گا جب کہ لوگ تنگی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ تو اسے یہ اجر ملے گا تو میں نے اس لشکر کو سامان فراہم کیا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ رومہ کنوئیں سے پانی نہیں پیا جا سکتا تھا۔ صرف قیمت کے عوض میں لیا جا سکتا تھا' تو میں نے اس کنویں کو خرید کر ہر غریب و امیر اور مسافر کے لئے وقف کر دیا۔ لوگوں نے کہا اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید باتیں بھی گنوائیں۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۳۲)

معجزہ معراج النبی ﷺ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَّيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوْئَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ اَوَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِلٰى اِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيلَ لَهٗ مَا يُبْكِيكَ قَالَ اَبْكِي لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ اِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيتُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ وَّاِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ عزوجل کے نبی ﷺ نے اس رات کا واقعہ بیان کیا جس رات آپ کو سیر کرائی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا ایک دفعہ میں حطیم میں تھا اور کبھی فرمایا میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اچانک ایک آنے والا آیا اور اس نے چاک کیا۔ قتادہ نے کہا اور بہت دفعہ کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس آدمی نے یہاں سے یہاں تک چاک کیا قتادہ نے کہا میں

جارود بن ابی سبرہ ہذلی صاحب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا درانحالیکہ وہ میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں سے یہاں تک سے مراد کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہنسلی کی ہڈیوں کے درمیان کے گڑھا سے لیکر زیر ناف بال اگنے کی جگہ تک اور میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا سینہ کی ہڈی سے لے کر زیر ناف بال اگنے کی جگہ تک۔ اس نے میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرا دل دھویا گیا اور ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ میرے پاس سواری کا ایک جانور لایا گیا جو خچر سے ذرا کم اور گدھے سے بڑا تھا اور وہ سفید رنگ کا تھا۔ جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوحمزہ یہ حضرت انس کی کنیت ہے وہ براق تھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں جو اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کرایا گیا اور میرے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا پہلا آسمان پر آئے اور دروازہ کھولنے کیلئے کہا دروازے کے اندر سے کہنے والے نے کہا یہ دروازہ کھلوانے والا کون ہے اس نے کہا میں جبرائیل ہوں کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جبرائیل نے کہا محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کیا ان کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا ہے۔ جبرائیل نے کہا جی ہاں کہا گیا آپ کا آنا خوش آمدید تشریف لانے والا بہت اچھا ہے۔ تو دروازہ کھول دیا گیا اور جب میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ آپ کے والد گرامی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے کہا نیک فرزند اور صالح نبی خوش آمدید۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اوپر کو چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا کہا گیا دروازہ کھلوانے والا کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ ہیں کہا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں! کہا گیا آپ کا آنا خوش آمدید تشریف لانے والا بہت اچھا ہے تو دروازہ کھولا گیا جب میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کو سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر ان دونوں نے کہا نیک بھائی اور صالح نبی خوش آمدید۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا دروازے کے اندر سے کہنے والے نے کہا یہ دروازہ کھلوانے والا کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں کہا گیا آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا بہت اچھا ہے تو دروازہ کھولا گیا جب میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے کہا نیک بھائی

اور نبی صالح کا تشریف لانا مبارک ہو۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا' کہا گیا دروازہ کھلوانے والا کون ہے اس نے کہا جبرائیل' کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا گیا محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کیا آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں! کہا گیا آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا بہت اچھا ہے تو دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے کہا نیک بھائی اور صالح نبی کا تشریف لانا مبارک ہو۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچویں آسمان پہ پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ کہا گیا یہ دروازہ کھلوانے والا کون ہے۔ اس نے کہا جبرائیل' کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں کہا گیا آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا بہت اچھا ہے جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام ملے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا نیک بھائی اور صالح نبی کا تشریف لانا خوش آمدید۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے۔ دروزاہ کھلوانے کیلئے کہا' کہا گیا یہ دروازہ کھلوانے والا کون ہے اس نے کہا جبرائیل' کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا کیا آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں! تو کہا انہیں مرحبا اور خوش آمدید ہو۔ جب میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کو سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا نیک بھائی اور نبی صالح کا تشریف لانا مبارک ہو۔ جب میں ان سے آگے بڑھ گیا تو وہ رو پڑے ان سے کہا گیا آپ کو کس چیز نے رلایا ہے۔ انہوں نے کہا میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک صاحبزادے کو نبی بھیجا گیا ہے جن کی امت سے جنت میں میری امت سے زیادہ افراد داخل ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک لے گئے اور جبرائیل نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ کہا گیا یہ دروازہ کھلوانے والا کون ہے اس نے کہا جبرائیل علیہ السلام' کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد ﷺ کہا گیا آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا بہت اچھا ہے۔ جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ آپ کے جد امجد ہیں ان کو سلام کیجئے آپ نے کہا میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا نیک فرزند اور صالح نبی کا تشریف لانا مبارک ہو۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ میرے قریب کیا گیا۔ اس کے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر تھے اور اس

کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری نہریں تھیں۔ میں نے کہا اے جبرائیل یہ کیا ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا دو باطنی نہریں جنت میں جا رہی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر بیت المعمور میرے قریب کیا گیا۔ پھر میرے سامنے شراب کا ایک برتن' ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ جبرائیل نے کہا یہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی اُمت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں اس کے بعد میں واپس ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے پوچھا آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی اُمت روزانہ پچاس وقتوں کی نماز کی استطاعت نہیں رکھتی اور میں بخدا آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر میں اس سلسلہ میں بہت سختی کر چکا ہوں۔ اس لیے آپ اپنے رب کے حضور واپس تشریف لے جائیں اور ان سے اپنی امت کیلئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف فرما دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پہلے کی طرح کہا میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی طرح کہا پھر میں بارگاہ خداوندی میں لوٹ کر گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ملا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پانچ نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی۔ میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں بنی اسرائیل پر مجھے بہت سختی کرنا پڑی۔ اس لیے آپ اپنے رب کے پاس واپس تشریف لے جایئے اور اپنی امت کیلئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیے حتیٰ کہ مجھے اب شرم آتی ہے۔ میں اس پر راضی ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں آگے بڑھا تو ایک ندا کرنے والے نے ندا کی میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۷۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قِيْلَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ قَالَ

فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَعِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ لِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى نَاْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری نے واقعہ معراج یوں روایت کیا ہے' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب میں مکہ میں مقیم تھا تو جبرائیل علیہ السلام چھت کھول کر میرے گھر میں آئے' انہوں نے میرے سینے کو چاک کیا اور اسے آبِ زم زم سے دھویا' پھر سونے کا ایک تھال لائے جس میں ایمان اور حکمت بھرے ہوئے تھے' وہ انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیئے اور اسے جوڑ دیا اور پھر میرے ہاتھ تھام کر مجھے آسمان کی طرف لے گئے' جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے نگران سے کہا دروازہ کھولو! اس نے پوچھا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا' کیا تمہارے ہمراہ بھی کوئی ہے؟ جواب دیا: ہاں! حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا' کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! تم دروازہ کھولو تو اس نے دروازہ کھول دیا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب ہم آسمانِ دنیا پر پہنچے وہاں ایک صاحب تشریف فرما تھے' جن کے دائیں طرف بھی بہت سے لوگ تھے اور بائیں طرف بھی بہت سے لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں ہاتھ دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رونے لگتے۔ وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے خوش آمدید! صالح نبی! صالح بیٹے! میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کون صاحب ہیں' انہوں نے جواب دیا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں موجود لوگ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں' اس لیے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں' تو مسکرا دیتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان پر آئے اور اس کے نگران سے بولے' دروازہ کھولو' یہاں بھی یوں ہی سوال جواب ہوئے' جو آسمانِ دنیا پر ہوئے تھے' آخر نگران نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوذر نے بتایا' مختلف آسمانوں پر نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تاہم انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ کون سے آسمان پر کس نبی سے ملاقات کی' صرف یہ بتایا کہ آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام سے اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔

جب نبی اکرم ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی یہی کہا' صالح نبی! صالح بھائی! کو خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی کہا' صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر جب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے بھی یہی کہا' صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش

آمدید! میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں' پھر جب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا تو وہ بولے صالح نبی اور صالح بیٹے کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو جواب ملا' یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

اس روایت کے ایک راوی ابن شہاب' ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوحبہ انصاری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

معراج کے دوران جب میں ''مقامِ مستوی'' پر پہنچا تو میں نے قلموں کے چلنے کی آوازیں سُنیں۔

ایک اور روایت کے مطابق حضرت انس نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں یہ حکم لے کر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے انہیں بتایا پچاس نمازیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے مشورہ دیا' آپ دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں کیونکہ آپ کی اُمت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی' میں دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہی پچاس کے برابر ہیں۔ ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب میں دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے یہی مشورہ دیا کہ آپ دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں' تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے اور ہم ''سدرۃ المنتہیٰ'' تک آ گئے جسے اس وقت ایسے رنگوں یعنی انوار نے ڈھانپ لیا تھا جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا' پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا وہاں تو موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی خشک تھی۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الطہارت حدیث ۳۲۳)

کھانے میں اضافے کا معجزہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَانْکَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَیَّ جِرَابًا فِیْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُهَیْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ فَفَرَغَتْ اِلَی فَرَاغِیْ وَقَطَّعْتُهَا فِیْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّیْتُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَّعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَیْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ کَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِهَلّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى اَجِيئَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَاَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ اَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا تو میں نے اپنی بیوی کے پاس آ کر کہا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے میں نے رسول اللہ ﷺ میں سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ وہ میرے پاس چمڑے کا ایک تھیلہ نکال لائی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس پالتو بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے اور میرے گوشت بنانے تک وہ بھی جو پیسنے سے فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈال دیئے پھر میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جانے لگا تو میری بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہوں ان کے سامنے رسوانہ کرنا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے راز میں بات کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ایک بکری کا چھوٹا سا بچہ ذبح کیا ہے' اور ایک صاع جو' جو ہمارے پاس تھے ان کو پیسا ہے آپ اور چند صحابی آپ کے ساتھ تشریف لائیں۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے با آواز بلند فرمایا اے خندق کھودنے والو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا سب چلو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے آنے تک تم نہ ہنڈیا کو چولھے سے اتارو اور نہ ہی گوندھے ہوئے آٹے کی روٹیاں پکاؤ۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے آگے چل پڑے حتیٰ کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے سارا ماجرا بیان کیا تو اس نے کہا اللہ عزوجل تیرے ساتھ ایسا ایسا کرے تم لوگ زیادہ لائے ہو اور کھانا تھوڑا ہے اور موجب شرمندگی ہے حضرت جابر نے کہا میں نے اسی طرح کیا تھا جیسے تو نے کہا تھا یعنی خفیہ بات کی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوندھا ہوا آٹا پیش کیا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ ہنڈیا کی طرف تشریف لائے اور اس میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ۔ وہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تم ہنڈیا سے سالن نکالتی رہو اور اس کو چولھے سے نہ اتارو حال یہ تھا کہ صحابہ کرام ایک ہزار تھے میں اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں ان سب نے خوب سیر ہو کر کھایا حتیٰ کہ باقی چھوڑ کر چلے گئے حالانکہ ہماری ہنڈیا جوں کی توں جوش مار رہی تھی اور گوندھے ہوئے آٹے سے روٹیاں پکائی

جارہی تھیں اور وہ اتنا ہی تھا جتنا پکانے سے پہلے تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۷۷)

لعاب دہن سے شفا ملنے کا معجزہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسَلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ فَوَاللهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسَلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ فَوَاللهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے گا وہ شخص اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب سمجھتا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا لوگوں نے رات مضطرب اور حیص بیص میں گزاری کہ ان میں سے کس کو جھنڈا عطا کیا جائے گا۔ جب لوگوں نے صبح کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے سب یہی امید رکھتے تھے کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی بن ابی طالب کہاں ہیں، آپ سے کہا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ہیں یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کی طرف کسی کو بھیجو جو انہیں لے آئے لہٰذا ان کو لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کیلئے دعا فرمائی گویا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہی نہیں تھا تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان سے لڑائی کروں گا حتی کہ ہمارے

جیسے مسلمان ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا آہستہ و باوقار چلتے جاؤ حتیٰ کہ ان کے میدان میں چلے جاؤ۔ پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اللہ عزوجل کے جو حقوق ان پر واجب ہیں ان کو خبر دو۔ اللہ کی قسم اگر اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو ہدایت دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۱)

معجزہ لعاب دہن

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيْهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ وَسْطٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ وَرَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِيْ لَيْسَ مَعَهٗ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً اَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قَالَ اَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ وَفِيْ اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِيْ اَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهٗ اِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ وَّاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَسْقِيْ فَرَسَهٗ وَاَحُسُّهٗ وَاَخْدِمُهٗ وَاٰكُلُ مِنْ طَعَامِهٖ وَتَرَكْتُ اَهْلِيْ وَمَالِيْ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِيْ اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا يَقَعُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلٰى شَجَرَةٍ اُخْرٰى وَعَلَّقُوْا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ اَسْفَلِ الْوَادِيْ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى اُولٰٓئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُوْدٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهٗ ضِغْثًا فِيْ يَدِيْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

رَأْسَهُ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِیْ فِیْهِ عَیْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّیْ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ یُقَالُ لَهُ مِکْرَزٌ یَّقُوْدُهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُمْ یَکُنْ لَّهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِمْ) الْاٰیَةَ کُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِیْنَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ بَنِیْ لِحْیَانَ جَبَلٌ وَّهُمُ الْمُشْرِکُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِیَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّیْلَةَ کَاَنَّهُ طَلِیْعَةٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِیْتُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ بِفَرَسِ طَلْحَةَ اُنَدِّیْهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِیُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَهُ اَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِیَهٗ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَاَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ اَغَارُوْا عَلٰی سَرْحِهٖ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلٰی اَکَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِیْنَةَ فَنَادَیْتُ ثَلَاثًا یَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِیْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِیْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ

اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّ سَهْمًا فِیْ رَحْلِهٖ حَتّٰی خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰی کَتِفِهٖ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا

وَاَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ

قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زِلْتُ اَرْمِیْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَیَّ فَارِسٌ اَتَیْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِیْ اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَیْتُهٗ فَعَقَرْتُ بِهٖ حَتّٰی اِذَا تَضَایَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِیْ تَضَایُقِهٖ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّیْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ کَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِیْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِیْ وَخَلَّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِیْهِمْ حَتّٰی اَلْقَوْا اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثِیْنَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِیْنَ رُمْحًا یَّسْتَخِفُّوْنَ وَلَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ یَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی اَتَوْا مُتَضَایِقًا مِنْ ثَنِیَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ

الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هٰذَا الَّذِي أَرٰى قَالُوا لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِيْنَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُوْنِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُوْنِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوْا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُوْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ قُلْتُ يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوْكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُوْ عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَا أَرٰى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُوْ قَرَدٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوْا إِلَيَّ أَعْدُوْ وَرَاءَهُمْ فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوْا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُوْنَ فَيَشْتَدُّوْنَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُوْ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةً قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةً قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوْقُهُمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَذْقَةٌ مِّنْ لَّبَنٍ وَّسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَّبُرْدَةٍ وَّإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِّنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ

نَوَاجِذُہٗ فِیْ ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ یَا سَلَمَۃُ اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ فَقَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَیُقْرَوْنَ فِیْ اَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُوْرًا فَلَمَّا كَشَفُوْا جِلْدَهَا رَاَوْا غُبَارًا فَقَالُوْا اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوْا هَارِبِیْنَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَیْرَ فُرْسَانِنَا الْیَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَیْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَۃُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَیْنِ سَهْمُ الْفَارِسِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا اِلَیَّ جَمِیْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَہٗ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِیْنَ اِلَى الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَبَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا یُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَلَا مُسَابِقٌ اِلَى الْمَدِیْنَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ یُعِیْدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَہٗ قُلْتُ اَمَا تُكْرِمُ كَرِیْمًا وَّلَا تَهَابُ شَرِیْفًا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ ذَرْنِیْ فَلِاُسَابِقُ الرَّجُلَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اَذْهَبْ اِلَیْكَ وَثَنَیْتُ رِجْلَیَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَیْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ اَسْتَبْقِیْ نَفَسِیْ ثُمَّ عَدَوْتُ فِیْ اِثْرِہٖ فَرَبَطْتُ عَلَیْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ ثُمَّ اِنِّیْ رَفَعْتُ حَتّٰى اَلْحَقَہٗ قَالَ فَاَصُكُّہٗ بَیْنَ كَتِفَیْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ قَالَ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُہٗ اِلَى الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثْنَا اِلَّا ثَلَاثَ لَیَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا اِلٰى خَیْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّیْ عَامِرٌ یَّرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ

تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَیْنَا ۔۔۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَیْنَا ۔۔۔ فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا

وَاَنْزِلَنْ سَكِیْنَةً عَلَیْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ یَّخُصُّہٗ اِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَہٗ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَیْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ یَّخْطِرُ بِسَیْفِہٖ وَیَقُوْلُ

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبٌ شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ

اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ وَبَرَزَ لَہٗ عَمِّیْ عَامِرٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ عَامِرٌ ۔۔۔ شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّغَامِرٌ

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَّذَهَبَ عَامِرٌ يَّسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ

ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ آئے۔ ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہمارے پاس پچاس بکریاں تھیں۔ جن کے پینے کیلئے پانی بھی نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ ایک کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ نے دُعا کی یا شاید آپ نے اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا تو اس کا پانی جوش میں آ گیا۔ ہم نے وہ پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا پھر نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور آپ نے ہمیں بیعت کیلئے بلوایا آپ کے دست اقدس پر سب سے پہلے میں نے بیعت کی۔ پھر دوسرے لوگ کرتے رہے۔ جب نصف لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ نے فرمایا: اے سلمہ! تم بھی بیعت کر لو! میں نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! میں سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر کر لو! حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ میں نہتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں یعنی ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا کی پھر آپ بیعت لیتے رہے۔ جب آخری لوگوں تک پہنچے تو آپ نے دریافت کیا' اے سلمہ! تم میری بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کی' یارسول اللہ! میں بالکل آغاز میں اور وسط میں بھی آپ کی

بیعت کر چکا ہوں۔آپ نے فرمایا: پھر کرلو! تو میں نے تیسری مرتبہ آپ کی بیعت کی۔آپ نے مجھ سے پوچھا: اے سلمہ! جوڈھال میں نے تمہیں دی تھی۔وہ کہاں ہے۔میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے چچا عامر مجھے ملے وہ نہتے تھے۔میں نے وہ انہیں دیدی۔نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے۔جس نے سب سے پہلے یہ کہا تھا۔اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا کر! جو میرے نزدیک میری اپنی ذات سے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر مشرکین نے ہمیں صلح کا پیغام بھیجا۔ہم ادھر اُدھر گھومنے لگے اور پھر ہم نے صلح کرلی۔میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا خدمت گزار تھا۔میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا۔اس کی مالش کرتا تھا اور اس کی خدمت کرتا تھا۔میں کھانا ان کے ساتھ کھاتا تھا۔کیونکہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے اہل اور مال کو چھوڑ دیا تھا۔جب ہماری صلح ہوگئی' ہماری اور اہل مکہ کی تو ہم ایک دوسرے سے ملنے لگے میں ایک درخت کے پاس آیا۔

وہاں موجود کانٹے صاف کئے اور درخت کے نیچے لیٹ گیا۔مشرکین مکہ سے تعلق رکھنے والے چار افراد میرے پاس آئے اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کچھ کہنے لگے میں نے ان کے سامنے غصے کا اظہار کیا اور ایک دوسرے درخت کے پاس آ کر لیٹ گیا۔انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور وہ بھی لیٹ گئے اسی دوران وادی کے نشیب کی طرف سے آواز آئی۔اے مہاجرین! ابن زنیم کو قتل کر دیا گیا ہے۔میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں پر حملہ کر دیا۔وہ بدستور سوئے ہوئے تھے۔میں نے ان کے ہتھیاروں پر قبضہ کیا اور انہیں ایک گٹھڑی کی شکل میں اپنے ہاتھ میں لے لیا۔پھر میں نے ان سے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو عزت عطا کی ہے۔تم میں سے جس نے بھی اپنا سر اٹھایا تو میں اس کے جسم کا وہ حصہ اڑا دوں گا۔جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں پھر میں انہیں ہانک کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا۔میرے چچا عامر بھی' قبیلہ عبلاط سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' جس کا نام مکرز تھا کے ہمراہ ایک گھوڑے پر سوار' ستر مشرکین کو گھیر کر لے آئے۔نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: انہیں چھوڑ دو۔لڑائی کی ابتداء ان لوگوں کی طرف سے ہونی چاہیے۔نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اسی موقع کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بطن مکہ میں تمہارے ان پر قابو پا لینے کے بعد اسی ذات نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے اور تمہارے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روکے رکھا۔یہ پوری آیت ہے

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ہم مدینہ منورہ کیلئے واپس روانہ ہوئے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔جہاں ہمارے اور بنولحیان کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔وہ لوگ مشرک تھے۔نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کیلئے دعائے مغفرت کی۔جو اس رات اس پہاڑ پر چڑھے۔یعنی وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کیلئے پہرہ دے حضرت

سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس رات میں دو یا شاید تین مرتبہ اس پہاڑ پر چڑھا پھر ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے غلام رباح کے ہمراہ اپنے اونٹ مضافات میں چرنے کیلئے بھجوا دیے۔ میں بھی اس کے ساتھ تھا۔ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر اس کے ساتھ گیا تھا اور ان اونٹوں کو لے کر گیا تھا۔ اگلے دن عبدالرحمن نے نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں پر حملہ کیا اور ان سب کو ہانک کر لے گیا۔ اس نے آپ کے چرواہے کو قتل کر دیا میں نے کہا: اے رباح! یہ گھوڑا لو اور اسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا دو اور نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع کر دو کہ مشرکین نے آپ کے اونٹوں پر حملہ کر دیا ہے پھر میں ایک ٹیلے پر چڑھا' میں نے مدینہ منورہ کی طرف رُخ کیا اور تین مرتبہ بلند آواز میں کہا یا صباحاہ! لوگو! خطرہ ہے پھر میں دشمن کے پیچھے چلا گیا۔ میں نے ان پر تیراندازی شروع کی اور یہ رجز پڑھتا رہا۔

''میں ابن اکوع ہوں اور آج بربادی کا دن ہے''۔

میں ایک' ایک کر کے ان کے ہر شخص کو تیر مارتا رہا' یہاں تک کہ تیر کا سرا اس کے کندھے کے پار ہو جاتا تو میں کہتا لو! سنبھالو!

''میں ابن اکوع ہوں اور آج بربادی کا دن ہے''۔

اللہ کی قسم! میں ان پر تیر پھینکتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا جب ان کا کوئی سوار میری طرف آتا تو میں درخت کے نیچے آ کر بیٹھ جاتا اور پھر اسے تیر مار کر زخمی کر دیتا پھر ایک جگہ پہاڑ تنگ ہو گیا تو وہ لوگ اس تنگ راستے میں داخل ہو گئے۔ میں اس پہاڑ پر چڑھا اور ان پر پتھر پھینکتا رہا۔ میں اسی طرح ان کا پیچھا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام اونٹ پیچھے رہ گئے اور اب میرے سامنے دشمن رہ گئے۔ میں ان پر تیر پھینکتا ہوا ان کے پیچھے جاتا رہا۔ یہاں تک کہ انہوں نے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینکے تاکہ ان کا وزن کم ہو جائے۔ وہ جو چیز بھی پھینکتے تھے میں اس پر پتھر رکھ دیتا تھا تاکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو سمت کا اندازہ ہو جائے یہاں تک کہ دشمن ایک پہاڑی کے تنگ حصے تک پہنچ گیا۔ اس جگہ پر فلاں بن بدر فزاری بھی ان سے آملا وہ لوگ کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ فزاری نے دریافت کیا یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم نے اس شخص کی وجہ سے بڑی مصیبت اُٹھائی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ صبح اندھیرے سے ہی ہم پر تیر پھینکے جا رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ہم سے ہر چیز چھین لی ہے۔ فزاری نے کہا: تم میں سے چار لوگ اٹھ کر اس کی طرف جائیں۔ ان میں سے چار لوگ اوپر' میری طرف پہاڑ پر چڑھ آئے۔ جب وہ اتنے قریب ہوئے کہ میری آواز سن سکیں تو میں نے پوچھا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا نہیں' میں نے کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو عزت عطا کی ہے میں تم میں سے جس شخص کو چاہوں۔ نشانہ بنا سکتا ہوں۔ لیکن تم میں سے کوئی میرا نشانہ نہیں لے سکتا۔ ان

میں سے ایک بولا۔ میرا ابھی یہی خیال ہے پھر وہ لوگ واپس چلے گئے۔ میں اسی جگہ موجود رہا۔ یہاں تک میں نے کہ نبی اکرم ﷺ کے سواروں کو دیکھا جو درخت تک آ گئے تھے۔ ان میں سب سے آگے اخرم اسعدی تھے۔ ان کے پیچھے ابوقتادہ انصاری تھے۔ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی تھے۔ میں نے اخرم کی لگام پکڑی تو دشمن بھاگ گیا میں نے کہا: اے اخرم! ان سے محتاط رہنا یہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب بھی تشریف لے آئیں۔ اخرم نے دریافت کیا: اے سلمہ! اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور یہ یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو میں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا۔ ان کا اور عبدالرحمن کا سامنا ہوا انہوں نے عبدالرحمن کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں عبدالرحمن نے انہیں زخمی کر دیا اور پھر انہیں شہید کر دیا اور ان کا گھوڑا لے کر مڑ گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے شہسوار ابوقتادہ اس کے پیچھے گئے اور اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو عزت عطا کی ہے میں ان کا پیچھا کرتا رہا اور پیدل دوڑتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے پیچھے کوئی دکھائی نہیں دیا نہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور نہ ہی ان کا غبار دکھائی دیا۔ سورج غروب ہونے سے پہلے دشمن ایک گھاٹی میں داخل ہوا جس میں پانی موجود تھا۔ اس گھاٹی کا نام ذی قرد تھا۔ وہ لوگ وہاں سے پانی پینا چاہتے تھے کیونکہ وہ پیاسے تھے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا آ رہا ہوں تو وہ وہاں سے دور چلے گئے انہوں نے پانی کا ایک قطرہ نہیں چکھا۔ وہ لوگ وہاں سے نکلے اور ایک پہاڑی تک آئے۔ میں ان کے پیچھے آیا۔ ان کا ایک شخص میرے قریب آیا تو میں نے اسے تیر مارا جو اس کے کندھے میں جا کر لگا۔ میں نے کہا: لو سنبھالو! میں ابن اکوع ہوں اور آج بہت برا دن ہے وہ بولا: اس کی ماں اسے روئے کیا یہ وہی اکوع ہے جو صبح سے ہمارے پیچھے لگ گیا ہے۔ میں نے جواب دیا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن! جو صبح سے تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ پہاڑی کے پاس دو گھوڑے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ میں ان دونوں کو ہانک کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا۔ وہاں حضرت عامر رضی اللہ عنہ مجھے ملے ان کے پاس ایک مشکیزے میں دودھ اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ میں نے وضو کیا اور دودھ پیا' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا آپ اس پانی کے پاس موجود تھے۔ جہاں سے میں نے دشمن کو بھگایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان تمام اونٹوں اور ان تمام اشیاء کو' جن میں نیزے اور چادریں شامل تھیں۔ اپنے قبضے میں لے لیا تھا' جو میں نے دشمنوں سے چھینی تھیں۔ میں نے دشمن سے جو اونٹ چھینے تھے ان میں سے ایک اونٹنی کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ذبح کیا تھا اور وہ اس وقت' نبی اکرم ﷺ کیلئے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے تھے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں ایک سو افراد کو لے کر دشمن کے پیچھے جاؤں اور ان

میں جو بھی ملے۔ اسے قتل کر دوں۔ نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے۔ یہاں تک آگ کی روشنی میں آپ کی داڑھیں دکھائیں دینے لگیں۔ آپ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تم ایسا کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے' جی ہاں! آپ نے فرمایا: اب تک وہ غطفان کے علاقے میں پہنچ چکے ہوں گے۔ اسی دوران غطفان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ فلاں شخص نے ان کیلئے ایک اونٹ ذبح کیا۔ جب وہ اس کی کھال اتار رہے تھے تو انہوں نے غبار دیکھا تو بولے، دشمن آ گیا اور پھر وہ ڈر کر بھاگ گئے۔

اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا بہترین سوار ابو قتادہ ہے اور ہمارا بہترین پیادہ ''سلمہ'' ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو حصے عطا کئے۔ ایک سوار کا حصہ اور ایک پیادہ کا حصہ۔ یہ دونوں طرح کے حصے آپ نے بیک وقت دیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے ''عضباءٗ'' پر اپنے پیچھے سوار کر لیا اور واپس مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' جو بہت تیز دوڑتا تھا' نے یہ چیلنج کیا۔ کیا کوئی مدینہ منورہ تک میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کیا کوئی دوڑ کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ وہ یہی بات دہراتا رہا۔ میں نے کہا: تمہیں کسی بزرگ کی بزرگی کا خیال نہیں ہے اور کسی معزز آدمی کی عزت کا لحاظ نہیں ہے؟ وہ بولا' نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی کا نہیں ہے۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان ہوں آپ مجھے موقع دیں کہ میں اس شخص کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کروں' آپ نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا: میں تمہارے ساتھ مقابلہ کروں گا۔ میں پاؤں ٹیڑھا کر کے سواری سے اترا اور اس کے پیچھے دوڑنا شروع کیا۔ ایک یا شاید دو۔ چڑھائیوں کے بعد میں اس سے آگے نکل آیا۔ پھر میں رُک گیا۔ پھر بھاگنے لگا اور اس تک پہنچ گیا میں نے اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مکہ مار کر کہا: اللہ کی قسم! تم پیچھے رہ جاؤ گے۔ وہ بولا' میرا بھی یہی خیال ہے' میں اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابھی ہم نے تین دن قیام کیا تھا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کیلئے روانہ ہو گئے میرے چچا عامر لوگوں کے درمیان یہ رجز پڑھتے رہے۔

''اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق نہ ہوتی تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے، ہم صدقہ نہ کرتے اور ہم نماز نہ پڑھتے ہم تیرے فضل سے بے نیاز نہیں ہیں جب ہمارا دشمن سے سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکون نازل کرنا''۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' میں عامر ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا پروردگار تمہیں بخش دے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب کبھی بطور خاص کسی کیلئے دُعائے مغفرت کی وہ شہید ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے عرض کی' اے اللہ کے

نبی! اب عامر ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم خیبر آئے تو ان کا سردار مرحب یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلا۔

''خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور تجربہ کار ہوتا ہوں، اس وقت جب جنگ کی آگ بھڑک اٹھے''۔ میرے چچا عامر یہ رجز پڑھتے ہوئے اس کے مقابلے میں آئے۔

''خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور جنگ میں حصہ لینے والا ہوں''۔

دونوں کی تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی۔ عامر اس پر حملہ کرنے کیلئے جھکے تو ان کی اپنی تلوار انہیں لگ گئی اور اس نے ان کے بازو کی رگ کو کاٹ دیا۔ جس کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا۔ کیونکہ اس نے خودکشی کر لی۔ میں روتا ہوا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا، یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کی، آپ کے اصحاب میں بعض لوگ کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ عامر کو تو دوگنا اجر ملے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جن کی آنکھیں دُکھنے آئی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اب میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا۔ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا۔ کیونکہ ان کی آنکھیں دُکھنے آئی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ ٹھیک ہو گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا کیا۔

مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا آیا۔

''خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور تجربہ کار ہوتا ہوں اس وقت جب جنگ کی آگ بھڑک اٹھے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رجز پڑھا۔

''میں وہ ہوں جس کی والدہ نے اس کا نام ''حیدر'' رکھا۔ جو جنگل کے شیر کی طرح رعب اور دبدبے کا مالک ہے۔ میں لوگوں کے ایک صاع کے جواب میں بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔ یعنی منہ توڑ جواب دیتا ہوں''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر وار کیا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہی خیبر فتح ہوا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۶۳)

کفار کی موت کی خبر کا معجزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَائَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَآهُ غَيْرِيْ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِيْهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے۔ ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میری نظر تیز تھی۔ میں نے چاند دیکھ لیا لیکن میرے علاوہ کسی اور کو چاند نظر نہیں آیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو چاند نظر نہیں آیا۔ انہیں چاند نظر نہیں آ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے' میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ جب میں اپنے بچھونے پر لیٹا ہوں گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ اہل بدر کے بارے میں گفتگو کرنے لگے اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں پہلے بتا دیا تھا کہ کل کون کا فر کس جگہ مارا جائے گا؟ آپ یہ فرماتے رہے کل اگر اللہ نے چاہا تو فلاں یہاں مارا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس نے نبی اکرم ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ نے جو لکیریں کھینچی تھیں۔ وہ لوگ ان سے ذرا بھی نہیں ہٹے جنگ ختم ہونے کے بعد انہیں اوپر تلے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس جگہ تشریف لائے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! اللہ اور اس کے رسول نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا۔ کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا میں نے اسے سچ پالیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسے اجسام کو کس طرح مخاطب کر سکتے ہیں جن میں ارواح موجود ہی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں تم اس بات کو زیادہ اچھی طرح نہیں سن رہے۔ البتہ وہ میری کسی بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الجنۃ حدیث ۷۰۹۲)

درختوں کی فرمانبرداری کا معجزہ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكُوْا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غُلَامٌ لَّهٗ مَعَهٗ ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ وَّعَلٰى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ وَعَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا عَمِّ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ قَالَ اَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوْا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَّهٗ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ اَبُوْكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِيْكَةَ اُمِّيْ فَقُلْتُ اخْرُجْ اِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّيْ قَالَ اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ اٰللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قَالَ فَاَتٰى بِصَحِيْفَتِهٖ فَمَحَاهَا بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنْ وَّجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِيْ وَاِلَّا اَنْتَ فِيْ حِلٍّ فَاَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنَا يَا عَمِّ لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهٗ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّرِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ
يَمِيْنِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى
ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُوْنِيْ عَبِيْرًا فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلٰى أَهْلِهِ فَجَآءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهِ
فَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلٰى رَأْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلٰى أَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ
جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ
بَطْنِ بُوَاطٍ وَّهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ
فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَّهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ
فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا
عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَّدَنَوْنَا مَاءً مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَّتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَّعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى
الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيْهِ حَتّٰى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ
عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَأْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ
شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ
فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُّتَوَضَّإِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ
يَّقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ
بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا
ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ
يَّمِيْنِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ فَشَهِدْنَا اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَّسْتَتِرُ بِهٖ فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاءَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُّحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِيْ فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَّاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلٌّ وَّاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ بِرَاْسِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِيْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِيْ فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَّسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ لِيْ فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَغُصْنًا عَنْ يَّسَارِيْ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ اِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِيْ اَنْ يُّرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ قَالَ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ فَقُلْتُ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَّكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَآءَ فِيْ اَشْجَابٍ لَّهٗ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِّنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ لَشَرِبَهٗ يَابِسُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِّنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَّهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللهُ أَنْ يُّطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ

عبادہ بن ولید سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد علم کی تلاش میں انصار کے اس قبیلے میں آئے یہ لوگوں کی ہلاکت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ سب سے پہلے ہماری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابوالیسر واقعہ حرہ سے ہوئی۔ ان کے ہمراہ ایک لڑکا تھا جس کے پاس ایک صحیفہ کا ایک مجموعہ تھا حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر اور ایک معافری چادر اوڑھی ہوئی تھی ان کے ساتھی لڑکے نے بھی ایک چادر اور ایک معافری چادر اوڑھی ہوئی تھی میرے والد نے ان سے کہا: چچا جان! مجھے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار محسوس ہو رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: ہاں بنو حرام سے تعلق رکھنے والے فلاں شخص نے مجھے کچھ ادائیگی کرتا تھا میں اس کے گھر گیا سلام کیا اور دریافت کیا' کیا وہ ہے' انہوں نے جواب دیا' نہیں! پھر اس کا بیٹا باہر نکلا میں اس سے دریافت کیا تمہارے والد کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا' انہوں نے آپ کی آواز سنی تو میری والدہ میں کوٹھڑی میں چھپ میں گئے ہیں میں نے کہا: باہر نکل آؤ! مجھے پتہ چل گیا کہ تم کہاں ہو؟ وہ باہر نکل آیا میں نے دریافت کیا' تمہیں کس بات نے مجھ سے چھپنے پر مجبور کیا ہے وہ بالا اللہ کی قسم! اب میں تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اللہ کی قسم! یہ اندیشہ تھا کہ اگر میں نے آپ سے بات کی تو جھوٹ بولنا پڑے گا۔ اور جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں ہو سکے گا آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں تنگ درست ہوں میں نے دریافت کیا اللہ کی قسم! اس نے جواب دیا اللہ کی قسم! میں نے پھر دریافت کیا اللہ کی قسم! وہ بولا اللہ کی قسم! میں نے دستاویز پکڑ کر اپنے ہاتھ کے ذریعے ہٹا دیا اور بولے' اگر تمہیں ادائیگی کی گنجائش مل گئی تو عطا کر دینا ورنہ

تم بری الذمہ ہو۔ میں نے اپنی ان دو آنکھوں دو کانوں کے ذریعے سنا ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے انہوں نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا یعنی اپنی خاص رحمت کا سایہ نصیب کرے گا''۔ میں نے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے کہا: چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لیتے اور اسے آپنی معاضری چادر دے دیتے۔ یا اس کی معاضری چادر لے کر اسے اپنی چادر دے دیتے تو آپ کے پاس بھی حلہ آ جاتا اور اس کے پاس بھی حلہ آ جاتا انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دعا کی' اے اللہ! اس برکت عطا فرما! پھر بولے اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے دیکھا ہے ان دو کانوں نے سنا ہے اور اس دل نے محفوظ رکھا ہے انہوں نے اپنے دل کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ان غلاموں کو وہی کچھ کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو''۔ اگر میں اپنے اس غلام کو کوئی دنیاوی ساز و سامان دے دیتا ہوں تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں حاصل کرے۔

عبادہ بن ولید کہتے ہیں پھر وہاں سے گزر کے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے وہ اپنی جائے نماز پر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے صرف ایک چادر پہنی ہوئی تھی میں لوگوں سے آگے نکل کے ان کے اور قبلہ کے درمیان آ کر بیٹھ گیا وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی' اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے کیا آپ ایک ہی کپڑا لپیٹ نماز پڑھ رہے ہیں۔ جبکہ آپ کی چادر آپ کے پاس موجود ہے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینے پہ مارا عبادہ نے اپنی انگلیاں کھول کر انہیں کمان کی شکل دے کر دکھایا اور بولے میں یہ چاہتا تھا کہ تمہارے جیسا احمق آدمی میرے پاس آئے اور میں جو کر رہا ہوں اسے دیکھ کر وہ بھی ایسا ہی کرے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے آپ کے دست اقدس میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت والی دیوار میں بلغم لگی ہوئی دیکھی تو اسے اس شاخ کے ذریعے کھرچ دیا اور فرمایا: تم میں سے کون یہ بات پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم خوفزدہ ہو گئے آپ نے پھر دریافت کیا تم میں سے یہ کون چاہتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے۔ ہم خوفزدہ ہو گئے آپ نے پھر دریافت کیا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لئے کوئی شخص سامنے کی طرف نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔ اسے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے اور اگر تھوک نہ رک رہا ہو تو کپڑا میں لے کر اسی طرح کر لے پھر آپ نے اپنے کپڑے کو لپیٹ کر اسے مل دیا' پھر آپ نے حکم دیا خوشبو لے کر آؤ قبیلے کا ایک شخص دوڑ کر اپنے گھر گیا اور اپنی ہتھیلی میں کچھ خوشبو

لے کر آیا نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اسے شاخ کے سرے پر لگایا اور پھر اسے اسی شاخ کے ذریعے بلغم کے نشان پر لگا دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے اسی لئے تم لوگ اپنی مساجد میں خوشبو استعمال کرتے ہو۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بواط میں شریک ہوئے آپ کو مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش تھی سواریوں میں کمی کی وجہ سے ہم پانچ سات لوگ باری باری اونٹ پر سوار ہوا کرتے تھے ایک انصاری اپنی باری میں اونٹ پر سوار ہوا اس نے پہلے اونٹ کو بٹھایا پھر اس پر بیٹھا پھر اسے اٹھایا تو اونٹ نے کچھ شوخی کی وہ انصاری بولا: اوئے! اللہ تم پر لعنت کرے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کس شخص نے اپنے اونٹ پر لعنت کی ہے؟ اس نے عرض کی' میں نے یارسول اللہ ﷺ! آپ نے حکم دیا اس سے اُتر جاؤ! ہمارے ساتھ کوئی لعنت زدہ جانور نہیں رہے گا تم اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور اپنے اموال کیلئے بددعا نہ کیا کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ایسی ساعت ہو جس میں ہر مانگی ہوئی چیز مل جاتی ہے اور یوں تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ شام کے وقت ہم کسی چشمے کے پاس پہنچے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون شخص آگے جا کر اس حوض کو ٹھیک کرے گا۔ خود بھی پانی پیئے گا اور ہمیں بھی پلائے گا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ شخص یعنی میں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا جابر کے ساتھ کون جائے گا تو جبار بن صخر کھڑے ہو گئے؟ ہم دونوں اس کنوئیں کی طرف گئے ہم نے اس میں سے ایک یا دو ڈول نکالے پھر اسے مٹی کے ذریعے لیپ دیا اور اسے ٹھیک کر دیا۔

سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا تم دونوں مجھے اجازت دیتے ہو۔ ہم نے عرض کی' جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اس نے پانی پینا شروع کر دیا پھر آپ نے اس کی لگام کھینچی تو اس نے پانی پینا بند کر دیا پھر اس نے پیشاب کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے الگ لے جا کر بٹھا دیا پھر نبی اکرم ﷺ حوض کے پاس تشریف لائے آپ نے اس سے وضو کیا جہاں سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وہیں سے وضو کیا۔ جبار بن صخر قضائے حاجت کے لئے چلے گئے تھے نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ میرے جسم پر ایک چادر تھی۔ میں نے اس کے دونوں کناروں کو پلٹنا چاہا تو وہ میرے کندھے تک نہیں پہنچے۔ اس کے دو پلو تھے میں نے اُلٹا کر کے اس کے دونوں کناروں کو پلٹ کے اسے اپنی گردن پر باندھ لیا اور پھر میں آ کر نبی اکرم ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کر مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر بھی آ گئے انہوں نے وضو کیا اور نبی اکرم ﷺ کے بائیں طرف آ کر کھڑے ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں پیچھے کھڑا کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ میری طرف غور سے دیکھنے لگے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی لیکن پھر آ گئی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے یہ کہا تھا کہ اپنا کپڑا کمر پر

باندھ لو!

جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے آواز دی اے جابر! میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا: جب کپڑا بڑا ہو تو اسے دونوں طرف ایک دوسرے کے نیچے سے گزار کر اوڑھ لیا کرو۔ لیکن اگر چھوٹا ہو تو اسے اپنی کمر پر باندھ لیا کرو۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کرتے رہے ہم میں سے ہر شخص کی روزانہ کی خوراک ایک کھجور ہوتی تھی۔ جسے وہ چوس کر پھر اپنے کپڑے میں لپیٹ لیا کرتا تھا ہم لوگوں اپنی کمانوں کے ذریعے درختوں کے پتے جھاڑ کر اسے کھا لیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ میں چھالے بن گئے۔

ایک دن تقسیم کے دوران ایک شخص کو کھجور نہیں ملی ہم اس کے ساتھ گئے اور یہ گواہی دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تو اسے کھجور مل گئی تو اس نے اُٹھ کر وہ وصولی کر لی۔

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ایک کشادہ وادی میں پڑاؤ کیا نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں بھی پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے چل دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کی اوٹ میں ہو سکیں۔ وادی کے ایک سرے پر دو درخت تھے۔ آپ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے حکم کے تحت میری فرمانبرداری کرو تو شاخ اس اونٹ کی مانند ہو گئی جسے لگام باندھ دی گئی ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کا تابع فرمان ہو پھر نبی اکرم ﷺ دوسرے درخت کے پاس تشریف لائے اور اس کی ایک شاخ تھام کر حکم دیا اللہ کے اذن کے تحت میرے فرمانبردار ہو جاؤ! تو وہ بھی اسی طرح آپ کا فرمانبردار ہو گیا نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے درمیان میں تشریف لائے تو آپ نے انہیں اکٹھا کیا اور فرمایا: اللہ کے اذن کے تحت تم دونوں جُڑ جاؤ! وہ دونوں جُڑ گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں یہ سوچ کر آگے نہیں بڑھا کہ کہیں نبی اکرم ﷺ میری موجودگی محسوس کر کے اور دور نہ چلے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کرتا رہا اچانک میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت ایک دوسرے سے الگ ہو گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ایک لمحے کے لئے رُکے اور آپ نے اپنے سر مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا۔ راوی نے سر کو دائیں بائیں جانب ہلا کر دکھایا پھر آپ تشریف لائے اور میرے قریب آ کر فرمایا: اے جابر! تم نے دیکھا کہ میں کس جگہ ٹھہرا تھا۔ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ توڑ کر لے آؤ! اور جب تم میرے ٹھہرنے کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو ایک شاخ دائیں اور ایک شاخ بائیں طرف ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اُٹھا

میں نے ایک پتھر لیا اسے توڑ کر اسے تیز کیا اور پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا پھر میں نے ان میں سے ہر ایک پتھر لیا اسے توڑ کر اسے تیز کیا اور پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا پھر میں نے ان میں سے ہر ایک درخت کی ایک شاخ توڑ دی اور انہیں گھسیٹ کر اس جگہ تک آ گیا جہاں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تھے پھر میں نے ایک شاخ اپنے دائیں طرف ڈال دی اور بائیں طرف ڈال دی پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ حکم پر عمل کر دیا ہے لیکن آپ نے ایسا کیوں کیا ہے آپ نے فرمایا: میں دو قبروں کے پاس سے گزرا جنہیں عذاب ہو رہا تھا تو میں نے اپنی شفاعت کی وجہ سے یہ چاہا کہ جب تک یہ دونوں شاخیں تر رہیں گی۔ ان دونوں کے عذاب میں کمی رہے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم لشکر میں آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا اے جابر! وضو کا اعلان کر دو! میں نے اِعلان کیا' خبردار! وضو کر لو! خبردار! وضو کر لو! خبردار! وضو کر لو! میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! پورے قافلے میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ ایک انصاری صحابی ایک پرانی مشک جو ایک ٹہنی سے سے لٹکی رہتی تھی نبی اکرم ﷺ کے لئے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا آپ نے فرمایا: فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کے مشکیزے میں کچھ پانی ہے میں ان کے پاس گیا میں نے اس مشکیزے کا جائزہ لیا تو اس میں پانی کا صرف ایک قطرہ تھا۔ اگر میں اسے الٹا تا تو مشکیزے کا خشک حصہ اسے جذب کر لیتا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس مشکیزے میں پانی کا صرف ایک قطرہ نظر آیا ہے اگر میں اسے الٹا تا تو مشکیزے کا خشک حصہ اسے جذب کر لیتا آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے میرے پاس لے کر آؤ! میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور کچھ پڑھا جو مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا تھا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اسے دبایا اور مجھے حکم دیا اے جابر! کوئی بڑا سا برتن میں نے اِعلان کیا اے قافلے والو! بڑا سا مشکیزہ لاؤ! پھر میں وہ برتن منگواؤ! اُٹھا کر لایا اور آپ کے سامنے رکھ دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کو اس برتن میں اس طرح ڈالا' راوی نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر دکھایا پھر آپ نے حکم دیا اے جابر! یہ مشکیزہ پکڑ و اور میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ پڑھ لینا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہوئے دیکھے' پھر اِس برتن میں پانی جوش مارنے لگا اور وہ برتن بھر گیا آپ نے حکم دیا اے جابر! جس شخص کو پانی کی ضرورت ہو اسے بلاؤ لوگ آئے انہوں نے پانی پیا اور وہ سیر ہو گئے میں نے اِعلان کیا' کیا کوئی ایسا شخص بچا ہے جسے پانی کی ضرورت ہو تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اس برتن سے ہاتھ اُٹھا لیا تو وہ بھرا ہوا ہی تھا۔

پھر لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ

تمہارے لئے کھانے کا بندوبست کر دے گا۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو سمندر نے ایک بڑے سے جانور کو اچھال کر کنارے پر پھینک دیا ہم نے سمندر کے کنارے آگ جلائی اور جانور کو بھون کر پکایا اور اس کو کھالیا یہاں تک کہ ہمارا پیٹ بھر گیا وہ جانور اتنا بڑا تھا کہ میں فلاں اور فلاں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پانچ آدمیوں کے نام لئے۔ اس کی آنکھ کی جگہ میں داخل ہو گئے تو ہمارے باہر آنے سے پہلے ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا ہم نے اس کی ایک پسلی کو لے کر اسے کمان کی شکل میں کھڑا کیا اور پھر ہم نے سب سے اونچے سوار کو بلایا اور قافلے کے سب سے لمبے اونٹ کو بلایا اور قافلے کے سب سے بڑے پالان کو اس پر رکھا تو وہ سر جھکائے بغیر اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الزہد والرقاق حدیث ۷۴۷۸)

کھانے میں برکت کا معجزہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ فِي قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک پیالے میں کھانا شروع کیا۔ صبح سے کھانا شروع کیا اور کھاتے ہوئے شام ہو گئی۔ لوگ باری باری دس آدمی اٹھتے تھے۔ دس آدمی بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس میں اضافہ کیسے ہوا؟ تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ اس میں اضافہ وہاں سے ہو رہا تھا' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۸)

پہاڑ اور درختوں کا سلام پیش کرنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ میں ایک مرتبہ ہم کسی گلی میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور جو بھی درخت آپ کے راستے میں آ رہا تھا یہی کہہ رہا تھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام ہو۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۵۹)

درخت کی اطاعت کا معجزہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ آپ نبی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کی شاخ کو کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو کیا تم مان لو گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا تو وہ اپنے درخت سے ٹوٹ کر آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر گر گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا' تو وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۱)

تھوڑے طعام کے کثیر ہونے کا معجزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰی لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ

ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے' جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی چادر نکالی۔ اس میں کچھ حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دے دی اور کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ میں لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑا ہوا' نبی نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانے کے سلسلے میں؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سب افراد کھڑے ہوئے میں ان لوگوں کے آگے' آگے آیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر انہیں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ لوگوں سمیت تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھلا سکیں۔ حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے آ کر ملے اور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ساتھ تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے لے آؤ۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان روٹیوں کے ٹکڑے کئے گئے اور سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس موجود کپی میں سے گھی نچوڑ کر اس کا سالن بنا لیا اور نبی اکرم ﷺ نے ان پر' جو اللہ کو منظور تھا' وہ پڑھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بھیج دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کھانا کھا لیا جب وہ سیر ہو گئے' تو وہ چلے گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو وہ آئے جب انہوں نے بھی کھا لیا تو وہ بھی چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی اندر آنے کو کہا جب انہوں نے کھانا کھا لیا اور سیر ہو گئے' تو وہ بھی چلے گئے۔ تمام لوگوں نے کھانا کھا لیا اور وہ سیر ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کی تعداد ستر یا اَسّی تھی۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۳)

ہاتھ مبارک کا معجزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی لایا گیا' تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس میں سے وضو کرنا شروع کریں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہاں موجود آخری شخص نے بھی وضو کرلیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۴)

کھانے سے تسبیح کی آواز آنے کا معجزہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ ظاہر ہونے والے نشانیوں کو عذاب کی علامت سمجھتے ہو جبکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اسے برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے' تو ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت والے پانی سے وضو کی طرف آؤ! جو آسمان کی طرف سے ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم سب لوگوں نے وضو کرلیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۶)

زہر کا اثر زائل ہونے کا معجزہ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِیْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَیَّ مَنْ کَانَ هَا هُنَا مِنَ الْیَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ سَائِلُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْکُمْ قَالُوْا اَبُوْنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْکُمْ فُلَانٌ فَقَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ کَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ کَذِبَنَا کَمَا عَرَفْتَهٗ فِیْ اَبِیْنَا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْلُ النَّارِ فَقَالُوْا نَکُوْنُ فِیْهَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِیْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُکُمْ فِیْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ کُنْتَ کَذَّابًا نَسْتَرِیْحُ مِنْكَ وَاِنْ کُنْتَ نَبِیًّا لَمْ یَضُرَّكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک زہر آلود بکری بطور ھدیہ بھیجی گئی سلام بن شکم کی بیوی زینب بنت حارث نے یہ بکری بھیجی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس جگہ جتنے یہودی ہیں ان کو میرے پاس جمع کرو تو آپ کے حضور سب یہودی جمع کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم اس کے متعلق مجھ سے سچ کہو گے یہودیوں نے کہا جی ہاں اے ابوالقاسم ﷺ سچ کہیں گے' آپ نے ان سے فرمایا تمہارا باپ کون ہے انہوں نے جواب دیا ہمارا باپ فلاں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے جبکہ تمہارا باپ فلاں یعنی اسرائیل یعقوب بن ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ ہے یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم سے کچھ اور پوچھوں تو کیا تم اس کے متعلق مجھ سے سچ کہو گے' یہودیوں نے کہا جی ہاں اے ابوالقاسم ﷺ سچ کہیں گے اگر ہم نے آپ سے جھوٹ بولا تو آپ ہمارے جھوٹ کو پہچان لیں گے جیسا کہ آپ نے ہمارے باپ کے متعلق پہچان لیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا دوزخی کون ہیں یہودیوں نے جواب دیا ہم دوزخ میں تھوڑی دیر رہیں گے پھر اس کے بعد تم اس میں رہو گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ذلت وخواری سے اس میں رہو گے' بخدا ہم تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے کیونکہ تم دوزخ سے نکلو گے نہیں اور تمہارے بعد ہم اس میں رہیں گے نہیں کیونکہ جو گناہ گار مسلمان اس میں داخل ہوں گے وہ اس سے نکال لئے جائیں گے پھر آپ نے ان سے فرمایا کیا اگر میں کچھ اور تم سے پوچھوں تو تم

مجھے اس کے متعلق سچ کہو گے یہودیوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے یہودیوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تم کو اس پر کس نے برانگیختہ کیا' یہودیوں نے جواب دیا ہم نے چاہا اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم آپ سے آرام چاہیں گے اور اگر آپ نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں دے گا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۷۲۲)

کھانے کے سامان میں برکت کا معجزہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ اَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهٖ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهٖ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّذُو النَّوَاةِ بِنَوَاتِهٖ قُلْتُ وَمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِالنَّوٰى قَالَ كَانُوْا يَمُصُّوْنَهٗ وَيَشْرَبُوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتّٰى مَلَاَ الْقَوْمُ اَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک طویل سفر کر رہے تھے' راستے میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا یہاں تک کہ بعض حضرات سواری کے اونٹوں کو قربان کرنے کے بارے میں سوچنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی' اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اگر باقی ماندہ کھانے پینے کے سامان کو اکٹھا کیا جائے اور آپ ﷺ اس پر دعا فرما دیں تو مناسب ہو گا نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا جس کے پاس گندم تھی' وہ گندم لے آیا جس کے پاس کھجوریں تھیں' وہ کھجوریں لے آیا اس روایت کے ایک راوی مجاہد نے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ جس کے پاس گٹھلیاں تھیں' وہ گٹھلیاں لے آیا مجاہد کے شاگرد کہتے ہیں میں نے پوچھا: وہ لوگ گٹھلیوں کا کیا کرتے تھے؟ تو مجاہد نے بتایا' وہ انہیں چوس لیا کرتے تھے یا پانی میں بھگو کر وہ پانی پی لیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کھانے کی ان تمام اشیاء پر دعا کی اور وہ کھانا اتنا زیادہ ہو گیا کہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے اس وقت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' جو شخص اس حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ اسے ان دونوں امور سے متعلق کوئی شک نہ ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۴۶)

کھانے میں برکت کی دعا کا اثر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ شَكَّ الْاَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَیْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ قَالَ وَجَعَلَ یَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ یَّسِیْرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِی الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاكٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک مرتبہ لوگ شدید بھوک کا شکار ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے کے لیے مخصوص اونٹوں کو ذبح کر کے کھانے اور تیل حاصل کرنے میں استعمال کر لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں مزید کم ہو جائیں گی اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوائیں اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے برکت ہو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ ٹھیک ہے پس آپ نے دسترخوان منگوایا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوایا' کوئی شخص ہاتھ میں جوار' کوئی ہاتھ میں کھجور' کوئی روٹی کا ٹکڑا لیے ہوئے آ رہا تھا یہاں تک کہ یہ سب چیزیں دسترخوان پر اکٹھی ہو گئیں تاہم ان کی مقدار بہت کم تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے برکت کی دعا کی اور لوگوں کو حکم دیا دسترخوان سے یہ چیزیں اُٹھا کر اپنے برتن بھرنا شروع کر دو۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا۔ لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں جو شخص ان دونوں امور پر ایمان کے ہمراہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا حالانکہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی شک نہ ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل

ہوگا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۴۷)

غزوہ حنین میں فتحیابی کا معجزہ

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَّأَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَّكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَّأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے دن میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا میں اور ابوسفیان بن حارث عبدالمطلب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے ہم آپ سے جدا نہیں ہوئے نبی اکرم ﷺ ایک سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے۔ جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جزامی نے بطور تحفہ دیا تھا جب مسلمانوں اور کفار کا سامنا ہوا اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے خچر کو کفار کی طرف بڑھایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے خچر کی لگام تھام لی۔ تاکہ اسے تیز چلنے سے روک سکوں۔ ابوسفیان نے نبی اکرم ﷺ کی رکاب تھام لی۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا۔ اے عباس! اصحاب سمرہ کو آواز دو۔ راوی کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بلند آواز کے مالک تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے بلند آواز سے پکارا اصحاب سمرہ کہاں ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں' اللہ کی قسم! یہ آواز سنتے ہی وہ اس طرح پلٹے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف واپس جاتی ہے اور وہ یہ کہہ رہے تھے ہم حاضر ہیں' ہم حاضر ہیں انہوں نے کفار کے ساتھ لڑنا شروع کیا اور انصار کو پکارا اے گروہ انصار! اے گروہ انصار! حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا اور لوگوں نے آواز دی اے بنو حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! نبی اکرم ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے اور جنگ کی صورتحال کا بغور جائزہ لے رہے تھے۔ جب آپ نے ملاحظہ کیا کہ جنگ میں شدت برقرار ہے تو نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں اٹھا کر انہیں کفار کی طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا: محمد ﷺ کے پروردگار کی قسم! یہ کفار پسپا ہو گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جا کر دیکھا تو لڑائی اسی شدت سے جاری تھی۔ جو میں نے پہلے دیکھی تھی اور اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جیسے ہی نبی اکرم ﷺ نے وہ کنکریاں پھینکیں تو کفار کا زور ٹوٹ گیا اور وہ منہ موڑ کر بھاگنے لگے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۹۷)

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّيْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَّعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِيْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَّمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَّهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى ابْنُ الْاَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو میں آگے بڑھ کے ایک گھاٹی پر چڑھ گیا۔ دشمن کا ایک شخص میرے سامنے آیا میں نے اس پر تیر پھینکا تو وہ چھپ گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس نے کیا' کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ دشمن کے کچھ لوگ دوسری گھاٹی پر چڑھ رہے ہیں ان کا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ صحابہ کرام پیچھے ہٹ گئے اور میں بھی پسپا ہو کر پیچھے آ گیا۔ میرے جسم پر دو چادریں تھیں ایک تہبند کے طور پر باندھی ہوئی تھی اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی۔ میرا تہبند کھل گیا میں نے اسے سمیٹا میرا گزر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ہوا۔ آپ اس وقت ''شہبائی'' نامی خچر پر

سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن اکوع یعنی میں خوفزدہ دکھائی دے رہا ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ اپنے خچر سے نیچے اترے آپ نے ایک مٹھی میں مٹی بھری اور اسے دشمن کی طرف پھینک دیا اور فرمایا: ان کے چہرے رسواء ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں وہ جتنے بھی لوگ تھے ان سب کی دونوں آنکھوں میں اسی ایک مٹھی کی وجہ سے مٹی بھر گئی وہ پیٹھ پھیر کے بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپا کر دیا نبی اکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۰۴)

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ کُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَّسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کچھ کھجوریں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ ان میں برکت آجائے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور پھر آپ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں پکڑ لو اور انہیں اپنے تھیلے میں ڈال لو یا شاید یہ الفاظ ہیں: اس تھیلے میں ڈال لو! جب بھی تم نے اس میں سے کچھ لینا ہو تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کرنا اور نکال لینا لیکن تم اسے بکھیرنا نہیں راوی بیان کرتے ہیں میں نے اس تھیلے میں سے اتنی اتنی وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں دی ہم خود اس میں سے کھایا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے اور یہ کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو وہ گر گئی۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۷۴)

گھی میں بے پناہ برکت

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ کَانَتْ تُهْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عُکَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَیَاْتِیْهَا بَنُوْهَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَهُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ تُهْدِیْ فِیْهِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَهَا اُدْمَ بَیْتِهَا حَتّٰی عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ ام مالک رضی اللہ عنہا اپنے ایک برتن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر گھی بھیجا کرتی تھیں، جب ان کے بچے ان سے سالن مانگتے تھے اور ان کے پاس انہیں دینے کیلئے کچھ نہیں ہوتا تھا تو جس برتن میں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وہ گھی بھیجا کرتی تھیں۔ وہ اس کے پاس جاتی تھیں تو اس میں انہیں گھی مل جاتا تھا اپنے گھر میں سالن کی کمی کا مسئلہ وہ اسی طرح حل کرلیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک دن انہوں نے اس برتن کو اچھی طرح صاف کردیا جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے اسے اچھی طرح صاف کرلیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اگر تم اسے ویسے ہی رہنے دیتی تو اسی طرح ہمیشہ تمہیں اس میں سے گھی ملتا رہتا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۶)

انگلیوں سے چشموں کا جاری ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک برتن پیش کیا گیا حالانکہ آپ مقام ''زورائ'' میں تھے۔ آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلنے لگا اور لوگوں نے وضو کیا۔ قتادہ نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم کتنے لوگ تھے۔ انہوں نے جواب دیا تین سو یا اس کے لگ بھگ۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۸۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوْءُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا مِنْهُ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حالانکہ نماز عصر کا وقت قریب تھا۔ پانی تلاش کیا گیا لیکن لوگوں کو پانی نہ مل سکا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں برتن میں وضو کا تھوڑا سا پانی پیش کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم

دیا' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے میں نے آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی نکلتے ہوئے دیکھا۔لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ ان لوگوں میں سے آخری آدمی تک نے وضو کیا یعنی سب لوگوں نے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا اثر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان دو آدمیوں میں سے اپنی بارگاہ میں زیادہ محبوب شخص کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ ابوجہل یا عمر بن خطاب

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۱۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكٌّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بھی لوگوں کو کوئی معاملہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس کے بارے میں کوئی رائے دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کوئی الگ رائے دی یا شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن خطاب نے اس بارے میں کوئی رائے دی' تو قرآن اس کے مطابق نازل ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۱۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اُتِيْتُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اس میں سے پی لیا' پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ آپ ﷺ نے کیا تعبیر بیان کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۲۰)

اناج میں برکت

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے خوراک کیلئے کچھ مانگا' آپ نے اسے نصف وسق اناج دیا۔ وہ شخص' اس کی اہلیہ اور ان کے مہمان اسی اناج میں سے کھاتے رہے۔ ایک دن اس نے اس اناج کو ماپ لیا جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو وہ اناج اسی طرح برقرار رہتا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۲۷)

خلاصی قرض کا معجزہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اُغْرُوْا بِيْ يَعْنِيْ هِيْجُوْا بِيْ (فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے باپ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے اور چھ لڑکیاں چھوڑیں اور ان پر قرضہ بھی تھا جب کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو معلوم ہے میرا باپ احد کی لڑائی میں شہید ہو گیا ہے اور اس پر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ قرض لینے والے آپ کو دیکھ لیں' آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور تمام کھجوریں ایک جانب اکٹھی کر دو میں نے ایسا کر

کے آپ کو بلایا اور جب قرض خواہوں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو اس وقت کپڑوں سے باہر ہو گئے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان کا یہ طرز عمل دیکھا تو آپ نے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین بار چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ اپنے قرض خواہوں کو آواز دو وہ آگئے تو آپ ﷺ ان کو ناپ کر دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی امانت ادا کر دی' اللہ تعالیٰ کی قسم میں خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کرے' اگرچہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں' خدا کی قسم پیارے مصطفی ﷺ کے صدقے ساری کھجوریں سالم رہیں' حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی تھی' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اغروابی کا معنی ہے وہ مجھے گھورنے لگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے یہود و نصاریٰ میں دشمنی بڑھا دی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۵۰)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّیَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِیْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِیْ اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهٗ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِیْ لِكَیْ لَا يُفْحِشَ عَلَیَّ الْغُرَمَآءُ فَمَشٰی حَوْلَ بَيْدَرٍ مِّنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ وَبَقِیَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد عبداللہ وفات پا گئے اور وہ مقروض تھے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا والد بہت زیادہ مقروض ہے اور میرے پاس سوائے کھجوروں کے درختوں کے کچھ نہیں اور ان کی پیداوار کئی سال بھی ان کا قرضہ ادا نہیں کر سکتی۔ آپ میرے ساتھ تشریف لائیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں آپ ﷺ کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد پھرے اور برکت کی دعا فرمائی پھر دوسرے ڈھیر پر بھی اس طرح کیا پھر اس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کھجوریں ڈھیر سے نکالو۔ تو آپ نے ان کا قرضہ پورا کر دیا اور جتنا ان کو دیا اتنا ہی باقی بچ گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِیْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَآءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰی نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِیْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰی مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدَّی اللّٰهُ عَنْ وَالِدِیْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ يُّؤَدِّیَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰی اَخَوَاتِیْ

بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے باپ احد کے دن شہید ہو گئے اور اپنے اوپر قرضہ اور چھ لڑکیاں باقی چھوڑیں جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے ہیں اور اپنے اوپر بہت زیادہ قرض چھوڑا ہے میں چاہتا ہوں آپ تشریف لائیں تا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں اور مجھ پر سختی نہ کریں آپ نے فرمایا جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسی طرح کیا پھر میں نے آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا اور وہ اس وقت برانگیختہ ہو گئے جب آپ ﷺ نے جو وہ کر رہے تھے ان کا حال دیکھا تو آپ نے کھجوروں کے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے' پھر آپ اس ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ آپ متواتر ان کی ناپ تول کرتے رہے' حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے میرے والد سے اس امانت یعنی قرضہ کو ادا کر دیا اور میری خوشی اس میں تھی کہ اللہ عزوجل میرے والد کا قرضہ اتار دے اور اس کی امانت ادا کر دے اگرچہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لیکر نہ جاؤں اللہ عزوجل نے کھجوروں کے سب ڈھیروں کو صحیح سلامت رکھا یہاں تک کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے گویا کہ اس ڈھیر میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۳۰)

روحوں سے ہم کلامی

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِينَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ وَّكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتّٰى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَّا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَّتَصْغِيرًا وَّنَقِيمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا

قتادہ سے روایت ہے کہ ہمیں انس بن مالک نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے دن قریش کے بیس سرداروں کے متعلق حکم دیا کہ ان کو کنویں میں پھینک دیا جائے تو آپ کے حکم کے مطابق ان خبیث لوگوں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے کنویں میں پھینک دیا گیا۔ واقدی نے کہا یہ مذکور کنواں بنی نجار کے ایک شخص نے کھودا تھا لہٰذا ان کو اس کنویں میں ڈالنا مناسب تھا رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل کرتے تو اس علاقہ میں تین دن قیام فرماتے۔ جب بدر کا تیسرا دن آیا تو آپ نے سواری کجاوہ کسے جانے کا حکم دیا پھر آپ وہاں سے پیدل چلے اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ صحابہ کرام نے کہا ہم یہی سمجھتے رہے کہ آپ کسی ضرورت کے پیش نظر جا رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کنویں کے کنارے پر کھڑے ہو گئے۔ طوری اس کنویں کو کہتے ہیں جو پتھروں سے بنایا جائے اور جب پتھر گر جائیں تو اس کو رکی کہتے ہیں اور قریش کے سرداروں کو بھی ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنا شروع کیا۔ اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں کیا اب تم کو یہ پسند ہے کہ تم نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہوتی۔ بے شک ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا ہم نے اسے حق پایا یعنی بدر کی جنگ میں فتح کیا تم نے بھی اسے حق پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جس میں روحیں نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے جو میں ان سے کہہ رہا ہوں اسے تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ نے کہا اللہ عزوجل نے ان کو زندہ کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا قول انہیں سنایا۔ ان کو زندہ کرنا اور سنانا زجر و توبیخ اور ان کی اہانت اور بطور انتقام تھا اور ان کو حسرت و ندامت دلانا تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۶۱)

شہدائے بدر کے لئے بشارت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَاَدْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابُ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَاَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَاَتِ الْجِدَّ اَهْوَتْ اِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَاَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلِاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَّاللّٰهِ مَا بِيْ اَنْ لَّاۤ اَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْتُّ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلَّا لَهٗ هُنَاكَ مِنْ عَشِيْرَتِهٖ مَنْ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَهٗ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلِاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْفَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت ابومرثد کناز بن حصین اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور ہم سب سوار تھے۔ آپ نے فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ تم روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں مشرکین میں سے ایک عورت کنو دام سارہ ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کی طرف ایک خط ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اس کو وہاں پالیا حالانکہ وہ اپنے اونٹ پر جارہی تھی جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہم نے اس سے کہا خط لاؤ اس عورت نے جواب دیا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور خط تلاش کیا لیکن کوئی خط نظر نہ آیا۔ ہم نے کہا رسول اللہ ﷺ سچے ہیں خط نکالو حتیٰ کہ ہم تجھ کو ننگا کر دیں گے۔ جب اس نے ہمارا اصرار دیکھا تو اس نے اپنے نیفہ کی طرف ہاتھ جھکایا حالانکہ وہ کمر پر چادر باندھے ہوئے تھی اور خط نکالا ہم اس خط کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حاطب بن بلتعہ نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ اور مومنوں سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے حاطب جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس نے برانگیختہ کیا ہے۔ حاطب ابی بن بلتعہ رضی اللہ عنہ نے جواب عرض کیا خدا کی قسم میرا کوئی ارادہ نہیں مگر میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں میرا ارادہ یہ تھا کہ میں مکہ والوں پر احسان کر دوں کہ اس کے باعث اللہ عزوجل میرے اہل و مال سے جو مکہ میں ہے دست مضرت دور فرمائے یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اصحاب میں کوئی بھی نہیں مگر اس کے وہاں رشتہ دار ہیں جن کے باعث اللہ تعالیٰ ان کے اموال محفوظ رکھتا ہے یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے لہٰذا کوئی ان کو برا نہ کہے یعنی اسے منافق نہ کہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت فرمائیے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بدر والوں میں نہیں۔ بے شک اللہ عزوجل اہل بدر کے حال پر مطلع ہوا اور فرمایا اے بدر والو جو چاہو کرو تمہارے لئے جنت ثابت ہو چکی ہے یا آپ نے یہ فرمایا میں نے تجھے بخش دیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھیں اشکبار ہوئیں اور

عرض کیا اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ مذکورہ بشارت ان اعمال میں ہے جو احکام آخرت سے متعلق ہیں نہ احکام دنیا سے جیسے کہ اقامت حدود وغیرہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو شراب پینے کی حد لگائی تھی حالانکہ وہ بدری تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۶۶)

غزوہ بدر میں ملائکہ کی مدد

عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ

معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی نے اپنے والد گرامی رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ رفاعہ بن رافع بدری تھے انہوں نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا آپ بدر میں شریک ہونیوالوں کو کیسا شمار کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل ہیں یا آپ نے اس جیسا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اس طرح جو فرشتوں میں سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ سب فرشتوں سے افضل ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۷۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور ہتھیار زیب تن کیے ہوئے ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۷۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ مَّنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَائَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ) فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَّشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مَا تَرَوْنَ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ الْاُسَارٰى فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰى اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى الَّذِيْ رَاٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّلٰكِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَاِنَّ هٰٓؤُلَآءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِيْ اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَّجَدْتُّ بُكَآءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَّمْ اَجِدْ بُكَآءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَآئِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَآءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا) فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے مجھے بتایا: غزوہ بدر کے دن جب نبی اکرم ﷺ نے ملاحظہ کیا کہ مشرکین کی تعداد ایک ہزار ہے اور آپ کے ساتھی تین سو انیس ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ فریاد کرنے لگے۔ اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا کر۔ اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ عطا کر! اے اللہ! اہلِ اسلام کی یہ چھوٹی سی جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر' قبلہ کی طرف رُخ کر کے' اپنے

پروردگار کی بارگاہ میں بلند آواز سے یہی فریاد کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے ڈھلک گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے انہوں نے آپ کی چادر پکڑ کر اسے آپ کے کندھوں پر ڈالا اور پھر پیچھے کی جانب سے آپ سے لپٹ کر عرض کی' اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ کا اپنے پروردگار سے یہ دُعا مانگنا ہی کافی ہے' اس نے آپ کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے عنقریب پورا کر دے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس موقع کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی۔

''جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دُعا قبول کیا ورفرمایا میں تمہارے پاس ایک ہزار فرشتے بھجوا رہا ہوں جو ایک ساتھ ہوں گے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مدد کی۔

ابوزمیل کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا اس دن ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے بھاگا۔ اچانک اس نے اوپر کی جانب سے ایک چابک مارنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔ اے حیزوم! گھوڑے کا نام ہے آگے بڑھو! اس مسلمان نے اپنے آگے والے مشرک کو دیکھا تو وہ گرا ہوا تھا۔ جب اس نے اس مشرک کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ اس کی ناک پر چوٹ لگی ہے اور اس کا چہرہ یوں شک ہو گیا ہے۔ جیسے چابک کے ذریعے مارا گیا ہو اور اس کا پورا جسم نیلا پڑ گیا تھا۔ وہ انصاری مسلمان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو یہ تیسرے آسمان کی مدد تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس دن مسلمانوں نے ستر مشرکین کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

ابوزمیل کہتے ہیں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے جب ان لوگوں کو قید کر لیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ ہمارے چچازاد ہیں اور خاندان کے لوگ ہیں میں یہ سمجھتا ہوں آپ ان سے فدیہ لیں تاکہ ہمیں کفار کے خلاف قوت حاصل ہو اور شاید اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی ہدایت عطا کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' اے ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی، نہیں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! میری وہ رائے نہیں ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالے کریں تاکہ ہم انہیں قتل کر دیں۔ آپ ''عقیل'' کو ''علی'' کے حوالے کریں تاکہ وہ اسے قتل کر دیں۔ فلاں کو۔ راوی کہتے ہیں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار تھا میرے حوالے کریں میں اسے قتل کرتا ہوں یہ سب کفر کے پیشوا اور اس کے سرغنے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی اور میری رائے کو قبول نہیں کیا۔ اگلے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بتائیے کہ کس بات نے آپ کو اور آپ کے ساتھی کو رُلا دیا ہے؟ اگر مجھے رونا آیا تو میں بھی رووں گا۔ اگر رونا نہ بھی آیا تو آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے جیسی شکل بنالوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھیوں کے ان مشرکین سے فدیہ لینے کی وجہ سے جو عذاب ملنا تھا وہ میرے سامنے پیش کیا گیا ہے اور میں اس کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ وہ عذاب اس درخت سے زیادہ قریب کر کے میرے سامنے پیش کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ درخت نبی اکرم ﷺ کے قریب ہی تھا' اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"کسی نبی کیلئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں خون نہ بہائے یہ آیت یہاں تک ہے جو حلال اور پاکیزہ مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس میں سے کھالو"۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۴۷۳)

تلوار کا زخم درست ہو گیا

عَنْ يَزِيْدِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَّا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهٖ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

یزید بن عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع کی پنڈلی میں تلوار کے زخم دیکھے تو میں نے کہا اے ابو سلمہ یہ زخم کیسا ہے۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا خیبر کے دن مجھے یہ تلوار کا زخم آیا تھا۔ لوگوں نے کہا حضرت سلمہ بن اکوع ہلاک ہو گئے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اس پر تین بار دم فرمایا۔ وہ زخم فوراً ٹھیک ہو گیا تو میں نے اس وقت سے لے کر آج تک کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۶۸)

دلیل نبوت کا معجزہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَّهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ

سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ کَذَبْنَا عَرَفْتَ کَذِبَنَا کَمَا عَرَفْتَهٗ فِیْ اَبِیْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَّنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَکُوْنُ فِیْهَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِیْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُکُمْ فِیْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا نَسْتَرِیْحُ وَاِنْ کُنْتَ نَبِیًّا لَّمْ یَضُرَّكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بکری کا گوشت بطور تحفہ بھیجا گیا جس میں زہر ملایا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو یہودی یہاں ہیں ان سب کو اکٹھا کرو چنانچہ ان کو اکٹھا کیا گیا آپ نے فرمایا میں تم سے ایک چیز کے متعلق دریافت کرنے والا ہوں کیا تم اس کے متعلق مجھے سچ سچ بتاؤ گے یہودیوں نے کہا ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے انہوں نے کہا فلاں باپ ہے آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے جبکہ تمہارا باپ فلاں ہے پھر انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا آپ نے فرمایا اگر میں ایک چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا تم سچ سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا جی ہاں اے ابو القاسم ﷺ اور اگر ہم نے جھوٹ بولا تو آپ پہچان لیں گے جیسا کہ آپ نے ہمارے باپ کے متعلق پہچان لیا تھا' تو آپ نے ان سے فرمایا جہنمی کون ہے یہودیوں نے کہا ہم اس میں تھوڑی مدت چالیس دن جو ہمارے اسلاف نے بچھڑے کی عبادت کی تھی رہیں گے پھر اس میں آپ لوگ ہماری جگہ لیں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ہی اس میں ذلیل وخوار ہو کر رہو گے اللہ کی قسم ہم تمہارے بعد اس کی کبھی جگہ نہیں لیں گے' یعنی ہم کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا میں تم سے ایک چیز کے متعلق دریافت کرنے والا ہوں کیا میرے سامنے سچ بولو گے یہودیوں نے کہا جی ہاں اے ابو القاسم ﷺ آپ نے فرمایا کیا اس بکری میں زہر تم نے ملایا ہے' یہودیوں نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا اس پر تم کو کس نے آمادہ کیا' یہودیوں نے کہا ہمارا خیال تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم کو آپ کی طرف سے آرام ہو گا اور آپ نبی ﷺ ہیں تو یہ زہر آپ کو تکلیف نہیں دے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۰۷)

شواہد نبوت

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کتنی رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ام المومنین نے فرمایا آپ ﷺ رمضان المبارک اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کا مت پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے ان کی خوبصورتی اور درازی کے متعلق مت پوچھو۔ پھر تین رکعات پڑھتے۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری آنکھیں محو خواب ہوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۸۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِىَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَائَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِىْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَآءُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَ كَذٰلِكَ الْاَنْبِيَآءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس رات کے متعلق جس رات میں مسجد حرام سے نبی اکرم ﷺ کو سیر کرائی گئی بیان کر رہے تھے۔ آپ کے پاس وحی نازل ہونے سے پہلے تین شخص آئے۔ درآنحالیکہ آپ مسجد حرام میں محو خواب تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا ان میں سے محمد ﷺ کون ہیں کہا گیا ہے کہ آپ اپنے چچا حمزہ اور اپنے چچا کے بیٹے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ آرام فرما تھے۔ دوسرے نے کہا جوان دونوں کے درمیان سوئے ہوئے ہیں وہ ان سے بہتر و افضل ہیں۔ تیسرے نے کہا ان میں سے جو بہتر و افضل ہے اس کو لے لو۔ یہ قصہ اس رات واقع نہیں ہوا اور وہ غائب ہو گئے۔ حتیٰ کہ وہ کسی اور رات یعنی اس رات کے بعد والی رات نہیں بلکہ دو سال بعد خواب میں آئے اور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں محو خواب ہوتی تھیں اور قلب مبارک نہیں سوتا تھا۔ تمام انبیاء کرام کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے۔ پھر اس کام کا ذمہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لیا پھر آپ کو آسمان کی طرف لے گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۸۵)

سچے خواب کی تعبیر

عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِى اللَّبَنَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَى الرِّيِّ يَجْرِىْ فِىْ ظُفُرِىْ اَوْ فِىْ اَظْفَارِىْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ نے اپنے والد گرامی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ

میں محو خواب تھا اور میں نے اتنا دودھ پیا کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔ پھر میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ نے اس کی تاویل کیا فرمائی ہے آپ نے فرمایا علم۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۸۵)

جنت کی بشارت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِّنْ حِیطَانِ الْمَدِیْنَۃِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لَہٗ فَاِذَا اَبُوْ بَکْرٍ فَبَشَّرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لَہٗ فَاِذَا ھُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک شخص آیا اس نے باغ کا دروازہ کھلوانا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کیلئے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں نے ان کیلئے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ان کو نبی اکرم ﷺ نے جو بشارت دی وہی خوشخبری دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے باغ کا دروازہ کھلوانا چاہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کیلئے دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو۔ میں نے ان کیلئے باغ کا دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے جو نبی اکرم ﷺ نے بشارت فرمائی ان کو وہی بشارت دی۔ انہوں نے اللہ عزوجل کی حمد وثنا کی۔ پھر ایک شخص نے باغ کا دروازہ کھلوانا چاہا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اس کیلئے باغ کا دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دو اور اس مصیبت کی جو ان کو پہنچے گی کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کو وہی خبر دی جو نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل ہی مددگار ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۹۷)

عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَیْرِیِّ قَالَ شَھِدْتُّ الدَّارَ حِیْنَ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِصَاحِبَیْکُمُ الَّذَیْنِ اَلَّبَاکُمْ عَلَیَّ قَالَ فَجِیْئَ بِھِمَا فَکَاَنَّھُمَا جَمَلَانِ اَوْ کَاَنَّھُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَیْھِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ وَالْاِسْلَامِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ

وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ میں اس وقت اس گھر کے پاس موجود تھا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے آ کر یہ فرمایا اپنے ان دو بڑوں کو لے کر آؤ جنھوں نے تمہیں میرے خلاف کھڑا کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں کو لایا گیا' تو وہ اونٹوں کی طرح تھے یا وہ دونوں گدھوں کی طرح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے' تو اس وقت وہاں رومہ کنوئیں کے علاوہ کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا' تو حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص اس کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا تو اس کو اس کے عوض میں جنت کی بشارت ہے' تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا۔ آج تم لوگ مجھے اس میں سے پانی پینے سے روکتے ہو' اور مجھے کھارا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مسجد لوگوں کی وجہ سے تنگ ہو گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص آل فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا' تو اسے اس کے عوض میں جنت کی بشارت ہے' تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خریدا تھا اور آج تم لوگ مجھے اسی مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے روک رہے ہو' تو انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال میں سے جیش عسرت کو سامان فراہم کیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور

اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ کے پہاڑ ثبیر پر موجود تھے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی موجود تھے' تو پہاڑ حرکت کرنے لگا، یہاں تک کہ اس کی حرکت کی وجہ سے کچھ پتھر نیچے بھی گر گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: اے ثبیر! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: انہوں نے میرے حق میں جو گواہی دی ہے رب کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں۔ انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۳۶)

عشرہ مبشرہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' علی جنتی ہے' طلحہ جنتی ہے' زبیر جنتی ہے' عبدالرحمن بن عوف جنتی ہے' سعد بن ابی وقاص جنتی ہے' سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۸۰)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهٗ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُّمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

عبدالرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی موجودگی میں انہیں یہ بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں۔ ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' زبیر' طلحہ عبدالرحمن' ابوعبیدہ اور سعد بن ابی وقاص سب جنتی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نو آدمیوں کے نام لئے مگر دسویں آدمی کا نام نہیں لیا تو حاضرین نے کہا: اے ابواعور ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتے ہیں: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اللہ کا واسطہ دیا ہے۔ وہ دسواں آدمی ابواعور جنتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد خود حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۸۱)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُّ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے‘ اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو! کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا وہ دس لوگ کون ہیں‘ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں ان سے دریافت کیا گیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہوں۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۹۰)

فتح مکہ کی خوشخبری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ قَالَ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے بھی دو نوجوان بیٹے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرح یعنی عمر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے برابر ہیں غرض یہ ہے کہ ہم بوڑھے ہیں اور وہ جوان ہے کیوں ہم پر ان کو مقدم سمجھتے ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وجہ سے کہ تم جانتے ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما عالم ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیہ مقدسہ کے متعلق دریافت کیا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے مدد کا آنا اور فتح لینا اور لوگوں کا دین میں داخل ہونا یہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کی علامت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

کو اس کی خبر دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اس آیت کے متعلق تم جانتے ہو وہی میں جانتا ہوں۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۵)

جنت میں قدموں کی آہٹ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ یَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ فَاَتَیْتُ عَلٰی قَصْرٍ مُّرَبَّعٍ مُّشْرِفٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قُلْتُ اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَكْعَتَیْنِ وَمَا اَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَیَّ رَكْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے۔ میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے محسوس کی' پھر میں ایک چوکور بلند سونے کے بنے ہوئے محل کے پاس آیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: یہ عرب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ محل قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک قریشی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ پھر فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا میں محمد ﷺ ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ میں جس وقت بھی اذان دیتا ہوں' تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں' تو اسی وقت وضو کر لیتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دو رکعت ادا کرنی چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید ان دونوں کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہوگا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۲۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوشخبری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ

وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غار میں بھی میرے ساتھ تھے اور حوض پر بھی میرے ساتھ ہو گے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۰۳)

بلندی مقام کی خبر

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جعفر کو دیکھا' وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۹۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر نظر عنایت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَاَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے بیشمار احادیث سنتا ہوں اور ان کو بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ اپنی چادر بچھاؤ۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نے اپنی چادر بچھادی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کا چلو بنا کر اس چادر میں ڈال دیا پھر آپ نے فرمایا اس کو اپنے سینے سے لگالو۔ میں نے وہ چادر اپنے سینے سے لگالی۔ تو اس کے بعد میں کوئی حدیث نہیں بھولا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۵۵)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں مگر میں ان کو یاد نہیں رکھ سکتا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی چادر بچھاؤ! میں نے اپنی چادر بچھائی پھر نبی اکرم ﷺ نے بہت سی احادیث بیان کی' تو میں ان میں سے کوئی بھی حدیث نہیں بھولا' جو بھی آپ نے بیان کیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۷۰)

حضور ﷺ کی توجہ سے غیبی امداد

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّظْلِمَۃٍ وَّمَعَھُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَیْنِ یُضِیْئَانِ بَیْنَ اَیْدِیْھِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا وَاحِدٌ حَتّٰی اَتٰی اَھْلَہٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب نبی اکرم ﷺ سے دو شخص عباد بن بشر اور اسید بن حضیر نبی اکرم ﷺ کے حضور رات گئے بیٹھے رہے جب فارغ ہو کر باہر نکلے تو ان دونوں کے آگے چراغوں کی طرح دو چیزیں روشن ہو گئیں اور جب راستہ میں وہ جدا جدا ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ روشن ہو گیا حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں گھروں کو پہنچے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۴۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّظْلِمَۃٍ وَّاِذَا نُوْرٌ بَیْنَ اَیْدِیْھِمَا حَتّٰی تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ مَعَھُمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص اندھیری رات میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نکلے وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے آگے ہے۔ حتیٰ کہ وہ جدا' جدا ہو گئے تو نور بھی ان کے ساتھ جدا' جدا ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۹۹)

ہجرت کے متعلق سچا خواب

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَّکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ بِاُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَآءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَاَیْتُ فِیْھَا بَقَرًا وَاللّٰہُ خَیْرٌ فَاِذَا ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّاِذَا الْخَیْرُ مَا جَآءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْخَیْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِیْ اٰتَانَا اللّٰہُ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکۂ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا وہم و اعتقاد اس طرف گیا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر ہے۔ اچانک خیال آیا کہ مدینۂ منورہ ہے جسے یثرب کہتے ہیں اور میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اور اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور وہ یہ

مصیبت تھی جو غزوۂ احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی۔ پھر میں نے اس تلوار کو دوسری مرتبہ ہلایا تو جیسے پہلی تھی اس سے بھی عمدہ ہوگئی۔ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی اور مومنوں کا اجتماع تھا اور میں نے اس خواب میں دیکھا کہ گائے ذبح کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقتولین کے ساتھ یہ فعل دنیا میں ان کے مقام سے بہتر ہے یہ وہ ہے جو مومنوں کے ساتھ غزوۂ احد میں ہوا اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے یوم بدر کے بعد عطا فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۲)

بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرٰی اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَۃَ عَشَرَ دِرْھَمًا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَاءَ فَلْیَحْمِلْ اِلَیَّ رَحْلِیْ فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتّٰی تُحَدِّثَنَا کَیْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَکَّۃَ وَالْمُشْرِکُوْنَ یَطْلُبُوْنَکُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَکَّۃَ فَاَحْیَیْنَا اَوْ سَرَیْنَا لَیْلَتَنَا وَیَوْمَنَا حَتّٰی اَظْھَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّھِیْرَۃِ فَرَمَیْتُ بِبَصَرِیْ ھَلْ اَرٰی مِنْ ظِلٍّ فَاٰوِیَ اِلَیْہِ فَاِذَا صَخْرَۃٌ اَتَیْتُھَا فَنَظَرْتُ بَقِیَّۃَ ظِلٍّ لَھَا فَسَوَّیْتُہٗ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قُلْتُ لَہُ اضْطَجِعْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَا حَوْلِیْ ھَلْ اَرٰی مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ یَّسُوْقُ غَنَمَہٗ اِلَی الصَّخْرَۃِ یُرِیْدُ مِنْھَا الَّذِیْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُہٗ فَقُلْتُ لَہٗ لِمَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ سَمَّاہُ فَعَرَفْتُہٗ فَقُلْتُ ھَلْ فِیْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَھَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لَّنَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُہٗ فَاعْتَقَلَ شَاۃً مِّنْ غَنَمِہٖ ثُمَّ اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّنْفُضَ ضَرْعَھَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّنْفُضَ کَفَّیْہِ فَقَالَ ھٰکَذَا ضَرَبَ اِحْدٰی کَفَّیْہِ بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ لِیْ کُثْبَۃً مِّنْ لَبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدَاوَۃً عَلٰی فَمِھَا خِرْقَۃٌ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُہٗ فَانْطَلَقْتُ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُہٗ قَدِ اسْتَیْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ اٰنَ الرَّحِیْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَلٰی فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ یَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ یُدْرِکْنَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ غَیْرُ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰی فَرَسٍ لَہٗ فَقُلْتُ ھٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ (لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے والد عازب سے تیرہ درہم کے عوض ایک کجاوہ خریدا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب سے فرمایا اپنے بیٹے براء کو حکم دیں کہ وہ یہ کجاوہ میرے ساتھ وہاں اٹھا کر لے چلے۔ میرے والد عازب نے کہا میں اس کو حکم نہیں دوں گا حتیٰ کہ تم ہمیں

بیان کرو کہ جب تم دونوں مکہ مکرمہ سے نکلے درانحالیکہ مشرکین تمہاری تلاش کر رہے تھے۔ تم کو اور رسول اللہ ﷺ کو کیسے حالات وواقعات پیش آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے مکہ سے کوچ کیا وہ رات اور اگلا دن چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا اور سورج سر پر آ گیا۔ میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آئے تو وہاں آرام کریں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک پتھر ہے ہم اس کے پاس آئے تو میں نے کچھ سایہ دیکھا میں نے اس کو صاف کیا پھر نبی اکرم ﷺ کیلئے بچھونا بچھا کر عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ آرام فرمائیے۔ نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے۔ پھر میں چل پڑا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کوئی شخص نظر آئے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں ہانک کر پتھر کی طرف آ رہا ہے۔ وہ اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جو ہم چاہتے تھے یعنی سایہ حاصل کرنا میں نے اس سے دریافت کرتے ہوئے کہا تو کس شخص کا غلام ہے اس چرواہے نے کہا قریش کے ایک شخص کا اس نے اس کا نام لیا تو میں نے اس کو پہچان لیا۔ میں نے چرواہے سے کہا کیا تیری بکریوں کے تھنوں میں دودھ ہے۔ چرواہے نے جواب دیا ہاں دودھ ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا اس نے کہا ہاں تو میں نے اس کو دودھ دوہنے کا حکم دیا تو اس چرواہے نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو روکا۔ پھر میں نے اس سے کہا اس کے تھنوں کو غبار سے جھاڑو۔ پھر میں نے اس کو کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ جھاڑے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا اس طرح اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور اس کا بمقدار پیالہ میرے لیے دودھ دوہا اور میں نے رسول معظم ﷺ کیلئے ایک چھاگل اٹھا رکھی اور اس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ میں نے پانی دودھ میں ڈالا حتیٰ کہ دودھ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا میں وہ دودھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو بیدار پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نوش فرمائیے۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ سیر ہو کر نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے آپ نے فرمایا ہاں کوچ کا وقت ہو گیا ہے۔ ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور لوگ ہماری تلاش میں گرداں تھے ان لوگوں میں سے سوائے سراقہ بن مالک بن جعشم جو کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا کسی نے ہم کو نہ پایا میں نے عرض یا رسول اللہ ﷺ یہ تلاش کرنے والا ہمیں آ ملا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۵۹)

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْہِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ یَا اَبَا بَکْرٍ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا درانحالیکہ میں غار میں تھا۔ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کے نیچے نظر کی تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہارا دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ

ہے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۶۰)

اللہ پر یقین کامل

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰیاِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّااِذَااَتَيْنَا عَلٰی شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰی بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَصَلّٰی بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شرکت کے لیے گئے یہاں تک کہ ذات الرقاع کے مقام پر پہنچ گئے۔ ہمارا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی سایہ دار درخت آتا ہم نبی اکرم ﷺ کو اس کے نیچے ٹھہرا دیتے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اسی طرح درخت کے نیچے تنہا آرام کر رہے تھے۔ آپ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین کا ایک فرد آیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی تلوار اتاری۔ اور اسے لہراتے ہوئے نبی اکرم ﷺ سے کہا، کیا آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ صحابہ کرام نے اسے گھیر لیا۔ تو اس نے تلوار میان میں ڈالی اور اسے لٹکا دیا۔ بعد میں اذان ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے پہلے اپنے لشکر کے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں۔ پھر وہ پیچھے ہٹ گئے۔ پھر آپ نے دوسرے حصے کو دو رکعات پڑھائیں۔ یوں نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات ادا کی۔ اور باقی سب لوگوں نے دو، دو رکعات ادا کی۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب فضائل قرآن حدیث ۱۸۴۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِيْ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِيْ فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ لِيْ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ

مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَاهُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ، نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ''نجد'' کی طرف، ایک جنگ میں شرکت کیلئے گئے۔ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایک ایسی وادی میں موجود پایا جہاں درخت بہت زیادہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا اور اپنی تلوار اس درخت کی ایک ٹہنی سے لٹکا دی۔لوگ وادی میں بکھر گئے تا کہ درختوں کے سائے میں بیٹھ جائیں بعد میں نبی اکرم ﷺ نے بتایا جب میں سو رہا تھا تو ایک شخص میرے پاس آیا اس نے میری تلوار پکڑی۔میری آنکھ کھلی تو وہ میرے پاس کھڑا ہوا تھا اس وقت صرف یہی خیال آیا کہ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے اس نے مجھ سے دریافت کیا تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ، پھر اس نے دوسری مرتبہ دریافت کیا تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ، تو اس شخص نے تلوار نیام میں ڈال لی۔وہ شخص وہ بیٹھا ہوا ہے راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۳۱)

قبل از وقت شہادت کی خبر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْئَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کی خبر دے دی اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۸)

آخرت کو ترجیح دینا

عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُعَلّٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ اَنْ يَّعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ

بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِيْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ

ابن ابی معلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ اعلان فرمایا: ایک شخص کو اس کے پروردگار نے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے جب تک کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے اور دنیا میں کھائے پئے جو وہ کھانا چاہتا ہے اور اس بات کے درمیان اختیار دیا کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے تو اس بندے نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تشریح نے کہا۔ آپ اس بزرگ پر حیران نہیں ہو رہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ایک نیک آدمی کا ذکر کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا یا اپنی بارگاہ میں کسی ایک بات کا حاضری میں سے اختیار دیا تو اس نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کر لیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ ہم آپ ﷺ کے بدلے اپنے والدین دے دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ حسنِ سلوک کے اعتبار سے کسی شخص نے ابن ابی قحافہ سے زیادہ اچھا سلوک سے نہیں کیا اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور محبت تو باقی ہیں آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۹۲)

عورتوں کی سردار ہونے کی بشارت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اَسَرَّ اِلَيَّ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِيْ وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِيْ لَحَاقًا بِيْ فَبَكَيْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی تشریف

لائیں۔ گویا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا چلنا نبی اکرم ﷺ کی طرح چلنا تھا۔ آپ نے فرمایا اے میری لخت جگر خوش آمدید۔ پھر آپ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھالیا۔ پھر آپ نے خاموشی سے ان کے ساتھ بات کی تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں۔ ام المومنین نے کہا میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا تم کیوں رو رہی تھیں اس دوران آپ نے پھر حضرت فاطمۃ الزہراء سے خاموشی سے کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے آج کے دن کی مثل نہیں دیکھا کہ خوشی غم کے قریب ہو۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے متعلق حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا جو آپ ﷺ نے گفتگو فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا راز ظاہر نہیں کروں گی۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرائ رضی اللہ عنہا سے اس گفتگو کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے خاموشی سے یہ بات کی تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن مقدس کا دور کیا کرتے تھے اور انہوں نے اس سال مجھے سے دو دفعہ دور کیا ہے۔ میرا اس کے متعلق یہی خیال ہے کہ موت قریب آ چکی ہے۔ اور تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملوگی تو میں نبی اکرم ﷺ کی وفات کا سن کر رو پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔ اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس بیماری میں کہ جس میں آپ کی وفات ہوئی اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے کوئی خفیہ بات کی تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان سے کوئی خفیہ بات کی تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور در پردہ کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے اول بار مجھ سے جو خفیہ بات کی وہ یہ تھی کہ آپ نے مجھے فرمایا۔ آپ اس مرض میں جس میں آپ نے وفات فرمائی رحلت فرما جائیں گے تو میں رو پڑی پھر دوبارہ میرے ساتھ در پردہ بات کی اور بتایا کہ آپ کی اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ کا پیچھا کروں گی۔ تو میں ہنس پڑی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۴)

جنات پر تلاوت کا اثر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا ذَاكَ اِلَّا مِنْ شَيْئٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِيْنَ اِلَى سُوْقِ عُكَاظٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَرَجَعُوْا اِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی جنات کو قرآن پڑھ کر نہیں سنایا اور نہ ہی انہیں دیکھا ہے حقیقت یہ ہے ایک مرتبہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ عکاظ کے میلے میں شریک ہونے کے لیے تشریف لے جا رہے تھے' یہ وہ زمانہ تھا جب جنات کو آسمانی خبریں ملنا بند ہو چکی تھیں اور ان پر شہاب ثاقب برسائے جاتے تھے' اسی موقع پر جنات نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اب ہمیں آسمانی خبریں کیوں نہیں ملتی ہیں؟ تم سب مشرق اور مغرب میں ہر جگہ تلاش کرو کہ آخر کس وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے؟ ان میں سے بعض جنات کا گزر ''تہامہ'' ہوا جو کھجور کا ایک درخت ہے اور عکاظ کے میلے کی جگہ کے راستے میں آتا ہے' نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے' جب جنات نے قرآن کی تلاوت سنی تو اسے غور سے سننا شروع کیا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے' یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے' وہ سب واپس اپنی قوم میں گئے اور قوم کے افراد کو یہ بتایا' اے ہماری قوم والو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے' ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کبھی بھی کسی کو اپنے پروردگار کا شریک قرار نہیں دیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسی موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ پر سورہ جن کی یہ آیات نازل کی۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

"اے رسول! تم انہیں بتاؤ کہ مجھے وحی کے ذریعے پتہ چلا ہے کہ جب بعض جنات نے قرآن کو غور سے سنا" (مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۰۹)

عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ آذَنَتْهُمْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

معن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جس رات جنات نے قرآن غور سے سنا تھا اس رات کس نے نبی اکرم ﷺ کو جنات کی موجودگی کی اطلاع دی تھی؟ تو حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے تمہارے والد یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ ایک درخت نے نبی اکرم ﷺ کو جنات کے بارے میں بتایا تھا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۱۴)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَّالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ مجھے جریر بن عبداللہ بجلی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا براہ کرم مجھے ذوخلصہ سے آرام پہنچاؤ اور وہ قبیلہ بنی خشعم میں ایک گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا انہوں نے کہا میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس گھڑسواروں کو لے کر چلا اور وہ سب گھوڑوں والے تھے جریر بن عبداللہ نے کہا میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا تھا تو آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا حتیٰ کہ میں نے اپنے سینہ پر آپ کی انگلیوں کا نشان دیکھا اور دعا فرمائی اے اللہ اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے' جریر بن عبداللہ ذوخلصہ کی طرف چلے اور اس کو توڑ دیا اور اس کو جلا دیا پھر جریر بن عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کو بھیجا تاکہ آپ کو اس سے مطلع کرے' تو جریر بن عبداللہ کے قاصد نے آپ سے عرض کیا' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے پاس اس وقت حاضر ہوا حتیٰ کہ میں ذوخلصہ کو ایسے چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ خالی پیٹ یا خارش زدہ اونٹ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے احمس کے گھڑسواروں اور

پیادوں کے لئے پانچ دفعہ دعا فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۶۹)

مرتد ہونے کی سزا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَاَ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَکَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِیًّا فَکَانَ یَقُوْلُ مَا یُدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہٗ فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ فَدَفَنُوْہُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا ھٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ لَمَّا ھَرَبَ مِنْھُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَاَلْقَوْہُ فَحَفَرُوْا لَہٗ فَاَعْمَقُوْا فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا ھٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا ھَرَبَ مِنْھُمْ فَاَلْقَوْہُ فَحَفَرُوْا لَہٗ وَاَعْمَقُوْا لَہٗ فِی الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوْا اَنَّہٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوْہُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی نجار سے نصرانی تھا وہ اسلام لے آیا اور اس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کا کاتب وحی مقرر ہو گیا۔ پھر وہ مرتد ہو گیا اور اپنے دین نصرانی میں چلا گیا۔ وہ مرتد ہونے کے بعد کہتا تھا نبی اکرم ﷺ کو وہی علم ہے جو میں نے ان کو لکھ کر دیا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے اس کو موت دی اور لوگوں نے اس کو دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ نصرانیوں نے کہا یہ محمد ﷺ اور آپ اصحاب کا کام ہے جبکہ وہ ان کے دین سے بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی اور اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ نصرانیوں نے جتنی ان کی طاقت تھی گہری قبر کھودی۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ پھر ان کو معلوم ہوا کہ یہ لوگوں کا کام نہیں ہے انہوں نے بھی اس کو پھینک دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۸

حضور ﷺ کو اذیت دینے کا انجام

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَاَبُوْ جَھْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّہٗ جُلُوْسٌ وَّقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُوْ جَھْلٍ اَیُّکُمْ یَقُوْمُ اِلٰی سَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَاْخُذُہٗ فَیَضَعُہٗ فِیْ کَتِفَیْ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَاَخَذَہٗ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ قَالَ فَاسْتَضْحَکُوْا وَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یَمِیْلُ عَلٰی بَعْضٍ وَّاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنَعَۃٌ طَرَحْتُہٗ عَنْ ظَھْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَّا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ حَتّٰی انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَۃَ فَجَائَتْ وَھِیَ جُوَیْرِیَۃٌ فَطَرَحَتْہُ عَنْہُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَیْھِمْ

تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَّذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ کے قریب نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ ابوجہل بولا تم میں سے کون فلاں اونٹنی کی اوجڑی لا کر اسے حضرت محمد ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان اس وقت رکھے گا۔ جس وقت وہ سجدے میں چلے جائیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں سے ایک بد بخت اٹھا اور وہ اوجڑی لے آیا جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان اسے رکھ دیا۔ وہ سب ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو کر گرنے لگے۔ میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا۔ کاش! میرے اندر اتنی طاقت ہوتی کہ میں اسے نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک سے ہٹا دیتا۔ نبی اکرم ﷺ سجدے کی حالت میں رہے۔ آپ نے اپنا سر مبارک نہیں اٹھایا۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا: وہ آئیں۔ وہ کم سن تھیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسے ہٹایا اور ان مشرکین کی طرف منہ کر کے انہیں برا کہنے لگیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو بلند آواز سے ان کے خلاف دعائے ضرر کی۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ جو دعا مانگتے تھے وہ بھی تین مرتبہ مانگتے تھے اور جو سوال کرتے تھے وہ بھی تین مرتبہ کرتے تھے۔ آپ نے تین مرتبہ دعائے ضرر کی۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما! جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی رخصت ہوگئی اور وہ آپ کی دعا سے خوفزدہ ہو گئے آپ نے دعائے ضرر کی اے اللہ! ابوجہل بن ہشام کو پکڑ لے اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عقبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابو معیط کو اور راوی کہتے ہیں آپ نے ساتویں آدمی کا بھی نام لیا۔ لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ہمراہ معبوث کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جن لوگوں کے نام لئے تھے۔ میں نے ان سب کو غزوۂ بدر میں دیکھا کہ وہ مارے گئے اور پھر انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۴۵۳۴)

اُمیہ بن خلف کے برے انجام کی خبر

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلٰی اُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ اَبِیْ صَفْوَانَ وَکَانَ اُمَیَّۃُ اِذَا انْطَلَقَ اِلَی الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِیْنَۃِ نَزَلَ عَلٰی سَعْدٍ فَقَالَ اُمَیَّۃُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ النَّھَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَیْنَا سَعْدٌ یَّطُوْفُ اِذَا اَبُوْ جَھْلٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا سَعْدٌ فَقَالَ اَبُوْ جَھْلٍ تَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ اٰمِنًا وَقَدْ اٰوَیْتُمْ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَہٗ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَیَا بَیْنَھُمَا فَقَالَ اُمَیَّۃُ لِسَعْدٍ لَّا تَرْفَعْ صَوْتَکَ عَلٰی اَبِی الْحَکَمِ فَاِنَّہٗ سَیِّدُ اَھْلِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَّاللّٰہِ لَئِنْ مَنَعْتَنِیْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَیْتِ لَاَقْطَعَنَّ مَتْجَرَکَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ اُمَیَّۃُ یَقُوْلُ لِسَعْدٍ لَّا تَرْفَعْ صَوْتَکَ وَجَعَلَ یُمْسِکُہٗ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزْعُمُ اَنَّہٗ قَاتِلُکَ قَالَ اِیَّایَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَکْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ اِلَی امْرَاَتِہٖ فَقَالَ اَمَا تَعْلَمِیْنَ مَا قَالَ لِیْ اَخِی الْیَثْرِبِیُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ اَنَّہٗ سَمِعَ مُحَمَّدًا یَّزْعُمُ اَنَّہٗ قَاتِلِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ مَا یَکْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا اِلٰی بَدْرٍ وَّجَآءَ الصَّرِیْخُ قَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ اَمَا ذَکَرْتَ مَا قَالَ لَکَ اَخُوْکَ الْیَثْرِبِیُّ قَالَ فَاَرَادَ اَنْ لَّا یَخْرُجَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ جَھْلٍ اِنَّکَ مِنْ اَشْرَافِ الْوَادِیْ فَسِرْ یَوْمًا اَوْ یَوْمَیْنِ فَسَارَ مَعَھُمْ فَقَتَلَہُ اللّٰہُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے مکہ مکرمہ گئے اور امیہ بن خلف ابی صفوان کے ہاں قیام کیا اور امیہ بن خلف جب شام جاتا اور مدینہ منورہ سے گزرتا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا کرتا تھا۔ امیہ بن خلف نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا انتظار کیجئے حتیٰ کہ جب دوپہر کا وقت ہوگا اور لوگ غافل ہو جائیں گے کیونکہ یہ وقت ہی غفلت کا ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا جب دوپہر کا وقت آیا میں گیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ اچانک ابوجہل آ گیا۔ اس نے کہا کون ہے یہ شخص جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا تو امن وامان سے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے حالانکہ تم لوگ وہ ہو جنہوں نے محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو جگہ دی ہے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں۔ ان دونوں کے درمیان تکرار ہوگئی تو امیہ بن خلف نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا ابی الحکم یعنی ابوجہل کے آواز پر آواز بلند نہ کر۔ کیونکہ وہ اہل وادی کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تو مجھے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے منع کرے گا تو میں شام میں تیری تجارت بند کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا امیہ بن خلف حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہتا رہا کہ

اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو رو کنے لگا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کیونکہ میں نے محمد ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوجہل تیرا قاتل ہوگا۔ امیہ بن خلف نے کہا مجھے قتل کرے گا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ امیہ بن خلف نے کہا بخدا جب محمد ﷺ کوئی بات کرتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ امیہ بن خلف اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کیا تمہیں معلوم ہے جو مجھے میرے بھائی یثربی نے کہا۔ اور اس کی بیوی نے کہا یثربی بھائی نے کیا کہا امیہ بن خلف نے کہا یثربی بھائی نے کہا ہے کہ انہوں نے محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل میرا قاتل ہے۔ اس کی بیوی نے کہا بخدا محمد ﷺ جھوٹ نہیں بولتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب وہ بدر کی طرف نکلے اور منادی کی آواز بلند ہوئی تو امیہ کی بیوی نے کہا کیا تمہیں وہ یاد نہیں جو تیرے یثربی بھائی نے کہا تھا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا امیہ بن خلف نے یہ ارادہ کر لیا کہ وہ بدر کی طرف نہیں نکلے گا تو ابوجہل نے اسے کہا تو اس وادی کے سرداروں میں سے ایک دو دن ہمارے ساتھ چلو لہٰذا وہ اس کے ساتھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی قضا نے اسے قتل کر دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ٨٤٠)

خیبر کے تباہ ہونے کی خبر

عَنْ مُّحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَّقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِىْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ وَاَحَالُوْا اِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ نے خیبر پر صبح کے وقت حملہ کیا درآنحالیکہ وہ کسیاں لے کر باہر جا رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے کہا محمد ﷺ لشکر لے کر آ گئے ہیں۔ وہ دوڑتے ہوئے قلعوں کی جانب آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند فرمایا اور فرمایا اللہ اکبر خیبر تباہ ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ٨٥٤)

فتح خیبر کی خوشخبری

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ

غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَرْجُو اَنْ یُّعْطَاھَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاْتُوْنِیْ بِہٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَعَا لَہٗ فَبَرَاَ حَتّٰی کَاَنْ لَمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ تمام لوگ ساری رات اس حسرت میں رہے کہ ان میں کون ہے جس کو وہ جھنڈا دیا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس امید وخواہش کے ساتھ حاضر ہوئے کہ یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں شکایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں بلا کر لاؤ۔ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کیلئے دعا فرمائی تو ان کی آنکھوں کی شکایت جاتی رہی۔ گویا کہ انہیں قطعاً کوئی درد ہی نہ تھا۔ آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان سے جنگ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نرمی اختیار کریں یہاں تک کہ تم ان کے میدان میں اترو۔ تو پہلے ان کو دعوت اسلام دو اور اسلام میں جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ان پر واجب ہیں ان کے متعلق ان کو بتاؤ۔ اللہ کی قسم یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک شخص کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۰۵)

عَنْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَکَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِہٖ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّیْلَۃَ الَّتِیْ فُتِحَتْ قَالَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا اَوْ لَیَاْخُذَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلٌ یُّحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یُفْتَحُ عَلَیْہِ فَنَحْنُ نَرْجُوْھَا فَقِیْلَ ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاہُ فَفُتِحَ عَلَیْہِ

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے انہوں نے کہا خیبر کی جنگ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اس لئے کہ انہیں آنکھوں میں درد تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے رہ جاؤں لہٰذا وہ بھی آپ سے مل گئے۔ جس رات خیبر فتح کیا گیا اس رات نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں کل جھنڈا اس کو دوں گا یا اس شخص کو پکڑاؤں گا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگا اور ہم سب اس امید پر تھے کہ جھنڈا ہم کو ملے گا۔ آپ سے کہا گیا یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آ

گئے ہیں تو آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا اور ان کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۷۱)

صداقت نبوت کے دلائل

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ مَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ اِلَى اَبِيْهِ اَوْ اِلَى اُمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کی خبر پہنچی تو وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ آپ سے تین چیزوں کے متعلق دریافت کریں۔ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرنے والا ہوں جن کو سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا' ۱- قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے' ۲- جنت والوں کا پہلا کھانا کیا جو وہ کھائیں گے' ۳- کیا وجہ ہے بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ابھی ابھی خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا فرشتوں میں سے جبرائیل یہود کا دشمن ہے۔ بہرکیف قیامت کی سب سے پہلی نشانی یہ ہے کہ آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اہل جنت جو پہلا طعام کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔ جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آجائے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوگا اور جب عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب آجائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے عرض کیا

یارسول اللہ ﷺ یہودی قوم بہت بہتان باندھنے والی ہے۔ قبل اس کے کہ میرا اسلام لانا ان کو معلوم ہو۔ آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں۔ چنانچہ یہودی آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں عبداللہ بن سلام کیسے انسان ہیں۔ یہودیوں نے جواب دیا وہ ہم سے بہتر اور ہم سے بہتر کے بیٹے ہیں۔ اور وہ ہم سے افضل اور ہم سے افضل کے لخت جگر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام ایمان لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام سے پناہ دے آپ ﷺ نے ان سے یہ کلمہ دوبارہ کہلوایا۔ انہوں نے پہلے کی مثل جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہودیوں نے کہا یہ ہم سے شریر ہیں اور ہم سے شریر کے بیٹے ہیں۔ اور وہ ان کی تنقیص کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ان سے اسی بات کا خدشہ تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۲۳)

سلطنت روم کے متعلق پیش گوئی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلَى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى حَرَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط عبداللہ بن خذافہ کے ہاتھ کسریٰ کو بھیجا اور قاصد کو حکم دیا کہ یہ خط عظیم البحرین یعنی کسریٰ کا ماتحت جو کسریٰ کو خطوط پہنچایا کرتا تھا کو پہنچادے اور عظیم البحرین یہ خط کسریٰ کو پہنچادے اور جب کسریٰ نے آپ ﷺ کا خط مبارک پڑھا تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا میرے خیال میں حضرت سعید بن مسیب نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے بدعا فرمائی کہ وہ بالکل ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۹۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهُ الْتَمِسُوْا لِيْ هٰهُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لِاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّهٗ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ

قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِأَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَاءَ فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِاَصْحَابِهِ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّأْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْاٰنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَّغْدِرَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا اَنْتَقِصُهُ بِهٖ لَا اَخَافُ اَنْ تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَّسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ قَالَ يَأْمُرُنَا اَنْ نَّعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ نَّسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَّأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِّيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهِ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ

تخلط بشاشته القلوب لا يسخطه احد وسألتك هل يغدر فزعمت ان لا و كذلك الرسل لا يغدرون وسألتك هل قاتلتموه وقاتلكم فزعمت ان قد فعل وان حربكم وحربه تكون دولا ويدال عليكم المرة وتدالون عليه الاخرى و كذلك الرسل تبتلى وتكون لها العاقبة وسألتك بماذا يأمركم فزعمت انه يأمركم ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وينهاكم عما كان يعبد اباؤكم ويأمركم بالصلاة والصدقة والعفاف والوفاء بالعهد واداء الامانة قال وهذه صفة النبي قد كنت اعلم انه خارج ولكن لم اظن انه منكم وان يك ما قلت حقا فيوشك ان يملك موضع قدمي هاتين ولو ارجو ان اخلص اليه لتجشمت لقيه ولو كنت عنده لغسلت قدميه قال ابو سفيان ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرئ فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسيين و (يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون) قال ابو سفيان فلما ان قضى مقالته علت اصوات الذين حوله من عظماء الروم و كثر لغطهم فلا ادري ماذا قالوا وامر بنا فاخرجنا فلما ان خرجت مع اصحابي وخلوت بهم قلت لهم لقد امر امر ابن ابي كبشة هذا ملك بني الاصفر يخافه قال ابو سفيان والله ما زلت ذليلا مستيقنا بان امره سيظهر حتى ادخل الله قلبي الاسلام وانا كاره

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا درانحالیکہ وہ اس کو اسلام کی طرف بلا رہے تھے اور اپنا خط اس کو دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے دحیہ کلبی کو حکم دیا کہ وہ یہ خط عظیم بصری حارث بن شمر اور اس سے خط لے کر قیصر کے پاس جانے والا عدی بن حاتم تھا کو دے تا کہ وہ قیصر تک پہنچا دے جب اللہ تعالیٰ نے اس سے فارس کے لشکریوں کو دور ہٹایا تو قیصر حمص سے ایلیا یعنی بیت المقدس چلا گیا تا کہ وہ اللہ کی نعمت فارس پر فتح کا شکر ادا کرے اور جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس وقت اس کو پڑھا تو کہا یہاں ان کی قوم سے کوئی آدمی تلاش کر کے لاؤ تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے دریافت کروں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ وہ قریش کے ان لوگوں میں سے تھا جو رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت میں تجارت کی غرض سے شام میں آئے ہوئے تھے ہم نے قیصر کے قاصد کو شام کے بعض مقام میں پایا وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لیکر چلا حتیٰ کہ ہم ایلیا آئے اور ہم کو قیصر کے پاس بھیجا گیا ہم کیا دیکھتے

ہیں کہ وہ اپنے دربار میں بیٹھا ہوا ہے اور اس پر تاج ہے' اور اس کے اردگرد روم کے سردار بیٹھے ہیں قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا ان سے دریافت کر کہ ان میں سے اس شخص کا جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے نسب کے اعتبار سے قریب ہے' ابوسفیان نے کہا میں نے کہا میں نسب میں ان کے بہت زیادہ قریب ہوں قیصر نے کہا تیرے اور اس شخص کے درمیان کیا قرابت ہے میں نے کہا وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں اس دن قافلہ میں بنی عبد مناف اور میرے سوا کوئی نہ تھا قیصر نے کہا اس کو میرے قریب کرو اور میرے ساتھیوں کے متعلق حکم دیا وہ میرے کندھوں کے پاس میرے پیچھے کھڑے کئے جائیں پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا ان کے ساتھیوں کو کہہ دیجئے کہ میں اس شخص سے ان کے متعلق پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کردو ابوسفیان نے کہا بخدا اگر اس چیز کی شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی میری تکذیب کریں گے تو میں جھوٹ بول دیتا جبکہ مجھ سے ان کے متعلق پوچھا تھا لیکن مجھے شرم آئی کہ میرے ساتھ میرا جھوٹ مشہور کردیں گے اس لئے میں نے قیصر کے سامنے سچی بات کی' پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے دریافت کر کہ اس شخص کا تم میں نسب کیسا ہے میں نے کہا وہ ہم میں صاحب نسب ہیں قیصر نے کہا کیا یہ بات یعنی نبوت کا دعویٰ کسی نے تم سے پہلے بھی کیا ہے میں نے کہا نہیں' اس نے کہا اس بات کے کہنے سے قبل کیا تم اس کو متھم بالکذب سمجھتے تھے یعنی جھوٹا بولتے تھے میں نے کہا نہیں اس نے کہا اس کے اباؤاجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا لوگوں میں سے اس کی پیروی سردار کرتے ہیں یا کمزور لوگ' میں نے کہا کمزور لوگ' اس نے کہا کیا وہ زیادہ ہورہے ہیں یا کم میں نے کہا بلکہ زیادہ ہورہے اس نے کہا کیا اس کے دین کی سختی کی وجہ سے کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد مرتد ہوا ہے میں نے کہا نہیں' اس نے کہا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے میں نے کہا نہیں' اور اب ہم اسی مدت میں ہیں ہمیں عہد شکنی کا خوف ہے ابوسفیان نے کہا مجھے ایسی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا جس پر لوگ مجھے جھوٹا نہ کرسکیں سوا اس بات کے اور موقع نہ ملا' اس نے کہا ہاں کیا تم نے اس سے اور اس نے تم سے جنگ کی ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا اس کی اور تمہاری جنگ کیسی رہی' میں نے کہا جنگ ڈول کھینچنے کی طرح ہے کبھی ہم پر غلبہ کیا جاتا اور کبھی ہم کو ان پر غلبہ ہوتا اس نے کہا وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا وہ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کا شریک نہ ٹھہرائیں' اور ہمارے آباؤاجداد جو عبادت کرتے تھے ان سے روکتا ہے اور ہمیں نماز' صدقات وخیرات' پاکدامن' ایفائے عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتا ہے جب میں نے یہ اس سے کہا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا تو اس سے کہو میں نے تم میں سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تو نے کہا وہ عالی نسب ہے اور اس طرح رسولان عظام اپنی قوم میں عالی نسب مبعوث ہوتے ہیں میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس سے پہلے بھی کسی نے دعویٰ نبوت کیا ہے تو تو نے جواب دیا نہیں میں کہتا ہوں اگر یہ بات ہوتی کہ تم میں سے کسی نے اس سے قبل ایسی بات کی ہے تو میں کہتا یہ وہ شخص ہے جو ان سے

پہلے کہی ہوئی بات کی پیروی کرتا ہے میں نے تم سے پوچھا کہ یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے اس کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ پہچانا وہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر جھوٹ بولنا چھوڑ دیں اور اللہ پر جھوٹ بولیں' میں نے تجھ سے دریافت کیا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہے تو تو نے کہا نہیں' میں کہتا ہوں اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہی طلب کرتا ہے میں نے تجھ سے دریافت کیا کیا قوم کے سردار اس کی پیروی کرتے ہیں یا کمزور لوگ تو نے کہا کمزور لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور رسولوں کی پیروی کرنے والے کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم تو تو نے جواب دیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں اور اسی طرح ایمان ہے حتیٰ کہ وہ کامل ہو جائے' میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس دین کی سختی کی وجہ سے کوئی مرتد ہوا ہے تو تو نے جواب دیا نہیں ایمان کا یہی حال ہے جبکہ اس کا سرور دلوں میں خلط ملط ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی ناپسند نہیں کرتا' میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تو نے جواب دیا نہیں رسولوں کا یہی حال ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے میں نے تجھ سے دریافت کیا کیا تم نے اسے اور اس نے تم سے جنگ کی ہے تو تو نے جواب دیا کی ہے' اور تمہاری لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے کبھی وہ تم پر غالب اور کبھی تم اس پر غالب رہے ہو رسولوں کا یہی حال ہے کہ ان کو امتحان میں ڈالا جاتا ہے اور آخر اچھا انجام انہیں کا ہوتا ہے میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتے ہیں تو تم نے جواب دیا وہ تمہیں یہی حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور تم کو جو تمہارے آباؤ اجداد عبادت کرتے تھے روکتا ہے' اور تم کو نماز' روزہ' سچائی' پاکدامنی' ایفائے عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتا ہے قیصر نے کہا نبی کی یہی صفت ہے حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا گمان یہ نہ تھا کہ وہ تم سے ہوں گے اگر جو تم نے کہا وہ سچ ہے تو عنقریب میرے ان دو قدموں کی جگہ کے مالک ہونگے اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا۔ تو میں خود تکلیف کر کے حاضر ہوتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو ان کے قدم دھوتا ابوسفیان نے کہا پھر قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا گیا تو اس میں یہ لکھا تھا' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے روم کے عظیم بادشاہ ہرقل کی طرف جس نے ہدایت کی اتباع کی اس پر سلام ہو۔ اما بعد میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جاؤ سلامتی میں رہو گے مسلمان ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم کو دگنا ثواب عطا فرمائے گا' اور اگر تو نے اسلام سے اعراض کیا تو عوام لوگوں کا گناہ تم پر ہو گا اور اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ (سورۃ آل عمران آیت ٦٤) ابوسفیان نے کہا جب اس نے اپنی بات پوری کر لی تو اس کے اردگرد والے رومی سرداروں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور شور

زیادہ ہو گیا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا کہا، اور ہمیں چلے جانے کا حکم دیا گیا اور جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور ان کے ساتھ تنہا ہوا تو میں نے ان سے کہا ابن ابی کبشہ نبی اکرم ﷺ کی کنیت کا کام بہت بڑھ گیا ہے یہ بنی اصغر رومی ان سے ڈر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا اللہ کی قسم میں اس دن سے ہمیشہ اپنے دل میں ذلت محسوس کرتا رہا اور مجھے یقین ہو گیا کہ ان کا امر عنقریب ظاہر ہو گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام داخل کر دیا درانحالیکہ میں اس کو ناپسندیدہ سمجھتا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۰۰)

عمار کے قتل کی پیش گوئی

عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٗ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِيْ حَائِطٍ لَّهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَآءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَّاْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان یعنی عکرمہ کو اور علی بن عبداللہ کو فرمایا تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو، ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ ابوسعید خدری اور اس کا بھائی قتادہ بن نعمان جو ماں کی جہت سے بھائی تھا اور ان کی والدہ کا نام انیسہ بن قیس نجاریہ ہے اپنے باغ میں تھے اور اس کو پانی سے سیراب کر رہے تھے اور جب انہوں نے ہمیں دیکھا ہمارے پاس آئے اور گٹ مار کر بیٹھ گئے اور کہا ہم مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے نبی اکرم ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور اس کے سر سے غبار صاف کیا اور فرمایا افسوس کہ عمار کو باغی لوگ قتل کر دیں گے عمار ان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلائے گا اور وہ اس کو آگ کی طرف بلائیں گے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۷۷)

فتح کی پیش گوئی

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ لوگ جہاد کریں گے اور کہا جائے گا تم میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے لوگ کہیں گے جی ہاں تو وہ فتح حاصل کریں گے۔ پھر وہ جنگ کریں گے اور کہا جائے گا کیا تم میں کوئی تابعی ہے۔ لوگ کہیں گے جی ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو گی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۷)

جنگوں کے متعلق پیش گوئیاں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِیَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں والی ہیں اور تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے سرخ ہیں اور ناکیں چپٹی ہوئی ہیں گویا کہ ان کے چہرے اوپر نیچے ڈھالیں ہیں اور تم سے بہتر وہ شخص پاؤ گے جو خلافت وامارت کو سخت ناپسند کرنے والا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس واقع میں ہو جائے گا یعنی اس کو جبراً خلافت وامارت دی جائے گی لوگ کانوں کی طرح ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں جو بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی اچھے ہوں گے۔ تم میں سے کسی ایک پر ایسا ضرور زمانہ آئے گا کہ اس کا مجھے دیکھنا اپنے اہل ومال سے زیادہ اس کو محبوب ہوگا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ تم اہل خوز یہ اہواز اور تستر کے شہر میں اور اہل کرمان بحر ہند اور خراسان کے درمیان اور عراق العجم اور سجستان کے درمیان کو کرمان کہتے ہیں جو عجمیوں میں سے ہیں ان سے جنگ نہ کرلو۔ ان کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں اور ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور ان کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۴)

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

عمرو بن تغلب سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے گویا کہ ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۵)

صلح کروانے کی پیش گوئی

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو باہر لے کر آئے اور ان کو منبر شریف پر بٹھا کر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دو مسلمانوں کی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۷)

یہودیوں سے جنگ کی پیش گوئی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور تم ان پر غالب آ جاؤ گے حتیٰ کہ پتھر کہے گا اے مسلم یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر دو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۶)

کسریٰ کے متعلق پیش گوئی

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَّتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا

إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ ابْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک وقت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص صہیب آیا اور بھوک کی شکایت کی۔ پھر آپ کے پاس دوسرا شخص سلمان آیا اور ڈاکہ زنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اے عدی کیا تو نے حیرہ ایک مشہور شہر کا نام ہے دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں دیکھا ہے لیکن مجھے اس کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے ساتھ زندگی نے وفا کی تو تو ہودج میں سوار ایک عورت کو دیکھے گا جو حیرہ شہر سے چلے گی حتیٰ کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔ وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی ہوگی۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا اس وقت طی کے ڈاکو کہاں ہوں گے جنہوں نے تمام شہروں میں لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اے عدی اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو تم ضرور کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ میں نے عرض کیا کسریٰ بن ہرمز آپ نے فرمایا کسریٰ بن ہرمز آپ نے فرمایا اے عدی اگر تیری زندگی نے وفا کی تو تو ایک آدمی کو دیکھے گا کہ وہ مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا۔ تلاش کرے گا کہ کوئی اس سے وہ قبول کر لے وہ کسی کو اس سے یہ سونا چاندی قبول کرنے والا نہ پائے گا اور یقیناً تم سے ایک اللہ تعالیٰ سے ملے گا جس دن وہ ملے گا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا جو اسے ترجمہ کر کے بتائے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس سے فرمائے گا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا اور اس نے تجھے تبلیغ نہیں کی۔ وہ شخص کہے گا کیوں نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال و دولت نہیں دی تھی اور اس مال سے تجھ کو افضل نہیں فرمایا تھا۔ وہ شخص عرض کرے گا جی ہاں۔ وہ شخص اپنی دائیں دیکھے گا تو سوائے دوزخ کے کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر وہ بائیں جانب نظر کرے گا تو سوائے جہنم کی آگ کے کچھ نہ دیکھے گا۔

عدی بن حاتم نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا ہی صدقہ کر کے بچو۔ اور اگر وہ کھجور کا چھلکا نہ پائے تو تم لوگوں سے اچھی بات کر کے ہی جہنم کی آگ سے بچو۔ عدی بن حاتم نے کہا میں نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے جو حیرہ شہر سے چلی حتیٰ کہ اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتی تھی اور ان لوگوں میں میں بھی شامل ہوں اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے تھے۔ اگر تمہاری زندگی نے وفا کی تو تم دیکھ لو گے جو نبی اکرم ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی سونے اور چاندی کی مٹھی بھر کر نکلے گا۔ محل بن خلیفہ نے بیان کیا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۸)

قیصر و کسریٰ کے متعلق پیش گوئی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ فوت ہو جائے گا تو اس کے بعد کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیصر نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہوگا اس کے بعد کسریٰ نہ ہوگا اور ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۳۰)

بقائے اُمت کی پیش گوئی

عَنْ عُمَیْرُ بْنُ هَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ عُمَیْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ یُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَّهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ هٰذَا مَالِكٌ یَّزْعُمُ اَنَّهٗ

سَمِعَ مُعَاذًا یَقُوْلُ وَھُمْ بِالشَّامِ

عمیر بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے معاویہ بن ابوسفیان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان سے الگ رہیں گے یا ان کے مخالف ہوں گے حتیٰ کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔ عمیر بن ہانی نے کہا مالک نے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ شام میں ہوں گے۔ معاویہ بن ابوسفیان نے کہا یہ مالک بن یخامر گمان کرتا ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۴۹)

طلب مال میں رغبت کی پیش گوئی

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّھُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسعود بن مخرمہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف اور وہ بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور وہ غزوۂ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھے نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا کہ وہ ان سے جزیہ لے کر آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے بحریں والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو امیر مقرر کیا تھا تو حضرت ابوعبیدہ بحرین سے مال جزیہ لے کر آئے اور انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا بحرین سے آنا سنا تو انہوں نے نماز فجر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے وہ مال بحرین سے آپ سے کچھ طلب کرنے کیلئے آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو مسکرائے پھر آپ نے فرمایا میرے خیال میں تم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا کچھ لے کر آنا سن

لیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں' یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تم کو خوش کر دے گی۔ اللہ کی قسم مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں لیکن مجھے خوف یہ ہے کہ تم پر دنیا فراخ کر دی جائے گی یعنی بہت زیادہ خوشحال ہو جاؤ گے جیسے تم سے پہلے لوگوں کیلئے فراخ کی گئی اور تم اس میں رغبت کرنے لگو گے اور وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے ان کو ہلاک کیا جنہوں نے اس میں رغبت کی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۹۶)

جنتی اور دوزخی کے متعلق پیش گوئی

عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَاقْتَتَلُوْا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ اِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَجْزَاَ اَحَدٌ مَّا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالُوْا اَيُّنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَاَتَّبِعَنَّهُ فَاِذَا اَسْرَعَ وَاَبْطَاَ كُنْتُ مَعَهُ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَآءَ الرَّجُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ اور مشرکوں کا کسی غزوہ میں مقابلہ ہوا اور سخت لڑائی ہوئی۔ ہر فریق لڑائی کے بعد اس دن اپنے اپنے لشکر کی طرف واپس گیا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص تھا جو مشرکوں میں سے کسی چھوٹے اور بڑے کو نہیں چھوڑتا مگر اس کا پیچھا کرتا اور اس کو اپنی تلوار سے قتل کر دیتا تھا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آج کسی نے بھی اتنا کام نہیں کیا جو فلاں شخص نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دوزخی ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ شخص دوزخی ہے تو پھر ہم میں سے جنتی کون ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص اکتم بن ابی جون نے کہا میں ضرور اس کا پیچھا کرتا ہوں۔ جب وہ شخص تیز چلتا یا آہستہ چلتا میں اس کے ساتھ رہتا حتیٰ کہ وہ شدید زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے کی جلدی کی اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کے تیز دھار کو اپنے سینہ پر رکھا پھر وہ شخص اس پر جھول گیا اور اپنے آپ کو قتل کر لیا وہ شخص جو اس کے ساتھ تھا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا بات کیا ہے' تو اس شخص نے آپ کو سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے اور وہ دوزخی ہے' اور کوئی آدمی لوگوں کی نظروں میں دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے اور وہ جنتی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۶۹)

دو پیش گوئیاں

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَّفْعِ الْاَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهٗ عَلٰى رِجْلِهٖ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّمَا اُبَالِيْ اَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ دِيْنُهٗ وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا اَوْ يَهُوْدِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میرے سامنے دو پیشین گوئیاں بیان کی تھیں جن میں سے ایک پوری ہو چکی ہے اور دوسری کے پورے ہونے کا میں منتظر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا' پہلے لوگوں میں امانت کا احساس تھا' پھر جب قرآن نازل ہوا' لوگوں نے قرآن سے امانت کا سبق سیکھا' سنت سے امانت کا سبق حاصل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے امانت کے اُٹھ جانے کی پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا: ایک شخص سوئے گا اور اس کے دل میں سے امانت کو نکال دیا جائے گا اس کے دل میں امانت کا صرف ہلکا سا نشان رہ جائے گا جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے پھر امانت کو نکال دیا جائے گا۔ اس وقت اس کے دل میں ایک آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا' جیسے کسی کے پاؤں کے نیچے انگارہ آ جائے تو تمہیں آبلہ دکھائی دے جائے گا' لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا' اور پھر آپ نے ایک کنکری پکڑ کر اسے اپنے پاؤں پر مارتے ہوئے فرمایا: وہ وقت آ جائے گا جب لوگ خرید و فروخت میں امانت کا ذرا بھی خیال نہیں رکھیں گے' وہ وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے فلاں قبیلے میں وہ ایک شخص ہی امانت دار ہے' کسی شخص پر تبصرہ ہوگا کہ وہ کتنا شہ زور' خوش مزاج اور عقل مند بھی ہے' لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک زمانہ تھا کہ میں ذرا پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں' کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ مسلمان کا دین اسے بے ایمانی سے باز رکھے گا اور یہودی یا عیسائی' حاکم کے خوف سے بے ایمانی نہیں کرے گا' لیکن آج میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی اور شخص کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۲۷۵)

پیش گوئی سچی نکلی

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيْفًا لَّهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا اَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْاٰيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحٰقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے' زبیر اور مقداد کو بھیجا اور ہدایت کی ''خاخ'' کے باغ میں جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہوگا۔ تم وہ خط اس سے حاصل کر لینا' ہم لوگ روانہ ہو گئے۔ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے وہاں پہنچے تو وہاں ایک عورت موجود تھی۔ ہم نے کہا' خط نکالو! وہ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا' تم خط نکال دو! ورنہ ہم تمہاری تلاشی لے کر خط برآمد کر لیں گے تو اس عورت نے اپنے بالوں میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

وہ خط حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے' مکہ میں رہنے والے کچھ مشرکین کے نام تھا جس میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے بعض جنگی ارادوں سے متعلق معاملات کی اطلاع دی گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے حاطب! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے خلاف فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کیجئے۔ میرا قریش کے ساتھ قریبی تعلق ہے۔ راوی سفیان بن عینیہ کہتے ہیں وہ قریش کے حلیف تھے' قریش کے فرد نہیں تھے آپ کے ہمراہ جو مہاجرین ہیں ان کے رشتہ دار مکہ میں رہتے ہیں۔ ان کے قریشی ہونے کی وجہ سے قریش ان کا خیال

رکھتے ہیں۔اس لیے میں نے چاہا کہ کیونکہ میرا قریش کے ساتھ نسبی تعلق نہیں ہے اس لیے میں نے چاہا کہ میں ان پر کوئی احسان کردوں تا کہ وہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ میں نے کفر یا نفاق کی وجہ سے یہ اقدام نہیں کیا۔نہ میں اپنے دین سے مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہوا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:اس نے سچ کہا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کو قتل کردوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:اس نے غزوہ بدر میں شرکت کی ہے اور تمہیں کیا معلوم؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر یہ کہا ہو تم جو چاہے کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔راوی کہتے ہیں اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ"۔

بعض روایات میں اس آیت کے نزول کا ذکر نہیں ہے اور ایک روایت میں اس آیت کا شان نزول راوی سفیان کے بیان کے طور پر منقول ہے۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۲۷۷)

فتنوں کے متعلق خبر

عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِّنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مدینۂ منورہ کے قلعوں میں ایک قلعہ پر تشریف فرما ہو کر فرمایا کیا جو میں دیکھ رہا ہوں تم دیکھ رہے ہو۔ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہ دیکھتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۱۰)

یاجوج ماجوج کے متعلق خبر

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَّقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ

زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر گھبرائے ہوئے تشریف لائے وہ فرمارہے

تھے "لا الہ الا اللہ" عرب کی ایک شر سے ہلاکت ہے جو قریب آ چکی ہے۔ آج کے دن یاجوج اور ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے اور انہی دونوں انگلیوں کا حلقہ بنا کر دکھایا۔ حضرت زینب بنت جحش نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ درانحالیکہ ہم میں نیکوکار لوگ بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں جب خباثت پھیل جائے گی اور زیادہ ہوگی۔ امام زہری سے روایت ہے کہ مجھے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمایا "سبحان اللہ" کس قدر خزانے نازل کیے گئے اور کس قدر فتنے نازل کیے گئے۔ داؤدی نے کہا اس جگہ فتنوں سے مراد وہ جنگیں ہیں جو مسلمانوں کے درمیان ہوں گی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۱۱)

فتنوں میں کون بہتر ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ وَمَنْ یُّشْرِفُ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب فتنے برپا ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا وہ اس پر غلبہ کر لیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے اور جو کوئی پناہ کی جگہ پائے وہ ضرور اسے اپنی پناہ گاہ بنائے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۱۳)

ہلاکت کرنے والوں کے متعلق خبر

عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ فَسَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ یَقُوْلُ هَلَاكُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّیَهُمْ بَنِیْ فُلَانٍ وَّبَنِیْ فُلَانٍ

عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے اپنے دادا سعید بن عمرو ابوعثمان قرشی کوفی سے روایت کی سعید بن عمرو نے کہا میں مروان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے صادق فی نفسہ المصدوق اللہ کی طرف سے کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کی ہلاکت قریش کے کم عقل اور جاہلوں سے ہوگی۔ مروان نے کہا نوجوانوں کے ہاتھوں سے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو میں ان کے نام بتا دیتا ہوں وہ بنی فلاں بنی حرب بنی

فلاں بنی مروان ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۱۶)

قرب قیامت کے لوگوں کی خبر

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں تو مجھے آسمان سے گر پڑنا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں نبی اکرم ﷺ پر جھوٹا بہتان باندھوں۔ اور جب میں تم سے وہ باتیں کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہیں تو بلاشبہ لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں نوعمر اور کمزور عقل والے لوگ آئیں گے اور وہ سب مخلوق سے بہتر رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کریں گے۔ وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے بالکل صاف نکل جاتا ہے اور ان کا ایمان حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ جہاں بھی ان کو پاؤ انہیں قتل کرو کیونکہ قیامت کے دن اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہے جو ان کو قتل کرے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۲)

تقدیر وارد ہونے کی خبر

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَّمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ

حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی درانحالیکہ آپ کعبہ مشرفہ کے سایہ میں اپنی چادر مبارک اوڑھے تشریف فرما تھے۔ ہم نے آپ سے عرض کیا کیا آپ

ہمارے لئے مدد طلب کیوں نہیں کرتے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے بعض لوگ ایسے تھے جس کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس کو اس گڑھے میں رکھ دیا جاتا۔ پھر آرالا کر اس کے سر پر رکھ دیا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے یہ چیز بھی ان کو دین سے نہ روکتی تھی۔ اور لوہے کا کنگھا کر کے گوشت کو ہڈی اور پٹھے سے الگ کیا جاتا اور یہ بھی اسے اللہ کے دین سے نہیں روکتی تھی۔ اللہ کی قسم ضرور اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا۔ حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اسے سوا خدا کے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ یا اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا لیکن تم لوگ جلدی چاہتے ہو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۲۳)

نزول عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی خبر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَّیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاۗءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطٰنُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْۤ اَهْلِیْكُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا هُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهٗ لَانْذَابَ حَتّٰى یَهْلِكَ وَلٰكِنْ یَّقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک اہل روم "اعماق" یا شاید "دابق" تک نہیں پہنچ جائیں گے ان کے مقابلے کے لئے مدینہ منورہ سے ایک لشکر نکلے گا جو روئے زمین کے بہترین لوگ ہوں گے جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو اہل روم کہیں گے تم ہمارے اور لوگوں کے درمیان نہ آؤ جنہوں نے ہمارے بعض آدمیوں کو قید کیا ہے ہمیں ان سے جنگ کرنے دو۔ مسلمان جواب دیں گے۔ نہیں! اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے پھر وہ ان کے ساتھ جنگ کریں گے پھر ایک تہائی مسلمان بھاگ کھڑے ہوں گے اللہ کبھی بھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ان میں سے ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت کے مالک شہید ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان فتح حاصل کر لیں گے وہ کبھی بھی کسی آزمائش میں مبتلا نہیں ہوں گے یہ لوگ دنیا فتح کر لیں

گے اور جب مال غنیمت تقسیم کرنے کے لئے یہ لوگ اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائیں گے تو شیطان چیخ کر یہ اعلان کرے گا۔ تمہاری غیر موجودگی میں "دجال" تمہارے گھروں تک پہنچ گیا ہے وہ لوگ وہاں سے نکلیں گے یہ خبر غلط ہوگی جب وہ شام پہنچے گے تو دجال کا خروج ہوگا ابھی یہ اس کے ساتھ جنگ کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کا وقت ہو جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا نزول ہوگا وہ انہیں نماز پڑھائیں گے جب اللہ کا دشمن یعنی دجال انہیں دیکھے گا تو یوں پگھلنا شروع ہوگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے کچھ بھی نہ کہیں تو بھی وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے اسے قتل کرے گا اور وہ لوگوں کو اپنے نیزے کے اوپر اس کا خون لگا ہوا دکھائیں گے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۱۴۸)

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ اِلَی مَکَّةَ فَقَالَ لِیْ اَمَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یُوْلَدُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَوَلَیْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَلَا مَکَّةَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِیْنَةِ وَهٰذَا اَنَا اُرِیْدُ مَکَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَکَانَهٗ وَاَیْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِیْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن صائد کے ہمراہ مکہ تک سفر کیا اس نے مجھ سے کہا: میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا ہوں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں۔ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کی اولاد نہیں ہوگی۔ میں نے جواب دیا' ہاں! وہ بولا' میری تو اولاد ہے کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ میں نے جواب دیا ہاں! وہ بولا' میری پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی ہے اور اب میں مکہ جا رہا ہوں پھر اس نے مجھ سے سب سے آخر میں یہ کہا: اللہ کی قسم! مجھے علم ہے کہ دجال کی پیدائش کہاں ہوگی اور اس کا علاقہ کونسا ہوگا اور وہ کہاں ہوگا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ بات سن کر میں پھر الجھن میں مبتلا ہو گیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۲۱۸)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَّمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِیْتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِیْدَةً مِمَّا یُقَالُ عَلَیْهِ قَالَ وَجَآءَ بِمَتَاعِهٖ

فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلاً فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حج یا شاید عمرہ کرنے کے لئے نکلے ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ لوگ ادھر ادھر بکھر گئے۔ صرف میں اور وہ باقی رہ گئے۔ اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا تھا اس کی وجہ سے مجھے اس سے سخت وحشت محسوس ہوئی۔ وہ اپنا سامان لے کر آیا اور اسے میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا میں نے کہا: گرمی بہت زیادہ ہے اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دو۔ تو یہ مناسب ہوگا اس نے ایسا ہی کیا پھر کچھ بکریاں وہاں آئیں وہ ان کے دودھ کا پیالہ لے کر میرے پاس آیا اور بولا اے ابوسعید! اسے پی لیجئے! میں نے کہا: گرمی بہت زیادہ ہے اور دودھ بھی گرم ہوتا ہے میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے اس کا ہاتھ سے ملنے والا دودھ پینا پسند نہیں تھا۔ وہ بولا اے ابوسعید! لوگ میرے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اس کی وجہ سے میرا دل کرتا ہے کہ میں ایک رسی لے کر درخت سے لٹکاؤں اور پھر خودکشی کرلوں۔ اے ابوسعید! جن لوگوں کو نبی اکرم ﷺ اس کی حدیث کا علم نہیں ہے وہ تو معذور ہیں لیکن اے گروہ انصار! کیا آپ کو نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا سب سے زیادہ علم نہیں ہے؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ منورہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا لیکن وہ بولا میں دجال سے واقف ہوں اس کی جائے پیدائش سے بھی واقف ہوں اور اس وقت وہ کہاں ہے؟ یہ بھی جانتا ہوں تو میں نے اس سے کہا: تم ہمیشہ تباہی کا شکار رہو گے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۲۲۰۷)

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ

فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ
الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ
حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ
قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خُلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ
كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي
كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ
كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ
فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ
خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ
بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ
فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ
الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا
رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ
فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ
عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلٰى عِيسٰى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ
لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ
فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ
مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا

كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقَحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ایسا پرتاثیر بیان کیا کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ کھجور کے کسی باغ میں ہوگا۔ جب ہم شام کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری کیفیت کو محسوس کر لیا اور دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آج صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا اور ایسا پرتاثیر بیان کیا تھا کہ ہم یہ سمجھے کہ شاید وہ کھجور کے کسی باغ میں موجود ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کی بجائے دیگر امور کا اندیشہ ہے جب میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ اگر اس دوران اس کا خروج ہوا تو تمہاری بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر اس کا خروج اس وقت ہوا جب میں تمہارے درمیان موجود نہیں ہوں گا تو ہر شخص بذاتِ خود مقابلہ کرے گا اور میری غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہی ہر مسلمان کا نگہبان ہے دجال گھنگریالے بالوں کا مالک ایک نوجوان ہوگا جس کی ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن کا مشابہہ قرار دے سکتا ہوں تم میں جس شخص کا اس سے سامنا ہو وہ اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے اس یعنی دجال کا خروج شام اور عراق کے درمیان ہوگا اور وہ اپنے آس پاس فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔

راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! وہ دنیا میں کتنا عرصہ رہے گا آپ نے فرمایا: چالیس دن تک جن میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے ہم نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! جو دن ایک سال جتنا ہوگا کیا اس میں ایک ہی دن کی پانچ نمازیں پڑھنا ہمارے لئے کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نہیں! تم انداز کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو ہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ روئے زمین پر کتنی تیزی کے ساتھ حرکت کرے گا آپ نے فرمایا: اس بادل کی طرح جیسے ہوا دھکیل کر لا رہی ہو۔ وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور دعوت قبول کر لیں گے تو اس کے حکم کے تحت ان لوگوں پر آسمان بارش نازل کرے گا اور زمین سبزہ اُگائے گی ان لوگوں کے جو جانور شام کو چلنے کے لئے گئے تھے جب وہ واپس آئیں گے تو ان کے کوہان لمبے ہوں گے۔ ان کے تھن بھرے

ہوئے ہوں گے اور ان کے پیٹ موٹے ہوں گے پھر وہ یعنی دجال کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس کی دعوت مسترد کر دیں گے وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو اگلے دن وہ قحط سالی کا شکار ہوں گے اور ان کا کوئی مال ان کے پاس نہیں رہے گا۔ دجال کسی بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا تم میرے لئے اپنے خزانے نکال دو! تو جیسے شہد کی مکھیاں اکٹھی آئیں ہیں۔ ایسے وہ خزانے یکے بعد دیگرے اس کے پاس آئیں گے پھر وہ ایک جوان آدمی کو بلا کر اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا؟ پھر وہ اس نوجوان کو بلائے گا تو وہ نوجوان زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کی طرف آ جائے گا اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث کرے گا وہ جامع دمشق کے مشرقی سفید مینارے کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے نزول فرمائیں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں پسینے کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اُٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح چمکیں گے۔ جس بھی کافر کو ان کی سانس کی خوشبو محسوس ہوگی وہ زندہ نہیں رہے گا اور ان کی خوشبو اتنی دور سے آئے گی جتنی دور تک نظر کام کرتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور ''لُد'' نامی دروازے کے پاس اس تک پہنچ کر اسے قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس دجال کے شر سے محفوظ رکھا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہرے پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی نازل کرے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندوں کو چھوٹ دے دی ہے جن کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کر سکتا تم ان مسلمانوں کو لے کر بچاؤ کے لئے کوہ طور پر چلے جاؤ!

پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ جو بلندی سے تیزی سے نیچے کی جانب آئیں گے ان کے ابتدائی دستے طبرستان کے سمندر کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی لیں گے یہاں تک کہ جب بعد والے لوگ وہاں سے گزریں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ کیا یہاں کبھی پانی بھی ہوا کرتا تھا؟ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت قلعہ بند ہو جائیں گے اور اس وقت یہاں تک کہ بیل کا سر ان لوگوں کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہوگا جتنا آج تمہارے نزدیک سو دینار بہتر ہیں۔

پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان یاجوج ماجوج کی گردن میں ایک بیماری پیدا کر دے گا جس کی وجہ وہ سب مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی میدان میں آئیں گے تو میدان کے اندر ایک بالشت کے برابر جگہ بھی ایسی نہیں ہوگی جہاں ان کی گندگی اور بدبو نہ ہو پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جو بختی

اونٹوں کی گردنوں جیسے ہوں گے وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا وہاں پھینک آئیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے گا جو زمین کو صاف ستھرا کردے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی سے بنا ہوا ہو یا مٹی کا خیمہ ہو سب کچھ آئینے کی طرح صاف ہوجائے گا پھر زمین کو حکم ہوگا۔ تم اپنے پھل اگاؤ! اور اپنی برکتیں لوٹا دو اس دن ایک جماعت ایک انار کھا کر سیر ہوجائے گی اور اس انار کا درخت اتنا بڑا ہوگا کہ وہ جماعت اس کے سائے میں بیٹھ جائے گی۔ پیداوار میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی لوگوں کے لئے کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگا اور بکری کا دودھ سارے گھر والوں کے لئے کافی ہوگا۔ کچھ عرصہ یہی صورتحال رہے گی پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے انہیں پکڑے گی اور ہر مؤمن اور مسلمان کی روح قبض کرلے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح سرِ عام صحبت کیا کریں گے۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۲۴۰)

قیامت سے پہلے فتنوں کی خبر

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَنَسِيَ اَصْحَابِي، اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ، اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا، اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ، وَاسْمِ اَبِيْهِ، وَاسْمِ قَبِيْلَتِهِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھی اس بات کو بھول چکے ہیں یا وہ جان بوجھ کر ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ہر ایسے فتنے کے قائد کے بارے میں بتادیا ہے جو دنیا ختم ہونے سے پہلے آئے گا اور اس کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں گے۔ آپ نے ہمارے سامنے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اس کے قبیلے کا نام تک بیان کیا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن حدیث ۴۲۴۳)

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَكُوْنُ الْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ، فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ، فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ، قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلْيَعْمِدْ اِلٰى سَيْفِهِ، فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلٰى حَرَّةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ

حضرت مسلم بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں مصروف رہے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مشغول رہے، جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں مصروف رہے۔ اس شخص نے عرض کی: جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تو وہ اپنی تلوار کی طرف جائے اور اس کی ڈھال کو پتھر پر مارے اور تلوار کو ناکارہ کردے پھر جہاں تک فتنے میں مبتلا ہونے سے بچ سکتا ہو بچ جائے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن حدیث ۴۲۵۶)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيْثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ، قَالَ فِيهِ: قُلْتُ: مَتَى ذٰلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ، وَتَكُوْنُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ، فَرَكِبْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ دِمَشْقَ، فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت ابوبکرہ والی حدیث کا کچھ حصہ سنایا جس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں قتل ہونے والے تمام لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ راوی نے دریافت کیا: اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کب ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ قتل وغارت کے زمانے میں ہوگا جب آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص سے بھی محفوظ نہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا' آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے؟ انہوں نے جواب دیا: تم اپنے ہاتھ اور زبان کو روکے رکھنا اور اپنے گھر میں موجود کمبل کی طرح ہو جانا۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا تو میرے دل میں یہی اندیشہ پیدا ہوا اس لئے میں وہاں سے سوار ہو کر دمشق آ گیا وہاں میری ملاقات حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بتایا کہ انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس حدیث کو اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن حدیث ۴۲۵۹)

خطبات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطبہ دینے کا انداز

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوعٍ مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کا چھت کھجور کے ستونوں پر ڈالا گیا تھا اور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن جب خطبہ ارشاد فرماتے تو ان ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ کھڑے ہوتے۔ اور جب آپ کیلئے منبر شریف بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ تو ہم نے اس ستون کے رونے کی آواز سنی۔ جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دست شفقت ومحبت اس پر رکھا اور وہ خاموش ہو گیا۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَّقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کھجور کا ایک تنا تھا جس کے پاس نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے اور جب آپ کے لیے منبر شریف بنا کر رکھ دیا گیا تو ہم نے اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز سنی جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور ستون حنانہ پر اپنا دست شفقت رکھا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ الخوف حدیث ۸۶۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَآئِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جس طرح تم لوگ اب خطبہ دیتے ہو۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ الخوف حدیث ۸۷۱)

عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا كَاهِلٍ وَّكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَحَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ اٰخِذٌ بِخِطَامِهَا۔

اسماعیل بن ابوخالد کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے میرے بھائی نے ان کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ایک حبشی نے اس اونٹنی کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۸۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا ہوں۔ آپ کی نماز متوسط ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی متوسط ہوتا تھا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۹۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ اِلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا، يَقْرَاُ اٰيَاتٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی نماز درمیانی ہوتی تھی آپ ﷺ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ خطبے کے دوران قرآن پاک کی آیات کی تلاوت کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۰۱)

عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَحُوِّلَ اِلَى الظِّلِّ

قیس اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ آئے، نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے، وہ صاحب دھوپ میں کھڑے ہو گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا، تو وہ سائے میں آ گئے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۲۲)

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے اس وقت سبز رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی تھیں۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب صلاۃ العیدین حدیث ۱۵۷۱)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى

الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۱۰۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَّصَلٰوتُهُ قَصْدًا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے آپ ﷺ قرآنی آیات کی تلاوت کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے آپ ﷺ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا اور آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی یعنی بالکل مختصر یا زیادہ طویل نہیں ہوتے تھے بلکہ درمیانے درجے کے ہوتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۱۰۶)

خطبہ تشہد

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَقَالَ لَهُ اَفَلَا قَعَدْتَّ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ فَنَظَرْتَ اَيُهْدٰى لَكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ اَفَلَا قَعَدَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدٰى لَهُ اَمْ لَا فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا جَاءَ بِهٖ لَهُ رُغَاءٌ وَّاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَّاِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتّٰى اِنَّا لَنَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَةِ اِبْطَيْهِ

ابوحمید ساعدی نے عروہ بن زبیر کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ پر ایک شخص عبداللہ بن لتبیہ کو عامل مقرر فرمایا جب وہ اپنے عمل سے فارغ ہوا تو حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا آپ نے اس سے حساب فرمایا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہے اور یہ مال مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن لتبیہ سے فرمایا۔ کیا تو اپنے ماں، باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا اور دیکھ کیا تجھے بطور ہدیہ کچھ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے شام نماز کے بعد خطبہ دیا۔ آپ نے تشہد یعنی شہادتین کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثناء کی جس کا اہل اور لائق ہے۔ پھر فرمایا عامل کا کیا حال ہے جس کو ہم عامل مقرر کرتے ہیں وہ ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا

ہے یہ یہ تمہارا عمل ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ کیا وہ اپنے ماں، باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھتا۔ لہٰذا دیکھے کیا اس کو ہدایا دیئے جاتے ہیں یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جو حق ہے جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے جس نے بھی صدقہ کے مال سے کچھ بھی خیانت کی وہ قیامت کے دن اس کو اپنی گردن میں اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر مال صدقہ سے خیانت اونٹ ہوگا وہ لایا جائے گا۔ درانحالیکہ وہ بلبلا رہا ہوگا۔ اور اگر وہ گائے ہوگی اس کو لایا جائے درآنحالیکہ وہ آزاد کر رہی ہوگی یعنی قیامت وہ ان کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا اور اگر وہ بکری ہوگی اس کو اس کی گردن پر اٹھائے ہوئے لایا جائے گا درانحالیکہ وہ ممیاتی ہوگی۔ جس کا مجھے حکم دیا گیا میں نے وہ حکم تم کو پہنچا دیا۔ ابوحمید نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث ۱۵۴۴)

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ الْاَشْعَرِیَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ "اَقِيْمُوْا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللهُ وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ." قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ." قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ."

حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سنتوں کی تعلیم دی ہے' ہمارے سامنے نماز کا طریقہ بیان کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنی صفیں قائم کیا کرو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کیا کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے' تو تم آمین کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب امام تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے رکوع سے اُٹھنا چاہیے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے برابر ہو جائے گا' جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری یہ دعا قبول کرے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات بیان کی ہے' اللہ تعالیٰ اس

شخص کی بات کو سن لیتا ہے' جو اس کی حمد بیان کرتا ہے' پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے اُٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا جب پہلا قعدہ آئے' تو اس میں تم نے سب سے پہلے یہ پڑھنا ہے:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی' مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ یہاں تشہد کے کلمات میں لفظ ''للہ'' ابتدائی کلمات کے بعد استعمال ہوا ہے' یہ فرق ہے' جو دوسرے تشہد میں مذکور نہیں ہے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب التطبیق حدیث ۱۱۷۱)

خطبہ جمعہ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

سالم اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر شریف پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے لیے جائے وہ ضرور غسل کرے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۸۷۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص سلیک بن ہدبہ آیا اور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھ لی ہیں اے فلاں اس نے عرض کیا نہیں یا رسول ﷺ آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور دو رکعت نماز پڑھ۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۸۸۱)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ وَهَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔

اسی دوران ایک شخص خارجہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فرازی کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش برسائیں تو آپ نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے دعا فرمائی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۸۸۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَّلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک سال قحط پڑا۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی سلیک بن ھدبہ کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مال یعنی حیوانات ہلاک ہو گئے۔ بال بچے بھوک سے مرنے لگے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ابھی آپ نے ہاتھ نیچے نہیں کیے یہاں تک کہ پہاڑوں کی مثل بادل اٹھ آئے پھر آپ ابھی اپنے منبر شریف سے نیچے نہیں اترے حتیٰ کہ میں نے آپ کی داڑھی مبارک پر سے پانی کے قطرے گرتے ہوئے دیکھے اور اس دن بارش ہوتی رہی اور کل بھی اس کے بعد کل اور پھر جو اس کے ساتھ کل ہے یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی اور وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مکان گر گئے اور مال یعنی حیوانات ہلاک ہو گئے۔ ہمارے لیے دعا فرمایئے۔ آپ نے اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور کہا اے اللہ ہمارے اردگرد ٹیلوں وغیرہ پر بارش برسا اور ہمارے مکانوں پر نہ برسا اور آپ جس طرف بادل کو اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے اس طرف سے بادل کھل جاتا اور مدینہ طیبہ حوض کی طرح گول ہو گیا اور وادی قناۃ مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام مہینہ تک بہتی رہی اور کوئی بھی باہر کی کسی طرف سے آتا تو یہی بیان کرتا کہ بارش بہت اچھی ہوئی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۸۸۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَامَ النَّاسُ

فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَّأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَلَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةٌ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، لوگ کھڑے ہو گئے اور چیختے ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بارش بند ہو گئی، درخت بوجہ قحط سرخ ہو گئے، چوپائے ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے، آپ نے بارگاہ صمدیت میں دو مرتبہ عرض کیا اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم آسمان پر کوئی ٹکڑا بادل کا نہیں دیکھ رہے تھے اچانک ایک بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور برسنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے اور نماز جمعہ ادا فرمائی اور جب نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو اس وقت سے لے کر آئندہ جمعہ تک لگا تار بارش ہوتی رہی اور جب آئندہ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ چیختے ہوئے آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے مکانات گر گئے، راستے بند ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش ہم سے روک دے، نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور عرض کیا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہمارے گھروں پر نہ برسا۔ مدینہ سے بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہٹ گئے اور مدینہ شریف کے اردگرد بارش ہونا شروع ہو گئی اور مدینہ شریف میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا تھا۔ میں نے مدینہ کی طرف دیکھا کہ وہ دھوپ کی وجہ سے اس طرح چمک رہا تھا جیسے ناخن کے اردگرد کے چہرہ میں ناخن چمک رہا ہوتا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الاستسقاء حدیث ۹۶۴)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَّإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اہل مدینہ قحط سے

دو چار ہوئے۔ ایک دفعہ آپ جمعۃ المبارک کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص خارجہ بن حصن فرازی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش نازل فرمائے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آسمان مثل شیشہ صاف تھا۔ ہوا چلی بادل گر آئے اور جمع ہوگئے۔ پھر آسمان نے اپنا منہ کھول دیا۔ ہم باہر نکلے اور پانی میں چلتے ہوئے اپنے گھروں تک پہنچے اور متواتر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی شخص کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گھر منہدم ہوگئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس کو روک دے۔ آپ ﷺ مسکرائے۔ پھر فرمایا اے اللہ بارش ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو۔ حضرت انس نے کہا میں نے بادلوں کی طرف دیکھا کہ وہ مدینۂ منورہ کے اردگرد پھیل گیا گویا کہ مدینۂ منورہ تاج بنا ہوا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۹۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ قَالَ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر درمیان میں کچھ دیر کیلئے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے جیسے آج کل تم لوگ کرتے ہو۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۸۹۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے۔ پھر دوبارہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے جس نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے اس نے جھوٹ بولا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کی اقتداء میں دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کی ہیں۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۸۹۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَائَتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے

تھے۔ ایک مرتبہ آپ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران شام سے تجارتی قافلہ آ گیا۔ لوگ اٹھ کر قافلے کی طرف چلے گئے اور صرف بارہ افراد باقی رہ گئے۔ اس وقت سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

"اور جب انہوں نے تجارت اور لہو کو دیکھا تو اس کی طرف لپک پڑے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ کر چلے گئے" (مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۸۹۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران مدینہ منورہ میں ایک قافلہ آ گیا۔ صحابہ کرام جلدی سے اس کی طرف چلے گئے۔ یہاں تک آپ کے ہمراہ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ "اور جب انہوں نے "تجارت" اور "لہو" کو دیکھا تو اس کی طرف لپک پڑے"

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۸۹۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَلَى وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے منبر کی لکڑیوں پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' یا تو لوگ جمعہ چھوڑ دینے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ ضرور غافلوں میں شامل ہو جائیں گے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۸۹۸)

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ' جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا' اے فلاں! کیا تم نے نماز تحیۃ المسجد پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور پڑھ لو! (مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۱۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے آئے اور امام آ چکا ہو تو وہ شخص دو رکعات پڑھ لے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۱۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِّنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَّلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن دارالقضاء والی سمت کے دروازے سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا اور عرض کی یارسول اللہ! اموال ضائع ہو گئے ہیں۔ راستے بند ہو چکے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر! اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر! اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر! حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! اس وقت آسمان پر نہ ہی کوئی بادل تھا اور نہ ہی بادل کا کوئی ٹکڑا تھا۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر بھی موجود نہیں تھا لیکن اچانک اس پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی طرح کا بادل نمودار ہوا اور آسمان کے درمیان میں پہنچ کر پھیل گیا۔ پھر بارش شروع ہو گئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہم نے ایک ہفتے تک سورج کی شکل نہیں دیکھی۔

اگلے جمعہ کے دن، اسی دروازے سے ایک شخص داخل ہوا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت بھی خطبہ دے رہے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اموال ہلاک ہو رہے ہیں۔ راستے بند ہو چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش رک جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ ہمارے آس پاس، ہمارے اوپر نہیں! اے اللہ! ٹیلوں پر، چوٹیوں پر، ندی نالوں پر، درخت اگنے کی جگہ پر بارش نازل کر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے مسجد سے باہر آئے راوی شریک کہتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا وہ وہی پہلا شخص تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۹۷۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْاَمْوَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِيْ قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِجُوْدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک سال قحط واقع ہو گیا۔ ایک مرتبہ، جمعہ کے دن، نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے ہیں۔ بال بچے بھوک کا شکار ہیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں، اس کے بعد اسی طرح کی حدیث ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر بارش نازل کر ہم پر نہیں تو نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے جس طرف بھی اشارہ کرتے وہاں سے بادل چھٹ جاتے۔ یہاں تک کہ میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ وہ ایک گڑھے کی مانند ہو گیا۔ جس میں پانی بھرا ہوا اور ''قناۃ'' نامی نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا۔ آس پاس کے علاقوں سے جو شخص بھی آتا وہ بارش ہی کی خبر لاتا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۹۷۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا وَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے عرض کی۔ اے اللہ کے نبی! بارش ناپید ہے۔ درخت سوکھ چکے ہیں' جانور ہلاک ہو چکے ہیں' اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا اور ہمارے آس پاس کے علاقوں میں بارش ہوتی رہی۔ مدینہ منورہ میں ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ میں نے مدینہ منورہ کے آسمان کو دیکھا تو وہ ایک دائرے کی مانند صاف تھا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۹۷۷)

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيِّ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُقَالُ لَهُ: الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، زُرْنَاكَ فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَأَمَرَ بِنَا، أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ، وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ، فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا، أَوْ قَوْسٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ، وَلَكِنْ سَدِّدُوا، وَأَبْشِرُوا، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ: ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ

شعیب بن بورزیق طائفی سے روایت ہے کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا جو حضرت محمد ﷺ کے صحابی تھے ان کا نام حکم بن حزن کلفی تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بات چیت کرنا شروع کی۔ انہوں نے بتایا: میں ایک وفد میں شامل ہو کر ان سات میں سے ساتویں فرد کے طور پر یا نو میں سے نویں فرد کے طور پر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس آئے' تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا خیر کیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم دیا۔ اس وقت ہماری حالت کمزور تھی ہم نے کچھ دن آپ ﷺ کے ہاں قیام کیا۔ اس دوران ہم لوگ جمعہ کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں شریک ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے لاٹھی سے یا شاید یہ الفاظ ہیں: کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو مختصر کلمات میں تھی اور مبارک کلمات میں تھی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم اس چیز کی طاقت نہیں رکھتے یا شاید یہ الفاظ ہیں: تم وہ نہیں کرسکو گے جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے' البتہ تم میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو''۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۰۹۶)

عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن آیا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے فلاں کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے۔ اس نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اٹھو اور ادا کرلو۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۱۵)

عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ

ابوالزاہریہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔ اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم بیٹھ جاؤ تم نے اذیت پہنچائی ہے''۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۱۸)

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ، اِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَ الْكُرَاعُ، هَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ اَنْ يَسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ اَنَسٌ: وَاِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ، فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ اَنْشَاَتْ سَحَابَةً، ثُمَّ اجْتَمَعَتْ، ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، اَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، فَادْعُ اللهَ اَنْ يَحْبِسَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، فَنَظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَاَنَّهُ اِكْلِيلٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ کو خشک سالی لاحق ہو گئی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل فرمائے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور دعا مانگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آسمان شیشے کی طرح صاف تھا۔ اسی دوران ہوا چلنے لگی اور بادل کا ایک

ٹکڑا نمودار ہوا اور پھیلتا چلا گیا پھر آسمان نے اپنا منہ کھول دیا۔ جب ہم نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکلے' تو پانی سے گزرتے ہوئے اپنے گھر پہنچے۔ اس کے بعد مسلسل بارش وقفے وقفے سے ہوتی رہی یہاں تک کہ اگلا جمعہ آ گیا، پھر وہی شخص یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اب گھر گر رہے ہیں آپ ﷺ اللہ۔ سے دعا کریں کہ وہ بارش کو روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا دیئے آپ ﷺ نے دعا کی۔ ''اے اللہ! ہمارے اردگرد ہو' ہم پر نہ ہو''۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے بادل کو دیکھا کہ وہ مدینہ منورہ کے اوپر سے چھٹنے لگا' اور اردگرد ہو گیا اور مدینہ منورہ تاج کی طرح ہو گیا۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۷۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا کیا تم نے تحیت المسجد کی نماز ادا کر لی ہے۔ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اٹھو اور پڑھ لو۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۶۸)

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ آتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللهُ اِنْ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ يَاْمُرُ بِهٖ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ

حضرت عیاض بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے مروان اس وقت خطبہ دے رہا تھا۔

حضرت ابوسعید نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی سپاہی آئے تا کہ انہیں زبردستی بٹھا دیں تو حضرت ابوسعید نے ان کی بات نہیں مانی اور نماز ادا کر لی جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے وہ آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے' تو انہوں نے فرمایا میں ان دونوں رکعات کو اس کے بعد ترک نہیں کر سکتا' جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے انہیں جانا ہو پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک شخص میلے کچیلے عالم میں آیا۔ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' تو آپ نے اسے ہدایت کی تو اس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس دوران خطبہ دیتے

رہے۔ ابن ابی عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ اگر ایسے وقت آتے جب امام خطبہ دے رہا ہوتا تو وہ دو رکعت ادا کر لیتے تھے اور ان رکعات کی ہدایت بھی کرتے تھے' جبکہ اس دوران ابوعبدالرحمن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے تھے۔ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عجلان نامی راوی ثقہ ہیں اور حدیث میں معمون ہیں۔
(جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۶۹)

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن، جب امام خطبہ دے رہا ہو احتباء کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۷۲)

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ

حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ میں ان افراد میں سے ایک ہوں جو اس وقت نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے ٹہنیاں ہٹا رہے تھے جب آپ خطبہ جمعہ دے رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک مخصوص قسم نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا تم ان میں سے ہر کالے سیاہ کتے کو مار دو اور جس گھر کے لوگ کتا پالتے ہیں ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ سوائے شکاری کتے کے یا کھیت کی حفاظت والے کتے کے یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے کہ انہیں پالنے کی اجازت ہے۔
(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاحکام حدیث ۱۴۱۰)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتِ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران مدینہ منورہ میں تجارتی قافلہ آ گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اس کی طرف چلے گئے، یہاں تک کہ صرف بارہ افراد وہاں رہ گئے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ

گئے۔" (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۲۴۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ "اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ" قَالَ لَا۔ قَالَ "فَارْكَعْ"۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا' اس وقت نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے دریافت کیا: تم نے دو رکعات نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم پڑھ لو۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۱۳۹۹)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ) (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا)"۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ حاجت یعنی نکاح کا خطبہ دینے کا طریقہ تعلیم دیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' اسی سے مغفرت طلب کرتے' ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی برائی سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے' اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے' اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے تین آیات تلاوت کیں:

"اے ایمان والو! تم اللہ سے اتنا ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جب تم مرنے لگو تو تم مسلمان ہونا"۔ "اے لوگو! تم اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اس نے اس جان سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں کے ذریعے بہت سے مردوں اور خواتین کو پھیلا دیا' اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کے حوالے سے بھی ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے"۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی بات کہو"۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۰۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا' آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے' تو وہ غسل کر لے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۰۴)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَصَلَّيْتَ." قَالَ لَا. قَالَ "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ." وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَآءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جَآءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَآءَ الْاٰنَ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقٰى اَحَدَهُمَا." فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ "خُذْ ثَوْبَكَ."

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' اس شخص کی ظاہری حالت سے تنگدستی عیاں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کر لو' پھر نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وخیرات کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کر دیئے' نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے دو کپڑے اسے دیئے' جب اگلا جمعہ آیا' تو وہی شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دی تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں میں ایک پیش کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ شخص پچھلے جمعہ تنگدستی کی حالت میں آیا تھا' میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی تھی' تو انہوں نے کپڑے پیش کر دیئے تھے' تو میرے حکم کے تحت ان کپڑوں میں سے دو کپڑے اسے دیئے گئے تھے' اب یہ آیا ہے اور میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ہدایت کی ہے' تو اس نے ان دونوں میں سے ایک کپڑے کو پیش کر دیا ہے''۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا: ''تم اپنا کپڑا واپس لے لو''۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۰۷)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَّيْتَ." قَالَ لَا. قَالَ "قُمْ فَارْكَعْ."

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' اسی

دوران ایک شخص آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُٹھو اور نماز پڑھ لو۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۰۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَّكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے' آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' اوران دونوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کرتے تھے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۱۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قِعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' پھر آپ بیٹھ گئے' پھر آپ نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا' جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے' تو وہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۱۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَّصَلَاتُهٗ قَصْدًا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' پھر آپ تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے تھے' آپ اس میں کچھ آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ کا خطبہ بھی درمیانی ہوتا تھا اور آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی یعنی نہ ہی زیادہ طویل ہوتا تھا اور نہ زیادہ مختصر ہوتا تھا۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۱۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا۔ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا"۔ فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى اُوْسِعْنَا مَطَرًا وَّاُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ رَجُلٌ لَا اَدْرِيْ هُوَ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا اَمْ لَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ. قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰى مَا نَرٰى مِنْهُ شَيْئًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم جمعہ کے دن مسجد میں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے منقطع ہو چکے ہیں' مویشی ہلاکت کا شکار ہو چکے ہیں' علاقے خشک سالی کی لپیٹ میں ہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش نازل کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے تک بلند کر لیے اور دعا مانگی: ''اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر!''

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے' یہاں تک کہ ہم پر بارش نازل ہونا شروع ہو گئی اور اس دن سے لے کر اگلے جمعے تک مسلسل بارش ہوتی رہی اگلے جمعے کے دن ایک شخص کھڑا ہوا' مجھے نہیں معلوم یہ وہی شخص تھا جس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے بارش کی دعا کیجئے یا یہ وہ نہیں تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے منقطع ہو چکے ہیں' پانی کی کثرت کی وجہ سے اموال یعنی مویشی اور زمینیں ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش روک دے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس کے علاقوں پر ہو' ہم پر نہ ہو بلکہ پہاڑوں پر اور جنگلوں پر ہو''۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے کہ اسی دوران بادل چھٹ گئے' یہاں تک کہ ہمیں اس میں سے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الاستسقاء حدیث ۱۵۱۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' پھر آپ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے' لیکن آپ ﷺ نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے' تو تم اس کی بات کی تصدیق نہ کرنا۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۸۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَّصَلَاتُهٗ قَصْدًا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' پھر آپ ﷺ

تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے' پھر اس دوران آیات کی تلاوت کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے' تاہم آپ ﷺ کا خطبہ درمیانے درجے کا ہوتا تھا اور نماز بھی درمیانے درجے کی ہوتی تھی یعنی نہ وہ بہت طویل ہوتے تھے' اور نہ ہی بہت مختصر ہوتے تھے۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۸۳)

عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتّٰى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَاَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ۔

وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں یعنی جمعے کے دن عید آ گئی تو انہوں نے عید گاہ آنے میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ دن اچھی طرح چڑھ گیا' اس وقت وہ تشریف لائے' انہوں نے خطبہ دیا اور طویل خطبہ دیا' پھر منبر سے نیچے اترے اور نماز ادا کی' اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا گیا تو وہ بولے: انہوں نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۹۱)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ". ثُمَّ جَآءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ" ثُمَّ جَآءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ". ثُمَّ قَالَ "تَصَدَّقُوْا" فَتَصَدَّقُوْا فَاَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ "تَصَدَّقُوْا". فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى هٰذَا اِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطُنُوْا لَهُ فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوْا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوْا. فَتَصَدَّقْتُمْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا. فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ". وَانْتَهَرَهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' آپ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کر لو' پھر وہ دوسرے جمعہ آیا تو نبی اکرم ﷺ اس وقت بھی خطبہ دے رہے تھے' آپ نے فرمایا: تم دو رکعات نماز ادا کر لو' پھر جب وہ تیسرے جمعے آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعات نماز ادا کر لو' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو' تو لوگوں نے صدقہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو دو کپڑے دیئے' پھر نبی اکرم نے فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو' تو اس شخص نے ان دونوں میں سے ایک کپڑا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اس شخص کا جائزہ لیا ہے' یہ شخص انتہائی خستہ حالت میں مسجد میں آیا تھا' مجھے یہ اُمید تھی کہ تم اس کی حالت کو سمجھ جاؤ گے اور اسے کوئی چیز

صدقہ کرو گے' لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا' پھر میں نے کہا: تم لوگ صدقہ کرو' تو تم لوگوں نے صدقہ کر دیا' اس میں سے میں نے اسے دو کپڑے دیئے' پھر میں نے یہ کہا کہ تم لوگ صدقہ کرو تو اس نے ان دونوں میں سے ایک کپڑا پیش کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم اپنا کپڑا لو اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکاۃ حدیث ۲۵۳۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوْا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا فِىْ يَوْمِىْ هٰذَا فِىْ شَهْرِىْ هٰذَا مِنْ عَامِىْ هٰذَا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِىْ حَيَاتِىْ اَوْ بَعْدِىْ وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا اَوْ جُحُوْدًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِىْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا زَكَاةَ لَهٗ وَلَا حَجَّ لَهٗ وَلَا صَوْمَ لَهٗ وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا لَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَةٌ رَجُلًا وَّلَا يَؤُمَّ اَعْرَابِىٌّ مُهَاجِرًا وَّلَا يَؤُمَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهٗ وَسَوْطَهٗ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' توبہ کر لو اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرو' اس سے پہلے کہ تمہیں مشغول کر دیا جائے اور اپنے پروردگار کا بکثرت ذکر کر کے' ظاہری اور خفیہ طور پر بکثرت صدقہ کر کے' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان تعلق کو قائم کرو۔

اس کے نتیجے میں تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری خامیوں کو دور کر دیا جائے گا' یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال کے اس مہینے کے اس دن میں' میرے اس جگہ کھڑے ہونے سے لے کر قیامت کے دن تک کے لیے جمعہ تم پر فرض کر دیا ہے' تو جو شخص میری زندگی میں یا میرے بعد اسے ترک کرے گا حالانکہ جمعہ قائم کرنے کے لیے امام موجود ہو خواہ وہ عادل ہو یا ظالم ہو اور وہ شخص اسے یعنی جمعہ کو کمتر سمجھتے ہوئے ایسا کرے یا اس کا انکار کرتے ہوئے اسے ترک کرے' تو اللہ تعالیٰ اسے پریشان کر دے گا اور اس کے کاموں میں برکت نصیب نہیں کرے گا' ایسے شخص کی نماز نہیں ہو گی' زکوۃ نہیں ہو گی' حج نہیں ہو گا' روزہ نہیں ہو گا' اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہو گی جب تک وہ توبہ نہیں کرتا' تو جو شخص توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا' یاد رکھنا کوئی بھی عورت کسی مرد کی امامت ہرگز نہ کروائے اور کوئی دیہاتی کسی مہاجر کی امامت نہ کروائے' کوئی فاجر کسی مومن کی امامت نہ کروائے' البتہ اگر وہ فاجر شخص حکومتی اختیار کی وجہ سے اس پر غالب آ جائے' تو اس کا حکم مختلف ہے' جب آدمی کو اس کی تلوار یا اس کے

کوڑے کا خوف ہو۔(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوۃ حدیث ۱۰۸۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ یَجْلِسُ بَیْنَھُمَا جَلْسَۃً زَادَ بِشْرٌ وَّھُوَ قَائِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے آپ ﷺ ان دونوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔ بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوہ حدیث ۱۱۰۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْعُدُ قَعْدَۃً ثُمَّ یَقُوْمُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے تاہم آپ ﷺ درمیان میں تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۱۰۵)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَطَبَ فِی الْحَرْبِ خَطَبَ عَلٰی قَوْسٍ وَّاِذَا خَطَبَ فِی الْجُمُعَۃِ خَطَبَ عَلٰی عَصًا

عبدالرحمن بن سعد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب جنگ کے دوران خطبہ دیتے تھے' آپ ﷺ کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے اور جب آپ ﷺ جمعہ کا خطبہ دیتے تھے' تو آپ ﷺ عصا ہاتھ میں پکڑ کر خطبہ دیتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۱۰۷)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلَ سُلَیْکٌ الْغَطَفَانِیُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَاَمَّا عَمْرٌو فَلَمْ یَذْکُرْ سُلَیْکًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن سلیک غطفانی مسجد میں آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! آپ نے فرمایا: اُٹھ کے دو رکعات پڑھ لو۔(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۱۱۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے

رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم دو رکعات ادا کر لو۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب اقامۃ الصلوٰۃ حدیث ۱۱۱۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَاٰنَيْتَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ' تم اذیت پہنچا رہے ہو اور تم دیر سے آئے ہو۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب اقامۃ الصلوٰۃ حدیث ۱۱۱۵)

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَى جِذْعٍ اِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَّكَانَ يَخْطُبُ اِلٰى ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ لَكَ اَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهٗ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِيْ اَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوْهُ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَلَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ اِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ اِلَى الْجِذْعِ الَّذِيْ كَانَ يَخْطُبُ اِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهٗ بِيَدِهٖ حَتّٰى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلّٰى اِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ اَخَذَ ذٰلِكَ الْجِذْعَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّكَانَ عِنْدَهٗ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى بَلِيَ فَاَكَلَتْهُ الْاَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا

طفیل بن ابی اپنے والد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' اس وقت مسجد کی چھت چھپر کی طرح تھی' نبی اکرم ﷺ اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ بھی دیا کرتے تھے' ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ ﷺ یہ بات پسند کریں گے؟ کہ ہم آپ ﷺ کے لیے ایک ایسی چیز بنا دیں جس پر آپ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوا کریں' تاکہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ لیں اور آپ ﷺ ان تک اپنے خطبے کی آواز پہنچا دیا کریں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں'' تو ان صاحب نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تین سیڑھیوں والا منبر بنایا' یہی منبر زیادہ سے زیادہ اونچا تھا' جب اس منبر کو تیار کر لیا گیا' تو لوگوں نے اسے اس جگہ رکھا جہاں وہ ابھی موجود ہے' جب نبی اکرم ﷺ اس منبر پر کھڑے ہونے لگے اور آپ ﷺ کھجور کے اس تنے کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ پہلے خطبہ دیا کرتے تھے' تو جیسے ہی آپ ﷺ کھجور کے تنے سے آگے گزرے تو اس کے رونے کی آواز آئی' یہاں تک کہ وہ چر گیا اور شق ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے جب کھجور کے تنے کی آواز سنی تو آپ ﷺ منبر سے

نیچے تشریف لائے' آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا تو اسے سکون آیا' پھر آپ ﷺ واپس منبر کی طرف تشریف لے گئے تاہم جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے' تو اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے''۔

طفیل بن ابی کہتے ہیں: جب مسجد کی تعمیر نو ہوئی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کھجور کے اس تنے کو حاصل کر لیا تھا' وہ ان کے گھر میں ان کے پاس رہا' یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا' اسے دیمک نے کھا لیا اور وہ راکھ ہو گیا۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۴۱۴)

خطبہ عیدین

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَّا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ لَّا تُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن سعید بن عاص ابن زبیر کے ساتھ جنگ کی غرض سے مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج چکے تھے، تو میں نے اس سے کہا اے امیر مجھے اجازت دیجئے میں تم کو ایک بات بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز فرمایا میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا اور میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا جب آپ خطاب فرما رہے تھے۔ آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ میں جنگ وجدال کو حرام فرمایا ہے۔ لوگوں نے نہیں، جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ اس میں مکہ خون بہائے یا درخت کاٹے، اور اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کا مکہ مکرمہ میں قتال بطور دلیل پیش کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ تم کہو آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت دی تھی اور تم کو نہیں اور مجھے بھی دن کا کچھ وقت یعنی طلوع آفتاب سے عصر تک اجازت تھی پھر دوبارہ اس کی حرمت ایسی ہی ہو گئی جیسے کل تھی اور حاضر کو چاہئے کہ جو لوگ غائب ہیں ان تک یہ بات پہنچا دے۔ ابو شریح سے کہا گیا، عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا۔ ابو شریح کا کہنا ہے عمرو نے جواباً کہا اے ابو شریح میں تجھ سے زیادہ جاننے والا ہوں اس بات کو کہ حرم مکہ کسی باغی، ناحق خون کر کے اور چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۱۰۴)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مَا یُبْکِیْ هٰذَا الشَّیْخَ اِنْ یَکُنِ اللّٰهُ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا و آخرت میں رہنے کا اختیار عطا فرمایا اور اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اشکبار ہوئے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں خیال کیا اس بوڑھے یعنی ابوبکر صدیق کو کس نے رلایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کو دنیا و آخرت کا اختیار دیا تو اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا تو کیا ہوا جب ابہام دور ہوا تو پتہ چلا وہ بندہ جس کو اختیار دیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مت روؤ، تمام لوگوں میں مصاحبت اور مال کے لحاظ سے مجھ پر زیادہ احسانات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہیں اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن اسلام کی اخوت و محبت خلعت سے بہتر ہے اور فرمایا مسجد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے علاوہ کسی کا دروازہ نہ رہنے دیا جائے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۴۹)

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَی النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِیْ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَکَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الْاُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَکَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَاعْتَکَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَاِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِّیْتُهَا وَاِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ وِتْرٍ وَّاِنِّیْ رَاَیْتُ کَاَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ طِیْنٍ وَّمَاءٍ وَّکَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِیْدَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ شَیْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَاُمْطِرْنَا فَصَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ عَلٰی جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْنَبَتِهٖ تَصْدِیْقَ رُؤْیَاهُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری سعد بن مالک کے پاس گیا اور کہا کیا ہمارے ساتھ کھجور کے باغ تک نہیں چلتے ہم آپس میں بات چیت کریں گے اور آپ نکلے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے کہا مجھے حدیث بیان کیجئے جو تم نے نبی اکرم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سنی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے عشرہ اول میں اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ کے پاس حضرت جبریل آئے اور عرض کیا جس چیز کی تم تلاش میں ہو وہ تمہارے آگے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کیا۔ پھر جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا جس چیز کی تم تلاش میں ہو وہ تمہارے آگے ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی بیسویں صبح کو نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھے تھے وہ واپس لوٹ آئیں۔ یعنی دوبارہ اعتکاف کریں میں آج کی رات لیلۃ القدر دیکھایا گیا اور میں اسے بھلا دیا گیا۔ بلاشبہ وہ رمضان کے عشرہ آخر کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا گویا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اور ہم آسمان پر کوئی بادل وغیرہ بھی نہ دیکھتے تھے اچانک ایک رقیق ٹکڑا بادل کا آیا اور ہم پر برسایا گیا اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر مٹی اور پانی کا نشان دیکھا اور یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان حدیث ۷۷۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوْجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهٗ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا جب نبی اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف نکلے تو آپ ان کے ساتھ حاضر تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا ہاں میں حاضر تھا اگر میری آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو بسبب صغر سنی میں ان کے ساتھ حاضر نہ ہوتا۔ آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا کثیر بن صلت کا مدینہ شریف میں بہت بڑا مکان تھا جو عیدین کے لیے استعمال ہوتا تھا پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد عورتوں کے پاس آئے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں نے اپنے ہاتھ اپنی انگوٹھیوں کی طرف مائل کرنے شروع کر دیئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالتی جاتیں، پھر آپ اور بلال گھر آ گئے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۱۸)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى

بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَّسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ شَاةٍ مَّا يُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی دی بلاشبہ اس نے قربانی کو پالیا یعنی قربانی صحیح ہے اور جس نے نماز عید سے قبل قربانی کی وہ نماز سے پہلے ہے اس کی قربانی نہیں، براء بن عازب کے ماموں ابو بردہ بن دینار نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بکری نماز عید سے قبل قربانی کردی ہے اور میں نے یہ خیال کیا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے محبوب سمجھا کہ یوں بکری تمام قربانی کی بکریوں سے میرے گھر میں سب سے اول ذبح ہو اور میں نے اس کو ذبح کردیا اور نماز عید کے آنے سے قبل میں نے ناشتہ کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا تیری بکری گوشت کی بکری ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک سال سے کم بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے بھی محبوب ہے۔ کیا وہ میری طرف سے قربانی میں کفایت کرجائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی اور سے کفایت نہیں کرے گا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۰۵)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز پڑھتے پھر نماز عید کے بعد خطبہ دیتے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۰۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے ہیں۔ میں عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلا آپ نے نماز عید پڑھی پھر خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ نصیحت فرمایا اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۲۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ اَشَهِدْتَّ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُّهٗ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ

الصَّلٰوتِ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَی النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ يَقْذِفْنَهٗ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰی بَيْتِهٖ

حضرت عبدالرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ سے کہا گیا کیا تم عید کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں اگر میں آپ کا قریبی نہ ہوتا تو میں بسبب صغرسنی آپ کے ساتھ حاضر نہ ہوسکتا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا آپ نے نماز عید پڑھی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد عورتوں کے پاس تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ نے عورتوں کو وعظ ونصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ زیورات کی طرف بڑھاتیں اور زیور اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتیں۔ پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف چل دیئے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۲۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَی النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰی يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ يُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَّتَصَدَّقْنَ حِيْنَئِذٍ تُلْقِيْ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ قُلْتُ اَتُرٰی حَقًّا عَلَی الْاِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ اِنَّهٗ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَهٗ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُّ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجْلِسُ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰی جَآءَ النِّسَآءَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ (يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ) الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِكِ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِيْ حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَآءٌ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَيُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے اور پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ عید ارشاد فرمایا اور جب خطبہ سے فارغ ہوئے منبر شریف سے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو وعظ ونصیحت فرمائی حالانکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر تکیہ لگایا ہوا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کو پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقات کا مال ڈال رہی تھیں۔ عبدالمالک بن عبدالعزیز

بن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا۔کیا عورتیں صدقہ فطر دیتی تھیں اس نے کہا نہیں لیکن یہ ایک صدقہ تھا جو وہ کر رہی تھیں اس وقت ان میں سے ایک عورت اگر اپنی انگوٹھی بلا نگینہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تو دوسری عورتیں بھی ایسا ہی کرتیں۔ میں نے عطاء سے کہا کیا آپ امام پر ضروری جانتے ہیں کہ وہ عورتوں کو وعظ و نصیحت کرے۔عطاء بن ابی رباح نے کہا یہ آئمہ پر ضروری ہے اور ان کے لیے کیا ہے کہ وہ ایسا نہ کریں۔ابن جریج نے کہا مجھے حسن بن مسلم نے طاؤس بن کیسان سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی۔ انہوں نے کہا میں عید الفطر کے دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہا ہوں۔ وہ خطبہ سے قبل نماز عید پڑھتے تھے اور پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ حجرہ سے باہر تشریف لائے گویا کہ میں اب آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں جس وقت آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے بٹھاتے تھے۔ آپ لوگوں کی صفیں چیرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو آخر آیت تک پھر جب اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کیا تم اس شرط پر بیعت کرتی ہو۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت اسماء بنت یزید بن سکین نے کہا ہاں اور اس کے سوا کسی عورت نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ حسن بن مسلم حدیث کے راوی نہیں جانتے وہ عورت کون تھی۔ آپ نے فرمایا صدقہ کرو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا بچھایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں صدقہ لاؤ۔ وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔ شیخ عبدالرزاق کہتے ہیں فتخ وہ بڑی بڑی بلا نگینہ انگوٹھیاں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں مروج تھیں۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۲۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِّيْ اِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّاِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَّاِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِيْ عَنَاقٌ لِّيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز عید پڑھی پھر خطبہ دیا اور حکم دیا کہ جس نے نماز عید سے قبل قربانی دی ہے وہ اپنی قربانی دوبارہ دے۔ انصار کا ایک آدمی ابو بردہ بن دینار کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ہمسائے بھوکے تھے یا اس نے یہ کہا کہ وہ غریب تھے اور میں نے نماز عید سے قبل بکری ذبح کر دی اور میرے پاس ایک سال سے کم بکری کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت کی دو بکریوں سے محبوب ہے آپ نے اس کو اس کے ذبح کی اجازت دے دی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۳۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ اَضْحًى اَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا تم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا جی ہاں۔ اگر مجھے آپ سے قرابت کا مقام حاصل نہ ہوتا تو صغرسنی کے باعث میں آپ کے ساتھ موجود نہ ہوتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ عید کے دن عید گاہ تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ نماز عید ادا فرمائی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اذان واقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور حلقوں کی طرف اپنے ہاتھ لے جاتیں اور زیورات اتارتیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف پھینک دیتیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۳۳)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ مِنْ يَّوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ اَوْ تُوْفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: آج کے دن سب سے پہلے ہم نماز عید ادا کرنے سے ابتدا کرینگے' پھر واپس جا کر قربانیاں کرینگے' جس نے یہ کیا اس نے ہمارے طریقہ کو پالیا' اور جس نے نماز عید سے قبل قربانی دی وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل وعیال اور پڑوسیوں کے لئے نماز عید سے پہلے کیا' وہ کچھ قربانی نہیں' حضرت ابو بردہ ہانی بن دینار نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے نماز عید ادا کرنے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرلیا ہے اور میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو ایک سال کی بکری سے بہتر ہے اور اس کا گوشت طیب ہے آپ ﷺ نے فرمایا پہلی قربانی کی جگہ اس کو ذبح کرو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاضاحی حدیث ۵۲۱)

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ

حضرت جندب بن سفیان بجلی سے روایت ہے کہ میں قربانی کے دن یعنی دسویں ذوالحجہ نبی اکرم ﷺ کے حضور موجود تھا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا جس شخص نے اپنی قربانی نماز عید ادا کرنے سے پہلے ذبح کی اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نماز سے قبل قربانی ذبح نہیں کی اسے چاہئے کہ وہ نماز عید کے بعد ذبح کرے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاضاحی حدیث ۵۲۳)

عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ عِيْدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے نماز عیدالاضحیٰ پڑھائی پھر آپ نے خطبہ دیا پھر فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی اسے چاہئے کہ اس کے بدل وہ قربانی کرے اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی نہیں کی چاہئے کہ وہ نماز عید کے بعد اللہ کے نام سے ذبح کرے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الایمان والنذ ور حدیث ۱۵۷۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَاَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کی تھی اور پھر خطبہ دیا۔ آپ نے یہ محسوس کیا کہ خواتین تک خطبے کی آواز نہیں پہنچی اس لیے خطبے کے بعد آپ خواتین کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلا کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہر عورت نے اپنی انگوٹھی، چھلا اور ہر شے یعنی زیور اس میں ڈالنا شروع کر دیا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۹۴۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ يُلْقِيْنَ النِّسَآءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ قُلْتُ

لِعَطَاءٍ اَحَقًّا عَلَی الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ یَّاْتِیَ النِّسَآءَ حِیْنَ یَفْرُغُ فَیُذَ کِّرُهُنَّ قَالَ اِیْ لَعُمْرِیْ اِنَّ ذٰلِكَ یَحِقٌّ عَلَیْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر کے دن خطبے سے پہلے نماز ادا کی۔ پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب آپ خطبے سے فارغ ہو گئے تو منبر سے اتر کر خواتین کے پاس تشریف لائے اور انہیں بطور خاص وعظ و نصیحت کی۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بازو سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں خواتین صدقہ ڈال رہی تھیں۔

راوی کہتے ہیں' میں نے اپنے استاد عطاء سے دریافت کیا' کیا وہ صدقہ فطر تھا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں' وہ عام صدقہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں خواتین نے اپنے چھلے تک اس میں ڈال دیئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا۔ کیا حاکم کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ خطبے سے فارغ ہونے کے بعد خواتین کے پاس آئے اور انہیں بطور خاص وعظ و نصیحت کرے؟ تو عطاء نے جواب دیا۔ میری زندگی کی قسم! ایسا کرنا حکام کے لیے ضروری ہے اور وہ ایسا کیوں نہ کریں؟ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۹۴۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی بِلَالٍ فَاَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَحَثَّ عَلٰی طَاعَتِهٖ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَهُمْ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَکْثَرَکُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَآءِ سَوْدَآءُ الْخَدَّیْنِ فَقَالَتْ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّکُنَّ تُکْثِرْنَ الشِّکٰوةَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ قَالَ فَجَعَلْنَ یَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِیِّهِنَّ یُلْقِیْنَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ مِّنْ اَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی ہمراہی میں عید کی نماز میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے خطبہ دینے سے پہلے' اذان اور اقامت کے بغیر' عید کی نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر خطبے کے دوران اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ اس کی اطاعت کی ترغیب دی۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے انہیں بطور خاص وعظ و نصیحت کی اور فرمایا تم صدقہ دیا کرو! کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہو گی۔ چھوٹے قد اور سیاہ رخساروں رنگت والی ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی' یارسول اللہ! وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا کیونکہ تم شکوے بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خواتین نے اپنے زیورات صدقہ کرنے شروع کر دیئے اور وہ اپنی انگوٹھیاں اور بالیاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگی۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۹۴۵)

عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ اَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز ادا کی۔ پھر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: جس نے اپنا قربانی کا جانور نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر لیا تھا۔ وہ اس کی جگہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تھا۔ وہ اللہ کا نام لے کر اب ذبح کرے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الاضاحیٰ حدیث ۴۹۵۲)

عَنِ الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز عید پڑھنے سے پہلے ہرگز قربانی نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کی میرے پاس ایک دودھ پیتی بکری ہے جو دو بڑی بکریوں سے زیادہ صحت مند ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔ تمہارے بعد کسی ایک کیلئے کم عمر بکری کی قربانی جائز نہیں ہو گی۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الاضاحی حدیث ۴۹۶۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى، فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ، وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ: فَتَخَتَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز اور خطبے سے فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے انہیں وعظ و نصیحت کی۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوا تھا۔ خواتین اس میں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔

راوی نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی عورت اپنی انگوٹھی ڈال رہی تھی۔ کوئی کچھ ڈال رہی تھی' کوئی کچھ ڈال رہی تھی۔ ابن بکر نامی راوی نے لفظ فتخھا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۴۱)

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ، وَمَعَهُ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: اَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ،

عطاء سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہوئے یہ بات بیان کی آپ ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا پھر آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو انہوں نے صدقہ کی چیزیں کپڑے میں ڈالنا شروع کیں۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۴۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ، فَاَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَلَا اِقَامَةً، قَالَ: ثُمَّ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ اِلَى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، قَالَ: فَاَمَرَ بِلَالًا، فَاَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اگر مجھے آپ ﷺ کی بارگاہ میں خاص مقام حاصل نہ ہوتا تو میں کمسنی کی وجہ سے شاید اس میں شریک نہ ہو پاتا۔ نبی اکرم ﷺ اس نشان کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے وہاں آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر خطبہ دیا۔ راوی نے اذان یا اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو خواتین اپنی کانوں اور گردنوں کی طرف اشارہ کرنے لگیں یعنی کان اور گردن کا زیور اتارنے لگیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ خواتین کے پاس تشریف لائے ان سے وہ چیزیں لیں پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس چلے گئے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۴۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: اِنَّا نَخْطُبُ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ،

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا

جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اب ہم خطبہ دیں گے جو شخص بیٹھنا چاہتا ہو وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے''۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۵۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ، صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ، عَنْ كُلِّ رَاْسٍ زَادَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهِ: اَوْ صَاعَ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ

عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ہر فرد کی طرف سے صدقہ فطر کے طور پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا۔

علی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''یا گندم کا ایک صاع دو افراد کی طرف سے دیا جائے گا''۔ اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں ''یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے دیا جائے گا''۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الزکوٰۃ حدیث ۱۶۲۰)

عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ الْاَضْحٰى بِمِنًى

حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو عید الاضحیٰ کے دن منیٰ میں اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۴)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نُسُكِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ جِيْرَانِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذِبْحًا اٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عید قربان کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کوئی بھی شخص اس وقت تک قربانی نہ کرے جب تک وہ نماز عید ادا نہ کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے ماموں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آج کے دن گوشت سے لوگ جلدا کتا جاتے ہیں اس لئے میں نے جلدی قربانی کر لی ہے تا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے محلے والوں کو یا شاید یہ الفاظ ہیں اپنے پڑوسیوں کو گوشت کھلا دوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ دوسری قربانی کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دودھ دینے والی بکری ہے جو گوشت کے اعتبار سے میرے

نزدیک ان بکریوں سے بہتر ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے کیا میں اسے قربان کردوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں وہ تمہاری بہترین قربانی ہوگی۔ لیکن تمارے بعد کسی بھی شخص کے لئے ایک سال سے کم عمر بکری کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاضاحیٰ حدیث ۱۴۲۸)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ "إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ"۔ فَذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ۔ قَالَ "اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ"۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے پاس ہمیں یہ حدیث سنائی' انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج اس دن سب سے پہلے ہم نماز ادا کریں گے' پھر ہم قربانی کریں گے' جو شخص ایسا کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق عمل کرے گا اور جو شخص اس سے پہلے قربانی کرے گا وہ صرف گوشت ہوگا جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے پہلے تیار کرلیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بردہ بن نیار نمازِ عید سے پہلے ہی قربانی کر چکے تھے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک جذعہ ہے' جو "مسنہ" سے بہتر ہے کیا میں اس کی قربانی کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے ذبح کرلو' لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے اس طرح سے قربانی ادا نہیں ہوگی۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۶۲)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ ثُمَّ مَالَ وَمَضٰى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهٖ ثُمَّ قَالَ "تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ"۔ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سِفْلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ "تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ"۔ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ وَأَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْذِفْنَهٗ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نمازِ عید میں شریک ہوا' آپ ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' لوگوں کو

وعظ ونصیحت کی، انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف راغب کیا، پھر آپ ﷺ وہاں سے مڑے اور خواتین کی طرف تشریف لے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ ﷺ نے ان خواتین کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی ہدایت کی، انہیں وعظ ونصیحت کی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ترغیب دی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے خواتین تم لوگ صدقہ کیا کرو، کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہوگی'' تو کم تر خاندان کی ایک عورت نے، جس کے رخسار سیاہی مائل تھے، عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ شکایات بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو''۔

راوی کہتے ہیں: تو ان خواتین نے اپنے ہار، اپنی بالیاں اور اپنی انگوٹھیاں اتارنی شروع کردیں اور انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کردیا، انہوں نے یہ چیزیں صدقہ کی تھیں۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۷۴)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ "مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ"۔ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ"۔ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ "نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ"۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہماری یہ نماز ادا کرلی اور ہماری قربانی کی، اس نے قربانی کو پالیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کرلی، تو یہ صرف بکری کا گوشت ہوگا، تو حضرت ابوبردہ بن نیار نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں، تو نماز کے لیے آنے سے پہلے قربانی کرچکا ہوں، میں، تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے، اس لیے میں نے جلدی کی تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کو کھانے پینے کا سامان فراہم کروں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ صرف بکری کا گوشت ہے۔ تو حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا دُنبہ ہے، جو دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ بہتر ہے، تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن یہ تمہارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۸۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى وَانْكَفَاَ اِلٰى

كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا' پھر آپ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ان دونوں کو ذبح کر دیا۔
(سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۸۷)

عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتّٰى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَاَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ۔
وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں یعنی جمعے کے دن عید آ گئی تو انہوں نے عیدگاہ آنے میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ دن اچھی طرح چڑھ گیا' اس وقت وہ تشریف لائے' انہوں نے خطبہ دیا اور طویل خطبہ دیا' پھر منبر سے نیچے اترے اور نماز ادا کی' اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا گیا تو وہ بولے: انہوں نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب صلوٰۃ العیدین حدیث ۱۵۹۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَاَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِيَدَيْهِ هٰكَذَا فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ وَالشَّيْئَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں' میں یہ بات گواہی کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے خطبہ دینے سے پہلے عید کی نماز ادا کی تھی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا' آپ نے یہ گمان کیا کہ خواتین تک آپ کی آواز نہیں پہنچی ہے۔ آپ خواتین کے پاس تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان خواتین کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کی ہدایت کی۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے اپنی چادر کو پھیلایا ہوا تھا۔ تو خواتین نے اپنے کانوں کی بالیاں اور گلے کے ہار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالنا شروع کر دیے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۷۳)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ الْمُؤَذِّنِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ۔
عبدالرحمن بن سعد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا جو نبی اکرم ﷺ کے موذن تھے کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دینے کے دوران تکبیرات کہی تھیں' آپ ﷺ نے عیدین کے خطبے میں بکثرت

تکبیرات کہی تھیں۔(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۸۷)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَخَطَبَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر یا شاید عیدالاضحیٰ کے دن تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھے پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۸۹)

عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ

ابوعبید سے روایت ہے کہ عید کے دن وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک وہ دن ہے' جب تم روزے رکھنا ختم کرتے ہو اور دوسرا وہ دن ہے' جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الصیام حدیث ۱۷۲۲)

خطبہ حج

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَّنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے، اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور حکم احرام باندھنے والے کیلئے ہے۔(بخاری شریف جلد اول کتاب فضائل مدینہ حدیث ۱۷۱۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِىْ اُنَاسٍ مَعَهٗ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجِّ خَالِصًا لَّيْسَ مَعَهٗ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحِلَّ وَقَالَ اَحِلُّوْا وَاَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَاۗءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِىْ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَذْىَ قَالَ وَيَقُوْلُ جَابِرٌ

بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ فَحِلُّوْا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو چند لوگوں میں جوان کے ہمراہ تھے کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے خالص حج کا احرام باندھا۔ اس کے ساتھ عمرہ نہیں تھا۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی صبح کو مکہ مکرمہ میں تشریف لائے جب ہم آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا تم احرام کھول دو اور عورتوں کے پاس جاؤ۔ عطا نے کہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ان پر عورتوں کے پاس جانا واجب نہیں کیا تھا لیکن ان کے لئے حلال اور جائز کیا تھا اور یہ امر اباحت کے لئے تھا نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ہم کہتے ہیں جبکہ ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں تو حضور اقدس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنی عورتوں سے جماع کر سکتے ہیں۔ اب ہم عرفہ جائیں گے اور ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء نے بسند سابق کہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے تھے اور اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے تھے کرمانی نے کہا یہ اشارہ منی کے ٹپکنے کی کیفیت کے لئے تھا رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے جان لیا ہے کہ میں تم سب سے اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے بہت زیادہ سچا اور نیک ہوں اگر میرے پاس ہدی یعنی قربانی کا جانور نہ ہوتی تو جیسے تم نے احرام کھول دیئے میں بھی احرام کھول دیتا۔ لہٰذا تم احرام کھول دو اگر میں اپنے امر کی طرف پہلے متوجہ ہوتا جو بعد میں متوجہ ہوا ہو سکتا ہے یہ حج کے مہینوں میں عمرہ کا جواز ہو تو میں ہدی نہ لاتا اور ہم سب نے احرام کھول دیئے اور ہم نے آپ کا کلام سنا اور اطاعت کی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاستغراض حدیث ۲۲۲۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا وَ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ مجھے پتہ نہیں تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوگا' پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان تینوں کو یہی جواب دیا' کوئی حرج نہیں' تم اب یہ کرلو۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۳۰۵۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا۔ پس تم حج کرو۔ ایک صاحب نے دریافت کیا' یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ان صاحب نے تین مرتبہ اپنا سوال دوہرایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم ایسا نہ کر سکتے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں جو چیز چھوڑ دیتا ہوں' اسے رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے' جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے روک دوں تو اس سے باز رہو۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۳۱۵۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِیْلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَّا یُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّعْطٰى یَعْنِی الدِّیَةَ وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں بنو لیث کا ایک آدمی قتل کر دیا اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا اور اپنے رسول اور اہلِ ایمان کو اس پر تسلط عطا کر دیا۔''

خبردار! یہاں جنگ کرنا مجھ سے پہلے کسی کے لیے جائز نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا

اور میرے لیے بھی یہ صرف دن کے ایک مخصوص حصے میں جائز ہوا تھا اب اس وقت یہ قابلِ احترام ہے یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جاسکتا یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جاسکتا یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جاسکتا البتہ مالک تک پہنچانے کے لیے اُٹھایا جاسکتا ہے اگر کسی کا کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ اسے دیت ادا کر دی جائے یا وہ قصاص لے۔"

راوی کہتے ہیں یمن کے ایک صاحب جن کا نام "ابوشاہ" تھا' انہوں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے یہ احکام لکھوا دیں تو آپ نے حکم دیا' ابوشاہ کو لکھ کر دے دو۔ راوی کہتے ہیں قریش کے کسی صاحب نے درخواست کی "اذخر" نامی گھاس کاٹنے کی اجازت دیں کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں میں اور قبروں پر استعمال کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اذخر" کاٹنے کی اجازت ہے (مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۳۲۰۲)

عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمٌ فِي الرِّكَابَيْنِ،

حضرت خالد بن عدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے عرفہ کے دن اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا آپ ﷺ اس کی دو رکابوں میں پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۱۷).

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِيْ حَجَّتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقِعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ

• حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک زمانہ اس دن سے مسلسل ایک ہی طرح سے گزر رہا ہے' جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال ۱۲ مہینوں کا ہوتا ہے جن میں سے ۴ حرمت کے مہینے ہیں۔ ان میں سے تین مہینے آگے پیچھے آتے ہیں ذیقعد، ذوالحج اور محرم اور چوتھا مہینہ مضر کے رجب کا مہینہ ہے' جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے"۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۴۷)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ: لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُوْنَ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْاَنْصَارُ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ

عبدالرحمن بن معاذ ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دیا

آپ ﷺ نے ان کی پڑاؤ کی جگہیں مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مہاجرین یہاں پڑاؤ کریں آپ ﷺ نے قبلہ کی دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اور انصار یہاں پڑاؤ کریں۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اور باقی لوگ ان کے اردگرد پڑاؤ کریں۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۱)

عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ رَجُلَیْنِ، مِنْ بَنِیْ بَکْرٍ، قَالَا: رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بَیْنَ اَوْسَطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ، وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهٖ وَهِیَ خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ خَطَبَ بِمِنًی

ابن ابونجیح اپنے والد کے حوالے سے بنو بکر سے تعلق رکھنے والے دو افراد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایام تشریق کے درمیانے دن میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کی سواری کے پاس ہم موجود تھے۔ یہ آپ ﷺ کا وہ خطبہ تھا جو آپ ﷺ نے منیٰ میں ارشاد فرمایا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۲)

عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ، وَکَانَتْ رَبَّةُ بَیْتٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الرُّءُوْسِ، فَقَالَ: اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟، قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَلَیْسَ اَوْسَطَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

سیدہ سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ خاتون زمانہ جاہلیت میں ایک گھر کی نگران تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: رؤس والے دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۳)

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ

حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اس وقت جب دن چڑھ چکا تھا' اور آپ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی بات آگے پہنچا رہے تھے' اور کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۶)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّیْمِیِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ بِمِنًی

فَفُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا. حَتّٰی کُنَّا نَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ: وَنَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ یُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِکَهُمْ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ اُصْبُعَیْهِ السَّبَّابَتَیْنِ، ثُمَّ قَالَ: بِحَصَی الْخَذْفِ ثُمَّ اَمَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ فَنَزَلُوْا فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ فَنَزَلُوْا مِنْ وَّرَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت عبدالرحمن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا ہم اس وقت منیٰ میں موجود تھے' تو ہماری سماعت کو کشادہ کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ ہم وہ سن رہے تھے جو آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے' حالانکہ ہم اپنی پڑاؤ کی جگہ پر موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دینا شروع کی یہاں تک کہ جب آپ ﷺ جمرات کے تذکرے تک پہنچے' تو آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھیں اور فرمایا: چٹکی میں آنے والی کنکریاں مارنا پھر نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین کو حکم دیا' تو انہوں نے مسجد کے آگے کی طرف پڑاؤ کیا۔ آپ ﷺ نے انصار کو حکم دیا' تو انہوں نے مسجد کے پیچھے کی طرف پڑاؤ کیا۔ پھر اس کے بعد لوگوں نے آس پاس کی جگہوں پر پڑاؤ کیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ" فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ عَنْهُ حَتّٰی اَعَادَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِالشَّیْءِ فَخُذُوْا بِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے' ایک شخص نے دریافت کیا: کیا ہر سال میں؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' اُس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دُہرایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے' جو چیز میں بیان نہیں کرتا ہوں' تم مجھے اُس کے بارے میں ایسے ہی رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت غیر ضروری سوالات کرنے کی وجہ سے اور اُن سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' جب میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں حکم دوں تو تم اُسے حاصل کر لو جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اُس پر عمل کرو اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کر دوں تو تم اُس سے اجتناب کرو۔
(سنن نسائی جلد دوم کتاب مناسک الحج حدیث ۲۶۱۸)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا حَتّٰی اِنْ کُنَّا لَنَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ وَنَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ

مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَاَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِىْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِىْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ۔

حضرت عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ نے ہماری سماعت کو کھول دیا' یہاں تک کہ ہم نے آپ کی تمام باتوں کو سن لیا' حالانکہ ہم اس وقت اپنے پڑاؤ کی جگہ پر تھے' نبی اکرم ﷺ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دے رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے جمرات کا تذکرہ کیا تو فرمایا: چھوٹی کنکریوں کے ذریعے اسے کنکریاں ماری جائیں گی' نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسجد کے اگلے حصے میں پڑاؤ کریں اور انصار کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسجد کے پچھلے حصے میں پڑاؤ کریں۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب مناسک المواقیت حدیث ۲۹۹۶)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔

سلمہ بن نبیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو عرفہ میں نماز سے پہلے سرخ اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۰۰۷)

عَنْ اُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِىْ حَجَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا يَقُوْدُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهٖ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ يُظِلُّهٗ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا كَثِيْرًا۔

سیّدہ اُم حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کیا ہے' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر چل رہے تھے' جبکہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنی چادر نبی اکرم ﷺ پر بلند کر کے اس کے ذریعے آپ ﷺ کو گرمی سے بچنے کے لیے سایہ فراہم کر رہے تھے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت احرام باندھے ہوئے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب مناسک المواقیت حدیث ۳۰۶۰)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ حَجَّ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ۔

سلمہ بن نبیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۸۶)

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس وادی میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا! بے شک عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۲۹۷۷)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأُفُقِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے، اہل شام کا میقات جحفہ ہے، اہل یمن کا میقات یلملم ہے، اہل نجد کا میقات قرن ہے، اہل مشرق کا میقات ذات عرق ہے"۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے افق کی طرف چہرہ کیا اور دعا مانگی: "اے اللہ! ان کے دلوں کو لے آ"۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۲۹۱۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ هِشَامٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ و قَالَ هِشَامٌ فِيْ حَدِيْثِهِ فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ إِلَّا أَنْ يَّفْقِدَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ ہشام نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے تہہ بند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے جسے جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے۔

ہشام نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں' تو وہ شلوار پہن لے' البتہ اگر وہ نہ پائے تو حکم مختلف ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم المناسک کتاب حدیث ۲۹۳۱)

خطبہ قربانی

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ

نے فرمایا اس دن سب سے پہلے ہم نماز سے ابتدا کریں گے پھر ہم واپس گھر جائیں گے اور قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۰۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہُ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ وَاَشْبَاہَ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَھُنَّ کُلِّھِنَّ فَمَا سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور وہ حاضر تھا۔ آپ کے پاس ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا میرا گمان تھا کہ فلاں فعل فلاں فعل سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا میرا خیال تھا کہ فلاں فعل فلاں فعل سے پہلے ہے۔ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈایا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کی اس طرح کا کلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اب کرو اب سب کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس دن آپ کی چیز کے متعلق سوال کئے گئے مگر آپ نے فرمایا کرو اور کوئی حرج نہیں۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الحج حدیث ۱۶۲۳)

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذِی الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَۃِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نفیع بن حارث بن کلاہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ خاموش ہوئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ اس کا نام کوئی اور رکھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ دن قربانی کا دن نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ مہینہ کون سا ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی

بہتر جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ اور آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذوالحجہ نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے، ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اُعلم ہے آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا دوسرا نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارا یہ شہر، شہر حرام نہیں، ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تحقیقاً تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینہ میں اور اس شہر میں ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ خبردار کیا میں نے حکم پہنچا دیا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہے چاہئے کہ حاضر غائب کو یہ پہنچا دے بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔ اور میرے بعد کافر بن کر واپس نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن کو اڑانے لگو۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الحج حدیث ۱۶۲۷)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ اِذْ قَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ كَذَا وَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ یَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن مقام منیٰ میں اپنی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جبکہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپ کے حضور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں فلاں رکن کو فلاں فلاں رکن سے پہلے خیال کرتا تھا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا اور رمی جمرہ سے قبل قربانی کی پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں فلاں فلاں رکن یعنی ان تینوں حلق، نحر اور رمی کے متعلق کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان تینوں کے متعلق فرمایا کرو کوئی گناہ نہیں اور تقدیم و تاخیر میں فدیہ نہیں اس دن جو بھی سوال آپ سے کیا گیا مگر آپ نے فرمایا کرو یہ دو بار فرمایا تجھ پر مطلق کوئی گناہ نہیں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الایمان والنذور حدیث ۱۵۷۱)

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عَوْنٍ غَیْرَ اَنَّهُ لَا یَذْكُرُ وَاَعْرَاضَكُمْ وَلَا یَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَاَ اِلَی كَبْشَیْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے دریافت کیا، یہ کون سا دن ہے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس روایت میں ''آبرو'' کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی

دنبوں اور بکریوں کی طرف متوجہ ہونے کا ذکر ہے۔ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں اس شہر میں، اس مہینے میں، اس دن کی حرمت کی طرح تمہارے جان و مال قابل احترام ہیں اور اس دن تک رہیں گے۔ جب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دُعا کی۔ اے اللہ! تو گواہ ہو جا! (مسلم شریف جلد دوم کتاب الایمان حدیث ۴۲۷۳)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ. فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِي وَجِيْرَانِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ. فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن، نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جس نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی اور پھر ہمارے طریقے کے مطابق قربانی کی، اس نے قربانی کو پالیا۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو تو وہ صرف بکری کا گوشت ہے، تو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے نماز کے لیے آنے سے پہلے قربانی کر لی تھی، میں تو یہ سمجھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے، اس لیے میں نے اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لیے جلدی کھانے کا بندوبست کر لیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ صرف بکری کا گوشت ہے، انہوں نے عرض کی: میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے، جس کا گوشت دو بڑی بکریوں سے زیادہ ہے، تو کیا وہ میری طرف سے کفایت کر جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن یہ تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا"۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الضحایا حدیث ۲۸۰۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهِ وَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، هٰذَا عَنِّي، وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ، عید گاہ میں موجود تھا، جب آپ ﷺ نے خطبہ مکمل کیا تو آپ منبر سے نیچے اترے، آپ ﷺ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا، آپ نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعے اسے ذبح کیا اور یہ دعا پڑھی: "اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے

ہوئے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، یہ میری طرف سے اور میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ہے، جو قربانی نہیں کر سکے گا"۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الضحایا حدیث ۲۸۱۰)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ "مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ"۔ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ"۔ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ "نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ"۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی اور جو ہمارے طریقے کے ساتھ قربانی کرتا ہے' وہ قربانی کر لیتا ہے اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی' وہ صرف بکری کا گوشت ہوگا"۔ تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے تو نماز کے لیے آنے سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی' میں' تو یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے' اس لیے میں نے جلدی کی' تاکہ میں اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھانے پینے کا سامان جلدی فراہم کر دوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ صرف بکری کا گوشت ہے"۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس بھیڑ کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے' جو دو بکریوں سے زیادہ بہتر ہے' کیا اس کی قربانی میری طرف سے جائز ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے یہ جائز نہیں ہوگی۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الضحایا حدیث ۴۴۰۷)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ رَّجُلٍ اٰخَرَ هُوَ اَفْضَلُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ

عبدالرحمن نے ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد سے اور ایک اور شخص کے حوالے سے جو میرے نزدیک عبدالرحمن سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' کے حوالے سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "موجود لوگ غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دیں' کیونکہ بعض اوقات جس اگلے شخص تک وہ چیز پہنچائی گئی ہوتی ہے وہ براہ راست سننے والے کے مقابلے میں اس کو زیادہ بہتر طور پر یاد رکھتا ہے"۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب فضائل صحابہ حدیث ۲۳۳)

خطبہ فتح مکہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ اَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاجْعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيلَ اَوِ الْقَتْلَ وَغَيْرُهٗ يَقُوْلُ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا حَلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَّا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّعْقَلَ وَاِمَّا اَنْ يُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خزاعہ والوں نے فتح مکہ کے سال بنی لیث کا ایک آدمی اپنے مقتول جسے بنی لیث نے قتل کر دیا تھا اس کے بدلے میں قتل کر دیا۔ قاتل کا نام خراش بن امیہ خزاعی اور جاہلیت کے زمانہ میں مقتول کا نام احمر ہے اس کی خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچائی گئی۔ آپ نے سواری پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا فیل کو روک دیا ہے۔ محمد یعنی (ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری) کہتے ہیں (رواۃ) نے اس کو شک پر مقرر رکھا ہے۔ یعنی نبی اکرم ﷺ نے لفظ قتل فرمایا، یا اصحاب فیل کی طرف اشارہ فرمایا اور اسی طرح امام بخاری کے شیخ) حافظ ابونعیم نے بھی رواۃ کے شک کی بنا پر قتل یا فیل کو مقرر رکھا اور حافظ ابونعیم کے علاوہ دوسرے کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فیل ہی فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر رسول اللہ ﷺ اور مومنوں کو غالب فرما دیا خبردار یاد رکھو مکہ مکرمہ مجھ سے پہلے کسی پر حلال نہیں اور نہ ہی میرے بعد کسی پر حلال ہوگا۔ میرے لئے قلیل وقت کے لئے حلال ہوا اور وہ اب حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کے درخت کو کاٹا جائے اور نہ ہی اس کی گری ہوئی چیز کو اٹھائے مگر یہ کہ اس کے مالک تک پہنچائے اور جو شخص قتل کیا گیا تو اس کے وارث کو دو چیزوں میں بہتر چیز کا اختیار ہے یا دیت یا مقتول کا قصاص، اچانک ایک شخص ابوشاہ یمنی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو خطبہ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے لکھ دیجئے آپ نے فرمایا ابوفلاں ابوشاہ کے لئے لکھ دو، قریش میں سے ایک مرد عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے کیونکہ اسے اپنے گھروں اور قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں گھاس کی اجازت ہے۔ آپ نے یہ جملہ دو دفعہ دہرایا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۱۱۲)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ خُرْبَةٌ بَلِيَّةٌ

حضرت سعید بن ابوسعید مقبری ابوشریح عدوی خزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید بن عاص جو اشدق لطیم الشیطان سے معروف ہے سے کہا اور وہ مکہ مکرمہ میں شکر ادانہ کررہا تھا۔ ابوشریح نے کہا اے امیر اجازت دیجئے میں تم کو ایک بات بتاؤں کہ فتح مکہ کے دوسرے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میرے دل نے محفوظ کرلیا۔ جب آپ نے وہ کلام فرمایا میری دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا بلاشبہ مکہ مکرمہ اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا لوگوں نے حرام نہیں کیا اور کسی آدمی کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کیدن پر ایمان ویقین رکھتا ہو حلال وجائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں خونریزی کرے۔ اور نہ ہی اس کا درخت کاٹے اور اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے جنگ کرنے کی وجہ سے اجازت چاہے تو اسے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول معظم ﷺ کو اس کی اجازت دی اور تم کو اجازت نہیں دی۔ وہ صرف میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں اجازت دی اور تحقیق اس کی حرمت آج کے دن اس طرح لوٹ آئی ہے جیسے کل کے دن حرمت تھی۔ اور چاہئے کہ حاضر غائب کو یہ کلام پہنچا دے۔ بنی خزاعہ کے کسی شخص نے حضرت ابوشریح سے کہا تجھے عمرو بن سعید نے کیا کہا ابوشریح نے کہا عمرو بن سعید نے کہا اے ابوشریح میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بلاشبہ حرم نافرمان اور قتل کرکے بھاگنے والے اور فتنہ وفساد کرنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام بخاری نے کہا خربہ بمعنی بَلِيَّة یعنی فتنہ وفساد ہے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العمرۃ حدیث ۱۷۰۹)

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ

يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَرْبَةُ الْبَلِيَّةُ

ابوشریح خویلد بن عمرو عدوی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے کہا درآنحالیکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا۔ اے امیر اگر مجھے اجازت دیں تو تمہیں ایک حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز خطبہ میں فرمایا تھا۔ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا ہے اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے جب آپ نے کلام فرمایا۔ اللہ عزوجل کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا۔ کسی کے لئے جو اللہ عزوجل پر ایمان رکھتا ہو اور قیامت کے دن پر کہ وہ مکہ مکرمہ میں خون بہائے اور نہ ہی اس کے حرم میں دوفٹ کاٹے اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے جنگ کرنے کی رخصت ثابت کرے تو تم اس سے کہو اللہ عزوجل نے آپ کو اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور میرے لئے اس میں قتال کی صرف دن کی ایک گھڑی صبح سے نماز عصر تک اجازت تھی۔ پھر آج سے اس کی حرمت وہی ہوگئی جیسے کل تھی۔ چاہیے کہ حاضر وموجود شخص غائب کو یہ خبر پہنچادے۔ ابوشریح سے کہا گیا تمہیں عمرو بن سعید نے کیا کہا۔ ابو شریح نے کہا عمرو بن سعید نے کہا میں تجھ سے اس کا زیادہ عالم ہوں۔ بلا شبہ حرم کعبہ گنہگار اور قتل کر کے بھاگنے والے اور چوری کر کے بھاگنے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہاں الخربہ سے مراد مصیبت ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۴۲)

عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحْلِلْ لِيْ قَطُّ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ حَلَالٌ

مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس دن مکہ کو حرام کیا یہ قیامت تک اللہ عزوجل کے حرام کرنے سے حرام ہے۔ مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے اور میرے لئے بھی صرف تھوڑی دیر کے

لئے حلال ہوا۔ صبح سے عصر تک حرم کا شکار نہ بھگایا جائے نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ ہی گم شدہ چیز کی تشہیر کرنے والے کے سوا اس میں گم ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اذخر گھاس کی ایک قسم کی اجازت ہے کیونکہ لوہاروں کو اور گھروں میں اس کی ضرورت ہے آپ خاموش رہے پھر فرمایا ہاں اذخر کی اجازت ہے کیونکہ وہ حلال ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۵۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ بِقَتِیْلٍ لَّهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی شَوْكُهَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا یُوْدٰی وَاِمَّا یُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّمَا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خزاعہ نے ایک آدمی کو قتل کیا۔ عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شان یہ ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے زمانہ جاہلیت میں اپنے مقتول احمر کے عوض قبیلہ بنی لیث کا ایک آدمی جندب بن ادسع قتل کر دیا۔ اور خزاعی قاتل کا نام خراش بن امیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے مکہ مشرفہ سے ہاتھوں کو روکا جو ابرہہ خانہ کعبہ کو گرانے کیلئے لایا تھا اور ان پر اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو مسلط فرمایا۔ یعنی اہل مکہ پر خبردار یہ مجھ سے قبل کسی کیلئے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا۔ خبردار صرف میرے لیے دن کی ایک ساعت حلال کیا گیا۔ خبردار وہ اس وقت بھی حرام ہے اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی سوائے اعلان کرنے والے اس کی کوئی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ اور جس کا کوئی آدمی قتل کیا جائے تو مقتول کے وارثوں کو دو نظروں میں سے ایک میں اختیار ہے یا تو وہ دیت لے لے یا قصاص۔ اہل یمن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جسے ابوشاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے عرض کی یا رسول ﷺ نے فرمایا: جو خطبہ میں نے آپ سے سنا ہے وہ خطبہ مجھے لکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ ابوشاہ کو خطبہ لکھ دو پھر ایک قریشی شخص حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ مگر اذخر گھاس اس کی اجازت فرمادیں ہم اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ہاں اذخر گھاس مستثنیٰ ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۱۷۷۴)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد کے حوالے سے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' آپ نے اس وقت سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۳۲۰۷)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ إِلَى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ، ثُمَّ اتَّفَقَا أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ، أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ، وَالْعَصَا، مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ: مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِ أَوْلَادِهَا وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر، نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، جس نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی، اور دشمن کے لشکروں کو پسپاء کیا''

راوی کہتے ہیں: روایت کے الفاظ یہاں تک مجھے مسدد کی زبانی سن کر یاد ہیں، اس کے بعد یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں:

''خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر ترجیحی چیز جس کا دعویٰ کیا جائے، خواہ اس کا تعلق جان سے ہو، یا مال سے ہو، میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے کالعدم قرار پاتی ہے البتہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے شرف کا حکم مختلف ہے وہ دونوں باقی رہیں گے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے قتل خطاء کی دیت، یعنی وہ قتل' جو لاٹھی' یا عصا کے ذریعے ہو، اس کی دیت ۱۰۰ اونٹ ہے، جس میں سے ۴۰ ایسی اونٹنیاں ہوں گی، جن کے پیٹ میں بچہ موجود ہو۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۵۴۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں، جس میں یہ

الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا:
(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۵۴۹)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ: اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ دَمٍ اَوْ مَالٍ تُذْكَرُ وَتُدْعٰى تَحْتَ قَدَمَيَّ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ: مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی جان یا مال سے متعلق، ہر ترجیحی چیز، جس کا ذکر کیا جاتا ہو، یا جس کا دعویٰ کیا جاسکتا ہو، وہ میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے کالعدم قرار پاتی ہے، البتہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کا حکم مختلف ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے قتل خطاء کی دیت، یعنی وہ قتل جو لاٹھی یا عصا کے ذریعے ہو، ۱۰۰ اونٹ ہوگی، جس میں ۴۰ ایسی اونٹنیاں ہوگی، جن کے پیٹ میں بچہ موجود ہو''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۵۸۸)

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ اَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ فِيْهَا دَمًا اَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهِ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

حضرت ابوشریح عدوی نے عمرو بن سعد سے کہا جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کرنے لگا۔ اے امیر! تم مجھے اجازت دو میں تمہیں وہ بات بیان کروں جو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ فتح مکہ کے اگلے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا اور جب آپ یہ بات کر رہے تھے تو میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا تھا۔

''بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کسی درخت کو کاٹے اگر کوئی شخص اللہ کے رسول کے اس میں جنگ کرنے کی رخصت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو تم اسے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی اس نے تمہیں اجازت نہیں دی ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس نے مجھے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں اس کی اجازت دی اب اس کی حرمت اسی طرح واپس آ گئی ہے جیسے گزشتہ کل تھی موجود شخص غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچا دے۔

حضرت ابوشریح سے کہا گیا عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا' تو انہوں نے بتایا: وہ بولا: میں اس بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں اے ابوشریح! حرم کسی نافرمان یا خون کر کے بھاگے ہوئے شخص یا چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الحج حدیث ۷۳۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُو اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباء واجداد کی وجہ سے تکبر کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں' ایک وہ جو نیک پرہیزگار ہوں، اللہ کی بارگاہ میں معزز ہوں اور وہ جو گناہگار، بدبخت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوں۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مونث سے پیدا کیا ہے' اور تمہارے مختلف خاندان اور قبائل بنائے ہیں' تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو' بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے' جو زیادہ پرہیزگار ہو' بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔'' (جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۱۹۳)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ "اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ فِيْهَا اَرْبَعُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ"۔

عقبہ بن اوس ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''یاد رکھنا! لاٹھی' سوٹی یا پتھر کے ذریعے قتل خطائ' شبہ عمد کے مقتول کی دیت ایک سو اونٹ ہو گی' جس میں چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں گی' جو چھ سے نو سال کی عمر تک کی ہوں اور وہ سب حاملہ ہوں''۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب القسامۃ حدیث ۴۸۰۸)

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَأْخُذُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِلْبُيُوتِ وَالْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

سیّدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن قابل احترام قرار دیا تھا جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا، تو یہ قیامت کے دن تک قابل احترام رہے گا، یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا، یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا، یہاں راستے میں ملنے والی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا، البتہ اس کا اعلان کرنے کے لیے اٹھایا جا سکتا ہے''۔

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اذخر کی اجازت دیجیے! کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبرستان میں استعمال ہوتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اذخر کی اجازت ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۳۱۰۹)

لیلۃ القدر کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ

وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور یہ یعنی جو دو راتیں آپ نے نماز پڑھی رمضان کے مہینہ میں تھا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نصف شب کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی۔ اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اس کا چرچا کیا اور دوسرے دن لوگ اس سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور صبح کو لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو تیسری رات نمازی بہت زیادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں سے تنگ ہو گئی حتیٰ کہ صبح کی نماز کیلئے باہر تشریف لائے اور جب نماز فجر پوری ہو گئی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد شان یہ ہے تمہارا مسجد میں ٹھہرنا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے خوف لاحق ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے۔ اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ۔ اور رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم حدیث ۱۸۸۰)

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا اَوْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو میرے دوست تھے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نے ماہ رمضان کے درمیانے دس دنوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ بیسویں ماہ رمضان کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے بھلا دی گئی یا میں اس کو بھول گیا اور لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اور جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھا تھا وہ واپس چلا جائے۔ اور ہم واپس چلے آئے۔ ہم آسمان پر ذرہ بھر بھی بادل نہیں دیکھ رہے تھے۔ اچانک بادل کا ایک ٹکڑا آیا اور خوب برسا۔ حتیٰ کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا۔ اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی

میں سجدہ کرتے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا نشان آپ کی پیشانی مبارک میں دیکھا۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم حدیث ۱۸۸۴)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّھْرِ فَاِذَا کَانَ حِیْنَ یُمْسِیْ مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً تَمْضِیْ وَیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ رَجَعَ اِلَی مَسْکَنِہٖ وَرَجَعَ مَنْ کَانَ یُجَاوِرُ مَعَہٗ وَاَنَّہٗ اَقَامَ فِیْ شَھْرٍ جَاوَرَ فِیْہِ اللَّیْلَۃَ الَّتِیْ کَانَ یَرْجِعُ فِیْھَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَھُمْ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ کُنْتُ اُجَاوِرُ ھٰذِہِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ ھٰذِہِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیَ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ وَقَدْ اُرِیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُھَا فَابْتَغُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْھَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَّقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ فَاسْتَھَلَّتِ السَّمَآءُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ فَاَمْطَرَتْ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَبَصُرَتْ عَیْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَظَرْتُ اِلَیْہِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْھُہٗ مُمْتَلِئٌ طِیْنًا وَّمَآءً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے درمیانے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات آتی آپ ﷺ اپنے گھر واپس آ جاتے اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھتے وہ بھی اپنے گھروں میں واپس لوٹ آتے تھے۔ نبی کریم ﷺ رمضان المقدس کی ایک رات جس میں وہ واپس جایا کرتے اعتکاف میں رہے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ان کو حکم دیا، پھر فرمایا میں اس عشرہ یعنی مہینے کے درمیانے دس دن میں اعتکاف بیٹھا کرتا تھا پھر میرے لئے ظاہر ہوا کہ میں اس عشرہ یعنی عشرہ آخر میں اعتکاف کیا کروں اور جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس جائے اعتکاف میں ٹھہرے رہے اور تحقیق مجھے اس رات میں لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ اور شب قدر کو عشرہ آخر میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں تلاش کرو، میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور اس رات بارش زور سے آواز کے ساتھ آئی اور خوب برسی اور نبی کریم ﷺ کے مصلیٰ پر مسجد سے بارش کا پانی ٹپکنے لگا اور یہ اکیسویں رات تھی میری آنکھ نے آپ کی طرف دیکھا کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے اور آپ کی پیشانی مبارک پانی اور مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصوم حدیث ۱۸۸۶)

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وِتْرٍ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِينٍ وَّمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَآئَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَآءِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّينِ فِيْ اَرْنَبَتِهٖ وَجَبْهَتِهٖ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ یعنی دس سے بیس تک اعتکاف کیا۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا ہم بیسویں ماہ رمضان کی صبح کو نکلے اور نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان کی بیسویں کی صبح کو ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور مجھے بھلا دی گئی اور شب قدر کو ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس مسجد کی طرف جائے اور لوگ مسجد کی طرف واپس ہوئے اور ہم آسمان میں ذرہ بھر بادل نہ دیکھتے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا بادل آیا اور خوب برسا اور نماز کیلئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی مبارکہ میں مٹی لگی ہوئی دیکھی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الاعتکاف حدیث ۱۹۰۳)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنٍ يَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَّيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ "اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَّقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ" قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّمَاءً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' جب ۲۰ دن گزر جاتے اور اکیسویں رات آتی' تو آپ اپنی رہائش گاہ واپس تشریف لے جایا کرتے

اور آپ کے ہمراہ جس شخص نے بھی اعتکاف کیا ہوتا' وہ بھی واپس اپنے گھر چلا جایا کرتا تھا۔
ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے یہ اعتکاف کیا اور جس رات آپ نے واپس جانا تھا' اس رات آپ وہیں ٹھہرے رہے' آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں ان چیزوں کی ہدایت کی جو اللہ کو منظور تھا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا' اب مجھے یہ مناسب لگا ہے' میں اس آخری عشرے میں بھی اعتکاف کروں' جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کرنا ہو' وہ میرے ساتھ اعتکاف کی جگہ پر بیٹھا رہے' میں اس رات یعنی شب قدر کو دیکھا' لیکن پھر وہ مجھے بھلا دی گئی تو تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے اس کے بارے میں خواب میں دیکھا ہے کہ میں اس رات میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اکیسویں رات بارش ہوگئی اور نبی اکرم ﷺ کی نماز کی مخصوص جگہ پر سے مسجد کی چھت ٹپکتی رہی' جب نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر مٹی اور پانی کا نشان موجود تھا۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب السھو حدیث ۱۳۵۵)

خطبہ سورج گرہن

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ الْاٰیَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتّٰی تَجَلَّانِیَ الْغَشْیُ وَاِلٰی جَنْبِیْ قِرْبَةٌ فِیْهَا مَآءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰی رَاْسِیْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْكَفَاْتُ اِلَیْهِنَّ لِاُسَکِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتَّی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُؤْتٰی اَحَدُكُمْ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآئَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاٰمَنَّا وَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوْ قَالَ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِیْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَیْتُهٗ غَیْرَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا یُغَلِّظُ عَلَیْهِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور لوگ نماز پڑھ

رہے تھے۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا کیا لوگوں کے عذاب کی یہ کوئی علامت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہاں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے نماز کو بہت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے غشی نے اپنی آغوش میں لے لیا اور میرے ایک جانب مشکیزہ پڑا ہوا تھا جس میں پانی تھا میں نے اسے کھولا اور اس مشکیزہ سے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور تحقیق سورج گرہن سے صاف ہو چکا تھا اور آپ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ کی حمد بیان کی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر فرمایا ''امابعد'' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انصاری عورتوں نے مختلف قسم کی باتیں کرنا شروع کر دی اور میں ان کے پاس گئی تا کہ ان کو چپ کراؤں حضرت اسماء کہتی ہیں پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ آپ نے کیا فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آپ نے فرمایا کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو میں نے اپنے اس مقام یعنی جہاں کھڑا ہوں میں نہ دیکھ لیا ہو۔ یہاں تک کہ میں نے جنت اور جہنم کو بھی دیکھا اور بلا شبہ تحقیق میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش کیے جاؤ گے یعنی تمہارا امتحان ہوگا جو فتنہ مسیح دجال کی مثل یا اس کے قریب قریب ہوگا۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس ایک شخص لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ اس شخص کے متعلق تو کیا علم رکھتا ہے۔ جو مومن یا موقن ہشام بن عروہ حدیث کے ایک راوی کا شک ہے ہوگا تو کہے گا وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی دعوت قبول کی اور صدق نیت سے آپ کی اتباع اور تصدیق کی۔ پھر اس کو کہا جائے گا تو آرام سے سوجا ہم کو پہلے ہی معلوم تھا کہ صالح اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھنے والا ہے لیکن منافق یا شک کرنے والا ھشام بن عروہ نے شک سے بیان کیا ہے اس کو کہا جائیگا اس شخص کے متعلق تو کیا علم رکھتا ہے۔ وہ کہے گا میں اس کو نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا۔ میں نے کچھ کہہ دیا۔ ھشام بن عروہ کہتے ہیں تحقیق مجھے فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا کہ میں نے اس حدیث کو خوب یاد کیا ہے۔ سوا اس کے کہ فاطمہ بنت منذر نے جو اس منافق یا مرتاب کا لفظ بیان کیا'' پر سختیاں ہونگی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ الخوف حدیث ۸۷۳)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ

الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّھُمَا لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَکَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اِنْ مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُہٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُہٗ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جس میں آپ نے خاصا طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے۔ تو بہت طویل رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا تو بہت طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر دوبارہ رکوع کیا تو یہ خاصا طویل رکوع تھا لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سجدے میں گئے پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اپنا سر رکوع سے اٹھا کر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سجدے میں گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، کسی بھی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے۔ جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو اللہ کی کبریائی کا تذکرہ کرو۔ اللہ سے دعا مانگو! نماز پڑھو! صدقہ کرو! اے امت محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ اس بات پر آتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ زنا کرے، یا اس کی کوئی کنیز زنا کرے، اے امت محمد ﷺ! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو تو زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ ایک روایت میں لفظ "آیتان" کا اضافہ مذکور ہے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۱۹۸۶)

عَنْ عُبَیْدَ بْنِ عُمَیْرٍ یَّقُوْلُ حَدَّثَنِیْ مَنْ اُصَدِّقُ حَسِبْتُہٗ یُرِیْدُ عَآئِشَۃَ اَنَّ الشَّمْسَ انْکَسَفَتْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِیَامًا شَدِیْدًا یَّقُوْمُ قَائِمًا ثُمَّ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِیْ ثَلَاثِ رَکَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَکَانَ اِذَا رَکَعَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَرْکَعُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِھِمَا اِذَا رَاَیْتُمْ کُسُوْفًا فَاذْکُرُوا اللّٰہَ حَتّٰی یَتَجَلَّیَا

عبیدہ بن عمیر سے روایت ہے کہ مجھے اس شخصیت کے یہ حدیث سنائی ہے جسے میں سچا سمجھتا ہوں، عطاء کہتے

ہیں میرا خیال ہے ان کی مراد سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپ نے نماز کسوف میں طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے پھر قیام کیا پھر رکوع میں گئے پھر قیام کیا پھر رکوع میں گئے یوں آپ نے تین رکعات والی اور چار سجدوں والی دو رکعات ادا کیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ جب آپ رکوع میں جانے لگتے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر کھڑے ہو کر اس کی حمد بیان کرتے اور اس کی ثناء کرتے۔ نماز سے فراغت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو خوف میں مبتلا کرتا ہے جب تم گرہن دیکھو تو جب تک وہ ختم نہ ہو تو اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۱۹۹۲)

عَنْ عُمْرَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ عَآئِشَةَ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عُمْرَةُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَّرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَخَرَجْتُ فِيْ نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِي الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّرْكَبِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عُمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ فَكُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

عمرہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک یہودی خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ پوچھنے کے لیے ان کے پاس آئی۔ اور بولی، اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ سے اس کی پناہ مانگی۔

پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ کہیں تشریف لے جانے کے لیے سواری پر سوار ہوئے کہ سورج گرہن ہو گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی چند خواتین کے ہمراہ، حجرے سے نکل کر مسجد میں آ گئی۔ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنے نماز کے مخصوص مقام پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے نماز پڑھانا شروع کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں

گئے تو طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر دوبارہ طویل قیام کیا۔ لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع میں جا کر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ بعد میں خطبہ دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ تمہیں قبر کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا جو دجال کے فتنے کی طرح سخت ہوگا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کو جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۱۹۹۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهٖ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْئٍ تُوْلَجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ شدید گرمی کے موسم میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز کسوف پڑھائی۔ جس میں طویل قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے۔ پھر رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے اٹھے۔ تو خاصی دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا پھر اٹھے اور طویل قیام کیا پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہو گئے اور اسی طرح باقی نماز ادا کی۔ گویا آپ نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار سجدے کئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے ہر وہ چیز پیش کی گئی جس میں تم داخل ہو گے۔ میرے سامنے جنت پیش کی گئی یہاں تک کہ اگر میں اس کا کوئی ''گچھا'' حاصل کرنا چاہتا تو حاصل کر لیتا (راوی کو شک ہے کہ شاید آپ نے یہ فرمایا تھا میں وہ گچھا لینے لگا تھا لیکن میرا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکا مجھ پر جہنم بھی پیش کی گئی۔ میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی دنیاوی زندگی میں اس بلی کو باندھ دیا تھا۔ اسے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں دیا اور چھوڑا بھی نہیں تا کہ وہ کچھ کھا لے میں نے ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ کر جا رہا تھا۔ خطبہ کے دوران آپ نے فرمایا لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی عظیم آدمی کی موت کی وجہ

سے سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا ہے یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں دونشانیاں ہیں جو وہ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب انہیں گرہن لگ جائے تو ان کے روشن ہونے تک نماز کسوف پڑھتے رہو۔

(مسلم شریف جلداول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۱۹۹۶)

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّوْنَ فَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ اَوِ الْغَشِيُّ فَاَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَّاءٍ اِلَى جَنْبِيْ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِيْ اَوْ عَلٰى وَجْهِيْ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ رَاَيْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاَطَعْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهٖ فَنَمْ صَالِحًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ

سیّدہ اسمائ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہو گیا۔ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو وہ نماز کسوف پڑھ رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا، لوگ نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے دریافت کیا، کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام والی نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ میں نے پانی کا مشکیزہ اپنے پاس رکھ لیا اور اپنے سر اور چہرے پر پانی ڈالنے لگی۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پہلے اللہ کی حمد بیان کی پھر اس کی ثناء بیان کی پھر فرمایا: جو بھی شے میں نے نہیں دیکھی تھی وہ میں نے یہیں کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے۔ یہاں تک کہ جنت بھی اور دوزخ بھی دیکھ لی ہیں۔ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تمہیں دجال کے فتنے کی طرح قبر کے فتنے میں مبتلا کیا جائے گا۔ تم میں سے کسی شخص کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا ان صاحب یعنی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ اگر وہ مومن ہوگا تو جواب دے گا۔ یہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو اللہ کے رسول ہیں۔ یہ واضح دلائل اور ہدایت کے ہمراہ

تشریف لائے ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور اس کی پیروی کی۔ راوی کہتے ہیں، یا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا تین مرتبہ ہوگا تو اس سے کہا جائے گا تم سو جاؤ۔ ہم جانتے تھے کہ تم ان پر ایمان رکھتے تھے اب آرام سے سو جاؤ۔ اگر وہ شخص منافق ہوگا تو وہ کہے گا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ میں نے ان کے بارے میں لوگوں کو کچھ کہتے سنا۔ تو میں نے بھی کہہ دیا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۱۹۹۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے، اور آپ کے ہمراہ لوگوں نے نماز کسوف ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل قیام کیا۔ کہ اس عرصے کے دوران پوری سورۃ البقرہ پڑھی جا سکتی ہے پھر آپ رکوع میں گئے تو طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد طویل قیام کیا۔ لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا۔ لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدے میں چلے گئے۔ پھر دوبارہ طویل قیام کیا۔ لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدے میں چلے گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس وقت تک سورج روشن ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے گرہن کو دیکھو تو اللہ کا ذکر کرتے

رہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم نے دیکھا کہ آپ نماز کے دوران کوئی چیز پکڑنا چاہ رہے تھے۔لیکن پھر رک گئے تو آپ نے فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا تھا اور میں اس کا ایک گچھا توڑنا چاہتا تھا۔ اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ میں نے جہنم کو دیکھا۔ اور اس کا جو منظر آج دیکھا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں اکثریت عورتوں کی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے، عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کا کفر یعنی انکار کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں وہ اپنے شوہر کا کفر یعنی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ایک طویل عرصے تک بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو۔ اور پھر تمہاری طرف سے کوئی ناگوار صورت حال پیش آ جائے تو وہ یہی کہے گی۔ مجھے تمہاری طرف سے کوئی بھلائی ملی ہی نہیں۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۲۰۰۵)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا یَّخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَقَامَ یُصَلِّیْ بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَیْتُہٗ یَفْعَلُہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُرْسِلُھَا یُخَوِّفُ بِھَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ الْعَلَاءِ کَسَفَتِ وَقَالَ یُخَوِّفُ عِبَادَہٗ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوا۔ تو آپ اس بات سے خوفزدہ ہو گئے کہ کہیں قیامت نہ آ جائے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز ادا کی۔ میں نے آپ کو کسی نماز میں اتنا طویل قیام، رکوع اور سجدے کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف کا شکار کرتا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو اللہ کے ذکر، اس سے دعا اور استغفار کی پناہ میں آ جاؤ۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب صلوٰۃ الکسوف حدیث ۲۰۱۳)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَکَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَہٗ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَاَۃً طَوِیْلَۃً ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاَۃً طَوِیْلَۃً ھِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاَۃِ الْاُوْلٰی ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ھُوَ اَدْنٰی مِنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاسْتَکْمَلَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

وَّانۡجَلَتِ الشَّمۡسُ قَبۡلَ اَنۡ يَّنۡصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثۡنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهۡلُهٗ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنۡ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخۡسِفَانِ لِمَوۡتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيۡتُمُوۡهُمَا فَصَلُّوۡا حَتّٰى يُفۡرَجَ عَنۡكُمۡ۔" وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ "رَاَيۡتُ فِيۡ مَقَامِيۡ هٰذَا كُلَّ شَيۡءٍ وُعِدۡتُمۡ لَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡنِيۡ اَرَدۡتُ اَنۡ اٰخُذَ قِطۡفًا مِّنَ الۡجَنَّةِ حِيۡنَ رَاَيۡتُمُوۡنِيۡ جَعَلۡتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدۡ رَاَيۡتُ جَهَنَّمَ يَحۡطِمُ بَعۡضُهَا بَعۡضًا حِيۡنَ رَاَيۡتُمُوۡنِيۡ تَاَخَّرۡتُ وَرَاَيۡتُ فِيۡهَا ابۡنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيۡ سَيَّبَ السَّوَائِبَ"

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں سورج گرہن ہو گیا' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے تکبیر کہی' لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی' نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے طویل قرأت کی' لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کچھ کم تھی' آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر آپ ﷺ نے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہا اور کھڑے ہو گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اس طرح ادا کی تو اس طرح نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا' آپ ﷺ کے نماز مکمل کرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اُس کی حمد وثناء بیان کی' پھر ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرو' یہاں تک کہ وہ گرہن ختم ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں کھڑے ہوئے ہی ہر چیز دیکھ لی ہے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے' ابھی تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے جنت میں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا' اُس وقت جب تم نے مجھے آگے ہوتے ہوئے دیکھا تھا' پھر میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا ہے' یہ اُس وقت ہوا' جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے جہنم میں ابن لحی کو دیکھا یہ الفاظ شاید سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہیں یہ وہ شخص ہے' جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم کا آغاز کیا تھا۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الکسوف حدیث ۱۴۷۱)

عَنۡ عَآئِشَةَ قَالَتۡ خَسَفَتِ الشَّمۡسُ فِيۡ عَهۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الۡقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوۡعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الۡقِيَامَ وَهُوَ دُوۡنَ الۡقِيَامِ الۡاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوۡعَ وَهُوَ دُوۡنَ الرُّكُوۡعِ الۡاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ

فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوا۔" ثُمَّ قَالَ "يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔"

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں گئے' تو طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا' لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے' پھر ایسا ہی آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں کیا' پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' اُس کی کبریائی کا تذکرہ کرو' صدقہ و خیرات کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے محمد ﷺ کی اُمت! اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس بات پر ناراض ہوتا ہے' اُس کا کوئی بندہ یا کنیز زنا کا ارتکاب کرے' اے محمد ﷺ کی اُمت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں' اگر تم لوگ وہ جان لو' تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ رویا کرو"۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الکسوف حدیث ۱۴۷۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَهٗ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِيْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ "لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ" ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ اُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّيْ حَتّٰى لَوْ بَسَطْتُ يَدِيْ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا

وَلَقَدْ اُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتّٰى لَقَدْ جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا خَشْيَةَ اَنْ تَغْشَاكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَنْهَشُهَا اِذَا اَقْبَلَتْ وَاِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ اَلْيَتَهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَخَا بَنِي الدَّعْدَاعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِيْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى مِحْجَنِهٖ فِي النَّارِ يَقُوْلُ اَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے' تو آپ ﷺ نے طویل قیام کیا۔

پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا' پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا اور بیٹھ گئے اور کافی دیر بیٹھے رہے' پھر سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا اور پھر سر مبارک اُٹھایا اور کھڑے ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' جس طرح آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں قیام کیا تھا اور رکوع کیا تھا اور سجدہ کیا تھا' پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے' دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے دوران آپ ﷺ نے پھونک ماری اور گریہ وزاری شروع کر دی اور یہ کہنے لگے:
اے اللہ! تو نے مجھ سے اس چیز کا وعدہ تو نہیں لیا تھا جبکہ میں ان لوگوں کے درمیان موجود ہوں' تو نے مجھ سے اس چیز کا وعدہ تو نہیں کیا تھا' ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:
بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' تو جب تم اُن کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو تیزی سے اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ' اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! ابھی جنت کو میرے قریب کیا گیا' یہاں تک کہ اگر میں اپنا ہاتھ بڑھاتا تو میں اُس میں سے پھلوں کا کوئی خوشہ حاصل کر سکتا تھا۔ اور جہنم کو بھی میرے قریب کیا گیا' یہاں تک کہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کی' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں یہ تم پر نہ چھا جائے' میں نے اُس میں حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت کو دیکھا جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا' اُس عورت نے اُس بلی کو باندھ دیا تھا' اُسے چھوڑا نہیں تھا کہ وہ کچھ کھا پی لیتی اور وہ خود اُسے کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی' یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی' میں نے دیکھا کہ جب وہ عورت آتی تھی' تو وہ بلی اُسے نوچتی تھی اور جب وہ عورت مڑ کر جاتی تھی' تو وہ بلی اُس کی سرین کو نوچتی تھی' میں نے جہنم میں دو اونٹوں

والے شخص کو بھی دیکھا جس کا تعلق بنو دعداع سے تھا' اسے ایسے عصاء کے ذریعے مارا جا رہا تھا جس کی دو شاخیں تھیں' میں نے جہنم میں لاٹھی والے شخص کو بھی دیکھا جو اپنی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چوری کر لیا کرتا تھا' وہ جہنم میں اپنی لاٹھی کے سہارے کھڑا ہوا تھا اور یہ کہہ رہا تھا: میں لاٹھی کے ذریعے چوری کرنے والا ہوں۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الکسوف حدیث ۱۴۸۱)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَآئَهٗ فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَائَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لے گئے آپ ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف قائم کر لی نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پڑھا پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے طویل قرأت کی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور پھر رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پڑھا پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی اسی کی مانند کیا اسی طرح آپ ﷺ نے چار مکمل رکعات ادا کیں جس میں ۴ سجدے تھے آپ ﷺ کے نماز ختم کرنے سے پہلے ہی سورج روشن ہو گیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' تم جب ان کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو تیزی سے نماز کی طرف آؤ۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۶۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَائَهٗ فَجَعَلَ

الْاَیْمَنَ عَلَی الْاَیْسَرِ وَالْاَیْسَرَ عَلَی الْاَیْمَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے اذان اور اقامت کے بغیر دو رکعات نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ کیا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی' اپنا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر لیا' آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا' دائیں حصے کو بائیں طرف کر دیا اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۲۶۸)

خطبہ نکاح

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا (اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآئَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا) (النساء: 1) (یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ) (آل عمران: 102) (یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا) (الأحزاب: 71)۔ لَمْ یَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، اَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ حاجت یعنی خطبہ نکاح کے یہ کلمات تعلیم دیے:

''بے شک ہر طرح کی نعمت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اپنی ذات کے شر سے اس کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ رہنے دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، ''اے ایمان والو! اس اللہ سے ڈرو، جس کے وسیلے سے، تم ایک دوسرے سے مدد مانگتے ہو، اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے''۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو، جو اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تم مرتے وقت صرف مسلمان ہی ہونا''۔ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی بات کہو، وہ تمہارے اعمال ٹھیک کر دے گا، اور تمہارے گناہوں

کی مغفرت کردے گا، جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، وہ عظیم کامیابی حاصل کرے گا''۔
(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۱۸)

جامع خطبات

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ کَیْفَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّیْتَ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کی رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت پڑھی جائے اور جب تجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔ اور یہ ایک رکعت تمہارے لئے ساری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ ولید بن کثیر کہتے ہیں مجھے عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو پکارا اور آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۵۶)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَیْلَةٍ مِّنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَکْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَکَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰی خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَی الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ یَخْفَ عَلَیَّ مَکَانُکُمْ لٰکِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز نفل پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو دوسری رات ان سے بھی زیادہ اکھٹے ہو گئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر صبح کو لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا اور تیسری رات مسجد میں نمازی بہت زیادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں سے عاجز ہو گئی یعنی لوگ مسجد میں سماتے نہیں تھے یہاں تک کہ آپ نماز صبح کے

لیے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا امابعد بلاشبہ تمہارا مسجد میں موجود ہونا مجھ پر پوشیدہ نہیں تھا لیکن مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۸۷۵)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور لمبا قیام فرمایا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے کھڑے ہوئے اور لمبا قومہ فرمایا اور قومہ کا قیام قرأت والے قیام اول سے کم تھا۔ پھر رکوع فرمایا اور لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع۔ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا اور لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے حالانکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کے حمد وثنا کے بعد فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت وحیات کے باعث بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو، پھر آپ نے فرمایا اے امت محمد ﷺ اللہ کی قسم کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور نہیں یہ کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے محمد ﷺ کی امت اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسنا چھوڑ دو اور زیادہ روؤ۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الکسوف حدیث ۹۸۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کی حالت میں فرمایا

جب تم میں سے کوئی آدمی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لیے گھر سے باہر آ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب التہجد حدیث ۱۰۹۳)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یَفْتَتِنُ فِیْھَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور قبر کے فتنہ کا ذکر کیا جس فتنہ میں آدمی مبتلا ہوتا ہے۔ جب آپ نے فتنہ کی تفصیل جیسا کہ وہ آدمی پر آئے گا اس کا ذکر کیا تو مسلمان چیخنے لگے (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۸۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَجْعَلُ لَکَ شَیْئًا تَقْعُدُ عَلَیْہِ فَاِنَّ لِیْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَہُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ قَعَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ الَّذِیْ صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَھَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا فَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کیلئے کوئی چیز تیار نہ کروں جس پر آپ تشریف فرما ہوں کیونکہ میرا غلام ترکھان ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو بنالے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا اس عورت نے آپ کیلئے ایک منبر شریف بنایا اور جب جمعۃ المبارک کا دن آیا نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے جو منبر شریف آپ کیلئے بنایا گیا۔ کھجور کے ستون یعنی ستون حنانہ جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے چیخنے لگا، قریب تھا کہ وہ لپٹ جائے نبی کریم ﷺ منبر شریف سے اترے حتیٰ کہ اس کو اپنے گلے سے لگایا اور وہ بچے کی طرح رونے لگا جس کو جب چپ کرایا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کھجور کا تنا اس لئے رویا کہ وہ ذکر سنا کرتا تھا یعنی ذکر کے فراق پر رویا۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب البیوع حدیث ۱۹۶۰)

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْ وَاَعْتِقِیْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِیِّ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اُنَاسٍ یَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَۃَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے بریرہ کا واقعہ آپ سے بیان کیا کہ اس کے وارث ولاء اپنے لئے شرط کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے خرید دو اور اس کو آزاد کر دو۔ بلاشبہ ولاء اس کیلئے ہے جو آزاد کرے پھر نبی کریم ﷺ شام کے خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء کی جس کا وہ مستحق ہے۔ پھر فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ شرط باطل ہے اگرچہ سو شرط لگائے اور اللہ تعالیٰ کی شرط نہایت سچی اور باوثوق ہے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب البیوع حدیث ۲۰۱۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ فتح کروایا تو آپ نے لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی روک دیئے اور اس پر اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا مجھ سے پہلے مکہ کسی کیلئے حلال نہیں ہوا۔ صرف میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا اور وہ میرے بعد کسی کیلئے حلال نہیں ہوگا تو اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے اور اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں اور اس کی گری ہوئی چیز سوائے اعلان کرنیوالے کے اٹھانا جائز نہیں اور جس کا وہاں کوئی آدمی قتل کیا جائے اس کو دو امروں میں سے اختیار ہے خواہ دیت دے یا قصاص۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا مگر ''اذخر'' گھاس کیونکہ ہم اس کو اپنی قبروں اور گھروں کیلئے استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں گھاس کی اجازت ہے۔ یمن کے ایک آدمی ابوشاہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا ابوشاہ کو لکھ دو۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے کہا ابوشاہ کا یہ کہنا مجھے لکھ دو یارسول اللہ ﷺ اس کا مقصد کیا ہے اوزاعی نے کہا اس سے مراد خطبہ ہے جو بھی اس نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الاستغراض حدیث ۲۲۲۳)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآئَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ

يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ کے پاس قبیلہ ہوازن کا ایک وفد آیا اور انہوں نے آپ سے سوال عرض کیا کہ ان کے مال اور قیدی واپس کئے جائیں، آپ نے فرمایا میرے ساتھ لوگ ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ مجھے وہ بات پسند ہے جو سچی ہو۔ تم دو باتوں میں سے ایک اختیار کرلو یا مال لے لو یا قیدی چھڑا لو۔ میں نے ان کا انتظار کیا تھا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ان کا دس دن انتظار کیا جبکہ وہ طائف سے واپس لوٹ آئے اور جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ دو چیزوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انہوں نے عرض کیا ہم اپنے قیدی لینا ہی اختیار کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا "اما بعد" اے لوگو! تمہارے بھائی تائب ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ میں ان کے قیدی واپس کردوں۔ تم میں سے جو کوئی بخوشی یہ کرنا چاہے کرے اور جو کوئی تم میں سے اپنا حصہ پسند کرتا ہے یہاں تک کہ ہم اس کو پہلی غنیمت میں سے دیں جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے وہ بھی قیدی واپس کرے واپس کرے تو لوگوں نے عرض کیا ہمیں بخوشی یہ قبول ہے کہ آپ قیدی واپس کردیں آپ ﷺ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم واپس جاؤ یہاں تک کہ تمہارے نقیب یہ رئیس سے کم مرتبہ ہوتا ہے ہمارے پاس آ کر تمہاری رائے ظاہر کریں تو لوگ واپس لوٹ گئے اور ان کے نقیبوں نے ان سے بات چیت کی پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ انہوں نے بخوشی یہ کام کیا ہے اور سب نے اجازت دے دی ہے محمد بن شہاب زہری نے کہا یہ وہ واقعہ ہے جو ہمیں قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کی طرف سے پہنچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا

میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے یعنی جنگ بدر میں۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العتق حدیث ۲۳۶۵)

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَآئَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ إِلٰى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَآئَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ بریرہ ان کے پاس آئیں درآنحالیکہ وہ اپنی کتابت میں ان سے مدد مانگ رہی تھیں اور بریرہ نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کی رقم ادا کروں اور تمہاری ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ تو میں ایسا کرتی ہوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر وہ ثواب کے حصول کی غرض سے کرتی ہیں تو کریں اور تمہاری ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسکو خریدو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جس نے آزاد کیا پھر نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے جو شرطیں لگاتے ہیں حالانکہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ اس کیلئے جائز نہیں اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ لائق اور مضبوط ہے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب المکاتب حدیث ۲۳۸۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآئَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ إِنِّيْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٍ فَأَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ إِلٰى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِيْ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَآءُ اللهِ أَحَقُّ

وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میں نے اپنے مالکوں سے ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی میں ۹ اوقیہ پر مکاتبت کر لی ہے۔ آپ میری امداد فرمائیں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تیرے مالک یہ پسند کریں کہ میں ایک دفعہ ہی ساری رقم ادا کر دوں اور تجھے آزاد کر دوں تو میں کرتی ہوں اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے اس معاملہ کے متعلق سن لیا اور مجھ سے دریافت کیا اور میں نے آپ کو بتادیا کہ وہ یہ شرط لگاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو لے لو اور آزاد کر دو۔ اور ان کیلئے ولاء کی شرط کر لو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرلے پھر سیدنا جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا ''اما بعد'' تم میں سے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں اور جو بھی ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں وہ شرط باطل ہے۔ اگرچہ وہ ایک سو شرط لگائے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قبول ہونے کے زیادہ لائق ہے اور اللہ کی شرط مضبوط ہے اور تم میں سے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ان میں سے کہتا ہے۔ اے فلاں تو آزاد کر اور ولاء کا مالک میں ہوں اور ولاء کا مالک صرف وہی ہے جو آزاد کرے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب المکاتب حدیث ۲۳۸۶)

عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَآئَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جس وقت آپ کے پاس قبیلہ ہوازن کا وفد آیا تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ثناء فرمائی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر فرمایا ''اما بعد'' تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے خیال کیا ہے کہ ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں تم میں سے جو ا[illegible] اچھا خیال کرتا ہے وہ قیدی واپس کر دے اور جو شخص اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے پہلے ہم کو غنیمت د[illegible] ہم اس کو دے دیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بخوشی یہ کرتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الھبہ حدیث ۲۴۰۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ اِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ

لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَائَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میں نے مالکوں سے ۹ اوقیہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنے پر عقد کتابت کیا ہے تو آپ میری مدد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہارے مالک رضا مند ہو جائیں تو میں ان کو پوری رقم یکمشت دے دیتی ہوں بشرطیکہ تیری ولاء میری ہوگی' تو میں ایسا کرتی ہوں' بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ان کے پاس سے واپس آئی اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے تو بریرہ نے کہا میں نے یہ معاملہ ان پر پیش کیا ہے اور انہوں نے انکار کر دیا۔ مگر یہ کہ ولاء ان کی ہو رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے متعلق آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا بریرہ کو خرید لو اور ان کے لئے ولاء کی شرط کر لو کیونکہ ولاء صرف اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید لیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں۔ اور یہ شرط باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں' اللہ کا فیصلہ حق ہے اور اس کی شرط مضبوط اور ولاء صرف اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۲)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ) قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ "وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ" نازل فرمائی خطبہ دیا اور فرمایا اے معشر قریش یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا اپنی جانوں کو خرید و' اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی چیز میں تم سے دفع نہیں کر سکتا' اے بنی عبد مناف اللہ کی طرف سے میں کوئی شے تم میں سے دفع نہیں کر سکتا' اے عباس بن عبد المطلب اللہ کی طرف سے کوئی شے میں تم سے دفع نہیں کر سکتا

اے رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ اللہ کی طرف سے کوئی چیز میں تم سے دفع نہیں کر سکتا' اے محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ جو کچھ میرے اختیار میں ہے اسکا مجھ سے سوال کر سکتی ہو اللہ کی طرف کوئی شئ میں تم سے روک نہیں سکتا۔ اصبغ

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۲۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَا یَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَیُّوْبُ اَوْ قَالَ مَا یَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہو گئے پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے' پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر امیر لشکر بنائے جانے کے وہ جھنڈا پکڑ لیا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اور آپ نے فرمایا ہمیں یہ خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔ ایوب سختیانی نے کہا یا آپ نے فرمایا ان کے لئے یہ بات باعث مسرت نہیں تھی کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اور یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۶۵)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا اَخْشٰی عَلَیْكُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْیَا فَبَدَاَ بِاِحْدَاهُمَا وَثَنّٰی بِالْاُخْرٰی فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا یُوْحٰی اِلَیْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الطَّیْرَ ثُمَّ اِنَّهٗ مَسَحَ عَنْ وَّجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ اٰنِفًا اَوَخَیْرٌ هُوَ ثَلَاثًا اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ وَاِنَّهٗ كُلَّمَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ كُلَّمَا اَكَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ فَجَعَلَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَنْ لَّمْ یَاْخُذْهُ بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ الَّذِیْ لَا یَشْبَعُ وَیَكُوْنُ عَلَیْهِ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر شریف پر خطبہ دیا اور فرمایا مجھے اپنے بعد تم پر صرف یہ خوف ہے کہ تم پر دنیا کی برکات نہیں کھلیں گی پھر دنیا کی رونق کا ذکر کیا آپ نے ان میں سے

ایک یعنی برکات زمین ذکر شروع کیا اور دوسری کو رونق دنیا کے ساتھ بیان کیا۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مال کے ذریعہ شر آئے گا نبی اکرم ﷺ نے جواب سے خاموشی اختیار فرمائی ہم نے کہا آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے اور لوگ خاموش ہو گئے' گویا کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرہ پر نور سے پسینہ پونچھا اور فرمایا ابھی ابھی سوال کرنے والا کہاں ہے آپ نے علی سبیل الانکار فرمایا کیا وہ مال اچھا ہے یہ تین دفعہ فرمایا' بیشک خیر حقیقی وہی ہے جو خیر لاتی ہے' اور نشانی یہ ہے کہ موسم ربیع گھاس اگاتا ہے جو حبط ایک بیماری ہے کہ کھانے سے پیٹ سوج جاتا ہے کی بیماری سے مر جاتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے مگر رچتا بچتا کھانے والے کے جب جانور گھاس چرے حتیٰ کہ جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں تو وہ سورج کے سامنے آ جاتا ہے' اس کی گرمی سے وہ باریک مینگنیاں کرے اور پیشاب کرے پھر چرنے لگے بیشک یہ مال سرسبز میٹھا ہے مسلمان کا مال کیا ہی اچھا ہے جو اس کو حق سے حاصل کرے' اور اللہ کی راہ میں' یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرے اور جو شخص اس کو حق سے حاصل نہ کرے وہ اس کھانے والے کی طرح ہے جو سیر نہ ہو اور وہ مال قیامت کے دن اس پر گواہ ہوگا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۰۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِيْ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا یعنی یہ غزوہ موتہ کا واقعہ ہے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ شہید ہو گئے پھر اس جھنڈے کو جعفر طیار نے پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر اس جھنڈے کو خالد بن ولید نے بغیر امیر بنائے پکڑا اور ان کے ہاتھ پر فتح ہو گی مجھے اس کی خوشی نہیں یا فرمایا ان کو اس کی خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس رہتے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں مبارکہ اشکبار تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۰۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا فَنَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر شریف پر خطبہ میں یہ فرماتے سنا سانپوں کو قتل کرو۔ اور خاص کر اس سانپ کو قتل کرو جس کے سر پر سیاہ رنگ کے دو نقطے ہوں اور دم کٹی سانپوں کو قتل کرو کیونکہ ان کا دیکھنا آنکھوں کو بے نور کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ایک دن میں سانپ کی تلاش میں تھا کہ اس کو قتل کروں تو مجھے حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر نے پکارا اس کو قتل نہ کرو۔ حضرت ابن عمر نے کہا۔ میں نے ابولبابہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے حضرت ابولبابہ نے کہا اس کے بعد آپ ﷺ نے گھروں کے سانپ مارنے سے منع فرمایا۔ اور یہ وہ سانپ ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں۔ عبدالرزاق بن ہمام صنعانی نے معمر سے روایت کرتے ہوئے کہا حضرت ابن عمر نے فرمایا مجھے ابولبابہ یا زید بن خطاب باپ کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی نے دیکھا

(بخاری شریف جلد دوم کتاب بدء الخلق حدیث ۵۳۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جس کا وہ لائق و مستحق ہے پھر آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں۔ اور ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔ اور تحقیق حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔ لیکن میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم جانتے ہو کہ وہ دجال کانا ہے اور اللہ عزوجل کانا نہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب بدء الخلق حدیث ۵۶۵)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ بَعْدِيْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور آپ نے شہداء احد پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جیسے میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر شریف کی طرف تشریف لے گئے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تمہارا مقدمہ ہوں آگے جا کر انتظام کرنے والا اور میں تم پر گواہ ہوں اور میں اللہ کی قسم اب اپنے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور میں یقیناً زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیا گیا ہوں اور اللہ کی قسم مجھے

اپنے بعد تمہارے شرک کا خوف نہیں۔ صرف خوف اس بات کا ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۰۹)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُکَائِهٖ اَنْ یُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُیِّرَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور جو اس کے پاس ہے اختیار دیا ہے اور اس بندہ نے جو اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کیا۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ہم نے ان کے رونے پر تعجب کا اظہار کیا کہ رسول اللہ ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا بعد میں معلوم ہوا جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ بندہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی صحبت اور اپنے مال میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اور اگر میں سوائے اپنے اللہ کے کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن ان سے محبت واخوت اسلامی ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہ رہنے دیا جائے سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۶۱)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَائَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْیَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعِیَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ وَکَانَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً حِیْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍّ اِلَیْهِمْ اِلَّا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْهِمْ سَبْیَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِكَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّهٖ حَتّٰی نُعْطِیَهٗ اِیَّاهُ مِنْ اَوَّلِ

مَا يُفِيئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جب قبیلۂ ہوازن کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر آیا اور آپ سے سوال کیا کہ ان کے اموال اور تیران کو واپس کئے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ صحابۂ کرام ہیں جن کو تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے بہت محبوب ہے تم دو چیزوں میں سے ایک چیز پسند کر لو یا تو قیدی لے لو یا مال لے لو۔ میں نے تمہارا بہت انتظار کیا۔ یعنی میں نے قیدیوں کی تقسیم میں تاخیر کی تاکہ تم آجاؤ لیکن تم نے دیر کر دی اور رسول اللہ ﷺ جب طائف سے واپس تشریف لائے ان کی دس دن سے زیادہ انتظار کی تھی۔ جب قبیلہ ہوازن کے وفد پر ظاہر کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور چیزوں میں سے صرف ایک چیز ہی واپس کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو پسند کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں خطبہ دیا۔ اللہ عزوجل کی ثناء جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ اے مسلمانو تمہارے پاس تمہارے بھائی تائب ہو کر آئے اور میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں پس تم میں سے جو خوش دلی سے یہ کرے تو وہ ضرور قیدی واپس کرے اور تم میں سے جو اپنے حصہ پر قائم رہنا پسند کرے حتیٰ کہ ہم پہلی فئی کا مال جو اللہ عزوجل ہمیں عطا فرمائے گا اس کو دے دیں گے۔ چاہئے کہ وہ بھی یہ کرے یعنی قیدی واپس کرے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دل کی خوشی سے قیدی واپس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت اور کس نے اجازت نہیں دی لہٰذا تم سب لوگ اپنے گھروں کو واپس جاؤ حتیٰ کہ تمہارے نمبردار تمہارا معاملہ ہم تک پہنچائیں تو لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور ان کے نمبرداروں نے ان سے اس کے متعلق بات چیت کی پھر وہاں انہوں نے خوش دلی آپ کو اجازت دیدی ہے۔ امام زہری نے کہا یہ واقعہ ہے جو قبیلۂ ہوازن کے وفد کے متعلق مجھے پہنچا ہے اور یہ بات اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر عن اللیث بسندہ تخریج کرنے کے بعد کہی ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۴۶۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَكَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ

قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا اَتَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جب اللہ عزوجل نے حنین کے دن اپنے رسول اللہ ﷺ کو غنیمت عطا فرمائی آپ نے ان لوگوں میں مال غنیمت تقسیم فرمایا جن کے دلوں کو اسلام کی الفت دی گئی اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ جب انصار کو غنیمت کا مال نہ ملا جو لوگوں کو ملا تو گویا کہ وہ غم ناک ہوئے۔ آپ نے ان کو خطبہ دیا اور فرمایا اے جماعت انصار کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا تو اللہ عزوجل نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت عطا فرمائی۔ تم متفرق و منتشر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تم کو باہم الفت کی لڑی میں پرو دیا۔ میں نے تم کو محتاج پایا۔ اللہ عزوجل نے میری وجہ سے تم کو غنی کر دیا۔ آپ ﷺ جب بھی کچھ ارشاد فرماتے تو انصار کہتے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کا بہت بڑا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے تو کہہ سکتے تھے کہ تم ہمارے پاس ایسے حالات میں تشریف لائے یہ آپ نے تواضع اور انصاف کی بناء پر فرمایا کیا اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم نبی اکرم ﷺ کو اپنے گھروں میں لے جاؤ۔ اگر ہجرت کی طرف نسبت، نسبت دینیہ نہ ہوتی جس کے ترک میں گنجائش نہیں تو میں ہجرت کو تمہارے شہر مدینہ کی طرف منسوب کرتا اور میں انصار کا ایک فرد ہوتا اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار بدن سے ملا ہوا باریک کپڑا ہیں۔ یعنی انصار میرے بہت قریب ہیں اور لوگ بدن سے ملے ہوئے کپڑے کے اوپر والا گرم کپڑا۔ یعنی لوگ بنسبت انصار کے مجھ سے دور ہیں عنقریب تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی صبر کرتے رہو حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھے ملو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا

وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُوْنَ أُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوْا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کا مال غنیمت عطا فرمایا تو نبی اکرم ﷺ نے بعض لوگوں کو سو سو اونٹ دینے شروع کئے تو انصار کے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ ﷺ کو بخشے آپ قریش کو دیتے اور ہمیں نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ان کا یہ مقالہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ نے انصار کو پیغام بھیجا اور ان کو چمڑے کے قبہ میں جمع فرمایا اور ان کے سوا کسی اور کو ان کے ساتھ نہ بلایا جب انصار جمع ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے۔ انصار کے علماء و شیوخ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے سرداروں نے کوئی بات نہیں کی اور ہم سے نوعمر نوجوانوں نے کہا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے رسول ﷺ کو بخشے کہ آپ قریش کو عطا فرماتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں اور ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کا زمانہ کفر کے قریب ہے۔ یعنی نئے نئے ایمان لائے ہیں میں ان کی تالیف قلوب کرتا ہوں تاکہ وہ اسلام پر قائم رہیں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے نبی ﷺ کو اپنے ساتھ گھر لے کر جاؤ۔ اللہ کی قسم جو تم لے کر جاؤ گے اس سے بہتر ہے جو وہ لوگ لے کر جائیں گے۔ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم راضی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا عنقریب تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور صبر کرو، حتیٰ کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو۔ میں حوض پر ہوں گا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا انہوں نے صبر نہ کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر حضرت اسامہ

بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا اور لوگوں نے ان کی امارت میں طعن وتشنیع کی تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا اگر تم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی امارت میں طعن کیا ہے تحقیق تم نے اس سے پہلے ان کے باپ ''زید'' رضی اللہ عنہ کی امارت میں طعن کیا تھا اور اللہ عزوجل کی قسم وہ امارت کے لائق تھے۔ وہ مجھے لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اس کے بعد مجھے ''اسامہ'' لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۹۵)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات مبارکہ نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور ان آیات مبارکہ کی ہم پر تلاوت فرمائی۔ پھر شراب کی تجارت حرام فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۶۶۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم معلوم کر لیتے جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور ان کے رونے کی آواز بلند ہوئی خنین وہ آواز ہے جو غنہ کے ساتھ رونے سے ناک سے نکلتی ہے ایک شخص عبداللہ بن حذافہ یا قیس بن حذافہ یا خارجہ بن حذافہ نے عرض کیا میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا: فلاں یعنی حذافہ تو یہ آیہ مقدسہ نازل ہوئی ''لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ'' (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۴۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا وَاِنَّهٗ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ) فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ

مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ننگے پاؤں، برہنہ تن اور بلا ختنہ کئے ہوئے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر فرمایا: بعض روایت میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیہ مقدسہ تلاوت فرمائی جیسے پہلے اسے سنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (الانبیاء ۱۰۴) پھر آپ نے فرمایا سن لو قیامت کے دن سب مخلوق سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور سن لو میری امت کے کچھ لوگوں کو میری بائیں جانب سے لے جایا جائے گا تو میں عرض کروں گا اے میرے رب یہ میرے قلیل سے اصحاب ہیں۔ آپ سے کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں تمہارے بعد انہوں نے کیا گل کھلائے تھے تو میں عرض کروں گا جیسا کہ ایک نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو، تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔" کہا جائے گا جب تم ان سے جدا ہوئے تھے یہ لوگ ایڑیوں کے بل اسلام سے مرتد ہو گئے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۴۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ) ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّهٗ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (شَهِيْدٌ) فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: "اور فرمایا تم اللہ عزوجل کے پاس ننگے پاؤں، تن برہنہ اور بلا ختنہ کئے ہوئے جمع ہو گے۔" جیسے ہم نے پہلے پیدا کیا تھا ویسے ہی پھیر دیں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا ہے۔ پھر جو شخص سب سے پہلے قیامت کے دن لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سن لو میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے ان کو بائیں جانب یعنی دوزخ میں پکڑا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کیا تمہیں معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔ تو میں بارگاہ ایزدی میں عرض کروں گا جیسا کہ ایک صالح بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو، تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ (سورہ مائدہ آیت ۱۱۷) تو کہا جائے گا اے محبوب ﷺ جب سے

آپ نے انہیں داغ مفارقت دیا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ اور یہاں مرتدین سے مراد حقوق واجبہ سے پیچھے رہ جانا ہے یعنی حقوق واجبہ ادا نہ کرنا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۸۶۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جمعۃ المبارک کے دن شام سے ایک قافلہ مقاتل بن حبان کے مطابق یہ قافلہ دحیہ بن خلیفہ کا تھا اور اس کے ساتھ ڈھول تھا۔ آیا۔ درآنحالیکہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ احمد کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ بارہ آدمیوں کے سوا باقی سب لوگ ادھر بھاگ گئے۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا نازل فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۱۷)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے اس خطبہ میں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور جس نے قدار بن سالف اونٹنی کو قتل کیا۔ اس کا ذکر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ عزوجل کے فرمان اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا کے متعلق فرمایا۔ اس اونٹنی کیلئے جو سخت، مفسد وخبیث اور ابوزمعہ کی طرح نہایت قوی اپنی قوم سے اٹھ کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے اس خطبہ میں عورتوں کا تذکرہ بھی فرمایا۔ فرمایا تم میں سے کوئی شخص ارادہ کرتا ہے کہ اپنی بیوی کو اپنے غلام کی طرح مارتا ہے اور پھر آخر دن میں اس سے ہم بستری کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو گوز سے ہنسنے پر وعظ ونصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اس چیز سے جو وہ خود کرتا ہے کیوں ہنستا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۶۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ اِذَا اَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيْرٍ كَسَاهَا اِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيْهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَبِيْعَهَا اَوْ تَكْسُوْهَا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ جس میں ریشمی خطوط تھے فروخت ہوتے دیکھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ یہ خرید لیں اور کسی وفد کی آمد کے وقت جب وہ آپ کے حضور آئیں اور خطبۂ جمعۃ المبارک کے وقت زیب تن فرمایا کریں تو کتنا اچھا ہے آپ نے فرمایا یہ لباس صرف وہی پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف حلہ سیراء ریشم بھیجا' جو آپ نے خاص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے مجھے یہ عطا فرمایا ہے حالانکہ میں نے آپ کو اس کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جو آپ نے فرمایا: "أنما یلبسها من لا خلاق له" آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ حلہ تمہاری طرف اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو فروخت کر دو یا کسی عورت کو پہنا دو لیکن یہ مردوں پر حرام ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۸۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ یَخْطُبُ بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ وَمَا نَرٰی مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقٰی فَنَشَاَ السَّحَابُ بَعْضُهُ اِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتّٰی سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِیْنَةِ فَمَا زَالَتْ اِلَی الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَیْرُهٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ یَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ یَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِیْنَةِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا یُّمْطَرُ مَا حَوَالَیْنَا وَلَا یُمْطِرُ مِنْهَا شَیْئٌ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ کَرَامَةَ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِجَابَةَ دَعْوَتِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اعرابی جمعۃ المبارک کے دن نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' درآنحالیکہ آپ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں منبر شریف پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس اعرابی نے عرض کیا بارش رک گئی۔ یا رسول اللہ ﷺ اپنے رب سے بارش طلب فرمائیں۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا' ہم آسمان میں مجتمع بادل نہیں دیکھ رہے تھے۔ حضور اقدس نے بارش طلب فرمائی' بادل کی اس حال میں گھٹا اٹھی کہ بعض بادل بعض کی طرف جانے لگے۔ پھر بارش ہونے لگی۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی نالیاں بہنے لگیں لگاتار دوسرے جمعۃ المبارک تک بارش ہوتی رہی اور نہ رکی۔ پھر دوسرے جمعۃ المبارک میں وہی شخص کھڑا ہوا یا اس کے علاوہ کوئی شخص کھڑا ہوا جبکہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے عرض کیا ہم غرق ہو گئے۔ آپ اپنے رب سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سے یہ بارش روک لے۔ تو حضور اقدس ہنس پڑے پھر فرمایا: اے اللہ اس بارش کو مدینہ منورہ کے گرد و نواح مواضع نبات و کھیتی میں کر دے ہم پر نہ برسا آپ نے یہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ لہٰذا بادل مدینہ منورہ سے اس حال میں پھٹنے

لگے کہ وہ دائیں بائیں برسنے لگے اور مدینہ منورہ پر نہ برستا تھا۔ اللہ عزوجل لوگوں کو اپنے نبی اکرم ﷺ کی کرامت اور دعا کی قبولیت دکھاتا تھا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۰۸۵)

عَنْ عَائِشَةَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْئِ اَصْنَعُهُ فَوَاللهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو یہ کام کرنے کی اجازت دی تو بعض لوگوں نے اس کام کے کرنے سے احتراز کیا۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگوں نے یہ کام کرنے سے احتراز کیا ہے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسے کام سے احتراز کرتے ہیں جو میں نے کیا ہے یہ نہیں فرمایا اے فلاں تیرا کیا حال ہے) بخدا میں ان سب سے اللہ عزوجل سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اور ان سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۰۳۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر شریف پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے تم اللہ عزوجل سے ننگے پاؤں، برہنہ تن اور بلا ختنہ کیے ہوئے ملاقات کرو گے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۴۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا (كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ) الْاٰيَةَ وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (الْحَكِيْمُ) قَالَ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم قیامت کے دن ننگے پاؤں اور برہنہ تن جمع کیے جاؤ گے۔ ''جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے'' سورۃ ''انبیاء آیت ۱۰۴'' یعنی جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا، ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے۔ قیامت کے دن مخلوقات میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا

جائے گا۔ اور میری اُمت سے چند لوگوں کو لایا جائے گا اور دوزخ کی جہت کی طرف ان کو پکڑا جارہا ہوگا۔ اور میں عرض کروں گا اے میرے رب یہ میرے ساتھ ہیں۔ ابوذر اور ابن عسا کر نے کہا اصحابی یعنی میری اُمت دعوت اللہ عزوجل فرمائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا بدعات پیدا کیں۔ اور میں وہی عرض کروں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا۔ "اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے" (سورۃ مائدہ آیت ۱۱۷۔ ۱۱۸) اور کہا جائے گا وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل مرتد خطابی نے کہا اسلام سے ارتداد مراد نہیں بلکہ حقوق واجبہ سے اجتناب مراد ہے کیونکہ بحمد اللہ کوئی صحابی مرتد نہیں ہوا رہے ہیں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۴۶)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبہ میں کسی چیز جو وہ امور مقررہ سے متعلق ہے کا ذکر نہیں چھوڑا جو قیام قیامت تک ہونے والی ہے مگر ان سب کا تذکرہ فرمایا جس نے جانا اس نے جانا اور اس کو بھول گیا جو بھول گیا۔ میں کسی بھولی ہوئی چیز کو دیکھتا ہوں تو پہچان لیتا ہوں۔ جیسے غائب شخص کو آدمی دیکھ کر پہچان لیتا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب القدر حدیث ۱۵۱۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا یہ وہ لشکر ہے جسے آپ نے اپنی موت کے وقت بھیجنے کا حکم دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے وصال کے بعد اس کو جاری رکھا اور ان پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور بعض لوگوں نے ان میں سے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی بھی تھے ان کی امارت پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا اگر تم حضرت اسامہ کی امارت میں طعن کرتے ہوئے تو تم نے اس سے پہلے ان کے باپ زید بن حارثہ کی امارت میں بھی طعن کرتے تھے اللہ کی قسم اگر حضرت زید بن حارثہ امارت کا بہتر زیادہ لائق تھا اور تمام لوگوں سے وہ مجھے زیادہ محبوب تھا تو یہ یعنی زید کا بیٹا اسامہ زید کے بعد مجھے سب

لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب الایمان والنذ ورحدیث ۱۵۳۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک وقت نبی اکرم ﷺ جمعتہ المبارک کا خطب ارشاد فرمارہے تھے۔حضور اقدس نے اچانک ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا۔تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا کہ یہ کون شخص ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ ابواسرائیل ان کا نام قشیر ہے ہےاس نے کھڑا رہنے کی نذر مانی ہے کہ وہ بیٹھے گا نہیں۔اور نہ ہی سورج سے کوئی سایہ طلب کرے گا یعنی دھوپ میں رہے گا اور نہ ہی وہ کلام کرے گا۔اور روزہ سے رہے گا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابواسرائیل کو حکم دو کہ وہ کلام کرے۔سایہ طلب کرے اور بیٹھ جائے اور بوجہ قربت اپنے روزہ کو پورا کرے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الایمان والنذ ورحدیث ۱۶۰۸)

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

جریر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا لوگوں کو چپ کراؤ تا کہ وہ میرا خطبہ سنیں پھر آپ نے ان کے خاموش ہونے کے بعد فرمایا میری وفات کے بعد کافروں میں نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے پھرو۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب الایمان والنذ ورحدیث ۱۷۶۳)

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللهُ فَيَأْتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ وَاللهِ لَا يَأْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنِيْ

حضرت ابوحمید عبدالرحمن یا منذر ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص

کو جس کو ابن لتبیہ (لتبیہ اس کی والدہ کا نام ہے) کہا جاتا تھا بنی سلیم کے صدقات پر عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس سے حساب لینے کا حکم دیا اس نے کہا یہ مال تمہارا اور یہ مال ہدیہ ہے۔ جو مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنے باپ یا اپنی والدہ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہتا۔ حتیٰ کہ تیرے پاس تیرا ہدیہ آئے اگر تو سچا ہے پھر حضور اقدس ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کی حمد اور اس کی ثنا کی پھر فرمایا "امام بعد" میں نے تم میں سے ایک آدمی کو کسی عمل پر عامل مقرر کیا جس کا اللہ عزوجل نے مجھے والی بنایا ہے۔ "تیرے پاس آکر کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ کیا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر نہیں بیٹھا رہا۔ حتیٰ کہ اس کے پاس اس کا ہدیہ آتا۔ اللہ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی کوئی چیز اپنے حق کے بغیر لے گا وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا۔ درانحالیکہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پہچانوں جو اللہ عزوجل کو اس حال میں ملے کہ اس نے اونٹ اٹھایا ہو جو بلبلا رہا ہو۔ یا گائے اٹھائی ہوئی ہو اور وہ ڈکارتی ہو۔ یا اس نے بکری اٹھائی ہوئی ہو جو ممیاتی ہو پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک کو بلند فرمایا حتیٰ کہ آپ کے نورانی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ درانحالیکہ آپ فرما رہے تھے۔ اے اللہ کیا میں نے جس کا تو نے مجھے حکم دیا پہنچا دیا ہے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھائے بولتے ہوئے دیکھا اور میرے کانوں نے آپ کا کلام سنا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الحیل حدیث ۱۸۶۶)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِّقَوْمِهٖ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں خطبہ دیا۔ اللہ عزوجل کی ثناء کی جس کا وہ اہل ہے پھر آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو لیکن میں اس کے بارے میں تجھے وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور اللہ عزوجل کانا نہیں ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الفتن حدیث ۱۹۹۸)

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهٗ ابْنُ الْاُتَبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ اَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهٗ فَيَاْتِيْ يَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَهٰذَا لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَيَنْظُرُ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا

يَأْتِيْ بِشَيْئٍ اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ قَصَّهٗ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهٗ سَمِعَهٗ مَعِيْ وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ اُذُنِيْ (خُوَارٌ) صَوْتٌ وَالْجُؤَارُ مِنْ (تَجْاَرُوْنَ) كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ

ابو حمید عبدالرحمن یا منذر ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص کو جسے اُتبیہ یہ اس کی والدہ کا نام ہے اور اس کا نام عبداللہ ہے کہا جاتا ہے بنی سلیم کے صدقات پر عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ اپنے عمل سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ آیا تو حضور اقدس ﷺ نے اس کا حساب لیا ابن اتبیہ نے کہا یہ صدقات تمہارے ہیں اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ منبر شریف پر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ سفیان بن عیینہ نے بھی کہا آپ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد وثناء کی پھر فرمایا عامل کا کیا حال ہے۔ ہم اس کو عمل کے لئے بھیجتے ہیں۔ وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ مال آپ کا ہے اور یہ میرا نذرانہ ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا پھر دیکھے کیا اسے نذرانے دیئے جاتے ہیں یا نہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عامل جو مال صدقہ لائے گا اس میں سے اپنے لئے رکھ لے گا قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو اس کی آواز ہوگی یا جو مال صدقات سے لیا گیا گائے ہوگی تو ڈکرا رہی ہوگی یا وہ بکری ہوگی تو وہ ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں مبارکہ کو بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ نے تین بار فرمایا کیا میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاحکام حدیث ۲۰۴۳)

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَبَيْتِ اُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَبَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى تَأْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا جَاءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلَا فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيْرٍ لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابن اتبیہ عبداللہ کو بنی سلیم کے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا حضور اقدس نے اس سے ان صدقات کا حساب لیا۔ اس نے عرض کیا یہ اموال وغیرہ تمہارے ہیں اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنے باپ اور اپنی ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہتا اگر تو سچا ہے پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ عزوجل کی حمد وثناء کی پھر فرمایا ''اما بعد'' میں تم میں سے کچھ لوگوں کو ایسے اُمور پر عامل مقرر کرتا ہوں جن امور کا اللہ عزوجل نے مجھے والی بنایا ہے۔ تم میں سے کوئی آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارے لئے ہے اور یہ ہدیہ ہے جو نذرانہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو وہ اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا۔ اللہ کی قسم تم میں سے کوئی اس سے یعنی صدقات وغیرہ سے جو اس نے قبض کیا کچھ نہ لے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ''اپنے حق کے سوا'' مگر وہ جو اس نے ناحق لیا ہے قیامت کے دن اس کو اپنے کندھوں پر اٹھائے اللہ عزوجل کے حضور آئے گا۔ میں اللہ عزوجل کے حضور اس کا آنا ضرور پہچان لوں گا۔ وہ آدمی اونٹ اٹھائے ہوئے آئے گا اور وہ بلبلا رہا ہوگا۔ یا گائے اٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ ڈکرا رہی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ ممیاتی ہوگی۔ پھر حضور اقدس نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اللہ عزوجل کا حکم پہنچا دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاحکام حدیث ۲۰۶۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِ فْكِ مَا قَالُوا قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْاَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَائَةِ اَهْلِهٖ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْئٍ يَرِيْبُكِ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَمْرًا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَائَةَ عَائِشَةَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جس وقت وحی آنے میں تاخیر ہوئی حضرت علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ ان دونوں سے دریافت فرماتے تھے اور حضور اقدس اپنی رفیقہ حیات کے فراق کے متعلق ان سے مشورہ لیتے تھے۔ بہرحال حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وہ مشورہ دیا جو وہ آپ کی زوجہ محترمہ کے متعلق ان کی پاکدامنی جانتے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل نے آپ پر تنگی نہیں فرمائی۔ اُم

المومنین رضی اللہ عنہا کے سوا بکثرت عورتیں ہیں۔ آپ بریرہ سے پوچھ لیں۔ وہ آپ سے سچی بات کرے گی۔ آپ نے بریرہ کو بلایا اور اس سے فرمایا کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تجھے شک پیدا ہوا ہو۔ بریرہ نے حضور اقدس سے عرض کیا میں نے اس سے زیادہ اور کوئی چیز نہیں دیکھی کہ وہ ایک کمسن لڑکی ہے اپنے گھر دال کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے تو گھریلو بکری آتی ہے اور وہ اس کو کھا جاتی ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! وہ کون ہے جو مجھے اس شخص کو سزا دینے میں معذور جانے اگر میں اس کے قبیح فعل پر اس سے بدلہ لوں اور مجھے ملامت نہ کرے جس سے میری بیوی کے متعلق مجھے اذیت پہنچی ہے۔ بخدا میں نے اپنی بیوی کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانا اور اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا ذکر فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاعتصام حدیث ۲۲۲۴)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيْرُوْنَ عَلَيَّ فِيْ قَوْمٍ يَسُبُّوْنَ اَهْلِيْ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا اُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْاَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَنْطَلِقَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَذِنَ لَهَا وَاَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ سُبْحَانَكَ (مَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا تم مجھے ان لوگوں کے متعلق کیا مشورہ دیتے ہو جنہوں نے میری رفیقہ حیات کو سب و شتم کیا۔ میں نے اپنے اہل و عیال میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو بہتان لگانے والوں نے کہا اس معاملہ کی خبر پہنچائی گئی تو اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے والدین کے گھر چلی جاؤں تو حضور اقدس نے ان کو اجازت دیدی اور آپ نے ان کے ساتھ ایک غلام بھیجا۔ ایک انصاری شخص ابوایوب خالد انصاری نے کہا اے اللہ تو پاک ہے ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم ایسی باتیں کریں۔ اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاعتصام حدیث ۲۲۲۵)

عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ صَلٰوةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى اَبُوْ مُوْسَى الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى اَمَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذْ قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُولُوا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں نماز ادا کی' جب وہ قعدہ کے قریب پہنچے تو وہاں موجود ایک صاحب نے کہا یہ نماز ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد دریافت کیا' تم میں سے کس شخص نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے؟ تمام حاضرین خاموش رہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دریافت کیا' تم میں سے کس شخص نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا' تمام حاضرین پھر خاموش رہے' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم ہی نے یہ تبصرہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی' میں نے یہ نہیں کہا' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا کہ شاید آپ اس بات پر مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں' تو حاضرین میں سے ایک صاحب اٹھے اور کہا: یہ بات میں نے کہی ہے اور صرف نیکی کے جذبے کے تحت کہی ہے' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا' تمہیں نہیں معلوم کہ نماز میں کیا پڑھنا چاہیے؟ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے نماز کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنی صفوں کو درست کرو' پھر ایک شخص امام بن جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھے تو تم ''آمین'' کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری اس آمین کو قبول کرے گا' پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ۔ بے شک امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور تم سے پہلے رکوع سے اٹھے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح ہوگا' پھر جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالیٰ تمہاری کو سن لے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہلوایا ہے' پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: یہ اسی طرح ہوگا' پھر جب تم قعدہ میں بیٹھو تو یہ کلمات پڑھو۔

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادت اللہ کے لئے مخصوص ہے' اے نبی! آپ پر سلام' اللہ کی رحمت اور اس کی برکات نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوۃ حدیث ۸۰۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَأَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہو جاتی اور جوش زیادہ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح و شام حملہ کرتا ہے۔ ایک مرتبہ خطبے کے دوران آپ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دونوں کی طرح ہے۔ پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سب سے برے کام نئے ایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں وہ جو مال چھوڑتا ہے۔ وہ اس کے اہل خاندان کا ہے اور جو وہ قرض یا اہل و عیال چھوڑتا ہے۔ وہ میری طرف آئیں گے یا میرے ذمہ ہوں گے۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۰۱)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَخَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرتے تھے۔ پھر یہ ارشاد فرماتے تھے' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں مبتلا رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا سب سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۰۴)

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبے کے دوران ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کردے میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صرف اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے تھے پھر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۱۳)

عَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا

حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ایک اجنبی شخص اپنے دین کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے آیا ہے' جو اپنے دین کے بارے میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ کر مکمل طور پر میری طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر ایک کرسی لائی گئی' مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے مجھے ان تعلیمات سے آگاہ کیا جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پھر آپ خطبہ دینے تشریف لے گئے اور اسے مکمل کیا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۹۲۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَّقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ایک ایسے صحابی کا ذکر کیا جن کے انتقال کے بعد انہیں چھوٹا سا کفن دیا گیا۔ اور رات کے وقت ہی دفنا دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہیں رات کے وقت دفن کرنے کی وجہ سے آپ ان کی نماز جنازہ

نہیں پڑھ سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صرف انتہائی مجبوری کے عالم میں ایسا کیا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ جب تم اپنے کسی بھائی کو کفن دو تو اسے اچھا کفن پہناؤ۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۲۰۸۰)

عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ (اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

حضرت منذر بن جریر رضی اللہ عنہ، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم دن کے آغاز میں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران وہاں کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں تھے، ان کے جسم پر ناکافی کپڑے تھے، انہوں نے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثریت، بلکہ سب کا، تعلق "مضر" قبیلے سے تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی فاقہ زدہ حالت کو ملاحظہ کیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ آپ ﷺ پہلے گھر تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا فرمان الٰہی ہے:

"اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک وجود کے ذریعے پیدا کیا ہے۔" اس آیت کو آپ ﷺ نے آخر تک، یعنی "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے" تک پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت کی۔ "اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ خیال رکھے کہ اس نے کل یعنی آخرت کے لیے کیا بھیجا ہے۔" ہر شخص اپنے دینار، اپنے درہم، اپنے کپڑے، اپنے جو، اپنی کھجوریں صدقہ کرے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرسکتا ہو تو وہ بھی کرے۔

راوی کہتے ہیں: ایک انصاری صحابی ایک تھیلی بھر کر لائے جوان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔ پھر لوگ باری باری چیزیں لاتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر بن گئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی کی وجہ سے یوں دمک رہا تھا جیسے سونا چمکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام کسی اچھے کام کا آغاز کرے یعنی روایت قائم کرے اسے اس عمل کا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد دوسرے لوگ جو اس پر عمل کریں گے ان کے اجر کے برابر ثواب اسے ملے گا۔ اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام بری روایت کا آغاز کرے اسے اس کا گناہ ملے گا۔ اور اس کے بعد جتنے بھی لوگ وہ گناہ کریں گے ان کے گناہ کے برابر اسے گناہ ملے گا۔ اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۲۲۴۷)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لاَ وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللّٰهُ لَکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَیْرَ لاَ یَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَوْ خَیْرٌ هُوَ اِنَّ کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَکَلَتْ فَمَنْ یَّاْخُذْ مَالًا بِحَقِّهٖ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ یَّاْخُذْ مَالًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں صرف ہی اندیشہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دنیا کی رعنائیوں کو کثیر تعداد میں ظاہر کر دے گا۔ اور تمہارے بعد میں آنے والے لوگ اس آزمائش میں خود کو سنبھال نہیں سکیں گے۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ''شر'' کے ہمراہ ''خیر'' آ سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: تم نے کیا کہا؟ اس نے کہا، میں نے یہ عرض کی ہے کہ کیا ''شر'' کے ہمراہ ''خیر'' حاصل ہو سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے کہا۔ ''خیر'' صرف ''خیر'' کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ **بہار کے موسم** میں جب سبزہ اگتا ہے تو وہ سبزہ کھانے والے جانوروں کے علاوہ دیگر تمام حشرات الارض وغیرہ کو مار دیتا ہے۔ یا قریب مرگ کر دیتا ہے۔ سبزہ کھانے والے جانور سبزہ کھاتے ہیں۔ اور موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ وہ دھوپ میں آتے ہیں، لید کرتے ہیں، پیشاب کرتے ہیں، جگالی کرتے ہیں، واپس آ کر دوبارہ چرتے ہیں، لہٰذا جو شخص اپنے حق کے مطابق مال حاصل کرے گا۔ اس کے لیے اس مال میں برکت ہوگی۔ اور جو ناحق طریقے سے مال حاصل کرے گا۔ اس کی مثال اس

شخص کی طرح ہوگی۔ جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۲۳۱۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّصِيْبُوا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَمُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَنُّ فَقَالَ اَلَا تُجِيْبُوْنِيْ فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَنُّ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِاَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو اَنْ لَّا يَحْفَظُهَا فَقَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى رِحَالِكُمُ الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ وَّلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حنین کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے ''مؤلفۃ القلوب'' بہت زیادہ مال عطا کیا۔ پھر آپ ﷺ کو پتا چلا کہ انصار کی یہ خواہش ہے کہ دوسرے لوگوں نے جتنا حصہ حاصل کیا ہے انہیں بھی اتنا حصہ ملے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا اور انہیں خطبہ دیتے ہوئے پہلے اللہ کی حمد بیان کی پھر اس کی ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اے انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت عطا کی۔ تم غریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں امیر کر دیا۔ تم متفرق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں اکٹھا کر دیا۔ انصار نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم یہ، یہ جواب دے سکتے ہو، نبی اکرم ﷺ نے مختلف چیزوں کا تذکرہ کیا جو بعد میں آنے والے راوی عمرو کو یاد نہیں رہی ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے ساتھ، اپنے ہاں لے جاؤ۔ انصار لباس کا اندرونی حصہ ہیں اور دوسرے لوگ بیرونی حصہ ہیں اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ آگے چل کے تم دوسروں کے ساتھ مزید ترجیحی سلوک دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر اور تمہاری ملاقات مجھ سے ہو جائے۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۲۳۴۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ

يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخِفَافُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' جس شخص کے پاس چادر نہ ہو' وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں' وہ موزے پہن لے۔ راوی کہتے ہیں یہ حکم احرام باندھنے والے کے لیے ہے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الحج حدیث ۲۶۹۰)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللّٰهِ إِذًا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ فُلَانًا وَّالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور بولی' نو برس میں' نو اوقیہ کی ادائیگی کے عوض میں ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کی شرط پر میرے مالک نے میرے ساتھ مکاتبت کر لی ہے۔ آپ میری کچھ مدد کریں۔ میں نے اس سے کہا' اگر تمہارا مالک چاہے تو میں اسے یہ تمام رقم ایک ساتھ ادا کر دیتی ہوں اور پھر تمہیں آزاد کر دوں گی لیکن "ولاء" کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ نے اس بات کا ذکر اپنے مالک سے کیا تو انہوں نے اس شرط کو تسلیم نہیں کیا اور کہا "ولاء" کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔ وہ پھر میرے پاس آئی اور اس بات کا ذکر کیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ بولی اللہ کی قسم! پھر تو ایسا نہیں ہو سکے گا یہ بات نبی اکرم ﷺ نے سنی تو آپ نے معاملہ دریافت کیا: میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: "تم اسے خرید کر آزاد کر دو اور ان کی "ولاء" کی شرط رہنے دو کیونکہ اصول یہ ہے کہ آزاد کرنے والے کو "ولاء" کا حق حاصل ہوتا ہے"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا' بعد میں نبی اکرم ﷺ نے شام کے وقت لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد وثناء بیان کی' پھر فرمایا: امابعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو بھی شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل قرار دی جائے گی۔

اگرچہ سو شرطیں ہوں۔ کیونکہ اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے اور اللہ کی مقرر کردہ شرط زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ تم میں سے کوئی شخص یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں کو تم آزاد کردو اور اس کی ''ولاء'' کا حق مجھے حاصل ہو گا حالانکہ اصول یہ ہے ''ولاء'' کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب العتق حدیث ۳۶۶۹)

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ الْاِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ اَوِ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِيْهِ اَحْمَدُ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تو صرف ان تین میں سے کسی ایک وجہ سے اسے قتل کرنا جائز ہے وہ اسلام کو ترک کر کے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ شادی شدہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے۔ جان کے بدلے میں جان کے بنیادی اصول اور قانون کے تحت اسے قتل کیا جائے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۲۶۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَّهٗ رُغَاءٌ يَّقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا ثُغَاءٌ يَّقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَّهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے آپ نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کی شدید مذمت کی اور اس کی شدید خرابی کا تذکرہ کیا اور فرمایا: میں تم میں سے کسی ایک کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر ایک اونٹ سوار ہو

جو کچھ کہہ رہا ہو اور وہ شخص عرض کرے۔ یارسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں جواب دوں' میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی اور میں تم میں سے کسی ایک کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر ایک گھوڑا سوار ہو جو ہنہنا رہا ہو۔ وہ شخص عرض کرے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں جواب دوں میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی اور میں تم میں سے کسی کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر ایک بکری سوار ہو جو ممنا رہی ہو۔ وہ شخص عرض کرے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں جواب دوں' میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی اور میں تم میں سے کسی کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر کوئی شخص سوار ہو جو چیخ رہا ہو وہ شخص عرض کرے' یارسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں جواب دوں میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی اور میں کسی ایک شخص کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہوں جو ہل رہے ہوں وہ شخص عرض کرے' یارسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں جواب دوں۔ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر سونا چاندی موجود ہو اور وہ شخص عرض کرے، یارسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں جواب دوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۱۹)

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَيْمٍ يُدْعٰى ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَيَاْتِیْ فَيَقُوْلُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَّاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِیَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِیَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ ''ازد'' سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' جس کا نام ابن اتبیہ تھا' کو بنو سلیم سے صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا۔ جب وہ آیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس سے حساب لیا تو وہ بولا' یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحائف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو تو پھر تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ تاکہ تمہیں تمہارے تحائف وہیں مل جائیں۔ راوی کہتے ہیں پھر نبی

اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو کسی ایسے کام کا عامل مقرر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے پھر وہ شخص آ کر یہ کہتا ہے یہ آپ کا مال ہے اور یہ وہ تحائف ہیں جو مجھے ملے ہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا؟ تاکہ اس کے تحائف وہیں اسے مل جائیں۔ اگر اس کی بات درست ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو کوئی ان صدقات میں سے ناحق طور پر جو چیز حاصل کرے گا تو جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاصل ہوگا تو قیامت کے دن اس چیز کو اٹھا کر لائے گا مجھے تم میں سے کوئی ایسا شخص نظر نہ آئے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اس نے کسی اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو جو بڑبڑا رہا ہو۔ یا گائے اٹھائی ہو جو ڈکرا رہی ہو یا بکری اٹھائی ہو جو ممنا رہی ہو راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے تبلیغ کر دی ہے راوی کہتے ہیں یہ میرا آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا واقعہ ہے۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۲۵)

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا

یحییٰ بن حصین اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی غلام کو تمہارا حاکم بنا دیا جائے اور وہ تمہاری کتاب یعنی قرآن مجید کے مطابق تمہیں لے کر چلے تو تم اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الامارۃ حدیث ۴۶۴۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی غزوے کے دوران لوگوں کو خطبہ دیا۔ میں آپ کی طرف چل پڑا' میرے آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ خطبہ دے کر فارغ ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا' آپ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ آپ نے دباء اور مزفت میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۰۷۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عمل کیا۔ جس کے ذریعے آپ اس کی اجازت ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ جب اس کی اطلاع آپ کے بعض صحابہ کو ملی تو انہوں نے اس اجازت پر عمل نہیں کیا' یوں جیسے

وہ عمل کرنا ان کے لئے ناگوار ہو اور وہ اس سے بچنا چاہتے ہوں۔ جب اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب انہیں میرے بارے میں پتا چلا ہے کہ میں نے ایک عمل کے بارے میں اجازت عطا کی ہے تو وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ ان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اس کی خشیت رکھتا ہوں۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۸۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَمَا اَتٰى عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے بعض اصحاب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی تو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت اور جہنم پیش کی گئیں۔ جیسی بھلائی اور برائی یعنی جنت و دوزخ میں نے آج دیکھی ہے۔ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو! تو تم کم ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے لئے اتنا زیادہ شدید دن پہلے کوئی نہیں گزرا تھا۔ انہوں نے اپنے سر جھکا لئے اور ان پر گریہ وزاری کی کیفیت طاری ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں پھر وہی شخص کھڑا ہوا اور دریافت کیا' میرا باپ کون ہے؟ آپ نے جواب دیا' تمہارا باپ فلاں شخص ہے راوی کہتے ہیں اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو! جو اگر تمہارے لئے ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے''۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۹۶)

عَنْ زَيْدِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهٗ وَغَزَوْتَ مَعَهٗ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا

تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ وَّمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَّاٰلُ عَقِيلٍ وَّاٰلُ جَعْفَرٍ وَّاٰلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ

زید بن حیان سے روایت ہے کہ میں' حصین اور عمرو بن مسلم' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا' حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ کو بہت زیادہ بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ کی زبانی احادیث سنی ہے۔ آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں۔ اے حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ کو بہت زیادہ بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ اے حضرت زید رضی اللہ عنہ! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: اے بھتیجے! اللہ کی قسم! میں بوڑھا ہو چکا ہوں کافی وقت گزر چکا ہے۔ مجھے نبی اکرم ﷺ کی جو احادیث یاد تھی۔ ان میں سے بعض احادیث بھول چکا ہوں اس لیے جو حدیث میں تمہارے سامنے بیان کروں گا۔ اسے قبول کر لینا اور جو میں بیان نہ کرسکوں۔ ان کے بارے میں مجھے مکلف نہ کرنا۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا مکہ اور مدینہ کے درمیان ''خم'' نامی کنوئیں کے پاس نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں ایک انسان ہوں عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ موت کا فرشتہ میرے پاس آ جائے گا اور میں موت کا پیغام قبول کرلوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور موجود ہے۔ تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیعت ہیں۔ میں اپنے اہل بیعت کے بارے میں تمہیں اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں ۔راوی کہتے ہیں حصین نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے زید! اہل بیعت سے مراد کون ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیعت میں شامل نہیں ہیں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیعت میں شامل ہیں لیکن یہاں اہل بیعت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کیلئے صدقہ قبول کرنا حرام ہے۔ حصین نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل'

حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی آل، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آل اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل، حصین نے دریافت کیا: کیا ان سب کیلئے صدقہ قبول کرنا حرام ہے؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۰۱)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا

امام زین العابدین بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب وہ یزید بن معاویہ کے ہاں شام سے مدینہ منورہ آئے تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور بولے: اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مجھے حکم کریں۔ میں نے ان سے کہا، نہیں حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، کیا آپ نبی اکرم ﷺ کی تلوار مبارک مجھے عطا کریں گے؟ کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اس پر قبضہ کرلیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے دیدیتے ہیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے تو اسے کوئی حاصل نہیں کر سکے گا۔ میں آپ کو حدیث سناتا ہوں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ ان دنوں میں قریب البلوغ تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس کے دین کو کسی آزمائش سے دوچار کیا جائے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے بنوعبدالشمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، اس نے میرے ساتھ ہمیشہ سچی بات کی اور ہر وعدہ پورا کیا۔ میں کسی حلال چیز کو حرام قرار نہیں دیتا اور کسی حرام چیز کو حلال قرار نہیں دیتا لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی گھر میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۸۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَايْمُ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَّاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَّلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْهِ اَيْضًا مِّنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَّحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِيْ كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے بارے میں ایک الزام عائد کیا گیا تو مجھے اس کا علم نہیں تھا نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا:

''اما بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر الزام لگایا اللہ کی قسم! میں اپنی اہلیہ کی بُرائی سے واقف نہیں جس شخص کے بارے میں یہ الزام عائد کیا گیا ہے وہ میرے گھر میں صرف میری موجودگی میں آیا ہے اور جب میں شہر سے باہر گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ بات ہے نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے میری کنیز سے دریافت کیا تو اس نے عرض کی' اللہ کی قسم! میں ان کے صرف اسی عیب سے واقف ہوں کہ وہ سو جاتی ہیں اور بکری آ کر گوندا ہوا آٹا کھا جاتی ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے اس کنیز کو ڈانٹا اور بولے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچی بات کرو۔ انہوں نے ڈانٹ کر اسے گرا دیا تو اس کنیز نے کہا: سبحان اللہ! میں ان کے بارے میں اسی طرح جانتی ہوں جیسے کوئی سنار خالص سونے کے ٹکڑے سے واقف ہوتا ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب اس الزام کا علم ان صاحب کو ہوا جن کے حوالے سے لگا تھا تو وہ بولے' سبحان اللہ! میں نے کبھی کسی عورت کے پردے کو بے حجاب نہیں کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ صاحب بعد میں اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اس روایت میں یہ بات بھی زائد ہے اس الزام میں جن لوگوں نے حصہ لیا ان میں مسطح' حمنہ اور حسان شامل ہیں جہاں تک عبداللہ بن ابی منافق کا تعلق ہے اس نے اس الزام کو زیادہ پھیلایا اس تہمت کو پھیلانے میں اس کا اور حمنہ کا بڑا ہاتھ ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۲۸۹۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ (اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا) اِنْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهُ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ جَلْدَ الْاَمَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس کونچیں کاٹنے والا کا ذکر کیا اور یہ آیت پڑھی ''جب ان میں سے سب سے زیادہ بد بخت شخص اٹھا'' اور فرمایا وہ شخص اٹھا تھا جو اپنے قبیلے میں طاقتور' سرکش اور فساد پیدا کرنے والا تھا جسے ابوزمعہ ہے۔ پھر آپ نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں نصیحت کی اور فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی کو کیوں مارتا ہے؟ اور ایک روایت میں ہے' بیوی کو کنیزوں کی طرح کیوں مارتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ غلاموں کی طرح کیوں مارتا ہے اور پھر بعد میں اس کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے پھر آپ نے ان لوگوں کو نصیحت کی جو کسی دوسرے شخص کی ہو خارج ہونے پر ہنس پڑتے ہیں اور فرمایا: کوئی شخص ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود بھی کرتا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۰۶۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ يَخْطُبُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تم ننگے پاؤں' برہنہ جسم' چلتے ہوئے؟ اور ختنے کے بغیر حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۰۷۰)

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوْا

رَأْسِیْ فَیَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقْ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ غَسَّانَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقْ عَلَيْكَ

حضرت عیاض مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں سے آگاہ کروں جن سے تم ناواقف ہو اور جس کا علم اس نے آج مجھے عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کو جو بھی مال دیتا ہوں وہ حلال ہے جب میں نے اپنے بندوں کو پیدا کیا تو وہ سب باطل سے بچنے والے تھے شیاطین ان کے پاس آئے اور انہیں ان کے دین سے پھیر دیا اور ان کے لئے ان چیزوں کو حرام قرار دیا جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دی تھیں اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان کو میرا شریک بنائیں جن کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف نظر کی اور اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے علاوہ تمام عربوں اور عجمیوں سے ناراض ہو گیا اور اس نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لئے مبعوث کیا ہے تا کہ میں تمہیں آزمائش میں مبتلا کروں اور تمہارے ذریعے دوسروں کو آزمائش میں مبتلا کروں میں نے تم پر کتاب نازل کی۔ جسے پانی نہیں دھوسکتا تم اسے نیند اور بیداری کے عالم میں پڑھو گے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا دوں' میں نے عرض کی' اے میرے پروردگار! وہ میرا سر پکڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم انہیں اسی طرح نکال دو جیسے انہوں نے تمہیں نکال دیا تھا۔ تم ان کے خلاف جہاد کرو ہم ان کے خلاف تمہاری مدد کریں گے اور تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے تم ایک لشکر بھیجو! ہم اس کی مانند پانچ لشکر بھیجیں گے جو شخص تمہاری پیروی کرتا ہے اسے ساتھ لے کر ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جنتی تین قسم کے ہیں وہ حکمران جو انصاف کرنے والا ہو اور صدقہ کرنے والا ہو اور توفیق یافتہ ہو وہ شخص جو رحم دل ہو اور اپنے رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کے بارے میں نرم دل ہو اور وہ غریب شخص جو عیال دار ہونے کے باوجود کسی سے سوال نہ کرے اور پانچ طرح کے لوگ جہنمی ہیں وہ غریب لوگ جو تمہارے ماتحت ہوں گے اور وہ اپنے اہل خانہ اور مال کے لئے کوئی کوشش نہ کریں وہ خیانت کرنے والا جو لالچی ہو

اور معمولی سی چیز میں بھی خیانت کرے اور وہ شخص جو صبح و شام تمہیں اہل خانہ اور مال کے بارے میں دھوکہ دے پھر آپ نے کنجوسی یا جھوٹ' بدخوئی اور فحش کلامی کا بھی ذکر کیا۔ ایک روایت میں یہ جملہ نہیں ہے تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۰۷۷)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ' نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا اور اس وقت قیام سے لے کر قیامِ قیامت تک آنے والے ہر چیز کے بارے میں بتا دیا ہر کسی نے اپنی استطاعت کے مطابق ان باتوں کو یاد رکھا اور کچھ کو بھلا دیا میرے ساتھیوں کو ان باتوں کا علم ہے میں ان میں سے بعض باتوں کو بھول گیا تھا۔ لیکن جب میں نے انہیں دیکھا تو وہ مجھے یاد آ گئیں جیسے کوئی شخص کسی غیر موجود شخص کا چہرہ بھول جاتا ہے لیکن جب وہ اسے دیکھتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۱۳۳)

عَنْ أَبِي زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا

حضرت ابوزید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا آپ نیچے اترے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر نیچے اُترے۔ ہمیں نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہو گا آپ نے اس کے بارے میں ہمیں بتا دیا ان باتوں کو یاد رکھنے والا ہی ہم میں سے بڑا عالم اور سب سے بڑا حافظ تھا۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۱۳۷)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ فَرَفَضَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهُ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ... لَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُنْذِرُكُمُوْهُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ أَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوْا أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّأَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ إِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَّقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّقَالَ تَعَلَّمُوْا أَنَّهُ لَنْ يَّرٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' آپ کے کچھ ساتھیوں سمیت' ابن صیاد کی طرف گئے۔ آپ نے اسے ''بنو مغالہ'' کے گھروں کے پاس دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ ابن صیاد اس وقت قریب البلوغ تھا اسے نبی اکرم ﷺ کی آمد کا پتا نہیں چلا نبی اکرم ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا اور پھر آپ نے ابن صیاد سے دریافت کیا' کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ

کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور بولا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مسترد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم کیا دیکھتے ہو تو اس نے جواب دیا' میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا پیغام رساں آتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے

پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے بارے میں میرے ذہن میں ایک الجھن ہے۔ وہ بولا میں "دُخ" ہے آپ نے فرمایا: پرے ہو جاؤ۔ تم اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر یہ وہی یعنی دجال ہے تو اسے قتل نہیں کر سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں اسے قتل کرنے سے کوئی بھلائی نہیں ملے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنوں کی آڑ میں چھپ گئے تاکہ ابن صیاد کہ آپ کو دیکھ لینے سے پہلے آپ اس کی زبانی کچھ سن سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اسے بستر پر ایک چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا جس میں گنگناہٹ کی آواز آرہی تھی۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم ﷺ کو کھجوروں میں چھپے ہوئے دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ ام صیاد کا نام ہے یہاں حضرت محمد ﷺ بھی ہیں پھر ابن صیاد اچھل کر کھڑا ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ عورت اسے ایسے ہی رہنے دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہو جاتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اس سے خبر دار کرتا رہا ہوں۔ ہر نبی اپنی قوم کو اس سے خبر دار کرتا رہا ہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبر دار کیا ہے۔ لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ دجال کانا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

ابن شہاب زہری عمر بن ثابت انصاری کے حوالے سے ایک صحابی رسول کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دجال سے خبر دار کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا جسے وہی شخص پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو برا سمجھتا ہو گا یا شاید یہ فرمایا ہر مؤمن اسے پڑھ سکے گا آپ نے یہ بھی فرمایا: یہ بات جان لو کہ کوئی بھی شخص اپنے پروردگار کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفتن والشرائط حدیث ۷۲۲۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَآءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَآءَ وَدِدْتُّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهَا اَلْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر بولے امابعد! خبردار! جب خمر یعنی شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت وہ پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی۔ گندم' جَو' کھجور' کشمش اور شہد اور خمر یعنی شراب ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم ﷺ ان کے بارے میں ہمارے سامنے وضاحت کر دیتے دادا اور کلالہ کی یعنی میراث اور سود سے متعلق چند معاملات۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب التفسیر حدیث ۷۵۱۷)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ اَنْفُسِنَا، نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ اِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْاِبِلِ، فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ، فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، اِلَّا قَدْ اَوْجَبَ. فَقُلْتُ: بَخٍ بَخٍ، مَا اَجْوَدَ هٰذِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا: يَا عُقْبَةُ، اَجْوَدُ مِنْهَا، فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا هِيَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ اَنْ تَجِيْئَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوْئِهِ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ خود اپنے کام کاج کیا کرتے تھے۔ ہم لوگ باری باری اپنے اونٹوں کو چرایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اونٹ چرانے کی میری باری تھی۔ میں شام کے وقت لے کر انہیں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ ''تم میں سے جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر اٹھ کر دو رکعت ادا کرے جن میں وہ اپنے ذہن اور چہرے دونوں کے ساتھ متوجہ ہو' تو وہ اپنے لئے جنت کو واجب کر لیتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا: بہت خوب بہت خوب یہ کتنی عمدہ بات ہے۔ میرے آگے بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا: اے عقبہ! جو بات اس سے پہلے تھی وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ تھی میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوحفص وہ کیا بات تھی۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے آنے سے پہلے ابھی نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور جب وہ وضو سے فارغ ہو تو یہ پڑھے: ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ تو ایسے شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

معاویہ نامی راوی کہتے ہیں: ربیعہ بن یزید نے ابوادریس کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۱۶۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَكَّهَا، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى، فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کیا پھر آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے زعفران منگوا کر وہاں لگا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز ادا کر رہا ہو' تو اللہ اس کے سامنے کی سمت میں ہوتا ہے۔ اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف نہیں تھوکنا چاہئے''۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۴۷۹)

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ، وَالزَّكَاةِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، قَالَ: فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ أَنْتَ قُلْتَهَا، قَالَ: مَا قُلْتُهَا، وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: ۷)، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ، فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ

بِتِلْكَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ: وَبَرَكَاتُهُ، وَلَا قَالَ: وَأَشْهَدُ، قَالَ: وَأَنَّ مُحَمَّدًا،

حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، جب وہ نماز کے آخر میں بیٹھے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: ”نماز کو نیکی اور زکوٰۃ یعنی تزکیہ کے ہمراہ رکھا گیا ہے“۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور دریافت کیا: فلاں، فلاں کلمہ تم میں سے کس نے کہا: تھا؟ لوگ خاموش رہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شاید تم نے یہ کلمات کہے ہیں، حطان نے کہا: میں نے یہ نہیں کہے ہیں، ویسے مجھے اندازہ تھا کہ آپ اس حوالے سے مجھ پر ہی شک کریں گے، حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں نے یہ کلمات کہے ہیں، میں نے ان کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم نہیں ہے کہ تم نے اپنی نماز میں کیا پڑھنا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے، ہمیں تعلیم دی، ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز کا طریقہ تعلیم دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم نماز ادا کرو، تو صفیں درست کرو، پھر تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کرے، جب وہ تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو، جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے، تو تم ”آمین“ کہو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے“ تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ، امام تم لوگوں سے پہلے رکوع میں جائے اور تم لوگوں سے پہلے رکوع سے اُٹھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کی جگہ ہوگا، جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے، تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو سنے گا، جب وہ تکبیر کہہ کر سجدے میں جائے“ تو تم لوگ بھی تکبیر کہہ کر سجدے میں جاؤ، امام تم سے پہلے سجدے میں جائے اور تم سے پہلے سجدے سے اُٹھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہوگا، جب نمازی قعدہ میں بیٹھے تو اسے سب سے پہلے یہ پڑھنا چاہئے:

”ہر طرح کی جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا

ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔ احمد نامی راوی نے لفظ ''برکاتہ'' لفظ ''واشہد'' نقل نہیں کیا۔ انہوں نے ''وان محمدا'' نقل کیا ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۹۷۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ، فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے' جب آپ ﷺ منبر پر چڑھ جانے تو تشریف فرما ہو جاتے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا۔ راوی کہتا ہے' یہاں میرا خیال ہے کہ مؤذن فارغ ہو جاتا پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر آپ ﷺ بیٹھ جاتے اس دوران آپ ﷺ کوئی بات چیت نہ کرتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۰۹۲)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا، فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15)، رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ، ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جو بچے تھے آ گئے۔ ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ گرتے اور کھڑے ہوتے ہوئے آ رہے تھے۔ آپ ﷺ منبر سے نیچے آئے اور ان دونوں کو پکڑ کر اور انہیں اٹھا کر آپ ﷺ منبر پر چڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ ''تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۰۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: أَصَلَّيْتَ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعت نماز ادا کر لو اور انہیں مختصر ادا کرنا۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث ۱۱۱۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، اَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا، وَاَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوا، وَاَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''حرص سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ حرص کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے۔ اس حرص نے انہیں کنجوسی کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کنجوسی کی۔ اس حرص نے انہیں رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے کی ترغیب دی تو انہوں نے رشتے داری کے حقوق کو پامال کیا۔ اس حرص نے انہیں گناہ کرنے کی ہدایت دی تو وہ گناہ کرنے لگے''۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الزکوٰۃ حدیث ۱۶۹۸)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ، وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوْا اِمَّا السَّبْيَ، وَاِمَّا الْمَالَ. فَقَالُوْا: نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِيْنَ، وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ. فَرَجَعَ النَّاسُ وَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَاَخْبَرُوْهُمْ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے اسے یہ بتایا: جب ہوازن قبیلے کا وفد مسلمان ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو ان لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے اموال انہیں واپس کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں، انہیں تم دیکھ رہے ہو، میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات وہ ہے، جو سب سے زیادہ سچی ہو، تم لوگ قیدیوں اور مال میں سے کسی ایک چیز کو اختیار کر لو، انہوں نے عرض کی: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''امابعد! تمہارے یہ بھائی توبہ کرتے ہوئے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں، تم میں سے جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرنا چاہے، وہ ایسا کر لے اور جو شخص اس بات کا

خواہش مند ہو کہ اسے اس کا حصہ ملنا چاہیے، تو اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلا مال غنیمت جو بھی عطا کرے گا، اس میں سے ہم اسے ادائیگی کر دیں گے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ تم میں سے کس نے جازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی ہے؟ تم لوگ واپس جاؤ، پھر تمہارے قبائل کے امیر یا سردار ہمارے پاس آئیں اور تمہارے معاملے کے بارے میں بتائیں، تو لوگ واپس چلے گئے، ان کے بڑوں نے ان کے ساتھ بات چیت کی، پھر ان لوگوں نے یہ بتایا کہ ان لوگوں نے اپنی خوشی کے ساتھ اس بات کی اجازت دی ہے'' (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۹۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ، حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا، جو انتقال کر چکا تھا، اسے معمولی سا کفن دیا گیا تھا، اور اسے رات کے وقت ہی دفن کر دیا گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: رات کے وقت کسی کو دفن نہ کیا جائے، جب تک کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ نہیں ادا نہیں کر لیتے، البتہ اگر انتہائی مجبوری ہو تو حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے، تو اسے اچھا کفن دینا چاہیے''۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۳۱۴۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوا: هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ، وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، قَالَ: مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اس دوران ایک شخص دھوپ میں کھڑا ہوا تھا، آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو لوگوں نے بتایا: یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے یہ نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، اور سائے میں نہیں آئے گا، کسی کے ساتھ کلام نہیں کرے گا، اور روزہ رکھے گا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے کہو: کلام کرے، سائے میں آ جائے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ مکمل کر لے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذور حدیث ۳۳۰۰)

عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ؟

فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ؟ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُنَوِّهْ بِكُمْ اِلَّا خَيْرًا، اِنَّ صَاحِبَكُمْ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَدّٰى عَنْهُ حَتّٰى مَا بَقِيَ اَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ،

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟'' کسی نے جواب نہیں دیا، آپ نے دریافت کیا: ''یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟'' پھر کسی نے جواب نہیں دیا، آپ ﷺ نے پھر دریافت کیا: ''یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہے؟'' تو ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے پہلے دومرتبہ میں جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے لوگوں کے بارے میں صرف بھلائی کا ہی ارادہ کیا تھا، تمہارے ایک ساتھی کو قرض کی وجہ سے پکڑ لیا گیا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے اس شخص کو دیکھا کہ اس نے، اس مقروض کی طرف سے ادائیگی کر دی، یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا، جو اس مقروض سے کوئی مطالبہ کر رہا ہو۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذور حدیث ۳۳۴۱)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ اِنَّ اَخَاهُ اَوْ عَمَّهُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: اِنَّهُ قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: جِيْرَانِيْ بِمَا اُخِذُوْا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلُّوْا لَهُ عَنْ جِيْرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کے بھائی یا ان کے چچا، اور ایک روایت کے مطابق، وہ خود نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے عرض کی: میرے ہمسایوں کو کس بنیاد پر پکڑا گیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دومرتبہ ان سے اعراض کیا: پھر راوی نے کوئی چیز ذکر کی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاقضیہ حدیث ۳۶۳۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْخُطْبَةَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ شَاهٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اكْتُبُوْا لِيْ، فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا، تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، اس کے بعد

راوی نے خطبے کا ذکر کیا ہے، یعنی نبی اکرم ﷺ نے جو خطبہ دیا تھا اس کا ذکر کیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں: پھر اہل یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا، جس کا نام ابوشاہ تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھے یہ لکھوا دیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاقضیہ حدیث ۳۶۴۹)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي اِلٰى اَهْلِكِ، فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا، فَاَبَوْا وَقَالُوا: اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي فَاَعْتِقِي، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ اُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَاِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، تاکہ اپنی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں ان سے مدد حاصل کرے، وہ اپنی کتابت کی رقم میں سے کوئی بھی ادائیگی نہیں کر سکی تھی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: تم اپنے مالکان کے پاس واپس جاؤ، اگر وہ پسند کریں، تو میں تمہاری طرف سے تمہاری کتابت کی تمام رقم ادا کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا، بریرہ نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالکان سے کیا تو انہوں نے بات نہیں مانی اور بولے: اگر وہ چاہیں تو تمہیں آزاد کر کے ثواب کی امید رکھ سکتی ہیں، لیکن تمہاری ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت، اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، تو جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے، جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو اس شخص کو اس کا حق حاصل نہیں ہوگا خواہ اس نے سو شرطیں عائد کی ہوں، اللہ تعالیٰ کی جائز کردہ شرط زیادہ حقدار اور زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب العتق حدیث ۳۹۲۹)

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ

ہلال بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منیٰ میں، اپنے خچر پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے سرخ چادر اوڑھی ہوئی تھی، آپ کے آگے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، جو

آپ ﷺ کی بات لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيئَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلًا قَصِيرًا، أَعْضَلَ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ، قَالَ: فَرَجَمَهُ، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ، أَمَا إِنَّ اللهَ إِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَّلْتُهُ عَنْهُنَّ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب انہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، وہ ایک چھوٹے قد کے تومند شخص تھے، ان کے جسم پر یعنی اوپری حصے پر چادر نہیں تھی، انہوں نے چار مرتبہ اپنے خلاف یہ گواہی دی تھی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم نے صرف اس عورت کا بوسہ لیا ہو، انہوں نے عرض کی: جی نہیں' اللہ کی قسم! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سنگسار کروا دیا، پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''خبردار! جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں، تو کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے جو عورتوں کو مانوس کرنے کے لیے یوں آواز نکالتا ہے، جس طرح بکرا یا بکری کو اپنے پاس کرنے کے لیے آواز نکالتا ہے، پھر وہ کسی عورت کو تھوڑی سی لذت دے دیتا ہے، بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے کسی شخص پر قابو دیا، تو میں اسے عبرت کا نشان بنادوں گا''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث ۴۴۲۲)

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ، فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ، فَشَجَّهُ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، أَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ، فَكَفُّوا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ، فَقَالَ: أَرَضِيتُمْ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول

کرنے کے لیے بھیجا، تو ایک شخص نے اپنی زکوۃ کے بارے میں ان سے جھگڑا کیا، حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور اسے زخمی کر دیا، وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بدلہ دلوائیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ، یہ کچھ لے لو، یعنی اس کی دیت وصول کرلو وہ لوگ اس سے راضی نہیں ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ، یہ کچھ لے لو، تو وہ لوگ راضی ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج شام میں لوگوں سے خطاب کروں گا، اور انہیں تمہاری رضامندی کے بارے میں بتاؤں گا، تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"لیث قبیلے کے یہ لوگ میرے پاس آئے یہ لوگ بدلہ لینا چاہتے تھے، میں نے انہیں اتنے، اتنے کچھ کی پیشکش کی، تو یہ لوگ راضی ہو گئے، کیا تم لوگ راضی ہو؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس پر مہاجرین نے ان کی پٹائی کرنے کا ارادہ کیا، نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ہدایت کی کہ انہیں کچھ نہ کہیں، وہ لوگ رک گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا، اور انہیں مزید کی پیشکش کی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے تمہاری رضامندی کے بارے میں بتاتا ہوں، ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۵۳۴)

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ قُرَّةَ، قَالَ: کَانَ حُذَیْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَکَانَ یَذْکُرُ اَشْیَاءَ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لِاُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِی الْغَضَبِ. فَیَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ حُذَیْفَةَ فَیَأْتُوْنَ سَلْمَانَ فَیَذْکُرُوْنَ لَهٗ قَوْلَ حُذَیْفَةَ. فَیَقُوْلُ سَلْمَانُ: حُذَیْفَةُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُ. فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰى حُذَیْفَةَ فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَدْ ذَکَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا کَذَّبَكَ، فَاَتٰى حُذَیْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِیْ مَبْقَلَةٍ فَقَالَ: یَا سَلْمَانُ، مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تُصَدِّقَنِیْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْضَبُ فَیَقُوْلُ فِی الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، وَیَرْضٰى فَیَقُوْلُ فِی الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، اَمَا تَنْتَهِیْ حَتّٰى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ، وَحَتّٰى تُوْقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً؟ وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: اَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ سَبَبْتُهٗ سَبَّةً، اَوْ لَعَنْتُهٗ لَعْنَةً فِیْ غَضَبِیْ، فَاِنَّمَا اَنَا مِنْ وَلَدِ اٰدَمَ اَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُوْنَ، وَاِنَّمَا بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ، فَاجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ صَلَاةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِیَنَّ اَوْ لَاَکْتُبَنَّ اِلٰى عُمَرَ

عمرو بن ابوقرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ مدائن میں تھے وہاں انہوں نے کچھ ایسی اشیاء کا تذکرہ کیا جسے نبی اکرم ﷺ نے غصے کے عالم میں اپنے ساتھی اصحاب کے لئے ارشاد فرمایا تھا تو جن حضرات نے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ باتیں سنی ان میں سے کچھ لوگ گئے۔ وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بیان کا تذکرہ کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حذیفہ کو زیادہ پتہ ہے جو وہ کہتے ہیں تو یہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ ہم نے آپ کے بیان کا تذکرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا تو انہوں نے آپ کی تصدیق بھی نہیں کی اور تکذیب بھی نہیں کی۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس وقت کہیں کھیت میں تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سلمان! میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی جو بات سنی ہے آپ نے اس بارے میں میری تصدیق کیوں نہیں کی؟

حضرت سلمان نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات ناراضگی کی کیفیت میں ہوتے تھے اور اس دوران آپ نے ناراضگی کے عالم میں اپنے اصحاب کے لئے کچھ فرمادیا اور بعض اوقات آپ رضا کے عالم میں ہوتے تھے اور آپ نے رضا کے عالم میں اپنے اصحاب کے بارے میں کچھ فرمادیا۔ تو کیا آپ اس سے باز نہیں آسکتے ورنہ تو اس طرح آپ کچھ لوگوں کے لئے دل میں محبت ڈال دیں گے اور کچھ لوگوں کے لئے ناراضگی ڈال دیں گے اور اس طرح اختلاف اور علیحدگی پیدا کر دیں گے اور آپ یہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

''میری امت سے تعلق رکھنے والے جس بھی شخص کو میں برا کہوں یا اس پر غضب کے عالم میں لعنت کروں تو میں آدم کی اولاد میں سے ایک ہوں۔ میں اسی طرح غضبناک ہو جاتا ہوں جس طرح تم لوگ غضبناک ہوتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اے اللہ قیامت کے دن اس لعنت یا برا کہنے کو ان لوگوں کے لئے رحمت بنادے''۔

پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو آپ اس سے باز آجائیں گے یا پھر میں اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھوں گا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث ۴۶۵۹)

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهِ، مَالَمْ يَأْثَمْ

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر شخص ہے، جو اپنے خاندان کا دفاع کرے، جب کہ وہ ایسا کرتے ہوئے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۱۲۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ نے منبر کو اختیار کیا تو وہ تنا رونے لگا آپ اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے ساتھ چمٹا لیا تو اسے سکون آیا۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۶۳)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْتُهُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے اپنے پروردگار سے ڈرو' پانچ نمازیں ادا کرو اپنے رمضان کے مہینے کے روزے رکھو' اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ سے دریافت کیا' آپ نے کتنا عرصہ پہلے اس حدیث کو سنا تھا انہوں نے جواب دیا میں نے اسے اسی وقت سنا تھا جب تیس سال کا تھا۔

(جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۵۵۹)

عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے خواتین! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی کرو چونکہ قیامت کے دن اہل جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہوگی۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الزکوٰۃ حدیث ۵۷۵)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا خبردار! جو شخص یتیم کا سرپرست بنے جس کا مال موجود ہو اور وہ اس میں تجارت کرے تو وہ اسے یوں ہی نہ چھوڑ دے یہاں تک کہ زکوٰۃ اسے ختم کر دے۔

(جامع ترمذی جلد اول کتاب الزکوٰۃ حدیث ۵۸۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کُلُّ خُطْبَةٍ لَّیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ جزام زدہ ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۰۲۴)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ مَنْ کَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰی مِائَةِ اُوْقِیَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِیْقٌ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے غلام کے ساتھ ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرے اور وہ اس کی ادائیگی کر دے صرف دس اوقیہ باقی رہ جائیں یا شاید یہ الفاظ ہیں دس درہم باقی رہ جائیں پھر وہ ادائیگی سے عاجز آجائے تو وہ غلام شمار ہوگا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البیوع حدیث ۱۱۸۱)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش مخزوم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے سلسلے میں پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے سوچا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کرے گا پھر انہیں خیال آیا کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں۔ اسامہ نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تم سے پہلے کے لوگ اس لئے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں کوئی صاحب حیثیت شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیا کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے چوری کا ارتکاب کیا ہوتا تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الحدود حدیث ۱۳۵۰)

عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ الْاَحْمَسِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَیْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهٖ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ قَالَتْ فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَی الْعَضَلَةِ عَضُدِهٖ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَا

اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا مَا اَقَامَ لَکُمْ کِتَابَ اللّٰہِ

سیّدہ ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے دوران خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اس وقت آپ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ نے اس کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹا ہوا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں آپ سے اتنے فاصلے پر تھی کہ آپ کے بازو کے پٹھوں کی حرکت کو دیکھ سکتی تھی میں نے آپ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر چہ تم پر کسی حبشی شخص کو حاکم بنایا جائے جس کا کان کٹا ہوا ہو تو تم اس کی بھی اطاعت و فرمانبرداری کرو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تمہارے لئے قائم رکھے''۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب فضائل جہاد حدیث ۱۶۲۸)

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِھَا وَھِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِھَا وَاِنَّ لُعَابَھَا یَسِیْلُ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ وَلَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ رَغْبَۃً عَنْھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

حضرت عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹ پر خطبہ دیا میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لئے وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی اور بچہ شوہر کا ہوگا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۲۰۴۷)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلَاۃَ الْعَصْرِ بِنَھَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَّکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَّسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اَلَا لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلًا ھَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰہِ رَاَیْنَا اَشْیَاءَ فَھِبْنَا فَکَانَ فِیْمَا قَالَ اَلَا اِنَّہٗ یُنْصَبُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ وَلَا غَدْرَۃَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَۃِ اِمَامِ عَامَّۃٍ یُرْکَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ اسْتِہٖ فَکَانَ فِیْمَا حَفِظْنَا یَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیَا مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیَا کَافِرًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیَا مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ

كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيَا كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْئَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْئِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْئَ الْفَيْئِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْئُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْئِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْئُ الْفَيْئِ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ إِلٰی حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْئٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَی الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْئٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰی مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰی مِنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھادی پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا پھر آپ نے قیامت تک موجود ہونے والی کسی چیز کو ترک نہیں کیا۔ آپ نے ہمیں اس کے بارے میں بتادیا جس نے جو یاد رکھنا تھا وہ رکھا اور جو بھولنا وہ بھول گیا۔ آپ نے اس میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ دنیا سرسبز اور شاداب اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں خلیفہ بنایا ہے جو اس بات کو ظاہر کرے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو' خبردار دنیا سے بچے رہنا اور خواتین سے بچتے رہنا اور یہ باتیں ارشاد فرمائی۔ اس میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ خبردار کوئی بھی شخص لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کوئی حق بات بیان کرنے سے باز نہ آئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر حضرت سعید ابوخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم نے کچھ چیزیں دیکھی ہیں اور ہم ان سے خوفزدہ ہو گئے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہر غداری کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ جو اس کی غداری کے حساب سے ہوگا اور مسلمانوں کے حکمران سے غداری کرنے سے زیادہ اور کوئی غداری نہیں ہے ایسے شخص کا جھنڈا اس کی سرین پر لگادیا جائے گا۔ اس دن کی جو بات ہم نے یاد رکھی اس میں یہ بھی تھا: اولادِ آدم کو مختلف توقعات میں پیدا کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوتے ہیں اور مؤمن کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور مؤمن ہونے کی حالت میں مرجاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کافر ہوتے ہیں کفر کی حالت میں زندہ رہتے ہیں اور کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں مؤمن ہوتے ہیں۔ مؤمن کے طور پر زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وقت کافر ہوجاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو کافر ہوتے ہیں کفر کی حالت میں زندہ رہتے ہیں لیکن مرتے وہ مؤمن ہو کر ہیں۔

یاد رکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور ٹھنڈا جلدی ہو جاتا ہے اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ٹھنڈا بھی جلدی ہو جاتا ہے یہ دونوں برابر ہیں۔

یاد رکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگوں ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ٹھنڈا دیر سے ہوتا ہے یاد رکھنا ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آتا ہو اور ٹھنڈا جلدی ہو جاتا ہو اور یہ بھی یاد رکھنا کہ ان میں سب سے برے لوگ ہیں جن کو غصہ جلدی آتا ہو اور ٹھنڈا دیر سے ہوتا ہے۔

یاد رکھنا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور اچھے طریقے سے طلب کرتے ہیں ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں لیکن اچھے طریقے سے طلب کرتے ہیں ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں لیکن برے طریقے سے مطالبہ کرتے ہیں اور یہ سب برابر ہیں اور یاد رکھنا کہ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور برے طریقے سے طلب کرتے ہیں اور یاد رکھنا ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو سب سے بہتر طریقے سے ادائیگی کرتے ہوں اور اچھے طریقے سے طلب کرتے ہوں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہوں اور برے طریقے سے طلب کرتے ہو۔ یاد رکھنا غصہ ابن آدم کے دل میں موجود ایک انگارہ ہے کیا تم نے اس کے آنکھوں کی سرخی اور رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھا تو جو شخص غصہ محسوس کرے وہ زمین پر لیٹ جائے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سورج کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو یہ کہ کچھ باقی تو نہیں رہ گیا۔ یعنی پورا غروب ہو چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گزرے ہوئے زمانے کے مقابلے میں دنیا صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنے گزرے ہوئے دن کے مطابق کا حصہ باقی رہ گیا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۲۱۱۷)

عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ)

حضرت ایمن بن خریم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جھوٹی گواہی دینا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے جتنا جرم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ”بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔“

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۲۲۲۲)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ

النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِيْ وَ كُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِى الْاَلْبَابِ وَذَوِى الرَّاْيِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِهَا وَعَقْلِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے واضح نصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ تو ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: اس کی کیا وجہ ہے۔ اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہارے بکثرت لعنت کرنے کی وجہ سے۔ یعنی اپنے شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا میں نے عقل اور دین کے استعمال سے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار عقل مند مردوں پر تم سے زیادہ غالب آجاتی ہو۔ ایک خاتون نے عرض کی: ان کے عقل اور دین میں کمی کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور تمہارے دین میں کمی حیضہ ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی عورت تین چار دن تک نماز ادا نہیں کرسکتی۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الایمان حدیث ۲۵۳۸)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِيْ وَ كُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِى الْاَلْبَابِ وَذَوِى الرَّاْيِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِهَا وَعَقْلِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے واضح نصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ تو ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: اس کی کیا وجہ ہے؟ اے اللہ کے رسول! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بکثرت لعنت کرنے کی وجہ سے۔ یعنی اپنے شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی کوئی ناقص مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار عقل مند مردوں پر تم سے زیادہ غالب آجاتی ہو۔ ایک خاتون نے عرض کی: ان کے عقل اور دین میں کمی کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور تمہارے دین میں کمی حیض ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی عورت چند دن تک نماز ادا نہیں کرسکتی۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الایمان حدیث ۲۵۳۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنا دیا۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے۔ وہ ''تنا'' یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے اترے آپ ﷺ نے اسے دست مبارک لگایا تو اسے سکون آیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۰)

عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُعَلَّى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ اَنْ يَّعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِيْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ وُدٌّ وَّاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

ابن ابی معلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ اعلان فرمایا: ایک شخص کو اس کے پروردگار نے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے' جب تک کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے' اور دنیا میں کھائے پیئے' جو وہ کھانا چاہتا ہے' اور اس بات کے درمیان اختیار دیا کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے' تو اس بندے نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تشریح نے کہا۔ آپ اس بزرگ پر حیران نہیں ہو رہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ایک نیک آدمی کا ذکر کیا ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا یا اپنی بارگاہ میں کسی ایک بات کا حاضری میں سے اختیار دیا تو اس نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کر لیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ ہم آپ ﷺ کے بدلے اپنے والدین دے دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ حسنِ سلوک کے اعتبار سے کسی شخص نے ابن ابی قحافہ سے زیادہ اچھا سلوک نہیں کیا اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو خلیل بنا تا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور محبت تو باقی ہیں' آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین

مرتبہ ارشاد فرمائی: تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۹۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا مَا شَاءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَیْنَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا مَا شَاءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ الْمُخَیَّرَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اٰمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِیْ بَكْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اسے دنیا کی آرائش وزیبائش عطا کر دے جتنی وہ چاہے یا اپنا قرب عطا کرے' تو اس نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ پر ہم اپنے والدین کو قربان کر دیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات پر حیرانگی ہوئی لوگوں نے کہا اس بزرگ کی طرف دیکھو! نبی اکرم ﷺ ایک بندے کے بارے میں بتا رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام آرائش وزیبائش دی جتنی وہ چاہے اور اپنے قرب کے درمیان اختیار دیا ہے' اور یہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں: ہم اپنے والدین کو آپ پر قربان کر دیں گے' تو درحقیقت نبی اکرم ﷺ وہ بندے تھے جن کو یہ اختیار دیا گیا تھا' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ہم میں سب سے بہتر جانتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساتھ اور مال کے حساب سے' میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اور اگر میں نے کسی کو بھی خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا' تاہم اسلام کی بھائی چارگی باقی ہے' اور مسجد میں ابوبکر کے مخصوص دروازے کے علاوہ ہر ایک دروازے کو بلند کر دیا جائے گا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۹۳)

عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ (اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) فَنَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُهُمَا

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے' اور اسی دوران حضرت

امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ آئے ابھی دونوں بچے تھے انہوں نے سرخ قمیص پہنی ہوئی تھیں یہ چلتے تھے' تو چلتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور آپ ﷺ نے دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھالیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔
جب میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا' یہ دونوں آتے ہیں اور چلتے ہوئے گر جاتے ہیں' تو مجھ سے صبر نہیں ہوا' تو میں نے اپنی گفتگو روک کر ان دونوں کو اٹھالیا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۰۷)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ

حضرت امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن دیکھا۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ جب تک تم اس کو تھامے رکھو گے' تو گمراہ نہیں ہو گے' اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت''۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۱۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' آپ ﷺ عرفہ تشریف لے آئے' آپ ﷺ اس خیمے تک پہنچے جو وادئ نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے نصب کیا گیا تھا' وہاں آپ ﷺ سواری سے اترے' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھی گئی آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ وادی کے درمیان میں آ گئے' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب مواقیت الصلوٰۃ حدیث ۶۰۳)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا

فَقَالَ "اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ." قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُو وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَبْعَ كَلِمَاتٍ وَّهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ."

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنتیں بیان کیں اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا' آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفیں قائم کرلو' پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب امام تکبیر کہہ دے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھے تو تم لوگ آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرلے گا' پھر جب وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے' تو تم لوگ بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے رکوع سے سر کو اُٹھانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ اُس کے عوض میں ہو جائے گا پھر جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو' اللہ تمہاری بیان کردہ حمد کو سن لے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی یہ بات کہی: ''جو شخص اس کی حمد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے سن لیتا ہے''۔

پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے سجدے سے سر کو اُٹھانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے مقابلے میں ہو جائے گا' پھر جب تم بیٹھ جاؤ تو سب سے پہلے تم یہ پڑھو:

''ہر طرح کی پاکیزہ جسمانی اور زبانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام نازل ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ یہ سات کلمات ہیں اور یہ نماز کا سلام ہے یعنی اس کے بعد سلام

پھیر دیا جائے گا (سنن نسائی جلد اول کتاب الافتتاح حدیث ۱۰۶۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے' تو پہلے کھجور کے تنے سے ٹیک لگاتے تھے' جو مسجد کا ایک ستون بھی تھا' جب منبر بنوا دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے' تو وہ ستون مضطرب ہو گیا اور اونٹنی کی طرح بلبلانے لگا' یہاں تک کہ مسجد میں موجود افراد نے اس کی آواز کو سنا' نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس گئے' آپ نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

(سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۳۹۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيْهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ "صَدَقَ اللّٰهُ (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِيْ قَمِيْصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ كَلَامِيْ فَحَمَلْتُهُمَا"۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' ان دونوں حضرات نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں' یہ دونوں حضرات لڑکھڑا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُترے' آپ نے اپنی گفتگو کو منقطع کیا اور اُن دونوں کو اُٹھا لیا' آپ دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: "تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"۔

میں نے ان دونوں کو اپنی قمیصوں میں لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے اپنی گفتگو منقطع کی اور ان دونوں کو اُٹھا لیا۔ (سنن نسائی جلد اول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۱۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ۔

حضرت عبداللہ بن ابو عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بکثرت ذکر کیا کرتے تھے' اور لغو باتیں نہیں کیا کرتے تھے' آپ طویل نماز ادا کرتے تھے' اور مختصر خطبہ دیتے تھے' آپ کو اس بارے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی تھی کہ آپ کسی بیوہ عورت کے ساتھ یا کسی غریب آدمی کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی ضرورت پوری کر

دیں۔(سنن نسائی جلداول کتاب الجمعۃ حدیث ۱۴۱۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر مجھے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں زیادہ قرب نصیب نہ ہوتا تو میں اس میں شریک نہ ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی میں اپنی کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں ہوسکتا تھا' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا نبی اکرم ﷺ اس جھنڈے کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے' وہاں آپ ﷺ نے نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا' پھر آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کی ہدایت کی تو خواتین نے اپنے ہاتھ' اپنے ہاروں یا بالیوں یا چوڑیوں کی طرف بڑھائے' تو انہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔(سنن نسائی جلداول کتاب صلاۃ العیدین حدیث ۱۵۸۵)

عَنْ جَابِرًا يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ"۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا' جن کا انتقال ہوگیا تھا اور انہیں رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا اور انہیں عام سا کفن دیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا' کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کر دیا جائے' البتہ اگر انتہائی مجبوری ہو' تو حکم مختلف ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی کا ذمہ دار بنے تو اسے اچھا کفن پہنانا چاہیے''۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۱۸۹۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم لوگ برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گے'' یعنی

قیامت کے دن اس حالت میں اُٹھائے جاؤ گے۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجنائز حدیث ۲۰۸۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَکَبَّ فَاَکَبَّ کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا یَبْکِیْ لَا نَدْرِیْ عَلٰی مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فِیْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰی فَکَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُخْرِجُ الزَّکَاةَ وَیَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِّحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِیْلَ لَهٗ اُدْخُلْ بِسَلَامٍ۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے' پھر آپ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنا سر جھکا لیا اور رونا شروع کر دیا' ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آپ نے کس بات پر قسم اُٹھائی ہے' پھر آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے' اور یہ صورتِ حال ہمارے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ پانچ نمازیں ادا کرتا ہے' رمضان کے روزے رکھتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' سات کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے' اس شخص کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے یہ کہا جائے گا: تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکاۃ حدیث ۲۴۳۷)

عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ یَقُوْلُ "یَدُ الْمُعْطِی الْعُلْیَا وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ"۔

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت منبر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم اس شخص پر خرچ کرنے سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہے' تمہاری والدہ' تمہارا والد' تمہاری بہن' تمہارا بھائی' پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ قریبی عزیز ہیں۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکاۃ حدیث ۲۵۳۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ "لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِیَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا"۔ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' اس خطبہ کے دوران آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: کسی بھی عورت کے لیے اپنے شوہر کی

اجازت کے بغیر کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے۔(سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکاۃ حدیث ۲۵۳۹)

عَنِ الْمُنْذِرَ بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ "(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَ (اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ"۔ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا"۔

منذر بن جریر اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے یہ دن کے ابتدائی حصے کی بات ہے اسی دوران کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے جسموں پر مناسب لباس بھی نہیں تھا اُن میں سے بہت سے لوگ برہنہ پا تھے اُنہوں نے گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں اُن میں سے زیادہ تر کا تعلق مضر قبیلے سے تھا بلکہ اُن سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے جب اُن کا فاقہ دیکھا تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے' پھر آپ باہر تشریف لائے' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی' اُنہوں نے اذان دی' پھر نماز کے لیے اقامت کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' پھر آپ نے خطبہ دیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اُس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اُس جان کے ذریعے اُس نے اُس کا جوڑا پیدا کیا ہے' پھر اُن دونوں کے ذریعے مردوں اور خواتین کو پھیلا دیا' اُس اللہ سے ڈرو جس کے نام کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور صلہ رحمی کی خلاف ورزی سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ہر شخص اُس چیز کا جائزہ لے' جو اُس نے اپنے کل کے لیے آگے بھیجی ہے۔

یہ قرآن کے الفاظ ہیں' جس کا مقصد یہ تھا کہ تم لوگ صدقہ و خیرات کرو

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص اپنا دینار' اپنا درہم' اپنا کپڑا' گندم کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کرے۔ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدھی کھجور صدقہ کر سکتا ہے' تو وہ یہ ہی کر دے۔ ایک انصار ایک تھیلی لے کر آیا' وہ اسے اُٹھا نہیں پا رہا تھا' پھر اُس کے بعد یکے بعد دیگرے لوگ مختلف چیزیں لانے لگے' یہاں تک کہ میں نے وہاں اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھ لیے' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کو خوشی کی وجہ سے سونے کی طرح چمکتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں اچھے طریقے کا آغاز کرے گا' اُسے اس کا اجر ملے گا اور جو شخص اُس طریقے پر عمل کرے گا' اُس کا اجر بھی اُسے ملے گا' حالانکہ اُن عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی غلط طریقے کا آغاز کرے گا تو اُس کا گناہ اُس شخص پر ہوگا جو شخص بھی اُس غلط طریقے پر عمل کرے گا' اُس کا گناہ بھی اُس شخص پر ہوگا حالانکہ اُس غلط طریقے پر عمل کرنے والے لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب الزکاۃ حدیث ۲۵۵۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ "السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ". لِلْمُحْرِمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو تہبند نہیں ملتا' وہ شلوار پہن لے گا اور جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' وہ موزے پہن لے گا' یہ حکم محرم شخص کے لیے ہے۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب مناسک مواقیت حدیث ۲۶۷۰)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلٰى رَاحِلَتِهِ فَقَالَ "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهِ اَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهِ اَوْ عَلٰى قَدَمِهِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِيْ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُ"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیا' اس وقت آپ ﷺ نے اپنی پشت مبارک اپنی سواری کے ساتھ لگائی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین شخص اور سب سے بُرے شخص کے بارے میں بتاؤں' سب سے بہترین شخص وہ ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر یا اپنے اونٹ کی پشت پر سوار ہو کر یا پیدل حصہ لیتا ہے' یہاں تک کہ اُسے موت آ جاتی ہے۔ سب سے بُرا شخص وہ گنہگار شخص ہے' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے اور پھر بھی گناہوں سے باز نہیں آتا۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۱۰۶)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ قَالَ "نَعَمْ"۔ ثُمَّ سَکَتَ سَاعَۃً قَالَ "اَیْنَ السَّائِلُ اٰنِفًا"۔ فَقَالَ الرَّجُلُ ھَا اَنَا ذَا۔ قَالَ "مَا قُلْتَ"۔ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنِّیْ سَیِّئَاتِیْ قَالَ "نَعَمْ اِلاَّ الدَّیْنَ سَارَّنِیْ بِہٖ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت منبر پر خطبہ دے رہے تھے' اُس نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے' اگر میں صبر کرتے ہوئے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے دشمن کا سامنا کرتے ہوئے پیٹھ نہ پھیرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہوں' تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر اُس کے بعد آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ نے دریافت کیا: یہ سوال کس شخص نے کیا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا' کہا تھا؟ اس نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے' اگر مجھے صبر کرتے ہوئے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے پیٹھ نہ پھیرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران شہید کر دیا جائے' تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! البتہ قرض کا حکم مختلف ہے' ابھی جبریل علیہ السلام نے مجھے سرگوشی میں یہ بات بتائی ہے۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۱۵۵)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَاتَبَتْ بَرِیْرَۃُ عَلٰی نَفْسِھَا بِتِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ بِاُوْقِیَّۃٍ فَاَتَتْ عَائِشَۃَ تَسْتَعِیْنُھَا فَقَالَتْ لَا اِلاَّ اَنْ یَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّھَا لَھُمْ عَدَّۃً وَّاحِدَۃً وَّیَکُوْنُ الْوَلَاءُ لِیْ۔ فَذَھَبَتْ بَرِیْرَۃُ فَکَلَّمَتْ فِیْ ذٰلِکَ اَھْلَھَا فَاَبَوْا عَلَیْھَا اِلاَّ اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَاءُ لَھُمْ فَجَائَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ لَھَا مَا قَالَ اَھْلُھَا فَقَالَتْ لَاھَا اللّٰہِ اِذًا اِلاَّ اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَاءُ لِیْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا ھٰذَا"۔ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ بَرِیْرَۃَ اَتَتْنِیْ تَسْتَعِیْنُ بِیْ عَلٰی کِتَابَتِھَا فَقُلْتُ لَا اِلاَّ اَنْ یَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّھَا لَھُمْ عَدَّۃً وَّاحِدَۃً وَّیَکُوْنُ الْوَلَاءُ لِیْ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِاَھْلِھَا فَاَبَوْا عَلَیْھَا اِلاَّ اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَاءُ لَھُمْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "ابْتَاعِیْھَا وَاشْتَرِطِیْ لَھُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ"۔ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ "مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُوْنَ اَعْتِقْ فُلَانًا وَّالْوَلَاءُ لِیْ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰہِ اَوْثَقُ وَکُلُّ شَرْطٍ لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ کَانَ مِائَۃَ شَرْطٍ"۔ فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِھَا وَکَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا۔ قَالَ عُرْوَۃُ فَلَوْ کَانَ حُرًّا

مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ نے اپنی ذات کے بارے میں نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلیا' جس میں سے ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا تھا' وہ اس سلسلے میں مدد لینے کے لیے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسے نہیں' اگر وہ چاہیں' تو میں انہیں تمام رقم ایک ساتھ ادا کردیتی ہوں اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ گئی' اس نے اس بارے میں اپنے مالکان سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا اور یہ شرط رکھی کہ ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ بریرہ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئی' اس وقت نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے' بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا: اس کے مالکان نے کیا' کہا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! پھر اس صورت میں نہیں' یہ سودا اسی وقت ہوگا' جب ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! بریرہ میرے پاس آئی تھی تاکہ اپنی کتابت کی رقم ادا کرنے کے لیے مجھ سے رقم لے' تو میں نے یہ کہا کہ نہیں! اگر وہ مالکان چاہیں' تو میں ان کو تمام رقم ایک ساتھ ادا کردیتی ہوں' لیکن ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا' اس نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالکان سے کیا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور یہ شرط رکھی کہ ولاء کا حق انہیں ہی حاصل ہوگا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم اسے خرید کر ان کے لیے ولاء کی شرط رہنے دو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے' پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' وہ ایسی شرائط عائد کردیتے ہیں' جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اے فلاں! تم آزاد کردو اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت یافتہ شرط سب سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے' ہر وہ شرط جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو' وہ باطل ہوگی' اگرچہ سو شرطیں عائد کی جائیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کے شوہر کے بارے میں اُسے اختیار دیا' وہ شخص غلام تھا تو بریرہ نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا۔ عروہ کہتے ہیں: اگر وہ آزاد ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اُسے اختیار نہ دیتے۔

(سنن نسائی جلد دوم کتاب الطلاق حدیث ۳۴۵۱)

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ".

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

نے ہر حق دار کو اس کا حق دیدیا ہے اب وارث کے لیے وصیت نہیں کی جائے گی"۔
(سنن نسائی جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۳۶۴۳)

عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ ذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ "إِنَّ اللهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا تَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ"۔

حضرت ابن خارجہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ دیا' اس دوران آپ کی اونٹنی جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب بہہ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: "اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لیے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے' اب وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے"۔ (سنن نسائی جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۳۶۴۴)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ "الْعُمْرَى جَائِزَةٌ"۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "عمریٰ جائز ہے"۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب الرقبیٰ حدیث ۳۷۳۰)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ "لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا"۔

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو آپ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اس خطبے میں آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: "عورت کے لئے، اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر، کوئی بھی عطیہ دینا جائز نہیں ہے"۔
(سنن نسائی جلد سوم کتاب العمریٰ حدیث ۳۷۶۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا وَلَا يُؤَاجِرْهَا"۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جس شخص کے پاس زمین موجود ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کرے یا کسی دوسرے کو دیدے' لیکن وہ اُسے کرائے پر نہ دے"۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب المزارعہ حدیث ۳۸۸۶)

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ "إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ أَوْ يُرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرِ أُمَّةِ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنًا مَّنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّ يَدَ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

حضرت عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد شر ہوگا اور فساد ہوگا' تو جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی ہے' یا وہ شخص حضرت محمد ﷺ کی اُمت میں تفرقہ ڈالنا چاہتا ہو' تو خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو' تم اُسے قتل کردینا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دست رحمت مسلمانوں کی جماعت پر ہوتا ہے' اور شیطان اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے' جو جماعت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے اور وہ اسے ٹھونگے مارتا ہے''۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب تحریم الدم حدیث ۴۰۳۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُوْنَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشْرَتِهِ إِذْ نَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ "إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَّدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَّهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَّهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنَّ اٰخِرَهَا سَيُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ وَّأُمُوْرٌ يُنْكِرُوْنَهَا تَجِيءُ فِتَنٌ فَيُدَقِّقُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُّؤْتٰى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا رَقَبَةَ الْاٰخَرِ"۔ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ۔ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

عبدالرحمن نامی راوی سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے اردگرد اکٹھے تھے' تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' ہم میں سے بعض لوگ خیمہ لگانے لگے' کچھ لوگ تیراندازی کی مشق کرنے لگے' کچھ اپنے جانوروں کو چرانے لگے' اس دوران نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کیا گیا' باجماعت نماز ہونے لگی ہے! ہم لوگ اکٹھے ہو گئے نماز ادا کرنے کے بعد نبی

اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھ سے پہلے آنے والے ہر نبی پر یہ لازم تھا کہ وہ اپنی اُمت کی ہر ایسی چیز کی طرف رہنمائی کرے' جس چیز کو وہ اُمت کے حق میں بہتر خیال کرتا ہو' اور اپنی اُمت کو ہر ایسی چیز سے خبردار کرے' جسے وہ ان کے حق میں بُرا سمجھتا ہو' بے شک تمہاری یہ اُمت' اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے' جبکہ اس کے آخری حصے میں آزمائشیں ہوں گی' اور ایسے اُمور ہوں گے' جو قابل قبول نہیں ہوں گے' ایسی آزمائشیں آئیں گی' جو ہلا کے رکھ دیں گی' ایک آزمائش آئے گی' تو مؤمن یہ کہے گا: اس میں میری ہلاکت ہے' لیکن پھر وہ آزمائش ختم ہو جائے گی' پھر ایک اور آزمائش آئے گی' تو مؤمن یہ کہے گا: اس میں' میں ہلاک ہو جاؤں گا' لیکن پھر وہ آزمائش بھی ختم ہو جائے گی' جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُسے جہنم سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے' اُسے چاہیے کہ مرنے کے وقت وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں کے ساتھ وہ اُسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کرے' جس کے بارے میں وہ پسند کرتا ہو کہ اس کے ساتھ وہ طرزِ عمل اختیار کیا جائے' اور جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنا خلوص بھی اُسے دیدے' تو اُسے چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے' اس حاکم کی فرمانبرداری کرے' اگر کوئی شخص اس کے ساتھ آ کر مقابلہ کرے یعنی حکومت چھیننے کی کوشش کرے تو اس دوسرے شخص کی گردن اُڑا دو''۔

عبدالرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قریب ہوا اور میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب البیعۃ حدیث ۴۲۰۲)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَائَتْ بَرِيرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّي كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ اُوقِيَّةٌ فَاَعِينِينِي. وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا ارْجِعِي اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيعًا وَّيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَقَالُوا اِنْ شَائَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ ذٰلِكَ لَنَا. فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا ابْتَاعِي وَاَعْتِقِي فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ". فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ "اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور بولی: اے سیدہ عائشہ! میں نے اپنے مالکان کے ساتھ نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا ہے' جس میں سے ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہوگا' آپ اس

بارے میں میری مدد کیجئے! راوی کہتے ہیں: بریرہ اپنی کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہیں کر سکتی تھی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن میں دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے یہ بات کہی: تم اپنے مالک کے پاس واپس جاؤ' اگر وہ لوگ یہ بات پسند کریں' تو میں یہ ساری رقم اُنہیں دے دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اُن کو یہ پیشکش کی تو اُنہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' وہ بولے: سیدہ عائشہ چاہیں' تو تمہیں اپنے پاس رکھ لیں لیکن ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بات تمہیں روک نہیں سکتی ہے' تم اُسے خرید کر آزاد کردو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ہوتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں' جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' جو شخص ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہوگی' اگرچہ وہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں' اللہ تعالیٰ کا فیصلہ زیادہ حقدار ہے' کہ اُس پر عمل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہوتی ہے' ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب البیوع حدیث ۴۶۷۰)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَیْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِیْ صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهٗ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ "لَکُمْ کَذَا وَ کَذَا"۔ فَلَمْ یَرْضَوْا بِهٖ فَقَالَ "لَکُمْ کَذَا وَ کَذَا"۔ فَرَضُوْا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاکُمْ"۔ قَالُوْا نَعَمْ۔ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَتَوْنِیْ یُرِیْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِمْ کَذَا وَ کَذَا فَرَضُوْا"۔ قَالُوْا لَا۔ فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکُفُّوْا فَکَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ "اَرَضِیْتُمْ"۔ قَالُوْا نَعَمْ۔ قَالَ "فَاِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاکُمْ"۔ قَالُوْا نَعَمْ۔ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ "اَرَضِیْتُمْ"۔ قَالُوْا نَعَمْ۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ایک شخص کی زکوٰۃ کے بارے میں ایک شخص کے ساتھ اُن کا جھگڑا ہوگیا۔

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اُس کی پٹائی کر دی' وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اس کا بدلہ چاہیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے بدلے میں یہ یہ چیز لے لو' لیکن وہ اُس سے راضی نہیں ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم یہ چیز لے لو' تو وہ اُس سے راضی ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ دینے لگا ہوں اور انہیں تمہارے راضی ہونے کے بارے میں اطلاع دینے لگا ہوں۔
اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے! پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ میرے پاس آئے' یہ لوگ بدلہ لینا چاہ رہے تھے' میں نے انہیں فلاں' فلاں چیز کی پیشکش کی تو یہ راضی ہو گئے ہیں۔ تو اُن لوگوں نے کہا: جی نہیں! ہم تو راضی نہیں ہوئے تو مہاجرین اُن کی پٹائی کرنے کے ارادے سے اٹھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ ایسا نہ کریں' تو وہ لوگ رُک گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں بلایا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب میں لوگوں کو خطبہ دینے لگا ہوں اور اب میں لوگوں کو تمہاری رضامندی کے بارے میں بتانے لگا ہوں' اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!
(سنن نسائی جلد سوم کتاب قطع السارق حدیث ۴۷۹۲)

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَتَفَ بِصَوْتِهٖ "اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلَى الْاُخْرٰى".
حضرت ثعلبہ بن زہدم یربوعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصار کو خطبہ دینے کے دوران لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں کو قتل کر دیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا: خبردار! کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا تاوان نہیں بھرے گا۔
(سنن نسائی جلد سوم کتاب القسامۃ حدیث ۴۸۴۸)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ". ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ "اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا".
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے بارے میں پریشانی کا شکار ہوئے' جس نے چوری کی تھی' انہوں نے کہا: اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کر سکتا ہے؟ تو لوگوں نے مشورہ دیا کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں' جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ کی ایک حد کے بارے

میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے خطبہ دیا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے کہ جب ان کی یہ صورتحال ہوئی' کہ جب ان کے درمیان کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے' اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے' اللہ کی قسم! اگر محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب قطع السارق حدیث ۴۹۱۴)

عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنِ امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ"۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ! تم لوگ چاندی کے زیور کیوں نہیں استعمال کرتی جو بھی عورت سونے کا زیور لے کر اسے ظاہر کرے گی تو اسے اس کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۱۵۲)

عَنْ اَبِىْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَآءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِىْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِىْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا۔

حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک اجنبی شخص ہوں' جو اپنے دین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہے' وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے' آپ نے اپنا خطبہ ترک کیا' آپ میرے پاس تشریف لائے' ایک کرسی لائی گئی' اس کے بارے میں مجھے محسوس ہوا کہ اس کے پائے لوہے سے بنے ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا تھا' آپ نے وہ مجھے سکھانا شروع کیا' پھر آپ اپنے خطبے کے لیے تشریف لے گئے اور اسے مکمل کیا۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۹۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اٰيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ "وَمَا الْمِزْرُ"۔ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ۔ فَقَالَ "تُسْكِرُ"۔ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے' خمر کے حکم سے متعلق

آیت کا ذکر کیا تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مزر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: مزر کیا ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ جو کے دانے سے بنائی گئی شراب ہے' جو یمن میں بنائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (سنن نسائی جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۶۲۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُوْرِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے' تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جایا کرتی تھیں آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ ﷺ کا غضب شدید ہو جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ کسی حملہ آور لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے وہ صبح یا شام تک تم تک پہنچ جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی دو انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر یہ ارشاد فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔ امابعد! امور میں سب سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت محمد ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت ہے اور امور میں سب سے برا' نو پیدا شدہ کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ یہ بات ارشاد فرماتے تھے جو شخص مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے ورثاء کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ جائے جن کے خرچ کا بندوبست نہ ہو' تو وہ میرے ذمے ہے۔ یا شاید یہ الفاظ ہیں وہ میرے حوالے ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب السنۃ حدیث ۴۵)

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَكَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سَبْعُ كَلِمَاتٍ هُنَّ تَحِيَّةُ الصَّلٰوةِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے سنت طریقے بیان کیے' آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم نماز ادا کرو تو جب قعدہ میں بیٹھو تو سب سے پہلے تم یہ پڑھو:

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''تمام جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور اس کی رحمتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' یہ سات کلمات ہیں جو نماز کی تحیت ہیں۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۹۰۱)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَاحْتَضَنَهٗ فَسَكَنَ فَقَالَ لَوْ لَمْ اَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے' آپ ﷺ نے منبر بنوالیا' تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے جانے لگے تو کھجور کا وہ تنا رونے لگا' نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگایا' تو اسے سکون آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ لگالیتا تو یہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب قیام الصلوٰۃ حدیث ۱۴۱۵)

عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَّاَنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں خطبہ دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں''۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الصیام حدیث ۱۷۲۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ اَوْ قَالَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ فَعَلَّمَنَا خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ وَخُطْبَةَ الْحَاجَةِ خُطْبَةُ الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخُطْبَةُ الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ

يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَصِلُ خُطْبَتَكَ بِثَلَاثِ اٰيَاتٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ) (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو بھلائی کو جمع کرنے والی باتیں اور جن پر بھلائی ختم ہو جاتی ہے ایسی باتیں عطا کی گئی تھیں یا شاید یہ الفاظ ہیں بھلائی کو کھولنے والی باتیں عطا کی گئی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز کا خطبہ اور نکاح کا خطبہ سکھایا۔ نماز کا خطبہ یہ ہے۔

''تمام زبانی مالی جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

جبکہ نکاح کے خطبے کے الفاظ یہ ہیں۔''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں: اسی سے مدد طلب کرتے ہیں: اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں: اور ہم اپنی ذات کے شر اور اپنے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں: جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

بعد کے یہ الفاظ شاید راوی کے ہیں پھر تم اپنے خطبے کے ساتھ اللہ کی کتاب کی یہ تین آیات شامل کر لو۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ مرتے وقت ضرور مسلمان ہی رہنا۔''

''اور تم اس اللہ سے ڈرو! جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کے بارے میں بھی ڈرو اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔''

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو تو وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا' جو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے' تو وہ دین و دنیا کی کامیابی حاصل کرتا

ہے۔" (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۸۹۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَ
فِيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْاَمَةِ وَلَعَلَّهُ اَنْ يُّضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہ
آپ ﷺ نے لوگوں کو خواتین کے بارے میں وعظ و نصیحت کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فر
اپنی بیوی کو یوں مارتا ہے جیسے کنیز کو مارا جاتا ہے حالانکہ اس دن کے آخری حصے میں اس نے
ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۹۸۳)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
خَطَبَهَا لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ فِيْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی
خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: "عورت کے لیے' اپنے مال کے بارے میں کوئی بھی
کے بغیر جائز نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے' وہ مرد اس عورت کی عصمت کا مالک ہوتا ہے"۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَ
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا وَلَا يُؤَاجِرْهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں
فرمایا۔ "جس شخص کی زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کر لے یا کسی دوسرے کو کھیتی باڑ
لیکن اسے کرائے پر نہ دے۔" (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب ابواب رھون حدیث ۲۴۵۴

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَرِيْرَةَ اَتَتْهَا وَهِيَ مُكَاتَبَ
تِسْعِ اَوَاقٍ فَقَالَتْ لَهَا اِنْ شَاءَ اَهْلُكِ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّكَانَ الْوَلَاءُ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ تَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لَهُمْ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ
فَقَالَ افْعَلِيْ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰ
رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ كُلُّ شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُ
شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "بریرہ" ان کے پاس آئی اس نے کت

کے مالک نے اس کے ساتھ ۹ اوقیہ کے عوض کتابت کا معاہدہ کیا تھا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا اگر تمہارا مالک چاہے میں پوری قیمت ایک ہی مرتبہ ادا کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی اس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا انہوں نے یہ شرط عائد کی کہ ولاء ان کے پاس رہے گی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ جو وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے اور وہ شرط جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل شمار ہوگی اگرچہ وہ ۱۰۰ شرطیں ہوں اللہ تعالیٰ کی کتاب اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ قابل اعتماد ہوتی ہے اور ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب العتق حدیث ۲۵۲۱)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کے بارے میں بہت پریشان تھے جس نے چوری کی تھی انہوں نے کہا: اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کون بات چیت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے یہ سوچا کہ یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے جب اس بارے میں بات کی گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اسی لیے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی صاحب حیثیت شخص چوری کرتا تھا' تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا' تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے اللہ کی قسم! اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چوری کی ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔''

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الحدود حدیث ۲۵۴۷)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهٗ اَبُوْ جَهْمٍ فَشَجَّهٗ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّيْنَ اَتَوْنِيْ يُرِيْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا لَا فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا ایک شخص نے زکوٰۃ کے حوالے سے ان کے ساتھ جھگڑا کیا' تو ابوجہم نے اس کی پٹائی کی اور اسے زخمی کر دیا وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! قصاص دلوایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اتنا اور اتنا دیا جاتا ہے تم اسے معاف کر دو وہ لوگ اس پر راضی نہیں ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اتنا اور اتنا مل جائے' تو وہ لوگ اس پر راضی ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ دینے لگا ہوں اور تمہاری رضا مندی کے بارے میں ان کو بتا دوں گا' ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لیث قبیلے سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ میرے پاس آئے یہ لوگ قصاص لینا چاہ رہے تھے میں نے انہیں اتنی اور اتنی رقم کی پیشکش کی تو کیا تم لوگ اس بات سے راضی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی کہتے ہیں: مہاجرین ان لوگوں پر حملہ کرنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا وہ رُک جائیں' تو وہ لوگ رُک گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بلوایا اور انہیں مزید ادائیگی کی پیشکش کی آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ راضی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو اس بارے میں خطبہ دینے لگا ہوں اور انہیں تمہاری رضا مندی کے بارے میں بتاؤں گا۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الدیات حدیث ۲۶۳۸)

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنَّ رَاحِلَتَهٗ لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُغَامَهَا لَيَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ فَلَا يَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ أَوْ قَالَ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ

عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا آپ ﷺ اس وقت اپنی سواری پر سوار تھے آپ ﷺ کی سواری جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کا وراثت میں مخصوص حصہ مقرر کر دیا ہے' تو اب کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی جگہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی لعنت ہوگی ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۲۷۱۲)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الوصایا حدیث ۲۷۱۳)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا السَّلَام عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے جنہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں وہ گر پڑتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ ﷺ نے ان دونوں کو اٹھایا انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ ''بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔''

میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہیں ہوا راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے خطبہ آگے شروع کیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۶۰۰)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّ عُنُقِيْ ضُرِبَتْ وَسَقَطَ رَاْسِيْ فَاتَّبَعْتُهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَعَدْتُّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات میں نے خواب دیکھا ہے' جس طرح کوئی سونے والا شخص دیکھتا ہے' تو میں نے یہ دیکھا کہ میری گردن پر وار کیا گیا جس کے نتیجے میں میرا سر گر گیا تو میں اس کے پیچھے گیا اسے میں نے پکڑا اور اپنے سر پر لگا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کسی شخص کے ساتھ نیند کے دوران کھیلے' تو وہ شخص اس بارے میں لوگوں کو ہرگز نہ بتائے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب تعبیر الرویاء حدیث ۳۹۱۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَّضْرِبُ خِبَائَهُ وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْهِ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَّهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَّا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَّهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَاِنَّ اٰخِرَهُمْ يُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ يُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تَجِيْءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يَّاْتُوْا اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ قَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِيْ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ اَنْشُدُكَ اللهَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ

عبدالرحمن بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت خانۂ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے اردگرد اکٹھے تھے میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا ہم میں سے کچھ لوگ خیمے لگانے لگے کچھ تیر درست کرنے لگے اور ہم میں سے کچھ لوگ اپنے جانوروں کی دیکھ بھال

کرنے لگے۔اسی دوران نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا۔ ''نماز جمع کرنے والی ہے'' یعنی آپ لوگ اکٹھے ہو جائیں تو ہم لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے آنے والے ہر نبی پر یہ بات لازم تھی کہ وہ اپنی امت کی راہنمائی ہر اس چیز کی طرف کرے جس کے بارے میں اس نبی کو یہ پتہ ہو کہ یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے اور ان لوگوں کو ہر اس چیز سے ڈرائے جس کے بارے میں اس نبی کو پتہ ہے کہ یہ ان کے لیے بری ہو گی جہاں تک تمہاری امت کا معاملہ ہے' تو اس کی سلامتی اس کے ابتدائی حصے میں ہے' اس کے آخری حصے میں اسے آزمائشوں اور ایسے امور کا سامنا کرنا پڑے گا' جو قابل انکار ہوں گے' پھر کچھ فتنے آئیں گے' جو ایک دوسرے کو نرم بنا دیں گے یعنی ہر بعد والا فتنہ پہلے سے زیادہ سخت محسوس ہو گا تو مؤمن یہ کہے گا: یہ مجھے ہلاک کر دے گا' پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے پھر دوسرا فتنہ آئے گا' تو مؤمن یہ کہے گا: یہ مجھے ہلاک کر دے گا' پھر وہ بھی ختم ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا' تو جب اسے موت آئے' تو وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرے جس کے بارے میں وہ یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ یہ رویہ رکھیں اور جو شخص کسی حاکم کی بیعت کرنے کے بعد اس سے عہد کر لے اور پورے اخلاصکے ساتھ یہ عہد کرے تو جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اس حاکم کی فرمانبرداری کرے' اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس حاکم کے ساتھ جھگڑا کرے تو تم لوگ اس دوسرے شخص کی گردن اڑا دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کے درمیان اپنا سر داخل کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی خود سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میرے دونوں کانوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۳۹۵۶)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَوَ خَیْرٌ ھُوَ اِنَّ کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَکَلَتْ فَمَنْ یَّاْخُذُ مَالًا بِحَقِّہٖ یُبَارَکُ لَہٗ وَمَنْ

يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے بارے میں اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں کوئی اندیشہ نہیں ہے صرف یہ اندیشہ ہے کہ دنیا اپنی آرائش وزیبائش کو تمہارے لیے ظاہر کر دے گی ایک صاحب نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا بھلائی' برائی کو لے کر آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا کہا ہے؟ ان صاحب نے عرض کی: میں نے یہ گزارش کی ہے کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے یا اس چیز کو لے کر آتی ہے' جو اس سے زیادہ بہتر ہو' لیکن موسم بہار میں جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ کچھ جانوروں کو بدہضمی کا شکار کر کے انہیں قتل کر دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے' ماسوائے اس جانور کے جو سبزہ کھاتا ہو وہ اسے کھاتا ہے' تو اس کا پیٹ بھر جاتا ہے اس کے پہلو پھول جاتے ہیں وہ دھوپ میں آ کر بیٹھ جاتا ہے وہ وہاں پاخانہ کرتا ہے پیشاب کرتا ہے' پھر جگالی کرتا ہے' پھر واپس آ جاتا ہے اور آ کر سبزہ کھاتا ہے' تو جو شخص اپنے حق کے ساتھ مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص ناحق طور پر مال کو حاصل کرتا ہے' تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۳۹۹۵)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے' تو آپ ﷺ نے اس میں یہ ارشاد فرمایا۔ ''دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں نائب بنایا ہے' تاکہ وہ اس بات کو ظاہر کر دے کہ تم کیا عمل کرتے ہو' خبردار دنیا سے بچنا اور خواتین کے حقوق پامال کرنے سے بچنا''

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۴۰۰۰)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْسَعِيْدٍ وَّقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے اس خطبہ میں یہ بات فرمائی: ''یاد رکھنا لوگوں کی ہیبت' کسی شخص کو حق بات کو کہنے سے ہرگز نہ روکے' جبکہ آدمی کو حق بات کا علم ہو۔'' راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی

قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھی ہیں، لیکن ہم خوفزدہ ہوگئے اور ہم نے ان سے زبانی طور پر نہیں روکا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۴۰۰۷)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَكْثَرُ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ وَحَذَّرَنَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهٖ اَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ مُنْذُ ذَرَا اللّٰهُ ذُرِّيَّةَ اٰدَمَ اَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَاَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا مَحَالَةَ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّاِنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَعْدِيْ فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّاِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِيْثُ يَمِيْنًا وَّيَعِيْثُ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا فَاِنِّيْ سَاَصِفُهٗ لَكُمْ صِفَةً لَّمْ يَصِفْهَا اِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِنَّهٗ يَبْدَاُ فَيَقُوْلُ اَنَا نَبِيٌّ وَّلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ثُمَّ يُثَنِّيْ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوْتُوْا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ وَّاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنَّ مَعَهٗ جَنَّةً وَّنَارًا فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهٖ فَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ وَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُوْنَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَعْرَابِيٍّ اَرَاَيْتَ اِنْ بَعَثْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاُمَّكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهٗ شَيْطَانَانِ فِيْ صُوْرَةِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَيَقُوْلَانِ يَا بُنَيَّ اتَّبِعْهُ فَاِنَّهٗ رَبُّكَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يُّسَلَّطَ عَلٰى نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَيَقْتُلَهَا وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ حَتّٰى يُلْقٰى شِقَّتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلَ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَبْعَثُهُ الْاٰنَ ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ رَبًّا غَيْرِيْ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ وَيَقُوْلُ لَهُ الْخَبِيْثُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَاَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْتَ الدَّجَّالُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ بَعْدُ اَشَدَّ بَصِيْرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاللّٰهِ مَا كُنَّا نُرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلَى حَدِيْثِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَّاْمُرَ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَاْمُرَ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَّمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ فَلَا تَبْقٰى لَهُمْ سَائِمَةٌ اِلَّا هَلَكَتْ وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهٖ اَنْ يَّمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرَ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَاْمُرَ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ حَتّٰى تَرُوْحَ مَوَاشِيْهِمْ مِنْ يَّوْمِهِمْ ذٰلِكَ اَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَاَعْظَمَهٗ وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهٗ ضُرُوْعًا وَّاِنَّهٗ لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهٗ وَظَهَرَ عَلَيْهِ اِلَّا مَكَّةَ

وَالْمَدِينَةَ لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا اِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْاَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ وَّلَا مُنَافِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَيْهِ فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَيُدْعٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ فَقَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ اَبِي الْعَكَرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَّجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا اِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيسٰى يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ اُقِيمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ اِمَامُهُمْ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوا الْبَابَ فَيُفْتَحُ وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ يَهُودِيٍّ كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ فَاِذَا نَظَرَ اِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا وَّيَقُولُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَّنْ تَسْبِقَنِي بِهَا فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ فَيَهْزِمُ اللّٰهُ الْيَهُودَ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّمَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَتَوَارٰى بِهِ يَهُودِيٌّ اِلَّا اَنْطَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةَ اِلَّا الْغَرْقَدَةَ فَاِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا تَنْطِقُ اِلَّا قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ اقْتُلْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اَيَّامَهُ اَرْبَعُونَ سَنَةً السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَاٰخِرُ اَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ يُصْبِحُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَدِينَةِ فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْاٰخَرَ حَتّٰى يُمْسِيَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلٰوةَ كَمَا تَقْدُرُونَهَا فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ الطِّوَالِ ثُمَّ صَلُّوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا وَّاِمَامًا مُّقْسِطًا يَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعٰى عَلٰى شَاةٍ وَّلَا بَعِيرٍ وَّتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرَّهُ وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْاَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَاَنَّهُ كَلْبُهَا وَتُمْلَاُ الْاَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَاُ الْاِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ اِلَّا اللّٰهُ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا وَتَكُونُ الْاَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ اٰدَمَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ اَبَدًا قِيلَ لَهُ فَمَا

يُغْلِي الثَّوْرَ قَالَ تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قِيلَ فَمَا يُعِيشُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَيُجْزِي ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْزَى الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُولُ يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، آپ ﷺ کے خطبے کا زیادہ تر حصہ دجال کے بارے میں تھا، آپ ﷺ نے اس سے خبردار کیا، آپ ﷺ نے اس میں یہ ارشاد فرمایا۔

''جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا ہے اس کے بعد کوئی بھی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑا نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی علیہ السلام کو مبعوث کیا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے، میں آخری نبی ﷺ ہوں اور تم لوگ آخری امت ہو تو وہ تمہارے درمیان ضرور ظاہر ہوگا، اگر وہ تمہارے درمیان اس وقت ظاہر ہوا جب میں بھی تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کا دفاع کروں گا، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو پھر ہر شخص کو اپنا دفاع خود کرنا ہوگا، اور میری طرف سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان نگہبان ہوگا، وہ شام اور عراق کے درمیان ''خلہ'' کے مقام سے ظاہر ہوگا، وہ دائیں طرف کے علاقے میں اور بائیں طرف کے علاقے میں فساد پھیلائے گا' تو اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا، میں تمہارے سامنے اس کی ایک ایسی صفت بیان کرنے لگا ہوں کہ وہ صفت مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی، وہ یہ کہ وہ اپنے دعوے کے آغاز میں کہے گا: میں نبی ہوں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی ﷺ نہیں ہے، اس کے بعد وہ دجال یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں حالانکہ تم لوگ مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کر سکتے، وہ دجال کانا ہوگا حالانکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا پڑھا لکھا نہ ہو، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ اس کے ساتھ نام نہاد جنت اور جہنم ہوگی، اس کی جہنم درحقیقت جنت ہوگی اور اس کی جنت درحقیقت جہنم ہوگی، تو جس شخص کو اس کی جہنم کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کر لے تو وہ آگ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی، جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایسی ہوگئی تھی، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ کسی دیہاتی کو یہ

کہے گا، اگر میں تمہارے لیے تمہارے ماں، باپ کو زندہ کر دوں' تو کیا تم یہ اعتراف کر لو گے کہ میں تمہارا پروردگار ہوں، وہ دیہاتی جواب دے گا "جی ہاں" تو دو شیطان اس کے ماں، باپ کی شکل اختیار کر کے اس دیہاتی کے سامنے آ جائیں گے اور وہ دونوں اس سے یہ کہیں گے، اے میرے بیٹے! تم اس کی بات مان لو کیونکہ یہ تمہارا پروردگار ہے"۔

"نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس کی آزمائش میں یہ بات بھی ہوگی کہ اسے ایک شخص پر قابو دیا جائے گا' جسے وہ قتل کر دے گا اور اسے آری کے ذریعے چیر دے گا یہاں تک کہ اسے دو ٹکڑوں میں کر دے گا پھر وہ دجال یہ کہے گا، میرے اس بندے کو دیکھو، میں ابھی اسے دوبارہ زندہ کرتا ہوں لیکن یہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا پروردگار میرے علاوہ کوئی اور ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو پروردگار مانے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کرے گا' تو وہ خبیث دجال اس سے دریافت کرے گا تمہارا پروردگار کون ہے، وہ شخص جواب دے گا میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے، اللہ کی قسم! آج مجھے تمہارے بارے میں جتنی بصیرت حاصل ہے اتنی بصیرت کبھی بھی حاصل نہیں تھی"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔"جنت میں وہ شخص میری امت کے بلند ترین درجے پر فائز ہوگا"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے لیکن جب ان کا وصال ہو گیا تو پھر ہم نے اپنی رائے تبدیل کی

محاربی کہتے ہیں: اب ہم واپس حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کی طرف جاتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ بارش نازل کرے تو وہ بارش نازل کرنا شروع کر دے گا اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ پھل اور سبزیاں اگائے' تو وہ پھل اور سبزیاں اگانے لگے گی، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ کسی قبیلے کے پاس سے گزرے گا وہ لوگ اسے جھٹلائیں گے تو ان کا ہر جانور مر جائے گا، اس کی آزمائش میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ کسی قبیلے کے پاس سے گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ بارش نازل کرے تو آسمان بارش نازل کرے گا، وہ زمین کو حکم دے گا کہ وہ پھل پھول اور سبزیاں اگائے' تو وہ سبزیاں اگائے گی، یہاں تک کہ ان لوگوں کے مویشی پہلے سے زیادہ موٹے، تازے اور صحت مند ہو جائیں گے، ان کے تھنوں میں زیادہ دودھ آ جائے گا، دجال زمین پر موجود ہر علاقے سے گزرے گا اور وہاں غالب آ جائے گا، صرف مکہ اور مدینہ میں ایسا نہیں ہو سکے گا، وہ ان کے جس بھی راستے پر آئے گا وہاں فرشتے تلواریں سونت کر اس کے سامنے آ جائیں گے، یہاں تک کہ وہ سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ کرے گا' جو اس جگہ کے پاس ہے جہاں "سبخہ" ختم ہوتی ہے"۔

''تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا یہاں رہنے والا ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کی طرف چلے جائیں گے تو مدینہ منورہ اپنے اندر موجود خبیث لوگوں کو اس طرح باہر نکال دے گا' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے، اس دن کو 'خلاصی' کا دن قرار دیا جائے گا''۔

سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہ اس وقت بہت تھوڑے سے ہوں گے، ان کی زیادہ تر تعداد بیت المقدس میں ہوگی، ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا، ایک دن ان کا امام آگے بڑھ کر انہیں صبح کی نماز پڑھانے لگے گا اس دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان کے پاس نزول کریں گے تو امام الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگے گا تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دست مبارک اس امام کے دونوں کندھوں پر رکھیں گے اور اسے فرمائیں گے، تم آگے ہو کر نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے لیے اقامت کہی گئی ہے، تو مسلمانوں کا امام ان لوگوں کو نماز پڑھائے گا، جب وہ نماز مکمل کر لے گا' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، دروازہ کھولو، وہ لوگ دروازہ کھولیں گے اس کے پرے دجال ہو گا، اس کے ساتھ ۷۰ ہزار یہودی ہوں گے' جن میں سے ہر ایک کے پاس آراستہ تلوار اور ساج ہوگا''۔

''جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا' تو یوں پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے، وہ خوفزدہ ہو کر بھاگے گا' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''میری ایک ضرب تمہیں ضرور لگنی ہے تم اس سے نہیں بچ سکتے'' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''لد'' کے مشرقی دروازے کے پاس اسے پکڑ لیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا، تو اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے اس میں سے جس بھی چیز کے پیچھے کوئی یہودی چھپے گا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو گویائی عطا کرے گا، ہر پتھر، ہر درخت، ہر دیوار، ہر جانور بولے گا، صرف غرقدہ ایسا نہیں کرے گا، کیونکہ یہ ان کا مخصوص درخت ہے''۔

وہ کلام نہیں کرے گا دیگر درخت اور پتھر یہ کہیں گے۔ ''اے اللہ کے بندے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کر دو''۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ '' دجال چالیس سال تک دنیا میں رہے گا، جن میں سے ایک سال نصف سال کے برابر ہوگا اور ایک سال ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک مہینہ ایک جمعے کے برابر ہوگا اور اس کے آخری ایام آگ کی چنگاری کی مانند ہوں گے یعنی جلدی رخصت ہو جائیں گے اس وقت یہ حالت ہوگی کہ کوئی شخص صبح کے وقت مدینے کے ایک دروازے پر ہوگا اور مدینہ کے دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی شام ہو چکی ہوگی''۔

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں

گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اس وقت بھی نماز اسی طرح ادا کرنے پر قادر ہو گے' جس طرح آج کے طویل دنوں میں اسے ادا کرنے پر قادر ہو، تو تم لوگ نماز پڑھ لیا کرنا"۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں عادل حکمران اور انصاف کرنے والے امام کے طور پر ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ختم کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، زکوٰۃ لینا ترک کر دیں گے، بکریوں اور اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں لی جائے گی لوگوں کے دلوں میں سے کینہ اور بغض اٹھا لیا جائے گا، ہر زہریلے جانور کا زہر ختم ہو جائے گا، یہاں تک کہ اگر کوئی بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈالے گا' تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، ایک بچی شیر کو بھگا دیا کرے گی، وہ شیر اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا، ریوڑ کے قریب بھیڑیے کی یہ حیثیت ہوگی جیسے وہ ریوڑ کا کتا ہوتا ہے، زمین سلامتی سے یوں بھر جائے گی' جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے، پوری دنیا میں ایک ہی دین ہوگا، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے گی، جنگ ختم ہو جائے گی، قریش کی حکومت ختم ہو جائے گی، زمین کی مثال چاندی کے طشت کی طرح ہو جائے گی، وہ یوں فصلیں اگائے گی' جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اگایا کرتی تھی، یہاں تک کہ انگور کے ایک گچھے کو اگر ایک جماعت مل کر کھانے بیٹھے گی' تو وہ سب لوگ اس ایک گچھے سے سیر ہو جائیں گے، ایک جماعت مل کر ایک انار کھانے لگے گی' تو وہ ایک انار ان سب کے پیٹ کو بھر دے گا، ایک بیل اتنی، اتنی قیمت میں مل جائے گا اور ایک گھوڑا چند ایک درہم میں مل جائے گا"۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس وقت گھوڑے کی قیمت کم کیوں ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کیونکہ جنگ کے لیے کبھی اس پر سواری نہیں کی جائے گی"۔ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: بیل کی قیمت زیادہ کیوں ہوگی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیونکہ اس کے ذریعے کھیتی باڑی کا کام لیا جائے گا"۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا "دجال کے نکلنے سے پہلے کے تین سال انتہائی سخت ہوں گے' جس میں لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑے گا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا' تو وہ ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا' تو وہ اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی، پھر اگلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا' تو وہ دو تہائی بارش روکے گا اور زمین کو حکم دے گا' تو وہ دو تہائی پیداوار روک لے گی پھر تیسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا' تو وہ اپنی تمام بارش روک لے گا اور بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا، اور اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا' تو وہ اپنی تمام پیداوار روک لے گی اور اس میں کوئی بھی چیز پیدا نہیں ہوگی، ہر ایک جانور ہلاک ہو جائے گا سوائے اس کے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ زندہ رہے"۔

نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: اس وقت لوگ کیسے زندہ رہیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"یہ کلمات پڑھنا ان کے لیے کھانے کے قائم مقام ہوگا" اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ

تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔
شیخ ابوالحسن طنافسی کہتے ہیں: میں نے شیخ عبدالرحمن محاربی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔''مناسب یہ ہے کہ یہ حدیث ہر استاد کو آنی چاہیے تاکہ وہ مدرسے میں ابتدائی طالبعلموں کو اس کی تعلیم دے''۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن حدیث ۴۰۷۷)

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ نے ان لوگوں کو خطبہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ بات وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کو مقابلے میں فخر نہ کرے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۹)

حضور ﷺ کا آخری خطبہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا تمام لوگوں میں ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر مجھ پر جان اور مال کے احسانات اور کسی کے نہیں اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو بلاریب وشک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن اخوت اسلام بہتر ہے اور میری طرف سے ہر وہ کھڑکی بند کردو جو اس مسجد میں ہے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی رہنے دو۔(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۵۰)

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ اِلَی حُجَرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ صَبِیْحَةَ بِنَائِهٖ فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِنَّ وَیُسَلِّمْنَ عَلَیْهِ وَیَدْعُو لَهُنَّ وَیَدْعُوْنَ لَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ رَاٰی رَجُلَیْنِ جَرٰی بِهِمَا الْحَدِیْثُ فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَجَعَ عَنْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَی الرَّجُلَانِ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَیْتِهٖ وَثَبَا مُسْرِعَیْنِ فَمَا اَدْرِیْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ بِخُرُوْجِهِمَا اَمْ اُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتّٰی دَخَلَ الْبَیْتَ وَاَرْخَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ وَاُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کو گوشت اور روٹی سے خوب سیر فرمایا۔ پھر امہات المومنین کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے جیسا کہ آپ رخصتی کی رات کی صبح کو حسب عادت جایا کرتے تھے۔ ان کو آپ سلام فرماتے اور ان کیلئے دعا فرماتے۔ امہات المومنین آپ کو سلام عرض کرتیں اور آپ کیلئے دعا فرماتیں۔ جب آپ اپنے گھر کی طرف تشریف لائے تو دیکھا دو شخص آپس میں باتوں میں مشغول تھے۔ جب آپ نے ان دونوں کو دیکھا اپنے گھر سے واپس لوٹ آئے اور جب ان دو شخصوں نے دیکھا اللہ عزوجل کے نبی کریم ﷺ اپنے گھر سے واپس تشریف لے گئے ہیں تو وہ جلدی سے اٹھ کر چلے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو ان دونوں کے گھر سے نکل جانے کی خبر دی یا کسی اور نے آپ کو خبر دی۔ آپ واپس تشریف لائے حتیٰ کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور آیہ حجاب نازل ہوئی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۱۳)

اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِیَٔ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ فِی النَّوْمِ فَکَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ وَکَانَ یَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ وَیَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰی جَائَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِیْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ

فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّالِثَۃَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْجُفُ فُؤَادُہٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَۃَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْہُ حَتّٰی ذَھَبَ عَنْہُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَۃَ وَاَخْبَرَھَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِیْجَۃُ كَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخْزِیْكَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِہٖ خَدِیْجَۃُ حَتّٰی اَتَتْ بِہٖ وَرَقَۃَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰی ابْنَ عَمِّ خَدِیْجَۃَ وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَكَانَ یَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِیَّ فَیَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّكْتُبَ وَكَانَ شَیْخًا كَبِیْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ لَہٗ خَدِیْجَۃُ یَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ فَقَالَ لَہٗ وَرَقَۃُ یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ لَہٗ وَرَقَۃُ ھٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰہُ عَلٰی مُوْسٰی یَالَیْتَنِیْ فِیْھَا جَذَعًا یَالَیْتَنِیْ اَكُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِیَّ ھُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِہٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ یُّدْرِكْنِیْ یَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَۃُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ وَھُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَائَنِیْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْہُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) اِلیقولہٖ (وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ) فَحَمِیَ الْوَحْیُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے جس وحی سے ابتدا کی گئی وہ اچھے خواب ہوتے تھے جو بھی خواب دیکھتے صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا پھر آپ کو خلوت محبوب ہوتی گئی اور غار حرا میں گھر واپس آنے سے پہلے کئی راتیں دین ابراہیمی کے مطابق عبادت میں بسر کرتے اور اس کا خرچہ لے جاتے۔ پھر جب وہ ختم ہو جاتا تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تو خرچہ لے جاتے حتیٰ کہ آپ غار حرا میں تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرماتے ہیں فرشتے نے مجھے اس زور سے دبوچا کہ میری طاقت برداشت انتہا کو پہنچ گئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر فرشتے نے دوبارہ اس زور سے دبایا کہ میری قوت

برداشت جواب دینے لگی پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر اس نے تیسری دفعہ مجھے پکڑا اور دبوچا پھر مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ اپنے ربّ کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور تمہارا ربّ نہایت عزتوں والا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان آیات یا قصہ کے ساتھ واپس لوٹے کہ آپ کا قلب اطہر کانپ رہا تھا۔ آپ اُم المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور دو دفعہ فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اوڑھا دیا حتیٰ کہ آپ سے وہ خوف جاتا رہا۔ اور اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو تمام واقعہ بیان کر دیا اور فرمایا میں اپنی جان پر خوف محسوس کرتا ہوں۔ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ضعیفوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کیلئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں مصائب و آلام آنے پر آپ مدد فرماتے ہیں اور اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس گئیں جو اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی تھے اور ایام جاہلیت میں وہ نصرانی ہو گئے تھے۔ اور عبرانی میں کتاب لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ عبرانی میں انجیل سے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا لکھتے اور ورقہ بن نوفل معمر اور نابینا ہو گئے تھے۔ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے چچازاد اپنے بھتیجے یعنی محمد ﷺ کی بات سنو، ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا سب بیان کر دیا۔ ورقہ نے آپ سے کہا یہی وہ ناموس وحی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا۔ کاش کہ میں ایام دعوت میں جوان ہوتا کاش میں زندہ رہتا جب آپ کو آپ کی قوم مکہ بدر کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ مجھے نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا ہاں جو حکم یا پیغام آپ لے کر آئے جو بھی کوئی یہ پیغام لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی اگر میں تمہارے نکالے جانے کے دن کو پاؤں تو تمہاری پوری قوت سے مدد کروں گا اور پھر اس کے بعد جلدی ہی ورقہ بن نوفل انتقال کر گئے اور وحی کا آنا کچھ مدت کے لئے بند ہو گیا۔

ابن شہاب ابو سلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جابر وحی کے منقطع ہونے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک دفعہ جا رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے اپنی آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ جس کو دیکھ کر میں خوفزدہ ہو گیا۔ اور میں گھر واپس آ گیا اور کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ اے کمبل پوش نبی ﷺ کھڑے ہو جاؤ اور قوم کو ڈر سناؤ، اپنے ربّ کی عظمت بیان کرو، اپنے لباس کو پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو پھر وحی بہت تیز اور متواتر آنے لگی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ۳)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَۃَ

عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَوْلُهٗ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلَاثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا) قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ (وَرُوْحٌ مِّنْهُ) اَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا (وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلَاثَةٌ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کو فضیلت حاصل ہے۔ مردوں میں سے بہت لوگ درجہ کمال کو پہنچے اور عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی عورت کامل نہیں ہوئی۔ ابن وھب نے کہا مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے خبر دی۔ انہوں نے کہا مجھے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قریش کی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ باپ کے مرنے کے بعد یہ بچوں سے زیادہ محبت کرنے والی ہیں۔ اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس اثر کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مریم بنت عمران اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔ یعنی جو فضل اُم المومنین حضرت خدیجہ، رضی اللہ عنہا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق وارد ہے حضرت مریم اس عموم سے خارج ہیں یعنی یہ مریم سے افضل ہیں۔ زہری کے بھتیجے۔ ابوعبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن مسلم بن عبیداللہ زھری اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زھری سے روایت کرتے ہیں یونس بن یزید کی متابعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان:۔ اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے۔ اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی ہے اسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو۔ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی کارساز ہے۔ (سورۃ نساء آیت ۱۷۱) ابوعبید نے کہا "کلمۃ" کا معنی ہے کن فیکون یعنی کن کہتا ہے اور کام ہو جاتا ہے۔ اور ابوعبید قاسم بن سلام کے غیر ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے کہا اور وہ اللہ کے روح ہیں۔ یعنی اللہ نے انکو زندہ کیا۔ اور انہیں روح کر دیا اور تین نہ کہو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الانبیاء حدیث ۶۵۷)

عَنْ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَّامْرَاَتَانِ وَاَبُوْ بَكْرٍ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا درانحالیکہ آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام بلال، عامر بن فہیرہ، ابوفکیھہ، زید بن حارثہ اور شقران اور دوعورتیں اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، سمیّہ والدہ عمار یا ام ایمن اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۶۷)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اپنے زمانہ کی عورتوں میں سے حضرت مریم علیہا السلام افضل ہیں اور اپنے زمانے کی عورتوں میں سے اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۰۹)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهٗ يَذْكُرُهَا وَاَمَرَهُ اللهُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ وَّاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِيْ فِيْ خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ پر مجھے اتنی غیرت نہیں آئی جتنی مجھیاُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی۔ مجھ سے نکاح کرنے سے پہلے وہ وفات پا چکی تھیں۔ غیرت کی وجہ یہ تھی کہ میں آپ کو اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بکثرت تذکرہ فرماتے سنتی تھی اللہ عزوجل نے حضور کو حکم دیا کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دیں۔ آپ ﷺ بکری ذبح فرماتے تو اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو ان کے حسب حال گوشت بطور تحفہ بھیجتے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۱۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَّا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِيْ بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَاَمَرَهٗ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول معظم ﷺ سے اُم المومنین حضرت

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا بکثرت ذکر کرنے کی وجہ سے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر کی۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے تین سال بعد نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمایا۔ آپ کے رب عزوجل یا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے تعمیر شدہ مکان کی خوشخبری دیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۱۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ محترمہ پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی۔ حالانکہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا لیکن نبی اکرم ﷺ ان کا بکثرت ذکر فرماتے اور اکثر بکری ذبح فرماتے پھر اس کے اعضا کے ٹکڑے کرتے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہلیوں کو بطور تحفہ بھیجتے اور کبھی میں آپ سے کہہ دیتی کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں ہے اس کے جواب میں فرماتے بلاشبہ وہ فاضلہ تھیں' وہ عاملہ تھیں اور ان ہی سے میری ساری اولاد ہے سوا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۱۲)

عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا نام علقمۃ الاسلمی ہے سے کہا کیا نبی اکرم ﷺ نے اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے تعمیر شدہ گھر کی خوشخبری دی ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں' جنت میں ایسے موتی کے محل کی خوشخبری دی تھی جس میں کوئی شور وغل اور نہ ہی کوئی مشقت ہوگی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۱۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ اِنَّكَ

فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں ان کے پاس ایک برتن ہے یا کہ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا کوئی مشروب جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے سلام فرمائیں اور اُم المومنینحضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا جواب یہ تھا ''ان اللّٰہ ھو السلام و منہ السلام وعنی جبریل السلام اور ان کو جنت میں موتیوں سے تعمیر شدہ محل کی خوشخبری دیں جس میں نہ شوروغوغا ہوگا اور نہ ہی مشقت وغیرہ۔ اسماعیل بن خلیل نے کہا ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اذن طلب کرنا سمجھا جس سے آپ گھبرا گئے۔ پھر فرمایا اے اللہ یہ تو ہالہ ہے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے غیرت کرتے ہوئے عرض کیا۔ کیا آپ قریش کی بوڑھی عورتوں میں سے ایک سرخ جبڑے والی ایک بوڑھی عورت کا کیوں تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ جس کو وفات پائے ہوئے زمانہ گزر گیا حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ کو ان سے بہتر بدل عطا فرمایا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۱۴)

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَآئِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

ہشام نے اپنے والد گرامی عروہ بن زبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے تین سال قبل وفات پائی۔ آپ ﷺ دو سال یا دو سال کے قریب ٹھہرے اور اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے نکاح فرمایا حالانکہ وہ چھ سال کی تھیں پھر ان کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۴)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَثَنَائِهٖ عَلَيْهَا وَقَدْ اُوْحِيَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَّهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی

غیرت نہیں کی جتنی ام المومنینحضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر کی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کا بکثرت ذکر اور تعریف فرماتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی گئی کہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کا گھر جو موتیوں سے بنایا گیا ہے اس کی خوشخبری دے دیں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۲۳)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ مریم بنت عمران سب سے بہتر خاتون ہیں اور ام المومنینحضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سب سے بہتر خاتون ہیں۔ راوی وکیع نے زمین اور آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا یعنی زمین وآسمان کی جملہ خواتین سے بہتر خاتون ہیں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۴۷)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں میں بہت سے کامل لوگ گزرے ہیں۔ لیکن خواتین میں عمران کی صاحبزادی مریم اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کے علاوہ کوئی عورت کامل نہیں ہے اور عائشہ کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۴۸)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَآءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيْثِ وَمِنِّيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن یا شاید کھانا یا شاید مشروب ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو آپ انہیں ان کے پروردگار کی

طرف سے اور میری طرف سے سلام پہنچا دیں اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دیں۔ جو موتی سے بنا ہوا ہوگا جس میں کوئی شور اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۴۹)

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر کی خوشخبری دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! آپ نے انہیں جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دی تھی جس میں کوئی شور نہیں ہوگا اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۰)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کو جنت میں گھر کی خوشخبری دی تھی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلَى خَلَائِلِهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر جتنا رشک آتا ہے اتنا کسی اور پر نہیں آتا۔ نبی اکرم ﷺ کی میرے ساتھ شادی سے تین سال پہلے اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو چکا تھا۔ میں نے آپ کی زبانی ان کا ذکر سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ انہیں جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی خوشخبری دیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ بعض اوقات آپ کوئی بکری ذبح کر کے اس کا گوشت اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۳)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلَى خَدِيْجَةَ وَاِنِّيْ لَمْ اُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُوْلُ اَرْسِلُوْا بِهَا اِلَى اَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ قَالَتْ فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيْجَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں مجھے صرف اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

پر رشک آیا کرتا تھا۔ میں نے ان کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن نبی اکرم ﷺ بعض اوقات جب کوئی بکری ذبح کرتے تھے تو یہ ہدایت کرتے تھے کہ اس کا گوشت اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجوا دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن میں نے ناراض ہو کے یہ کہہ ہی دیا۔ آپ کو تو بس اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی یاد آتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۴)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَآئِهٖ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهٖ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ پر مجھے اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ بکثرت ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ویسے میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تک اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نہیں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ٗ ہالہ بنت خویلد نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آ گیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور خوشی کے اظہار کے طور پر فرمایا' یا اللہ! یہ تو ہالہ بنت خویلد ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے بہت رشک آیا اور میں بولی: آپ کیا ہر وقت باریک سرخ ہونٹوں والی قریشی بڑھیا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ جسے فوت ہوئے بھی مدت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عطا کی ہے۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۵۸)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے جتنا رشک مجھے اُم

المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا اور کسی پر نہیں آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ یہ رشک صرف اس وجہ سے آتا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ ان کا تذکرہ اکثر کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ جب بکری ذبح کیا کرتے تھے تو آپ کچھ گوشت اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو پہنچایا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۴۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ إِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ هٰذَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ورقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اُم المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بتایا کہ انہوں نے آپ کی تصدیق کی تھی اور آپ ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا تو انبیا کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ خواب میں دکھایا گیا ہے۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس کے جسم پر دوسرا لباس ہوتا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الرویاء حدیث ۲۲۱۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاۗءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ ﷺ وحی کا سلسلہ رک جانے کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی: ایک دن میں جا رہا تھا، میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی، میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، مجھ پر رعب کی کیفیت طاری ہوگئی اور میں واپس آ گیا اور میں نے اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، تو انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور اپنی قوم کو ڈراؤ۔''

یہ آیات یہاں تک ہیں ''اور گندگی سے دور رہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کا واقعہ

ہے۔(جامع ترمذی جلد سوم کتاب تفسیر القرآن حدیث ۳۲۴۸)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے لئے تمام جہان کی خواتین میں سے مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا' اُم المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا' فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا اور آسیہ زوجہ فرعون' کافی ہیں۔(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۸۱۴)

اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَّكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رفع حاجت کے لئے رات کے وقت مناصع کی طرف جاتیں، مناصع بقیع کی ایک طرف کشادہ ٹیلہ جس پر لوگ رفع حاجت کے لئے جاتے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کرتے یا رسول اللہ اپنی عورتوں کو پردہ کراؤ، لیکن آپ ایسا نہ کرتے کسی ایک رات عشاء کے وقت حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کیلئے نکلیں اور آپ طویل القامت تھیں۔ حضرت عمر نے پکارا اے سودہ میں نے تجھے پہچان لیا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ کام کرنا اس خواہش کیلئے تھا کہ پردہ کے احکام نازل ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۱۴۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَّكَانَتْ ثَقِيْلَةً ثَبْطَةً فَاَذِنَ لَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا اُم المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مزدلفہ کی رات اجازت مانگی کہ میں نماز صبح منیٰ میں پڑھوں اور جمرہ کو کنکریاں ماروں قبل اس کے کہ لوگ آجائیں اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن عورت تھیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الحج حدیث ۱۵۶۹)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم مزدلفہ میں قیام پذیر ہوئے تو حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے ازدحام سے پہلے ہی نبی اکرم ﷺ سے منیٰ جانے کی اجازت طلب کی اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن والی عورت تھیں اور آپ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی چلی گئیں اور ہم نے صبح تک وہاں قیام کیا۔ پھر ہم آپ ﷺ کے واپس آنے کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔ یہ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرتی جیسا کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی مجھے ہر چیز کی خوشی سے زیادہ محبوب ہوتی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الحج حدیث ۱۵۷۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے اور ان میں سے جس کا نام نکلتا اس کو اپنا شریک سفر بناتے اور اپنی ہر بیوی کیلئے ایک دن اور ایک رات تقسیم کرتے سوا سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنا دن اور رات اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور اس سے وہ نبی کریم ﷺ کی خوشنودی چاہتی تھیں۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الہبہ حدیث ۲۴۱۵)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ

ابن جریج عبدالمالک بن عبدالعزیز نے کہا مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم مقام سرف

ایک جگہ اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان بارہ میل کا فاصلہ ہے میں ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث کے جنازہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہے جب تم ان کی چارپائی کو اٹھاؤ تو بہت زیادہ حرکت نہ دو بلکہ درمیانہ چال چلو اور نرمی کرو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت نو بیویاں تھیں آپ آٹھ ازواج مطہرات کیلئے تقسیم فرماتے تھے کیونکہ آپ ان کے پاس رات گزارتے تھے اور ان میں سے ایک سودہ بنت زمعہ کیلئے تقسیم نہیں کرتے تھے انہوں نے اپنی باری کی رات ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ٦١)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ھبہ کر دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے ان کا دن اور حضرت سودہ بنت زمعہ کا دن تقسیم فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ١٩٦)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِيْ حُجْرَتِيْ يَتَعَشّٰى وَاِنَّ فِيْ يَدِهِ لَعَرْقًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ اَذِنَ اللّٰهُ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت سودہ بنت زمعہ حجاب کے بعد رات کے وقت قضائے حاجت کیلئے باہر نکلیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو پہچان لیا اور کہا: اے سودہ! بخدا تو ہم پر مخفی نہیں رہی۔ سودہ بنت زمعہ واپس لوٹ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گئیں اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا جبکہ آپ میرے حجرہ میں رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ کے دست مبارک میں ایک گوشت والی ہڈی تھی اللہ عزوجل نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی اور جب نزول وحی کے سبب جو شدت آپ سے دور ہوئی آپ فرما رہے تھے اے امہات المومنین! اللہ عزوجل نے تمہیں اجازت دے دی ہے کہ تم اپنی حاجات کیلئے باہر نکلو۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ٢٢١)

عَنْ عُرْوَةَ. قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ. مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا. وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْنَا جَمِيْعًا. فَيَدْنُوْ مِنْ

كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ، حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ: حِيْنَ اَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ اَنْ يُفَارِقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَوْمِي لِعَائِشَةَ. فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، قَالَتْ: نَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي اَشْبَاهِهَا اُرَاهُ قَالَ: (وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا) (النساء: 128)

عروہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے بھانجے! نبی اکرم ﷺ ہم ازواج مطہرات میں تقسیم میں، کسی کے ہاں ٹھہرنے کے حوالے سے، کسی ایک کو دوسری پر فضیلت نہیں دیتے تھے، اکثر آپ دن کے وقت اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ ہر زوجہ محترمہ کے قریب ہوتے تھے، لیکن ان کے ساتھ صحبت نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ اس زوجہ محترمہ کے پاس آ جاتے، جن کی باری کا دن ہوتا تھا، تو آپ رات ان کے ہاں بسر کرتے تھے۔

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی عمر جب زیادہ ہوگئی اور انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی اکرم ﷺ ان سے علیحدگی اختیار کر لیں گے، تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری باری کا مخصوص دن عائشہ کے نام ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس بات کو قبول کر لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم یہ کہا کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں اور اس جیسی دوسری صورتوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی: ''اگر عورت کو اپنے شوہر کے، اکتاہٹ کا شکار ہونے، کا اندیشہ ہو''۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۳۵)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُنَا اِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَمَا نَزَلَتْ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) (الأحزاب: 51) قَالَتْ مُعَاذَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ اَقُوْلُ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی نبی اکرم ﷺ ہم ازواج مطہرات میں سے، اس زوجہ سے اجازت لیتے تھے، جس کی باری کا مخصوص دن ہوتا تھا۔ وہ آیت یہ ہے

''تم ان میں سے جسے چاہو، دور کر دو اور جسے چاہو قریب کر لو''۔

معاذہ نامی راوی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ایسی صورتحال میں آپ نبی اکرم ﷺ کو کیا کہتی تھیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں یہ کہتی تھی اگر یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا، تو میں اپنے پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۳۶)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے۔ فرمایا کبھی گھنٹے یا گھڑیال کی آواز کی مانند اور یہ مجھ پر بہت گراں ہوتی ہے اور وحی کے منقطع ہونے سے پہلے جو اس نے کہا میں یاد کر لیتا ہوں۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سخت سردیوں کے دنوں میں آپ پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ کی پیشانی مبارکہ سے پسینہ بکثرت بہہ رہا ہوتا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الوحی حدیث ۲)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک عورت حولاء بنت تویت بیٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانہ ہے اور حضرت عائشہ نے اس کی کثرت نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ فرمایا ٹھہرو تم پر اتنا عمل لازم ہے جس کی تم طاقت رکھتی ہو۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دیتے ہوئے نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم عبادت سے اکتا جاؤ گی اور اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ کرے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۴۱)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهٗ اِلَّا رَاجَعَتْ فِيْهِ حَتّٰى تَعْرِفَهٗ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا) قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ

زوجۂ رسول اللہ ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی بات سنتیں اور نہ سمجھ سکتیں تو دوبارہ اس بات کی طرف رجوع فرماتیں یعنی پوچھتی یہاں تک کہ اچھی طرح سمجھ لیتیں چنانچہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کا حساب لیا گیا وہ ضرور عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ عزوجل نہیں فرماتا عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا، فرماتی ہیں آپ نے فرمایا یہ تو محض میزان پر لوگوں کا پیش کرنا ہے لیکن جس سے پورا پورا حساب لیا گیا یعنی تفتیش وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۱۰۳)

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَیْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِیَامٌ یُّصَلُّوْنَ وَاِذَا هِیَ قَائِمَةٌ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِیَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ فَاَشَارَتْ اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی تَجَلَّانِیَ الْغَشْیُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِیْ مَآءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ کُنْتُ لَمْ اَرَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآئَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ کُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهٗ

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں زوجہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ اس وقت سورج گرہن تھا میں نے مسجد میں جھانک کر دیکھا تو لوگ صف بستہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا بے وقتی نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی سورج گرہن ہے کہا اور سبحان اللہ۔ میں نے کہا کوئی عذاب کی نشانی ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا ہاں حضرت اسماء فرماتی ہیں میں بھی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی غالب آنے لگی اور میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا جو چیز مجھے آج تک نہیں دکھائی گئی میں نے آج اس جگہ (جہاں میں کھڑا ہوں) میں نے دیکھ لی۔ حتیٰ کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر وحی نازل کی گئی کہ تم قبروں میں آزمائش کئے جاؤ گے مثل یا قریب فتنہ دجال کے یعنی فتنہ دجال کی مثل یا فتنہ دجال کے قریب یہ فاطمہ بنت منذر زوجہ ہشام بن عروہ کا شک ہے کہ

ان دونوں میں سے کون سا لفظ حضرت اسماء نے استعمال فرمایا۔ تمہارے ہر ایک کے پاس فرشتے بھیجے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا۔ اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے مومن یا موقن فاطمہ کہتی ہیں مجھے معلوم نہیں اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ کہا تھا۔ وہ مومن یا موقن کہے گا۔ یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جو ہمارے پاس معجزات و ہدایت لے کر آتے تھے ہم نے قبول کر لیا اور ایمان لے آئے اور اس کی پیروی کی۔ پس کہا جائے گا سو جاؤ درانحالیکہ تو نے اپنے اعمال و احوال کے سبب نفع پالیا اور بلاشبہ ہم کو معلوم ہے تو اس پر مکمل ایمان و یقین رکھتا تھا اور منافق یا مرتاب یعنی شک کرنے والا فاطمہ کہتی ہیں۔ مجھے یاد نہیں حضرت اسماء نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا۔ وہ منافق یا شک کرنے والا کہے گا زیادہ معلوم نہیں جو لوگوں کو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوحدیث ۱۸۲)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِيْ أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ أَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سخت بیمار ہوئے تو آپ نے دوسری ازواج سے میرے گھر میں اپنی تیمارداری کے لئے جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیکر اس طرح نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین میں خط کھینچ رہے تھے یعنی لڑکھڑاتے ہوئے نکلے اور وہ آدمی حضرت عباس اور کوئی دوسرا شخص تھا۔ حدیث کے ایک راوی عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عباس کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کیا تو دوسرے شخص کو جانتا ہے میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا وہ علی بن ابی طالب تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ ان کے گھر آ گئے اور بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے فرمایا مجھ پر ایسی سات مشکیں پانی کی بہاؤ جن کے بندھن کھولے گئے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ فرماتی ہیں زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لگن میں آپ کو بٹھایا گیا۔ اور پھر ہم نے متواتر وہ سات مشکیں آپ پر بہا دیں یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا کہ جو میں نے تم کو حکم دیا تم نے اس کو پورا کر دیا پھر لوگوں کے پاس تشریف لائے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوحدیث ۱۹۵)

عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور کپڑے پر جہاں بول لگا تھا اس پر ڈال دیا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوحدیث ۲۱۹)

عَنْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم مدینہ سے صرف حج کی نیت سے نکلے اور جب ہم مکہ کے قریب ایک جگہ سرف پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا تجھے حیض آ گیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں مجھے حیض آ گیا ہے فرمایا یہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دیا۔ تم حاجی کی طرح تمام ارکان حج ادا کرتی رہو مگر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی تھی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوحدیث ۲۸۷)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُّ وَاللهِ اَنِّيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس نیت سے نکلے صرف حج ہی کریں گے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور میں چشم نم تھی آپ نے فرمایا تمہارا رونا کیسا، میں نے عرض کیا کاش میں اس حج کا ارادہ نہ کرتی۔ فرمایا شاید تجھے حیض آ گیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دیا۔ فرمایا حاجی جو افعال حج ادا کرتے ہیں وہ سب کرو مگر کعبہ مکرمہ کا طواف نہ

کرو یہاں تک کہ تو حیض سے پاک نہ ہو جائے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الحیض حدیث ۲۹۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَّكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ اَخِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ذوالحجہ کا استقبال کرنے والے تھے یعنی ۲۵ ذیعقدہ کی تھی کہ ہم مدینہ سے نکل پڑے اور چار پانچ ذوالحجہ کو مکہ پہنچے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا دل چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے کیونکہ اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو عمرے کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا یعنی حج تمتع اور بعض نے حج کا احرام باندھا یعنی حج افراد حضرت عائشہ فرماتی ہیں اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے حج تمتع کا احرام باندھا اور نویں ذوالحجہ کو میں حائضہ ہوگئی۔ اور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور اپنے سر کے بال کھول دو اور کنگھی کرلو اور حج کا احرام باندھ لو۔ اور میں نے ایسا ہی کیا تو جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن کو بھیجا ان کے ہمراہ میں تنعیم کی طرف چلی گئی تو اپنے قائم مقام عمرے کا احرام باندھا۔ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں ان میں سے کسی بات پر قربانی ہے نہ روزہ اور نہ ہی کوئی صدقہ۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الحیض حدیث ۳۰۸)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ

زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ ﷺ صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید وہ ہمیں مدینہ جانے سے روکے گی۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں فرمایا اب چل کھڑی ہو۔
(بخاری شریف جلد اول کتاب الحیض حدیث ۳۱۹)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَلَیْسُوا عَلٰی مَاءٍ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَآئِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَیْسُوا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوا عَلٰی مَاءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَقَالَتْ عَآئِشَۃُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَّقَالَ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعُنُنِیْ بِیَدِہٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَتَیَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ

زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ ہم کسی سفر یعنی غزوہ بنی المصطلق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ گیا اور گر کر گم ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کی وجہ سے مع لوگوں کے وہاں قیام فرمایا اور وہاں کوئی پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا آپ نے دیکھ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو وہاں ٹھہرایا ہوا ہے جہاں کوئی پانی بھی نہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے محو خواب تھے تو آپ نے فرمایا تیری وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور لوگ رکے ہوئے ہیں جبکہ یہاں پانی بھی نہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے زجر و توبیخ فرمائی اور جو اللہ کو منظور تھا مجھے انہوں نے کہا یعنی یہ سب کچھ تیری وجہ سے ہوا اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کونچہ مارنے لگے اگر میری ران پر نبی اکرم ﷺ محو خواب نہ ہوتے تو ضرور میں حرکت وغیرہ کرتی۔ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت بیدار ہوئے اور پانی نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے آیہ تیمم نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اسید بن حضیر نے عرض کیا اے آل ابوبکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں بلکہ اس سے قبل بھی آپ کی برکات سے سب مستفیض ہوتے رہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس اونٹ پر میں سوار تھی ہم نے اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب التیمم حدیث ۳۲۴)

عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ قِلَادَۃً فَھَلَکَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَھَا فَاَدْرَکَتْھُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَصَلَّوْا فَشَکَوْا ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ لِعَآئِشَۃَ جَزَاكِ اللّٰہُ خَیْرًا فَوَاللّٰہِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَکْرَھِیْنَہٗ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ خَیْرًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما یعنی اپنی ہمشیرہ سے ہار مانگ کر لیا اور وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو اسے تلاش کرنیکے لئے بھیجا اور آپ کو وہ ہار مل گیا لیکن نماز کا وقت ہو چکا تھا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا لہٰذا انہوں نے بلا وضو نماز پڑھ لی۔ لوگوں نے اس بات کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم جو بھی واقعہ یا حادثہ آپ کو پیش آیا جسے آپ ناپسند سمجھتی تھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے اور جملہ مسلمانوں کے لئے بہتری پیدا فرما دی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب التیمم حدیث ۳۲۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی لوگ مسجد میں نیزوں کے ساتھ بطور مشق کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں ان کے کھیل کی طرف دیکھ رہی تھی اور ابراہیم بن منذر نے بطریق یونس بن زید ابن شھاب سے اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے جیسے صالح بن کیسان نے ابن شھاب سے روایت کیا۔ لیکن ابراہیم بن منذر کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ اور حبشی لوگ مسجد میں اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۳۸)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً وَّلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ام المومنین حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا ہے ان کو ملت اسلامیہ کے تابع پایا ہے اور ہمارا کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح وشام ہمارے

پاس نہ آتے ہوں۔ پھر اس امر میں حضرت ابوبکر کی فکر نے جنم لیا اور اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے، مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے پاس کھڑے رہتے اور ان کی تلاوت پر تعجب کرتے اور آپکو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک بہت زیادہ آہ و بکا کرنے والے شخص تھے اور جب قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تو اپنے آنسوؤں کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے۔ اس بات سے قریش کے سردار خوف زدہ ہو گئے کہیں ہماری عورتیں اور بچے دین اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۵۹)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے تو میں اپنے بچھونے پر عرضاً لیٹی ہوئی سو رہی ہوتی اور جب آپ نماز وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۸۵)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس وقت میں ادا فرماتے کہ سورج کی روشنی آپ کے حجرے سے نہیں نکلی ہوئی ہوتی تھی۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب المواقیت الصلوٰۃ حدیث ۵۱۴)

عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَآءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی اور یہ اسلام کے عام ہونے سے پہلے کی بات ہے چنانچہ آپ نماز کیلئے باہر تشریف نہ لائے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب تو مسجد میں موجود عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ پھر آپ نماز کیلئے باہر تشریف لائے اور مسجد والوں سے فرمایا زمین والوں میں سے سوائے تمہارے کوئی بھی اس وقت نماز کی انتظار نہیں کر رہا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب المواقیت الصلوٰۃ حدیث ۵۳۶)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَآءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم مومنات عورتیں اپنی چادریں لپیٹے ہوئے نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتیں اور جب نماز سے فارغ ہوتیں اور اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں تو کوئی شخص اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب مواقیت الصلوٰۃ حدیث ۵۴۸)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں کبھی ترک نہیں کرتے تھے نہ جلوت میں اور نہ خلوت میں۔ دو رکعتیں نماز صبح سے قبل اور دو رکعتیں نماز عصر کے بعد۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب مواقیت الصلوٰۃ حدیث ۵۶۲)

عَنْ عَآئِشَةَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی کے بیماری کے دن آپ میرے گھر میں رہیں تو انہوں نے اجازت دی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان اپنے دونوں پاؤں زمین سے گھسیٹتے اور زمین میں خط کھینچتے نماز کے لیے نکلے آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے سہارے چل رہے تھے۔ حضرت عبید فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو حضرت ابن عباس نے مجھے کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا۔ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا وہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان حدیث ۶۳۰)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرا بھائی عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے حجرہ میں آئے اور آپ کے پاس مسواک تھی جو وہ مسواک کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن کی طرف دیکھا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عبد الرحمن سے کہا اے عبد الرحمن یہ مسواک مجھے دے دو۔ انہوں نے وہ مسواک مجھے

دے دی۔ میں نے اس کے سرے کو توڑ کر باریک کیا پھر نرم کرنے کیلئے چبایا اور اس کے بعد میں نے وہ مسواک رسول اللہ ﷺ کو دے دی اور آپ نے مسواک فرمائی درانحالیکہ آپ میرے سینے سے سہارا لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الجمعہ حدیث ۸۴۳)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَّلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِيْ وَرَآئَهُ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں حمامہ ام بلال اور زینب نامی عورت جنگ بعاث بعاث اوس کا ایک قلعہ ہے جہاں اوس وخزرج کے درمیان جنگ عظیم ہوئی تھی اور پھر ایک سوبیس سال قبل از اسلام جاری رہی کے بہادری وغیرہ کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ مبارک ہم سے پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے زجر وتوبیخ کی اور کہا کیا نبی اکرم ﷺ کے پاس شیطان کا آلہ صوت؟ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو چھوڑ دو اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے ان دونوں کو آنکھ سے ہلکا سا اشارہ کیا وہ دونوں باہر چلی گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ عید کا دن تھا بچے ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا انہوں نے خود کہا کیا تو بچوں کے کھیل کو دیکھنا چاہتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہاں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار مبارک سے مس کر رہا تھا اور آپ فرمارہے تھے اے بنی ارفدہ یہ حبشہ کا لقب یا ان کے جدا کبر کا نام ہے کے بچو خوب اور اچھی طرح جنگی مشقیں کرتے رہو حتیٰ کہ میں جب تھک گئی تو آپ نے مجھے فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اب چلی جاؤ۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۰۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِيْ فَوَفٰى جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِيْ اُمِّيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّيْ لَفِيْ اُرْجُوْحَةٍ وَّمَعِيْ صَوَاحِبُ لِيْ فَصَرَخَتْ بِيْ فَاَتَيْتُهَا لَا اَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ بِيْ فَاَخَذَتْ بِيَدِيْ حَتّٰى اَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ وَاِنِّيْ لَاُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِيْ ثُمَّ اَخَذَتْ شَيْئًا مِّنْ مَّاءٍ فَمَسَحَتْ بِهٖ

وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا حالانکہ اس وقت میں چھ سال کی تھی۔ اس کے بعد ہم مدینہ منورہ آئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں فروکش ہوئے۔ پھر مجھے سخت بخار ہوا اور میرے بال گر گئے۔ پھر جب مجھے بخار سے چھٹکارا ملا تو میرے بال بڑھنے لگے اور زیادہ ہو گئے جو کندھوں سے نیچے لٹک رہے تھے میرے پاس میری والدہ اُم رومان یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی کنیت اور نام زینب بنت عامر ہے آئیں جبکہ میں جھولے میں تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ تھیں میری والدہ نے مجھے زور سے پکارا میں ان کے پاس آئی مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ میرے ساتھ کیا کرنا چاہتی تھیں۔ میری والدہ نے میرا ہاتھ پکڑا حتیٰ کہ مجھے ایک مکان کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ اور میں بہت تیز تیز سانس لے رہی تھی جس کو ہانپنا کہتے ہیں حتیٰ کہ جب میرا سانس کچھ درست ہوا تو میری والدہ نے تھوڑا سا پانی لیا اور میرے چہرہ اور سر کو دھویا پھر مجھے گھر کے اندر کر دیا۔ جہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں انہوں نے کہا خیر و برکت اور اچھے نصیبہ کے ساتھ آئی ہو۔ میری والدہ نے مجھے ان کے حوالے کر دیا۔ ان عورتوں نے میرا بناؤ سنگار کیا۔ مجھے کسی چیز نے نہیں گھبرایا سوائے اس کے کہ رسول ﷺ دوپہر کے وقت اچانک تشریف لائے ان عورتوں نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا حالانکہ اس وقت میں نو سال کی تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۲)

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

ہشام نے اپنے والد گرامی عروہ بن زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے تین سال قبل وفات پائی۔ آپ ﷺ دو سال یا دو سال کے قریب ٹھہرے اور اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے نکاح فرمایا حالانکہ وہ چھ سال کی تھیں پھر ان کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۸۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَّبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ

بِلَالٌ اِذَا اَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ هَلْ اَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِىْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَّهَلْ يَبْدُوَنْ لِىْ شَامَةٌ وَّطَفِيلٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق اور بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ اُم المومنین فرماتی ہیں میں ان دونوں کے پاس آئی تو میں نے کہا اے میرے باپ آپ کا کیا حال ہے۔ اے بلال تمہارا کیسا حال ہے۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھ جاتا تو یہ شعر کہتے

ہر صبح تو سرور ہے اہل وعیال سے نزدیک تیرے نعال سے تیری موت ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ان کا بخار اتر جاتا تو بلند آواز سے یہ شعر کرتے

کاش میں اپنی وادی میں گزار دوں ایک شگر دمیرے ہونبا تات جلیل اذخر وہ سب کاش میں پانی مجنہ کا کبھی پھر پی سکوں اور طفیل وشامہ کو جانے فدا دیکھوں گا کب

اُم المومنین فرماتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کو بیماری کے متعلق بتایا تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ عزوجل! ہمیں مدینہ طیبہ کی محبت عطا فرما جیسے تو نے ہمیں مکہ معظمہ کی محبت بخشی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما اس کی آب وہوا صحت بخش بنا اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ اور مدینہ منورہ کے بخار کو جحفہ میں نقل فرما۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۱۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَىَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَىِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِىَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِىْ قَوْمِىْ فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيحَ فِى الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّىْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِىْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ

مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَاْ مَا شَآءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّفْتِنَ نِسَآئَنَا وَاَبْنَآئَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهٖ وَلَا يَقْرَاُ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّآءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَآئَةِ فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَّفْتِنَ نِسَآئَنَا وَاَبْنَآئَنَا فَانْهَهُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَاقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَآئِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَّاْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِدَآءٌ لَّهٗ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَآءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخُذْ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا

لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهٖ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَّبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَّقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَّهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَّانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَاَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَّقُوْلُ جَآئَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَنْ قَتَلَهٗ اَوْ اَسَرَهٗ فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ قَوْمِيْ بَنِيْ مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اٰنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَّاَصْحَابَهٗ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا انْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِيْ وَهِيَ مِنْ وَّرَآءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِيْ فَخَرَجْتُ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا

فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَاَنِي وَلَمْ يَسْاَلَانِي اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهُ اَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ اَدِيمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّي اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ

اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَهْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یُسَمَّ لِیْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلَمْ یَبْلُغْنَا فِی الْاَحَادِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَیْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَیْرَ هٰذَا الْبَیْتِ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا مطیع پایا ہے ہم پر کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح وشام اس میں ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ جب کفار مکہ نے مسلمانوں کو اذیتیں دینا شروع کر دیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے۔ یہاں تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ برک غماد مکہ سے یمن کی جہت پانچ میل ایک جگہ کا نام پہنچے تو آپ سے ابن دغنہ کی ملاقات ہوگئی وہ قبیلہ قارہ کے سردار تھے۔ ابن دغنہ نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں کا ارادہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری قوم نے نکال دیا اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے رب کی عبادت کرنے کیلئے زمین میں پھروں یعنی شہروں کو چھوڑ کر جنگلوں کو مسکن بناؤں ابن دغنہ نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ جیسا انسان نکلا نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں نکالا جاتا ہے۔ آپ محتاجوں کو مال دے کر ان کو مالک بنا دیتے ہو اور صلہ رحمی کرتے ہو۔ ذی عیال جو اپنے گھر والوں کا بوجھ نہ اٹھا سکتا ہو اس کی کفالت کرتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو۔ مہمات اور حوادث جو راہ حق میں نازل ہونے والے ہیں ان کے دور کرنے میں مدد کرتے ہو۔ میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ آپ واپس تشریف لے جائیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے اور ان کے ساتھ ابن دغنہ بھی واپس آ گیا پھر ابن دغنہ رات کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور ان سے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے انسان کو نکلنا نہیں چاہیے اور نہ ہی ایسے عظیم انسان کو نکالا جائے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو محتاجوں کو مال دے کر مالک بناتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ بوجھل شخص کی کفالت کرتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے۔ مہمات وحوادث جو راہ حق میں نازل ہونے والے ان کے دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن غنہ کے پناہ دینے کی تکذیب نہ کی۔ قریش نے ابن غنہ سے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے اس میں وہ نماز پڑھے اور اس میں وہ جو چاہے پڑھے۔ اور اس کے سبب وہ ہمیں اذیت نہ پہنچائے اور نہ ہی اس کا اعلان کرے۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں نہ ڈال دے۔ ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بات کہہ دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں اپنے گھر میں کچھ عرصہ ٹھہرے اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ نہ ہی نماز کا اعلان کرتے اور نہ ہی اپنے گھر کے سوا کہیں پڑھتے۔ پھر آپ کو پہلے خیال کے خلاف خیال پیدا ہوا تو آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکوں کی عورتیں اور لڑکے

آپ کے تلاوت قرآن کی وجہ سے آپ پر ٹوٹ پڑے اور ان سے تعجب کرتے اور انہیں دیکھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بہت رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے تو وہ رقت قلب کی وجہ سے رونے سے آنکھوں کو روکنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس عمل نے قریش کے مشرکین سرداروں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ چنانچہ انہوں نے ابن غنہ کو پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آئے۔ مشرکین مکہ نے کہا ہم نے تمہارے امان دینے کے باعث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ اور انہوں نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنا لی ہے وہ اس میں اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ وہ ہمارے عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں ڈال دیں گے۔ تم انہیں منع کرو۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کرنے کو پسند کرتے ہیں تو کرتے رہیں اور اگر وہ انکار کریں کہ وہ ضرور اعلانیہ ہی یہ کرنا چاہتے ہیں تو ان سے کہو کہ تمہارا ذمہ تمہارے حوالہ کر دیں کیونکہ ہم ناپسند سمجھتے ہیں کہ تمہارے ذمہ کو توڑیں۔ اور نہ ہی ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اعلانیہ اس فعل پر خاموش رہ سکتے ہیں اس معنی کی بنا پر کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو اپنے دین میں نہ لے جائیں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن دغنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابوبکر تجھے معلوم ہے جس شرط پر میں نے تجھ سے عہد کیا ہے یا اس شرط پر اکتفا کر دیا۔ میرا ذمہ اور عہد مجھے واپس کر دو میں اچھا نہیں سمجھتا کہ عرب سنیں کہ ایک شخص کے متعلق جو میں نے اس سے عہد کیا تھا توڑ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تیرا امان تجھے واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کے امان پر راضی ہوں اور نبی کریم ﷺ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے تمہاری جگہ دکھائی گئی ہے جو دونوں پہاڑوں کے درمیان کھجور کے درختوں والی زمین ہے "وَهُمَا الْحَرَّتَانِ" یہ لفظ امام زہری کی تفسیر ہے جو خبر میں درج ہے جس کا معنی ہے وہ زمین جس کے پتھر سیاہ ہوں اس کے بعد جس نے بھی ہجرت کی اس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور جو لوگ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے ان میں عام لوگ مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو مجھے یقین ہے کہ مجھے اجازت دی جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ پر قربان ہو کیا آپ بھی ہجرت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ضرور، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خاطر ہجرت سے روک لیا تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کریں۔ اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں چار ماہ تک ان کو کیکر کے پتے کھلاتے رہے اور لفظ "خبط" بھی امام زہری کی تفسیر ہے جو خبر میں درج ہے۔ ابن شہاب نے کہا حضرت عروہ بن زبیر نے کہا اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دفعہ ہم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں

بیٹھے ہوئے تھے تو کسی کہنے والے اس سے مراد یا تو عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں یا حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ آپ ایسے وقت میں تشریف لائے کہ اس وقت آپ ہماری طرف کبھی تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ جو ایسے وقت میں تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ پیش آ گیا ہے۔ اُم المومنین نے فرمایا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت دی گئی اور آپ اندر تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو کوئی بھی تمہارے پاس ہے ان کو نکال دو اس سے مراد حضرت عائشہ اور اسماء ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کی اولاد ہیں جبکہ موسیٰ بن عقبہ نے اپنی روایت میں اس کی تفسیر یہی کی ہے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو میں آپ کی مصاحبت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ رسول معظم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ پر قربان ہو میری ان دو اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی لے لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیمت سے لیں گے واقدی نے کہا اس کا نام قصواء تھا اور آپ نے آٹھ سو درہم میں خریدی آپ کی وفات کے بعد قلیل عرصہ زندہ رہی اور خلافت صدیقی میں فوت ہوگئی اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ان دونوں کو بہت جلدی سے تیار کیا اور چمڑے کی تھیلی میں ان کیلئے زادِ سفر رکھ دیا اور حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کو دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے توشہ دان کا منہ بند کر دیا اس وجہ سے انہیں دو کمر بند والی کہا جاتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جبل ثور کی غار میں چلے گئے اور تین دن اس میں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو اس وقت نوجوان ذکی اور سمجھدار تھے رات ان کے پاس رہتے تھے۔ رات کے آخری حصہ میں اندھیرے میں ان کے پاس سے آجاتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس آجاتے جیسا کہ رات یہیں گزاری ہے اور وہ جو بھی قریش سے مکر و فریب کی بات سنتے اسے یاد کر لیتے حتیٰ کہ جب اندھیرا ہو جاتا تو ان دونوں کو یہ خبر بتا دیتے اور عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ان کے پاس بکریاں چراتے تھے۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو وہ دودھ والی بکریاں ان کے پاس لے جاتے وہ ان سے تازہ دودھ نوش فرما کر رات بسر کرتے۔ حتیٰ کہ صبح کے اندھیرے میں عامر بن فہیرہ بکریاں ہانک کر لے جاتے۔ وہ تین راتیں ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنی ودل کا ایک شخص عبداللہ بن اولقیط جو بنی عبد بن عدی سے تھا اور راستہ کا ماہر تھا۔ راستے بتانے کیلئے اجرت پر لیا اور درانحالیکہ وہ شخص آل عاص بن وائل سہمی کا حریف تھا اور وہ قریش مکہ کے کافروں کے دین پر تھا "غمس حلفائیً" کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی برتن میں خون یا اور کوئی

ڈال کر عقد حلف کے وقت اس میں ہاتھ ڈالتے اور یہ ان کی مؤکد حلف ہوتی۔ اس کو امین بنایا اور دونوں اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں اور اس سے تین راتوں کے بعد تیسری رات کی صبح کو دونوں اونٹنیاں غار ثور میں پہنچانے کا وعدہ لیا۔ عامر بن فہیرہ اور رہبران کے ساتھ نکلے اور رہبران کو ساحل کے راستے لے گیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھے عبدالرحمن بن مالک مدلجی سراقہ بن مالک کے بھتیجے نے خبر دی کہ اس کے والد مالک جعشم نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے سراقہ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور انہوں نے اس شخص کو جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے یا گرفتار کر لے اسے پوری دیت سو اونٹ دیں گے۔ ایک وقت میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک شخص آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے ''سراقہ'' میں نے ابھی ابھی ساحل پر چند لوگ دیکھے ہیں میں انہیں محمد ﷺ اور ان کے اصحاب خیال کرتا ہوں، سراقہ نے کہا میں نے پہچان لیا اور وہ لوگ وہی ہیں لیکن میں نے اس سے کہا یہ لوگ وہ نہیں ہیں۔ تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہو گا وہ ہمارے سامنے گئے ہیں۔ پھر میں مجلس میں تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد کھڑا ہوا اور میں اپنے گھر کے اندر چلا گیا اس کے بعد میں نے اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ وہ میرا گھوڑا باہر نکالے اور وہ اس کو فلاں ٹیلے کے پیچھے میرے لیے روک رکھے۔ میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کی پچھلی طرف سے نکلا اور میں اس کی اُنی شام سے زمین پر خط کھینچا جا رہا تھا اور میں نے اس کے اوپر والا حصہ نیچے کر دیا تاکہ میرے پیچھے آنے والوں کو نشان نہ مل سکے اور وہ میری مزدوری میں شریک ہوں حتیٰ کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہوا اور اس کو سرپٹ دوڑایا یہاں تک کہ میں ان کے قریب پہنچ گیا۔ پھر میرا گھوڑا پھسل گیا اور میں اس سے گر پڑا اٹھ کر میں اپنا ہاتھ ترکش میں لے گیا اور اس سے تیر نکالے اور ان سے فال معلوم کرنا چاہی کیا میں ان کو تکلیف پہنچا سکتا ہوں یا نہیں تو فال وہ نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔ پھر میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کی فال کو تسلیم نہ کیا۔ گھوڑا مجھے ان کے اتنا قریب لے گیا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کی آواز سنی۔ اور رسول اللہ ﷺ کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بکثرت ادھر ادھر دیکھتے تھے۔ اچانک میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں گھوڑے سے گر پڑا پھر میں نے اس کو ڈانٹا وہ زور سے کھڑا ہو گیا اس نے بمشکل اپنے پاؤں کو زمین سے نکالا۔ جب وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کے پاؤں سے دھوئیں کی مثل ایک غبار آسمان میں بلند ہونے لگا۔ پھر میں نے تیروں سے فال نکالی اب پھر فال وہی نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔ میں نے انہیں امان کی آواز دی تو وہ لوگ ٹھہر گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا۔ اس واقعہ سے میرے دل میں ایک بات آئی کہ عنقریب رسول اللہ ﷺ کا دین غالب ہو گا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ کی قوم نے آپ کے معاملے میں سو اونٹ دیت مقرر کر دی ہے اور میں نے ان کو وہ تمام خبریں بتا دیں جو لوگوں کا ان کے متعلق ارادہ تھا۔ میں نے ان کی

خدمت میں زادراہ اور سامان پیش کیا۔ انہوں نے قبول نہ فرمایا اور مجھ سے کوئی سوال نہ کیا۔ سوائے اس کے کہ فرمایا ہمارے معاملے کو صیغہ راز میں رکھنا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے لیے امن کی تحریر لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو انہوں نے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ ابن شہاب نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شام سے واپس آنے والے ایک کاروان تجارت میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے۔ ادھر مسلمانوں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کی خبر سنی تو یہ لوگ روزانہ مقام حرہ تک جا کر ان کا انتظار کرتے۔ حتیٰ کہ دوپہر کی گرمی انہیں واپس کرتی۔ ایک دن طویل انتظار کے بعد وہ واپس ہوئے اور جب اپنے گھروں میں پہنچے کہ ایک یہودی کسی اپنی ضرورت کیلئے کچھ دیکھنے کیلئے ایک بلند ٹیلہ پر چڑھا۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے اس حال میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ سراب زائل ہو جاتا ہے۔ اس نے بے اختیار با آواز بلند کہا اے اہل عرب یہ تمہارا نصیب اور پیشوا ہے جس کا تم روزانہ انتظار کرتے تھے۔ یہ سنتے ہی مسلمان فوراً اپنے اپنے ہتھیار لے کر امنڈ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو مقام حرہ کے پیچھے ملے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ دائیں طرف مڑ گئے اور ان سب کے ساتھ بنی عمرو بن عوف کے ہاں فروکش ہوئے۔ اور یہ ماہ ربیع الاول شریف کے سوموار کا واقعہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ خاموش تشریف فرما رہے۔ انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آتے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور اپنی چادر سے آپ پر سایہ کیا۔ تو اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں چند راتیں یعنی دس دن سے کچھ زیادہ قیام فرمایا اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جو تقویٰ پر مبنی ہے۔ رسول مکرم ﷺ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور چل پڑے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف کے پاس بیٹھ گئی اور یہ وہ جگہ تھی جس میں کچھ مسلمان اس وقت نماز پڑھتے تھے۔ یہ جگہ سہل اور سہیل رافع بن خدیج بن عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم کے بیٹے تھے دو یتیم بچوں جو اسعد بن زرارہ کی کفالت میں تھے ان کی تھی اور یہ ان کی کھجوریں خشک کرنے کی کھلیان جگہ تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا یہ انشاء اللہ ہمارے قیام کی جگہ ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دو یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے کھلیان کی قیمت معلوم کی تاکہ وہاں مسجد بنائیں۔ تو ان دونوں نے عرض کیا ہم فروخت نہیں کریں گے بلکہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو ہبہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے بطور ہبہ ان دونوں سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان دونوں

سے قیمتاً خریدی پھر اس جگہ آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ اور رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ مسجد کی تعمیر کیلئے اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ آپ انہیں اٹھا کر لا رہے تھے یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں۔ یہ ہمارے رب کی بارگاہ میں زیادہ نیک کام اور پاکیزہ ہے اور فرماتے یہ ثواب آخرت کا ثواب ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجروں پر رحم فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں میں سے کسی یعنی عبداللہ بن رواحہ کا شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے کہا احادیث میں ہم تک یہ خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیت کے سوا کسی کا پورا شعر پڑھا ہو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۹۴)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ابْتَاعَ اَبُوْ بَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَاَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَّسِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَاَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَاَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِيْ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ قَدْ اَقْبَلَ فِيْ غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهٗ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيْ اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّاْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ اِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى اَهْلِهٖ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَاَيْتُ اَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے والد عازب سے کجاوہ خریدا میں اسے اٹھا کر ان کے ساتھ لے چلا۔ حضرت براء نے کہا میرے والد عازب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی سیر ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم پر نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ اور ہم رات کے وقت غار ثور سے نکلے اور ایک رات دن برابر تیز چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا پھر ہمارے سامنے ایک ادنیٰ پتھر ظاہر ہوا ہم اس کے پاس آئے اس کا تھوڑا سا سایہ تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا کمبل جو میرے پاس تھا بچھا دیا پھر نبی اکرم ﷺ اس پر لیٹ گئے۔ میں آپ کے اردگرد کی دیکھ بھال کیلئے نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چرواہا بکریاں لا رہا ہے۔ اور ہماری طرح وہ بھی چٹان کے سایہ کا طالب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس سے دریافت کیا اے نوجوان تو کس کا

غلام ہے اس نے کہا میں فلاں کا غلام ہوں۔ میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے کہا جی ہاں اس نے بکریوں میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا ذرا تھن صاف کر لو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے ایک برتن میں دودھ دوہا' میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا اس پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کیلئے سفر میں پانی پینے کے لئے رکھا ہوا تھا میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نوش فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا۔ درانحالیکہ متلاشی ہمارے پیچھے آ رہے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہیں انہیں بخار چڑھا ہوا تھا میں نے ان کے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ان کے رخسارے پر بوسہ دیا اور فرمایا اے میری بیٹی حالت کیسا ہے۔ حضرت براء کا آپ کے گھر جانا نزول حجاب سے قبل تھا اور اس وقت حضرت براء اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں نابالغ تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۰۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَیْهِ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَکَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِیًا شَدِیْدَ النَّزْعِ کَسَرَ یَوْمَئِذٍ قَوْسَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَّکَانَ الرَّجُلُ یَمُرُّ مَعَهٗ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَیَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ وَیُشْرِفُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَی الْقَوْمِ فَیَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَا تُشْرِفْ یُصِیْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِیْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ عَآئِشَةَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّاُمَّ سُلَیْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّیْفُ مِنْ یَّدَیْ اَبِیْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَیْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ احد میں لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے اپنی ڈھال کے ساتھ آپ کیلئے ڈھال بنے ہوئے تھے اور حضرت ابوطلحہ تیر پھینکنے کے اعتبار سے بہت بڑے تیر انداز تھے' انہوں نے اس دن یعنی یوم احد دو یا تین کمانیں توڑی تھیں جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر ان کے پاس سے گزرتا تو نبی اکرم ﷺ فرماتے یہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دو' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ جھانک کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے میرا باپ اور میری ماں آپ پر فدا ہوں آپ جھانک کر نہ دیکھئے کہ کہیں کافروں کے تیروں میں سے کوئی تیر

آپ کو نہ لگ جائے۔ وہ تیر میرے گلے پر لگے آپ کے گلے پر نہ لگے یعنی میں اپنی جان آپ پر فدا کروں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور ام سلیم والدہ حضرت انس کو دیکھا درانحالیکہ وہ اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھاتی تھیں جس کی وجہ سے میں ان کے پازیب دیکھ رہا تھا وہ اپنی پشتوں پر مشکیزے پانی سے بھر بھر کر اٹھا کر لا رہی تھیں اور لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈال رہی تھیں پھر واپس جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈالتیں' اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بوجہ اونگھ جو باعث اطمینان وتسکین تھی دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۴۰)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَآءِ الَّتِیْ بِاَعْلٰی مَکَّۃَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مقام کداء سے جو مکہ کے بالائی حصہ میں ہے سے مکہ میں داخل ہوئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۷)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْہُ بِیَدِہٖ فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَہُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ کَانَ یَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر معوذتیں پڑھ کر دم کرتے اور پھر دونوں کو جسم پر ملتے جب آپ بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں جس میں آپ نے وصال فرمایا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ کا دست مقدس آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۳)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِیًا وَّفِیْہِ شَجَرَۃٌ قَدْ اُکِلَ مِنْہَا وَوَجَدْتَّ شَجَرًا لَّمْ یُؤْکَلْ مِنْہَا فِیْ اَیِّہَا کُنْتَ تُرْتِعُ بَعِیْرَکَ قَالَ فِی الَّذِیْ لَمْ یُرْتَعْ مِنْہَا تَعْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَزَوَّجْ بِکْرًا غَیْرَہَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتائیے اگر آپ کسی وادی میں قیام پذیر ہوں اور اس میں کوئی درخت ایسا ہو جس سے کھایا گیا ہو اور آپ ایسا درخت پائیں جس سے کچھ نہ کھایا گیا ہو۔ ان درختوں میں سے کس درخت سے آپ اپنے اونٹ کو چرائیں گے۔ آپ نے فرمایا اس درخت سے جس سے کچھ نہ چرایا گیا ہو۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۶۹)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةِ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی ہو۔ اچانک ایک مرد یعنی فرشتہ بصورت مرد، مراد حضرت جبرائیل ہیں تم کو ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا ہے یارسول اللہ ﷺ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشم کے اس ٹکڑے کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہ تم ہو۔ میں کہتا ہوں اگر یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے تو وہ اس کو ضرور جاری کرے گا۔
(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۷۰)

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ فَقَالَ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا میں تو آپ کا بھائی ہوں اور بھائی کی بیٹی سے نکاح نہیں ہوتا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرے بھائی ہو۔ یہ اللہ عزوجل کے قول "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" کی طرف اشارہ ہے (سورہ حجرات ۱۰) اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میرے لئے حلال ہے کیونکہ نکاح سے مانع اخوت نسب و رضاع ہے نہ کہ اخوت دین۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۷۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں نے خواب میں تجھے دیکھا تجھے ایک فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لایا اور مجھ سے کہا یہ تمہاری زوجہ ہے تو میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تم ہی ہو۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے تو وہ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۱۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا حالانکہ میں چھ سال کی بچی تھی اوران کی رخصتی ہوئی درانحالیکہ وہ نو سال کی تھی اور وہ آپ کے حضور نو برس رہیں جب آپ کا وصال مبارک ہوا اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس تھی۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۲۱)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ ام رومان بنت عامر میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں لے گئیں۔ام المومنین نے کہا میں کیا دیکھتی ہوں۔اس گھر میں انصار کی کچھ عورتیں ہیں ان میں سے اسماء بنت یزید انہوں نے ام رومان اوران کے ساتھ جو عورتیں اور دلہن تھی ان سے کہا۔تم خیر و برکت اور بہترین حصہ ونصیب پر تشریف لائی ہو۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۴۳)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَآءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ہار مستعار لیا اور وہ گم ہو گیا۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔مراد حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ہیں راستے میں نماز کا وقت آ گیا اور انہوں نے بلا وضو نماز پڑھی۔جب وہ نبی اکرم ﷺ کے حضور حاضر ہوئے انہوں نے آپ کے حضور اس کی شکایت کی۔تو آیہ تیمم نازل ہوئی۔حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزا عطا فرمائے۔بخدا جب بھی اے ام المومنین رضی اللہ عنہا آپ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا اللہ عزوجل نے آپ کیلئے اس سے راہ نکال دی اور اس واقعہ میں سب مسلمانوں کیلئے برکت فرمائی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۵۰)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتّٰى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا حبشی مسجد میں جہاد میں مہارت حاصل کرنے کیلئے چھوٹے تیروں سے کھیل رہے تھے۔رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے چھپایا اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔

حتیٰ کہ میں خود ہی لوٹ آئی۔ کم عمر لڑکی کی رغبت کا اندازہ کرو کہ وہ حبشیوں کے کھیل کتنا پسند کرتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۷۵)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْاَلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا یُرِیْدُ یَوْمَ عَآئِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ یَکُوْنُ حَیْثُ شَآءَ فَکَانَ فِیْ بَیْتِ عَآئِشَةَ حَتّٰی مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَاتَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ کَانَ یَدُوْرُ عَلَیَّ فِیْهِ فِیْ بَیْتِیْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَیْنَ نَحْرِیْ وَسَحْرِیْ وَخَالَطَ رِیْقُهٗ رِیْقِیْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس مرض میں وصال فرمایا دریافت فرماتے تھے میں کل کہاں قیام کروں۔ میں کل کہاں قیام کروں گا۔ آپ کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا۔ آپ کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں تو آپ ﷺ اپنی وفات تک ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میری باری کے دن میں میرے پاس نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا۔ اللہ عزوجل نے نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ اس حال میں قبض کی کہ آپ کا سر مبارک میرے سینہ اور بغل کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن مبارک میرے لعاب دہن سے مل گیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۱)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصَحْفَةٍ فِیْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِهَا یَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ یَجْمَعُ فِیْهَا الطَّعَامَ الَّذِیْ کَانَ فِی الصَّحْفَةِ وَیَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّکُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِیْحَةَ اِلَی الَّتِیْ کُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَکْسُوْرَةَ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ کَسَرَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے۔ امہات المومنین میں سے کسی ایک ام المومنین یعنی ام المومنین حضرت زینب یا صفیہ نے ایک پیالہ بھیجا اس میں کھانا تھا۔ اس ام المومنین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس کے گھر نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے خادم کے ہاتھ کو مارا تو وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پیالہ کے ٹکڑے جمع کئے۔ پھر وہ طعام جو پیالہ میں تھا اس کو اکٹھا کرنا شروع فرمایا۔ ان حاضرین سے جو آپ کے حضور تھے فرماتے تھے تمہاری ماں کو غیرت آئی ہے۔ پھر آپ نے خادم کو جانے سے روکا حتیٰ کہ اس ام المومنین کی طرف سے پیالہ لایا گیا جس کے گھر آپ تشریف فرما تھے یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور وہ صحیح پیالہ خادم کو دیا تا کہ وہ اس پیالہ کو ام المومنین کو

پہنچادے جس کا پیالہ توڑا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس گھر میں روک دیا جس گھر میں وہ توڑا گیا تھا۔
(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۹)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَّاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَّاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو میں جانتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو اس طرح کہتی ہو ''لا ورب محمد ﷺ'' اور جب تم غصہ کی حالت میں ہوتی ہو تو کہتی ہو ''لا ورب ابراہیم'' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا یا رسول اللہ ﷺ میں لفظ میں صرف آپ کا اسم گرامی ہی چھوڑتی ہوں لیکن میرا دل آپ کی ذات شریفہ کے ساتھ تعلق مودت و محبت ترک نہیں کرتا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر سے پردہ میں کیا اور میں ان حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں اپنے چھوٹے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ حتیٰ کہ میں تھک جاتی کم سن لڑکی کی قدر کو نظر و تدبر سے دیکھو کہ وہ کھیل دیکھنے کی کتنی حریص ہے۔
(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۲۰)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَّاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَّاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا، جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور جب

ناراض ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو محمد کے پروردگار کی قسم! اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو ابراہیم کے پروردگار کی قسم! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! میں صرف آپ کا نام نہیں لیتی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۶۱)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں' میری سہیلیاں آیا کرتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ کر واپس جانے لگتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ انہیں میرے پاس بھیج دیتے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۶۳)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ یہ کوشش کیا کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ جس دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر ہوں اس دن آپ کی خدمت میں تحائف پیش کریں۔ ان کا مقصد صرف نبی اکرم ﷺ کی رضا کا حصول تھا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۶۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِّيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی آخری بیماری کے دوران یہ دریافت کرتے رہے۔ آج میں کہاں رہوں گا؟ کل کس کے ہاں رہوں گا؟ راوی کہتے ہیں آپ دراصل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے مخصوص دن کے منتظر تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے جب آپ کی روح مبارکہ کو قبض کیا اس وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے سے لگا ہوا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۶۸)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وفات سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی

اور انہوں نے آپ کو تھاما ہوا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے! مجھ پر رحم کر! اور مجھے رفیق یعنی اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۶۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عائشہ کو عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے۔ جو فضیلت ''ثرید'' کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۷۵)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا' جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت نازل ہو۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۷۷)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عائشہ! جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت نازل ہو۔ وہ مجھے دیکھ سکتے ہیں' لیکن میں انہیں نہیں دیکھ سکتی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۸۰)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٌ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِيْ غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ قَالَتِ

اَلثَّامِنَةُ زَوْجِیْ الرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ وَّالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِیْ رَفِیْعُ الْعِمَادِ طَوِیْلُ النِّجَادِ عَظِیْمُ الرَّمَادِ قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِیْ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِیْ مَالِكٌ وَّمَا مَالِكٌ مَّالِكٌ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ لَهٗ اِبِلٌ كَثِیْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَیْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِیَةَ عَشْرَةَ زَوْجِیْ اَبُوْ زَرْعٍ فَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَیَّ وَبَجَّحَنِیْ فَبَجِحَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَجَدَنِیْ فِیْ اَهْلِ غُنَیْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَهْلِ صَهِیْلٍ وَّاَطِیْطٍ وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَهٗ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِیْ زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَّبَیْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِیْ زَرْعٍ مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّیُشْبِعُهٗ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ طَوْعُ اَبِیْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَیْظُ جَارَتِهَا جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا وَّلَا تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا تَنْقِیْثًا وَّلَا تَمْلَاُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَّالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِیَ امْرَاَةً مَّعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَیْنِ یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ فَطَلَّقَنِیْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ رَجُلًا سَرِیًّا رَّكِبَ شَرِیًّا وَّاَخَذَ خَطِّیًّا وَّاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا وَّاَعْطَانِیْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِیْ اُمَّ زَرْعٍ وَّمِیْرِیْ اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِیَةِ اَبِیْ زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے بارے میں کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ پہلی عورت بولی' میرا شوہر کس اونٹ کا وہ کمزور گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہے۔ وہ آسان نہیں ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور صحت مند بھی نہیں ہے کہ اسے کہیں منتقل کیا جا سکے۔ دوسری عورت بولی' میں اپنے شوہر کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اس کے بارے میں سب کچھ بیان کر دوں گی۔ ہر ظاہر اور خفیہ بات بیان کر دوں گی۔ تیسری بولی' میرے شوہر کی کوئی بھی کل سیدھی نہیں ہے۔ اگر بولوں! تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو جان سولی پر لٹکی رہتی ہے۔ چوتھی عورت بولی' میرا شوہر تہامہ کی رات کی مانند ہے یعنی نہ زیادہ ٹھنڈا اور نہ زیادہ گرم' نہ خوفزدہ کرنے والا اور نہ ہی افسوس کا شکار کرنے والا' پانچویں عورت بولی: میرا شوہر گھر میں چیتا ہے اور باہر شیر ہے۔ وہ گھر کے معاملات میں دخل نہیں دیتا۔ چھٹی عورت بولی: میرا شوہر جب کھاتا ہے تو سب کچھ ہڑپ کر جاتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب کچھ پی جاتا ہے۔ جب لیٹتا ہے تو پورا لحاف خود ہی لپیٹ لیتا ہے اور ہاتھ بڑھا کر میری حالت کا اندازہ نہیں کرتا۔ ساتویں عورت بولی' میرا شوہر صحبت نہیں کر سکتا وہ نامرد ہے۔ وہ احمق ہے۔ بول نہیں سکتا۔ ہر بیماری اسے لاحق ہے اور وہ مار پیٹ بھی کرتا ہے۔ آٹھویں عورت بولی' میرا شوہر خوشبودار ہوا کی مانند خوشبودار ہے اور خرگوش کی طرح ملائم ہے۔ نویں عورت بولی: میرا شوہر دراز قامت کا مالک

ہے' مہمان نواز ہے اور شاہ خرچ ہے۔ دسویں عورت بولی' میرا شوہر مالک یعنی داروغہ ہے میں اس کے بارے میں کیا کہوں وہ اس سے زیادہ اچھا ہوگا۔ اس کے پاس بہت سے اونٹ ہیں جو اس کے گھر کے قریب رہتے ہیں۔ انہیں چراگاہ میں جانا کم ہی نصیب ہوتا ہے۔ جب باجوں کی آواز آتی ہے تو انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ ان کی قربانی کا وقت آ گیا ہے۔ گیارہویں عورت بولی' میرا شوہر ابوزرع شاید اس کا مطلب جاگیردار ہو ہے۔ ابوزرع کتنا اچھا ہے۔ اس نے زیورات کے ذریعے میرے کانوں کو جھکا دیا ہے اور میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے اور مجھے اتنا خوش کر دیا ہے کہ میں بات بھول چکی ہوں کہ اس نے مجھے تھوڑی سی بکریوں کے مالک ایک چھوٹے سے گھرانے میں دیکھا تھا اور پھر وہ مجھے ایک ایسے گھر میں لے آیا۔ جہاں گھوڑے' اونٹ' ہل چلانے والے بیل اور کسان موجود ہیں۔ مجھے کوئی ٹوکنے والا نہیں ہے۔ میں صبح دیر تک سوتی رہتی ہوں اور خوب کھاتی پیتی رہتی ہوں۔ ابوزرع کی ماں میری ساس کے کیا کہنے اس کے برتن ہمیشہ بھرے رہتے ہیں اور اس کا مکان بہت بڑا ہے۔ ابوزرع کا بیٹا وہ بھی کتنا اچھا ہے۔ وہ اتنی سی جگہ میں پورا آ جاتا ہے جہاں کوئی نرم و نازک شاخ یا باریک تلوار رکھی جائے بکری کے بچے کا ایک شانہ اس کا پیٹ بھرنے کیلئے کافی ہے۔ ابوزرع کی بیٹی' وہ کتنی اچھی ہے۔ ماں کی فرمانبردار' باپ کی اطاعت گزار بھرے ہوئے جسم کی مانند جسے دیکھ کر اس کی سوکن جل جائے۔ ابوزرع کی کنیز' وہ بھی کتنی اچھی ہے۔ وہ ہمارے گھر کی کوئی بات باہر بیان نہیں کرتی اور ہم سے اجازت لیے بغیر گھر کی کوئی چیز نہیں کھاتی اور گھر کی صفائی کا خاص خیال رکھتی ہے۔ ایک دن ابوزرع گھر سے نکلا اس وقت برتنوں میں دودھ دوہا جا رہا تھا۔ اس کا سامنا ایک عورت سے ہوا جس کی گود میں چیتے کے بچوں کی مانند دو بچے' دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ پھر ابوزرع نے مجھے طلاق دیدی اور اس عورت سے شادی کر لی۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک اور سردار سے شادی کر لی جو بہترین شہسوار اور بہادر تھا۔ اس نے مجھے بہت سی نعمتیں دیں۔ ہر طرح کی راحت دی اور بولا اے ام زرع! تم بھی کھاؤ اور اپنے میکے والوں کو بھی بھجواؤ۔ اس نے مجھے جو کچھ دیا ہے۔ اگر میں ان سب کو جمع کروں تو وہ ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوگا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا' میں تم سے اسی طرح محبت کرتا ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے ساتھ کرتا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۸۱)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَمَا نَزَلَتْ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) (الأحزاب: 51) قَالَتْ مَعَاذَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی نبی اکرم ﷺ ہم یعنی ازواج

مطہرات میں سے، اس زوجہ سے اجازت لیتے تھے، جس کی باری کا مخصوص دن ہوتا تھا۔ وہ آیت یہ ہے
"تم ان میں سے جسے چاہو، دور کر دو اور جسے چاہو قریب کر لو"۔
معاذہ نامی راوی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ایسی صورتحال میں آپ نبی اکرم ﷺ کو کیا کہتی تھیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں یہ کہتی تھی اگر یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا، تو میں اپنے پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۳۶)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چند راتوں تک سو نہیں سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش کوئی باصلاحیت شخص آج رات ہماری پہرہ داری کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے سنا کہ ہتھیاروں کی آواز آ رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سعد بن ابی وقاص، نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے نبی اکرم ﷺ سے کچھ اندیشہ تھا، تو میں پھر آپ ﷺ کی حفاظت کرنے کے لئے آیا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور آپ ﷺ سو گئے۔
(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۸۹)

اُم المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِيْ أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ أَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ

تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سخت بیمار ہوئے تو آپ نے دوسری ازواج سے میرے گھر میں اپنی تیمارداری کے لئے جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیکر اس طرح نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین میں خط کھینچ رہے تھے یعنی لڑکھڑاتے ہوئے نکلے اور وہ آدمی حضرت عباس اور کوئی دوسرا شخص تھا۔ عبید اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کیا تو دوسرے شخص کو جانتا ہے میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا وہ علی بن ابی طالب تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ ان کے گھر آ گئے اور بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے فرمایا مجھ پر ایسی سات مشکیں پانی کی بہاؤ جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ فرماتی ہیں زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لگن میں آپ کو بٹھایا گیا۔ اور پھر ہم نے متواتر وہ سات مشکیں آپ پر بہا دیں یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا کہ جو میں نے تم کو حکم دیا تم نے اس کو پورا کر دیا پھر لوگوں کے پاس تشریف لائے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۱۹۵)

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ

اُم المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بالوں کو مُلَبَّد یعنی لیس دار چیز یا گوند وغیرہ سے بالوں کو سجایا ہوا ہے کیا ہوا ہے اور اپنی قربانی کے جانور کے گردن میں قلادہ ڈالا ہے۔ اس لئے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الحج حدیث ۱۴۶۵)

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کا کیا حال ہے۔ انہوں نے احرام کھول دیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جما کر رکھا ہے اور اپنی قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اور میں حج سے فارغ ہونے تک احرام نہیں کھولوں گا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الحج حدیث ۱۵۸۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی پانچ جانوروں کو قتل کردے اس پر کوئی حرج نہیں، کوا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العمرۃ حدیث ۱۷۰۵)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِیِّیْنَ الثَّلَاثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاکْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن عاص، اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بلایا۔ تو انہوں نے جو صحائف حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پاس تھے ان کو مصاحف میں لکھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں سے کہا جب تم اور زید بن ثابت قرآن معظم میں سے کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے قریش کی لغت میں لکھو کیونکہ قرآن مقدس قریشیوں کی لغت میں ہی نازل ہوا ہے۔ تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۷۲۲)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ یُّصَابَ بِاَیَّامٍ بِالْمَدِیْنَةِ وَقَفَ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کَیْفَ فَعَلْتُمَا اَتَخَافَانِ اَنْ تَکُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِیْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا اَمْرًا هِیَ لَهٗ مُطِیْقَةٌ مَّا فِیْهَا کَبِیْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا اَنْ تَکُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِیْقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِیَ اللّٰهُ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ لَا یَحْتَجْنَ اِلٰی رَجُلٍ بَعْدِیْ اَبَدًا قَالَ فَمَا اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا رَابِعَةٌ حَتّٰی اُصِیْبَ قَالَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ مَّا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ اُصِیْبَ وَکَانَ اِذَا مَرَّ بَیْنَ الصَّفَّیْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتّٰی اِذَا لَمْ یَرَ فِیْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَکَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَاَ سُوْرَةَ یُوْسُفَ اَوِ النَّحْلَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی حَتّٰی یَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ کَبَّرَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ قَتَلَنِیْ اَوْ اَکَلَنِی الْکَلْبُ حِیْنَ طَعَنَهٗ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِکِّیْنٍ ذَاتِ طَرَفَیْنِ لَا یَمُرُّ عَلٰی اَحَدٍ یَّمِیْنًا وَّلَا شِمَالًا اِلَّا طَعَنَهٗ حَتّٰی طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ طَرَحَ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ اَنَّهٗ مَاْخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهٗ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ یَدَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهٗ فَمَنْ یَّلِیْ عُمَرَ فَقَدْ رَاَی الَّذِیْ اَرٰی وَاَمَّا نَوَاحِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُمْ لَا یَدْرُوْنَ غَیْرَ اَنَّهُمْ

قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلٰوةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ اَمَرْتُ بِهٖ مَعْرُوْفًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِيْ بِيَدِ رَجُلٍ يَّدَّعِي الْاِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ اَيْ اِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوْا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ وَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَّقُوْلُ لَا بَاْسَ وَقَائِلٌ يَّقُوْلُ اَخَافُ عَلَيْهِ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ ثُمَّ اُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهٖ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَآءَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَجَآءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَلَمَّا اَدْبَرَ اِذَا اِزَارُهٗ يَمَسُّ الْاَرْضَ قَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهٗ اَبْقٰى لِثَوْبِكَ وَاَتْقٰى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً وَّثَمَانِيْنَ اَلْفًا اَوْ نَحْوَهٗ قَالَ اِنْ وَفٰى لَهٗ مَالُ اٰلِ عُمَرَ فَاَدِّهٖ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاِلَّا فَسَلْ فِيْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِنْ لَّمْ تَفِ اَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِيْ قُرَيْشٍ وَّلَا تَعْدُهُمْ اِلٰى غَيْرِهِمْ فَاَدِّ عَنِّيْ هٰذَا الْمَالَ انْطَلِقْ اِلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ يَقْرَاُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنِّيْ لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَمِيْرًا وَقُلْ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَاْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِيْ فَقَالَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَاْذِنُ اَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُهٗ لِنَفْسِيْ وَلَاُوْثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ فَلَمَّا اَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَآءَ قَالَ ارْفَعُوْنِيْ فَاَسْنَدَهٗ رَجُلٌ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِيْ تُحِبُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَذِنَتْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنْ اَذِنَتْ لِيْ فَاَدْخِلُوْنِيْ وَاِنْ رَدَّتْنِيْ رُدُّوْنِيْ اِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَآءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَآءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَاَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً وَّاسْتَاْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوْا اَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا اَجِدُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ اَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ

وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُ كُمْ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَاِنْ اَصَابَتِ الْاِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَاِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ اَيُّكُمْ مَا اُمِّرَ فَاِنِّيْ لَمْ اَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ وَّقَالَ اُوصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا (الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ) اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَاَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاُوصِيْهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَاَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَاُوصِيْهِ بِالْاَعْرَابِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْاِسْلَامِ اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ وَيُرَدَّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ وَاُوصِيْهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا اِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ اَدْخِلُوْهُ فَاُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهٖ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْا اَمْرَكُمْ اِلٰى ثَلَاثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَيُّكُمَا تَبَرَّاَ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ فَنَجْعَلُهُ اِلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَالْاِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَاُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَفَتَجْعَلُوْنَهُ اِلَيَّ وَاللهُ عَلَيَّ اَنْ لَا اٰلُ عَنْ اَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَاَخَذَ بِيَدِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ اَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْاٰخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَّوَلَجَ اَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ

عمرو بن میمون سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید ہونے سے چند دن قبل مدینہ منورہ میں دیکھا کہ وہ حضرت حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑے فرما رہے تھے۔ عراق کی ارض سواد میں تم نے کیا کیا ہے تم دونوں کو اس کا اندیشہ ہے کہ زمین پر طاقت سے زیادہ تم نے محصول لگا دیا ہے۔ ان دونوں نے کہا ہم نے وہی محصول مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور ہم نے زیادہ نہیں بڑھایا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا غور کر لو کہ شاید تم نے زمین پر زیادہ محصول مقرر کیا ہو جس کی وہ طاقت نہ رکھتی ہو۔ انہوں نے جواب دیا جی نہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کی بیوگان کو اتنا فارغ البال کر دوں گا کہ میرے بعد کسی کی محتاج نہ رہیں گی۔ عمرو بن میمون نے کہا ان پر صرف چار راتیں

آئیں اور چوتھی کی صبح کو آپ کو شہید کر دیا گیا۔ عمرو بن میمون نے کہا جس دن وہ شہید ہوئے میں صف میں کھڑا تھا۔ میرے اور حضرت عمر فاروق کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے اور وہ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے فرماتے صفیں سیدھی کر لو۔ حتیٰ کہ جب وہ ان میں کوئی خلل نہ دیکھتے تو آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورۂ یوسف یا نحل یا اس کی مثل کوئی سورت پڑھتے تاکہ سب لوگ جمع ہو جائیں۔ اس دن ابھی انہوں نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کتے نے مجھے قتل کر ڈالا یا کتے نے مجھے کاٹ کھایا جس وقت اس بدبخت نے آپ کو زخمی کیا۔ کتے سے مراد علج یعنی وہ کافر غلام ہے جس نے آپ کو شہید کیا کافر دو دھاری چھری لے کر تیزی سے بھاگا جس کے پاس دائیں، بائیں سے گزرتا لوگوں کو زخمی کرتا جاتا تھا حتیٰ کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے سات فوت ہو گئے ان میں سے کلیب بن بکیر بھی ہیں جب مسلمانوں میں سے ایک شخص نے یہ دیکھا اس شخص کا نام خطان تمیمی یربوعی ہے تو اس نے اس بدبخت پر اپنی لمبی ٹوپی یا کمبل ڈال دیا بعض کے نزدیک برنس کمبل کو بھی کہتے ہیں جب اس کافر نے گمان کیا کہ وہ پکڑ لیا جائے گا تو اس نے اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا۔ ادھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے آگے کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور جو کوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قریب تھا اس نے وہی دیکھا جو میں نے دیکھا۔ ایسے وہ لوگ جو مسجد کے کونوں میں تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز کو گم پایا اور وہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ہلکی سی نماز پڑھائی۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا ہے۔ وہ تھوڑی دیر ادھر، ادھر گھومے پھر آئے اور بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام جس کا نام فیروز اور کنیت ابولولوء ہے نے یہ کام کیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جو کاریگر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا جی ہاں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے میں نے اس کو اچھی بات بتائی تھی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ پر نہیں رکھی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم اور تمہارے والد اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں کافر عجمی غلام زیادہ رہیں کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے کہ قیدی عجمی غلام مدینہ میں نہ رہے جیسا کہ ابن سعد کی روایت میں من طریق محمد بن سیرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بہت غلام تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں کرتا ہوں۔ یعنی اگر آپ چاہتے ہیں تو میں سب کو قتل کر دیتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خلاف واقعہ بات کرتے ہو۔ اس کے بعد کہ انہوں نے ہمارا کلمہ پڑھ لیا۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی اور ہماری طرح حج کر لیا اب ان کا قتل کرنا غلط بات ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر لے جایا گیا۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم بھی ان کے ساتھ چلنے لگے اور لوگوں کا یہ

حال تھا کہ گویا ان کو ان سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں پہنچی ہے۔ کوئی کہتا ہے کوئی حرج نہیں صحت یاب ہو جائیں گے اور بعض کہتے ہیں ہمیں اندیشہ ہے کہ آپ فوت ہو جائیں گے پھر کھجور کا نبیذ لایا گیا جس کو آپ نے پیا وہ بھی آپ کے پیٹ سے نکل گیا۔ پھر آپ کو دودھ لا کر پلایا گیا وہ بھی آپ کے پیٹ سے نکل گیا۔ اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ بچیں گے نہیں۔ ہم آپ کے پاس اندر آئے اور لوگ بھی آ رہے تھے وہ سب ان کی تعریف کرتے۔ ایک نوجوان شخص طبقات ابن سعد اور صحیح ابن حبان سے جو اشارہ ملتا ہے وہ نوجوان ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب المغازی میں ہے کہ وہ تیمور بن مخرمہ تھے لیکن پہلا قول صحیح ہے آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ کو اللہ عزوجل کی طرف سے بشارت ہو آپ کو نبی اکرم ﷺ کی صحبت اور اسلام میں سبقت نصیب ہوئی۔ جو آپ کو معلوم ہے پھر آپ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ نے عدل وانصاف کیا پھر آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ سب امور میرے لیے برابر ہو جائیں نہ مجھ پر عذاب ہو اور نہ ہی میرے لیے ثواب ہو جب وہ نوجوان واپس ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا تہبند زمین کو چھو رہا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نوجوان کو واپس میرے پاس لاؤ۔ آپ نے فرمایا اے میرے چچا کے بیٹے اپنے کپڑے کو اٹھا لو یہ تیرے کپڑے کو زیادہ صاف رکھے گا اور تمہارے رب کے نزدیک زیادہ پرہیز گاری کی بات ہے۔ اپنے صاحبزادے سے فرمایا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دیکھو مجھ پر قرضہ کتنا ہے۔ انہوں نے حساب لگایا تو چھیاسی ہزار یا اس کے قریب قریب تھا۔ آپ نے فرمایا اگر آل عمر کے مال سے پورا ہو جائے تو ان کے مالوں سے ادا کر دو ورنہ عدی بن کعب سے مانگو اور اگر ان کے مالوں سے بھی پورا نہ ہو تو قریش سے لے لو اور ان کے علاوہ کسی اور سے مت قرضہ لینا لہٰذا میرا قرض ادا کرو۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے کہو عمر فاروق رضی اللہ عنہ سلام عرض کرتا ہے اور امیر المؤمنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے صاحبین یعنی نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام عرض کیا اور اجازت مانگی پھر اندر ان کے پاس گئے تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی رو رہی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اے ام المؤمنین! حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس مدفون کی اجازت چاہتے ہیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں خود وہاں دفن ہونا چاہتی تھی لیکن آج ان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس سے واپس آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا گیا یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آ گئے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ تو ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمرو بن میمون میں سے کوئی ایک ہے اُس نے آپ کو سہارا دے کر بٹھایا اور فرمایا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا خبر لائے ہو۔ عرض کی وہی جو آپ پسند کرتے تھے اے امیر المؤمنین۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی ہے۔ آپ نے

فرمایا اللہ کا شکر ہے میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہ تھی۔ جب میری وفات واقع ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جاؤ پھر سلام عرض کرنے کے بعد کہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت چاہتے ہیں۔ اگر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا پھر اجازت دے دیں تو مجھے ان کے حجرے میں داخل کرنا اور اگر درخواست مسترد فرما دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور دیگر خواتین ان کے ساتھ چلتی ہوئی آئیں جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے۔ ام المؤمنین اندر گئیں اور تھوڑی دیر وہاں روئیں۔ لوگوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ اندر مکان میں چلی گئیں۔ ہم نے مکان کے اندر سے ان کے رونے کی آواز سنی۔ لوگوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین وصیت کیجئے کس کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس چیز خلافت کا حقدار ان لوگوں سے زیادہ میں کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ، عثمان غنی، زبیر بن عوام، طلحہ، سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا آپ نے نام لیا فرمایا تمہارے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی حاضر ہوا کریں گے مگر خلافت کا حق اس کو نہیں جیسے ان کی تسلی کیلئے فرما رہے تھے۔ اب اگر خلافت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ملے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ تم میں سے جو بھی خلیفہ بنایا جائے وہ ان سے مدد لے۔ اس لیے کہ میں نے ان کو نا اہلیت اور ضیافت کرنے کے باعث معزول نہیں کیا اور میں اپنے بعد والے خلیفہ کو مہاجرین اولین سے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق پہچانے۔ اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اس کو انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ جنہوں نے مہاجرین سے پہلے اس شہر مدینہ منورہ میں اپنا گھر اور ایمان بنا لیا تھا یعنی مدینہ منورہ کی وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے ان کے احسان کرنے والوں کو قبول کیا جائے اور لغزش کرنے والوں سے درگزر کیا جائے۔ میں خلیفہ کو تمام شہر کے باشندوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ لوگ اسلام کے مددگار مال جمع کرنے والے بوجہ کثرت اور قوت وہ دشمنوں کو غضب میں ڈالنے والے ہیں اور یہ کہ ان سے نہ لیا جائے مگر ان کا فاضل مال وہ بھی ان کی رضامندی سے۔ خلیفہ کو دیہاتیوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کا سرمایہ ہیں کہ ان کی ضرورت سے زائد مال لیے جائیں اور ان میں غریب لوگوں پر تقسیم کیے جائیں۔ میں خلیفہ کو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اور اس کے رسول کا ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ اہل ذمہ کے ساتھ جو عہد ہوا اسے پورا کیا جائے اور ان کی حفاظت میں لڑا جائے۔ اور طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دی جائے۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ہم انہیں لے کر پیدل چلتے ہوئے نکلے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو سلام عرض کیا اور کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں۔ ام المؤمنین نے فرمایا ان کو اندر لے آؤ۔ چنانچہ انہیں حجرہ شریف میں اندر لے گئے اور وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیئے گئے۔ جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو مذکورہ بالا افراد جمع ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا تم لوگ اپنا حق اپنے میں سے تین کو سونپ دو حضرت زبیر بن

عوام رضی اللہ عنہ نے اپنا حق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ حضرت طلحہ نے کہا میں نے اپنا حق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت علی المرتضیٰ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے کہا تم دونوں میں سے جو شخص خلافت سے کنارہ کش ہوگا ہم یہ اس کے سپرد کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اسلام اس کا محافظ و رقیب ہے۔ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنے خیال میں افضل پر نظر کرے۔ اس وقت دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم اپنا اپنا حق میرے سپرد کرتے ہو۔ بخدا میں یہی کوشش کروں گا کہ آپ لوگوں میں جو افضل ہے میں اسی کو حق دوں۔ دونوں نے کہا جی ہاں خلافت کا انتخاب کریں حضرت عبدالرحمن نے ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا آپ کی رسول اللہ ﷺ سے جو رشتہ داری ہے اور اسلام میں جو سبقت ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ اللہ آپ کا سب حال جانتا ہے اگر میں آپ کو یعنی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دوں تو آپ نے عدل و انصاف کرنا ہوگا ورنہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دوں تو یقیناً آپ کو ان کی بات سننا ہوگی اور ان کی اطاعت کرنا ہوگی۔ اس کے بعد خلوت میں لے جا کر دوسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہی بات کہی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہی تھی جب دونوں سے عہد لے لیا تو کہا اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور ان سے بیعت کی پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی پھر اہل مدینہ اندر داخل ہوئے اور سب نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۰۴)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْشَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْبَدَا لِيْ اَنْ لَّآ اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما خنیس بن حذافہ سہمی کی وفات کے سبب بیوہ ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور

انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو حفصہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر پیش کیا اور میں نے کہا اگر چاہو تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے تمہارا نکاح کر دوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے معاملہ میں غور کروں گا چنانچہ میں چند روز ٹھہرا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے یہی ہے کہ میں اس وقت نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا اگر چاہو تو میں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کا تجھ سے نکاح کر دوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ میں چند دن ٹھہرا پھر رسول اللہ نے منگنی کا پیغام بھیج دیا اور میں نے آپ کے ساتھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور کہا شاید تم مجھ سے خفا ہو گئے ہو جب تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو مجھ پر پیش کیا تھا اور میں نے تم کو کوئی جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا جی ہاں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے آپ کو جواب دینے سے اس بات نے روکا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اگر آپ اس سے شادی نہ کرتے تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیتا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۱۸۸)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُھَاجِرِیْنَ اِلَیْہِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُھُمْ اَحَدُھُمَا اَبُوْ بُرْدَۃَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُھْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَاِمَّا قَالَ فِیْ ثَلَاثَۃٍ وَّخَمْسِیْنَ اَوِ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ وَکَانَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ یَقُوْلُوْنَ لَنَا یَعْنِیْ لِاَھْلِ السَّفِیْنَۃِ سَبَقْنَا کُمْ بِالْھِجْرَۃِ وَدَخَلَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ وَّھِیَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰی حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَۃً وَّقَدْ کَانَتْ ھَاجَرَتْ اِلَی النَّجَاشِیِّ فِیْمَنْ ھَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰی حَفْصَۃَ وَاَسْمَآءُ عِنْدَھَا فَقَالَ عُمَرُ حِیْنَ رَاٰی اَسْمَآءَ مَنْ ھٰذِہٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِیَّۃُ ھٰذِہِ الْبَحْرِیَّۃُ ھٰذِہٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَا کُمْ بِالْھِجْرَۃِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ کَلَّا وَاللّٰہِ کُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْعِمُ جَائِعَکُمْ وَیَعِظُ جَاھِلَکُمْ وَکُنَّا فِیْ دَارِ اَوْفِیْ اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَۃِ وَذٰلِکَ فِی اللّٰہِ وَفِیْ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَایْمُ اللّٰہِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَذْکُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ کُنَّا نُؤْذٰی وَنُخَافُ وَسَاَذْکُرُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُہٗ وَاللّٰہِ لَا اَکْذِبُ وَلَا اَزِیْغُ وَلَا اَزِیْدُ عَلَیْہِ

فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَاْتُوْنِيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا ہم کو نبی اکرم ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی خبر پہنچی حالانکہ ہم یمن میں تھے، میں اور دو بھائی اور میں ان سب سے چھوٹا تھا ان میں ایک ابو بردہ اور دوسرے ابورھم تھے ہم ہجرت کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی طرف نکلے یا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہم چندلوگوں میں نکلے یا یہ کہا ہم اپنی قوم کے ترپن یا باون ۵۳۔۵۲ افراد کے ساتھ نکلے اور ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں ارض حبشہ میں نجاشی کی طرف پہنچا دیا اور ہم نے وہاں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پایا اور ہم ان کے ساتھ قیام پذیر رہے حتیٰ کہ ہم سب کے سب حبشہ سے مدینہ منورہ آ گئے اور ہم نبی اکرم ﷺ کو اس وقت ملے جب آپ نے خیبر کو فتح کر لیا تھا اور بعض لوگ ہمیں یعنی کشتی والوں کو کہتے تھے کہ ہم ہجرت کرنے میں تم سے سبقت لے گئے۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ کی زیارت کیلئے ان کے پاس گئیں اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ان لوگوں میں سے تھیں جو ہمارے ساتھ حبشہ سے آئے تھے حالانکہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی حبشہ کی طرف ہجرت کرنیوالوں میں نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بھی وہاں موجود تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اسمائی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہا یہ کون ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا حبشیہ یہ ہے بحریہ یہ ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا جی ہاں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہجرت کرنے میں ہم تم سے سبقت لے گئے ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غصہ میں آ کر کہا ایسا ہرگز نہیں اللہ کی قسم تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ تم میں سے بھوکے لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور جاہلوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے اور ہم حبشہ کی ایسی زمین میں تھے جو دین سے بہت دور اور دین سے بغض رکھنے والے تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں تھیں۔ اللہ کی قسم نہ میں کچھ کھاؤں گی اور کچھ پیوں گی حتیٰ کہ جو کچھ تم نے کہا

ہے میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی کہ یہ کہہ کر ہمیں اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں اور ہمیں ڈرایا جاتا ہے میں یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ذکر کروں گی اور آپ سے دریافت کروں گی اللہ کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں اور حق سے انحراف کروں گی اور نہ ہی ان باتوں پر کچھ اضافہ کروں گی۔ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسا ایسا کہتے ہیں آپ نے فرمایا تم نے ان سے کیا کہا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے ان سے اس طرح کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تم سے زیادہ میرے قریب نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو تمہاری دو ہجرتیں ہیں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ فوج درفوج میرے پاس آ کر مجھ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کرتے۔ دنیا کی کوئی چیز نہیں جس سے وہ زیادہ خوش ہوئے ہوں اور نہ ہی ان کے دلوں میں نبی اکرم ﷺ کے ان کے حق میں اس ارشاد گرامی سے عظیم تر کوئی چیز ہو۔ ابو بردہ نے کہا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مجھ سے اس حدیث کا بار بار اعادہ کرواتے تھے ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اشعری دوستوں کی قرآن پڑھنے کی آواز کو پہچانتا ہوں اگرچہ جبکہ وہ رات میں آتے ہیں اور ان کے رات میں قرآن پڑھنے کی آواز سے ان کے منازل کو پہچانتا ہوں اگرچہ میں نے ان کے منازل نہیں دیکھے جہاں وہ دن میں رہتے ہیں ان میں سے حکیم ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۹۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَسْتُ اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو احرام کھولنے کا حکم دیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کس نے احرام کھولنے سے منع کیا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے کسی لیس دار چیز سے اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ میں جب تک قربانی نہ کرلوں احرام نہیں کھولوں گا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۳۳)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ

بِالَّذِیْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْتَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِیْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّکَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَیْتِیْ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ هَرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْ کِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَعْهَدُ اِلَی النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِیْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا بِیَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ فَصَلّٰی بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ وَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً لَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ کَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ وَهُوَ کَذٰلِكَ یَقُوْلُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاۗئِهِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِیْ عَلٰی کَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَقَعْ فِیْ قَلْبِیْ اَنْ یُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَّلَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّهٗ لَنْ یَّقُوْمَ اَحَدٌ مَّقَامَهٗ اِلَّا تَشَاۗءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ مُوْسٰی وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت مبارک ناساز ہوئی اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں تیمارداری کی جانے کی اجازت چاہی تو ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ قدم مبارک سے زمین پر خط کھینچ رہے تھے۔ دونوں آدمیوں سے ایک حضرت عباس اور دوسرا کوئی اور شخص تھا یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عبید اللہ نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا خبر دی تو مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ذکر نہیں کیا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے عرض کیا معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ بیان فرماتی تھیں جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لے آئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا آپ نے فرمایا مجھ پر سات مشکیزے جن کے تسمے نہ کھولے گئے ہوں بہاؤ۔ شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ کے لگن کپڑے دھونے یا کپڑے رنگنے والا بڑا برتن میں بٹھا دیا پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنے دست اقدس سے ہماری طرف اشارہ فرمایا تم نے

تعمیل حکم کردی۔ یہی کافی ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نماز پڑھائی اور ان کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام زہری نے کہا مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو اپنی چادر مبارک اپنے چہرۂ پرنور پر ڈال لیتے تھے اور جب شدت گرمی کی وجہ سے دل گھبراتا تو اس کو اپنے چہرۂ اقدس سے ہٹا دیتے تھے اور آپ اس حال میں فرماتے اللہ عزوجل یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا حالانکہ آپ ﷺ جو انہوں نے کیا اس سے اپنی امت کو ڈراتے تھے۔ زہری نے کہا مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق آپ ﷺ کے حکم کو کئی بار دہرایا اور آپ سے بار بار گفتگو کرنے پر مجھے صرف اس چیز نے برانگیختہ کیا کہ میرے دل میں واقع ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا آپ کے بعد لوگ اس سے ہمیشہ محبت نہیں کریں گے اور میرا گمان یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی جگہ کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر اسے برا خیال کریں گے۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ امامت کا معاملہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پھیر دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عباس تشریح نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۶)

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ يَّكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ تَجْمَعُوْهُ وَاِنِّيْ لَاَرٰى اَنْ تَجْمَعَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ فِيْهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِيْ وَرَاَيْتُ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّعُمَرُ عِنْدَهٗ جَالِسٌ لَّا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَّلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ اَزَلْ اُرَاجِعُهٗ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ اللّٰهُ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ) اِلٰى اٰخِرِهِمَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِیْ جُمِعَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ابن سباق عبید مدنی ثقفی ابوسعید نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جو ان لوگوں میں سے ہیں جو وحی لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ سے لڑائی کے وقت جو لڑائی مسلیمہ کذاب سے ہوئی میری طرف پیغام بھیجا درآنحالیکہ ان کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میرے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور کہا یمامہ میں لوگوں سے جنگ بڑی سخت ہو رہی ہے اور مجھے خوف لاحق ہو رہا ہے کہ ان جگہوں میں جہاں کفار سے جنگ بہت زیادہ ہو رہی ہے مگر قراٗ حضرات قتل ہو گئے تو قرآن مقدس کا اکثر حصہ جاتا رہے گا اگر یہ کہ قرآن مقدس کو جمع کر لو اور میرا خیال یہ ہے کہ آپ قرآن کو جمع کریں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا میں اس چیز کو کیسے کروں جس کو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ کام بہتر ہے حضرت عمر اس بارے میں میرے ساتھ مسلسل تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اس کام کیلئے میرے سینہ کو کھول دیا اور میں نے بھی وہی خیال کیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیال کیا تھا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا درآنحالیکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس خاموشی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کوئی کلام نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تم ایک عقلمند نوجوان ہو۔ اور ہم تم کو کذب و نسیان سے متہم نہیں کرتے۔ تم نبی کریم ﷺ کیلئے اللہ عزوجل کی وحی لکھا کرتے تھے۔ لہٰذا قرآن حکیم کو تلاش کر کے ایک جگہ جمع کرو۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر جو انہوں نے قرآن مقدس جمع کرنے کا حکم دیا ہے اس سے گراں نہ ہوتی۔ ”زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا“ میں نے کہا تم دونوں وہ کام کیسے کرو گے جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ بہتر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے بار بار تکرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے جس کام کیلئے حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا سینہ کھول دیا تھا میرا سینہ بھی کھول دیا اور میں اٹھا اور قرآن مقدس تلاش کرنا شروع کیا۔ اس حال میں کہ اس کے چمڑے کے ٹکڑوں، شانہ کی ہڈیوں، کھجور کی چھڑیوں اور لوگوں کے سینوں سے میں نے جمع کیا حتیٰ کہ میں نے سورۂ توبہ کی دو آیتیں حضرت حذیفہ بن ثابت بن فاکہ خطمی صاحب شہادتین کے پاس پائیں۔ اور سوائے ان کے اور کسی کے پاس نہ پائیں اور وہ یہ ہیں ”لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ۔ الی آخرھا“ اور صحیفہ یعنی اوراق جن میں قرآن مقدس جمع کیا گیا تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے ان کو

وفات دی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہے پھر ام المومنین حضرت حفصہ بنت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پاس رہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۷۹۹)

عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا وَّكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جس وقت آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق خنیس بن حذافہ سہمی کے فوت ہو جانے سے بیوہ ہو گئیں اور خنیس بن حذافہ سہمی رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان پر اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے کہا میں اپنے معاملہ میں غور وخوض کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے چند دن انتظار کی پھر مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے کہا مجھ پر ابھی یہ واضح ہوا ہے کہ میں فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا تجھ سے نکاح کر دوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے حضرت عثمان سے بھی زیادہ ان پر غصہ آیا۔ میں نے چند دن انتظار کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا۔ اس کے بعد مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے اور کہا شاید کہ جس وقت تم نے مجھ پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کیلئے پیش کیا اور میں نے تمہیں اس کا جواب نہ دیا تم مجھ سے ناراض ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا جی ہاں اے ابوبکر مجھے تم پر بہت غصہ تھا حضرت ابوبکر صدیق نے کہا جب تم نے مجھ پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے پیش کیا تھا تو مجھے صرف جواب دینے سے اس

بات نے روکا کہ مجھے معلوم تھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور مجھے نہیں چاہیے تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بھید کا افشا کرتا اور اگر رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیتے تو میں ضرور اس کو قبول کر لیتا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۱۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نماز عصر سے فارغ ہوتے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لاتے اور ان میں سے ہر ایک کے قریب ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور خلاف عادت جتنا آپ ٹھہرتے تھے اس سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق اپنی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا اے میری بیٹی تجھے یہ عورت دھوکہ میں نہ ڈال دے جس کا حسن و جمال رسول اللہ ﷺ کو بہت خوش کرتا ہے۔ ان کی مراد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ قصہ رسول اللہ ﷺ کے حضور بیان کیا تو آپ نے تبسم فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَاِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِيْ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ لَهٗ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكِ وَقُوْلِيْ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُبَادِيَهٗ بِمَا اَمَرْتِنِيْ بِهٖ فَرَقًا مِّنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهٗ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ

مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي اَجِدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ اِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیز کو بہت پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر سے فارغ ہوکر واپس تشریف لاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے اور ان میں سے کسی ایک کے قریب جاتے۔ تو اس سے تقبیل و مباشرت بلا جماع فرماتے ایک دفعہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ جتنا آپ عادتاً قیام فرماتے اس سے زیادہ قیام فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے غیرت آئی اور میں نے اس کے متعلق دریافت کیا مجھ سے کہا گیا ایک حبشیہ لڑکی جس کا نام ''خضرائی'' تھا یہ سوال و جواب ان سے تھا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی قوم کی ایک عورت نے ان کو ایک ڈبہ شہد بھیجی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے ایک گھونٹ شہد نوش فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے کہا بخدا میں کوئی ضرور حیلہ کرتی ہوں۔ میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے کہا آپ ﷺ عنقریب تیرے پاس تشریف لائیں گے۔ جب آپ تمہارے قریب آئیں تو کہو آپ نے مغافیر تناول فرمایا ہے آپ تم سے فرمائیں گے میں نے مغافیر نہیں کھایا ہے۔ پھر تم آپ سے عرض کرو یہ بو کیسی ہے جو میں آپ سے پا رہی ہوں۔ آپ تمہیں فرمائیں گے مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایک گھونٹ شہد پلایا ہے۔ تم آپ سے عرض کرو۔ وہ شہد جو آپ نے نوش فرمایا اس شہد کی مکھی نے اس درخت سے جس کی گوند مغافیر ہے چاٹا ہوگا۔ میں بھی آپ سے یہی عرض کروں گی۔ اے صفیہ بنت حیی تم نے بھی یہی عرض کرنا ہوگا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سودہ بنت زمعہ مجھ سے کہتی تھیں۔ بخدا رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوکر دروازے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ تمہارے خوف سے یہ بات کہنے کا ارادہ کر لیا جو تم نے مجھ سے کہا تھا۔ جب آپ ﷺ حضرت سودہ بنت زمعہ کے قریب ہوئے۔ تو سودہ بنت زمعہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے مغافیر تناول فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے مغافیر نہیں کھایا۔ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ بو کیسی ہے جو میں آپ سے پاتی ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کچھ شہد پلایا ہے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ شہد جو آپ نے تناول فرمایا شاید اس شہد کی مکھی نے اس درخت سے جس کی گوند مغافیر ہے چاٹا ہوگا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۴۹)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهُ فِي اَنْ يُّمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ

رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ أَوْ كِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب مرض وفات میں آپ کی بیماری میں اضافہ ہوا تو آپ ﷺ نے ازواج مطہرات سے میرے گھر میں تیمارداری کی اجازت طلب کی تو ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی' آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان یعنی ان کے سہارے زمین میں اپنے دونوں پاؤں سے لکیر کھینچتے ہوئے باہر نکلے' عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا میں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے قول کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خبر دی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم دوسرے مرد کو جانتے ہو جس کا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا' میں نے کہا نہیں جانتا ہوں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم ﷺ نے میرے گھر داخل ہونے اور بیماری کا شدت اختیار کرنے کے بعد فرمایا مجھ پر ایسے سات مشکیزوں سے پانی ڈالو جن کے تسمے نہ کھولے گئے ہوں تاکہ میں لوگوں کو نصیحت کرسکوں' ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے آپ کو ام المؤمنین حضرت حفصہ زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ کے لگن کپڑے دھونے یا رنگنے والا بڑا برتن میں بٹھایا پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ ﷺ پر پانی ڈالنا شروع کردیا' یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ تم نے حکم کی تعمیل کردی' ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو نماز پڑھائی اور انہیں خطبہ ارشاد فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الطب حدیث ٦٦٥)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت حفصہ سے روایت کی انہوں نے حجۃ الوداع میں کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کا کیا حال ہے وہ عمرہ سے حلال ہو گئے ہیں یعنی احرام کھول دیا ہے اور آپ عمرہ سے حلال نہیں ہوئے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہوا ہے اور ھدی کو قلادہ پہنایا ہوا ہے جب تک میں قربانی نہ کرلوں اس وقت تک میں احرام نہیں

کھولوں گا۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۵۴)

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُّهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ اَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا عَادَ اِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا

ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی باری میں اپنے ہدایا اور نذرانے پیش کیا کرتے تھے۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمام ازواج مطہرات حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں۔ اے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بخدا لوگ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن اپنے ہدایا بارگاہ نبوت میں پیش کرتے ہیں۔ ہم بھی تو مال کی خواہش کرتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خواہش کرتی ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں کہ وہ لوگوں کو فرمادیں کہ وہ اپنے نذرانے آپ کو جہاں بھی ہوں پہنچا دیا کریں۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے مجھ سے اپنا چہرہ اقدس پھیرلیا۔ جب پھر آپ میری باری میں تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے مجھ سے اعتراض کیا۔ جب تیسری باری آئی تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے اُم المومنین سید عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کوئی تکلیف نہ دو۔ اللہ کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں وحی نازل نہیں ہوتی۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۶۹)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَسْاَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ اِنَّكَ اَفَظُّ

وَاَغْلَظَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ

محمد بن سعد انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابووقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں مراد آپ کی ازواج مطہرات ہیں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حفصہ رضی اللہ عنہا' اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' زینت بنت حجش رضی اللہ عنہا آپ سے کچھ سوال کر رہی تھیں اس حال میں کہ جو آپ نے ان کو دیا اس سے زیادہ مانگ رہی تھیں۔ درآنحالیکہ ان کی آوازیں آپ ﷺ کی آواز پر بلند تھیں۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو وہ جلدی سے پردہ میں چلی گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر قربان ہوں اللہ عزوجل آپ کو ہنساتا رہے آپ نے فرمایا میں ان عورتوں سے متعجب ہوں جو میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی جلدی سے پردہ میں چلی گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ زیادہ حق دار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے اپنی جانوں کی دشمن تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں اور ان کے سامنے آواز بلند کرتی ہو تو انہوں نے جواب دیا تم رسول اللہ ﷺ کی نسبت سخت طبیعت اور گفتگو میں سخت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب ان کو چھوڑو کوئی اور بات سناؤ۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب بھی کھلی راہ میں چلنے والا شیطان تم سے ملتا ہے وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۰۱۸)

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَکُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ یَّخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَکَةُ الشَّیْطٰنِ وَبِهَا یَنْصِبُ رَایَتَهٗ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتٰی نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ یَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ کَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْیَةُ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَیْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهٗ اِلَّا اِیَّاهُ حَتّٰی سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ کَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ

سلمان سے روایت ہے کہ اگر تمہارے لیے یہ بات ممکن ہو؟ تو سب سے پہلے بازار میں نہ جاؤ اور نہ ہی سب سے آخر میں وہاں سے نکلو کیونکہ بازار شیطان کا میدان کارزار ہے جہاں وہ اپنا جھنڈا نصب کرتا ہے۔ سلمان نے یہ بھی بتایا کہ مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس

وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ انہوں نے عرض کی: یہ دحیہ نامی صحابی تھے۔ راوی کہتے ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں انہیں دحیہ ہی سمجھتی رہی۔ یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبے کے دوران ہمارا یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اپنے استاد ابوعثمان سے دریافت کیا: آپ نے یہ آخری حصہ کس سے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۹۱)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا، پھر فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک کم تر حیثیت کی مالک نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ سات دن رہتا ہوں، لیکن اگر میں تمہارے ہاں سات دن رہا، تو اپنی دوسری ازواج کے ساتھ بھی سات، سات دن رہوں گا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۲۲)

عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت مانگی، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں پچھنے لگا دے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ وہ صاحب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضائی بھائی تھے یا وہ ایسے لڑکے تھے، جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۰۵)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبَا مِنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلَيْسَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا، وَلَا يَعْرِفُنَا؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا، اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھی، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں، اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے، یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس سے پردہ کرو، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں؟ یہ ہمیں نہیں دیکھ

سکتے اور ہمیں نہیں پہچان سکتے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۱۲)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ، فَقَالَ: لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے، وہ اس وقت سر پر چادر لے رہی تھیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ بل دو، دو مرتبہ نہیں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۱۵)

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ، فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: تُرْخِي شِبْرًا، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ

صفیہ بنت ابوعبید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اس وقت جب نبی اکرم ﷺ نے تہبند کا ذکر کیا تھا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! عورت کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکائے گی، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں تو اس سے یعنی اس کے پاؤں سے پردہ ہٹ جائے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ایک ہاتھ جتنا لٹکا لے گی، لیکن اس سے زیادہ نہیں لٹکائے گی۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۱۷)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُن کا بچھونا نبی اکرم ﷺ کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۴۸)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ، اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ، اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ، اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تھے، تو آپ ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں، یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں، یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کا مظاہرہ کروں، یا میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۹۴)

اُم المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِزَيْنَبَ: اَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ: اَنَا اُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا ایک اونٹ بیمار ہوگیا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم یہ اونٹ اسے دے دو۔ تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بولیں: کیا میں یہ اس یہودیہ کو دے دوں؟ نبی اکرم ﷺ ناراض ہوگئے اور آپ نے ذوالحج، محرم اور صفر کے کچھ حصے تک ان سے لاتعلقی اختیار کی۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث ۴۶۰۳)

اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ) نَزَلَتْ فِيْ شَاْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیہ مقدسہ 'وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ' حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۰۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ وَاِذَا هُوَ كَاَنَّهُ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ) الْاٰيَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جب ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ نے لوگوں کو ولیمہ کیلئے بلایا۔ انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنا شروع کردیں۔ نے نبی کریم ﷺ کس یہ کیسے ہوا کہ آپ اٹھنے کی تیاری کررہے ہیں لیکن لوگ نہ اٹھے اور بدستور

بیٹھ کر باتیں کرتے رہے اور جب آپ نے یہ دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور جب آپ کھڑے ہوئے تو بعض لوگ بھی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور تین شخص بیٹھے رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے تا کہ گھر میں داخل ہوں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کرر ہے ہیں۔ پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں چلا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے ہیں پھر آپ اپنے گھر تشریف لائے۔ میں نے بھی داخل ہونا چاہا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ فرمالیا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیہ مقدسہ "یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ" نازل فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۱۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اٰيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا اُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَّدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوْا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُوْدٌ يَّتَحَدَّثُونَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ) فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس آیہ کریمہ یعنی آیت حجاب کے متعلق لوگوں سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ جب دلہن کو سنوارنے والی نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سنوار کر نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا وہ آپ کے ہمراہ گھر میں تھیں کہ آپ نے ولیمہ کا کھانا تیار کیا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دی اور کھانے کے بعد انہوں نے بیٹھ کر باتیں کرنا شروع کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے باہر آنا جانا شروع کر دیا اور وہ بیٹھے باتوں میں مشغول تھے تو اللہ عزوجل نبی کریم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ "یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ" تک نازل فرمائی لہذا پردہ کیا گیا اور لوگ چلے گئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۱۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيْءُ قَوْمٌ فَيَاْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ فَيَاْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ فَدَعَوْتُ حَتّٰى مَاۤ اَجِدُ اَحَدًا اَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَاۤ اَجِدُ اَحَدًا اَدْعُوْهُ قَالَ ارْفَعُوْا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَّتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَّ اَهْلَكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرّٰى حُجَرَ نِسَآئِهٖ كُلِّهِنَّ يَقُوْلُ لَهُنَّ كَمَا يَقُوْلُ لِعَآئِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهٗ كَمَا قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ثَلَاثَةٌ مِّنْ رَّهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُوْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا اَدْرِىْ اَخْبَرْتُهُ اَوْ اُخْبِرَ اَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتّٰى اِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِىْ اُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَاُخْرٰى خَارِجَةً اَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ وَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اس حال میں نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا کہ روٹی اور گوشت سے ولیمہ کیا گیا تھا اور مجھے لوگوں کو طعام کیلئے بلانے کیلئے بھیجا گیا۔ لوگ آتے اور کھاتے اور چلے جاتے۔ پھر لوگ آتے کھاتے اور چلے جاتے۔ میں نے ہر شخص کو کھانے کی دعوت دی۔ حتیٰ کہ میں نے کسی کو نہ پایا کہ اسے کھانے کیلئے بلاؤں۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ عزوجل کے نبی ﷺ کوئی باقی نہیں رہا جس کو میں بلاؤں۔ آپ نے فرمایا: کھانا اٹھالو۔ سب لوگ چلے گئے صرف تین شخص گھر میں باقی رہ گئے جو باتوں میں مشغول رہے۔ نبی کریم ﷺ گھر سے نکلے اور حجرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" اس کے جواب میں ام المومنین نے کہا "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" یارسول اللہ ﷺ اپنے اہل کو کیسا پایا۔ اللہ عزوجل آپ کے اہل میں برکت فرمائے پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور ان سے وہی کہا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا اور ازواج مطہرات نے آپ سے وہی عرض کیا جو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تھا پھر نبی کریم ﷺ واپس اپنے گھر تشریف لائے۔ کیا دیکھتے ہیں تین شخص گھر میں محوِ گفتگو ہیں اور نبی کریم ﷺ سخت کامل حیاء والے تھے۔ آپ باہر نکلے اور حجرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل دیئے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم نہیں میں نے آپ کو بتایا یا آپ کو کسی نے بتایا کہ لوگ گھر سے چلے گئے ہیں۔ آپ واپس لوٹے حتیٰ کہ جب آپ نے اپنا پاؤں مبارک دروازہ کی چوکھٹ کے اندر رکھا اور ایک پاؤں مبارک باہر تھا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور آیہ حجاب نازل ہوئی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۱۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ يَّسْاَلُنِىْ عَنْهُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاس

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تمام لوگوں سے آیت حجاب کے نزول کا سبب زیادہ جانتا ہوں۔ اور حضرت ابی بن کعب اس کے متعلق مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش سے خلوت صحیحہ فرمائی۔ جبکہ مدینہ منورہ میں ان سے نکاح فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے سورج بلند ہونے کے بعد لوگوں کو ولیمہ کے کھانے کے لئے بلایا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۴۲۷)

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سب سے زیادہ جلدی مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں؟ تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کرتی تھیں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل صحابہ حدیث ۶۱۹۲)

اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

عمرو بن حارث رسول اللہ ﷺ کے سالہ اور وہ جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی درہم یا دینار نہ ہی کوئی غلام اور باندی اور نہ ہی کوئی چیز چھوڑی مگر سفید رنگ کی خچر اس کو دلدل اور بغلۃ شھباء بھی کہتے ہیں وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ''ینبع'' میں فوت ہوئی ہتھیار ذوالفقار تلوار وغیرہ اور زمین فدک وخیبر چھوڑی جو آپ نے صدقہ کردی تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب فضائل قرآن حدیث ۱۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَاِذَا كَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّهْدِيَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهٖ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوْتِ نِسَائِهٖ

فَكَلَّمَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِيْنَ دَارَ اِلَيْهَا اَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ اِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ نِسَائَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ فَاَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ اِلَيْهِ فَاَبَتْ اَنْ تَرْجِعَ فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَاَتَتْهُ فَاَغْلَظَتْ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَائَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ اِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى اَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اِنَّهَا بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْاَخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک جماعت میں امہات المؤمنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر، حفصہ بنت عمر بن خطاب، صفیہ بنت حیی خیبر یہ اور سودہ بنت زمعہ عامریہ تھیں اور دوسری جماعت اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ اور رسول اللہ ﷺ کی باقی بیویاں وہ یہ ہیں زینب بنت جحش اسدیہ، میمونہ بنت حارث ہلالیہ، ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان امویہ اور جویریہ بنت حارث مصطلقیہ تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کو جانتے تھے۔ جب کسی کے پاس کچھ ہدیہ ہوتا اور وہ نبی کریم ﷺ کو ہدیہ بھیجنا چاہتا تو اس میں تاخیر کرتا حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما ہوتے تو صاحب ہدیہ نبی کریم ﷺ کو اپنا ہدیہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجتا تو اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جماعت نے گفتگو کی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں کہ وہ لوگوں سے کلام کریں اور فرمائیں جو کوئی نبی کریم ﷺ کو ہدیہ بھیجنا چاہتا ہو وہ اپنا ہدیہ بھیج دیا کرے۔ خواہ نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں میں سے جس کے گھر بھی ہوں۔ ان کے کہنے پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے گفتگو کی اور آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ ان سے دوبارہ عرض کرو۔ جب آپ کی باری آئی تو ام ہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے کہا آپ نے مجھ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا

سے کہا آپ سے پھر عرض کرو یہاں تک کہ آپ اس بارے میں بات کریں اور جب اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری آئی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے باعث مجھے اذیت نہ دو کیونکہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی عورت کے کپڑوں میں ہوں تو میرے پاس وحی نہیں آتی۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا وہ آپ سے عرض کریں کہ آپ کی بیویاں ابوبکر کی بیٹی کے متعلق انصاف کرنے کیلئے خدا کا واسطہ دیتی ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے میری بیٹی کیا تو اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیوں نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس واپس آئیں اور ان کو خبر دی جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہوں نے کہا آپ دوبارہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جائیں تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ جانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ وہ آپ کے پاس آئیں اور سخت کلام کیا اور کہا آپ کی بیویاں ابن قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کیلئے آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہیں اور اپنی آواز بلند کی یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درپے ہوگئیں حالانکہ وہ بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کو برا بھلا کہا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے لگے کہ کیا وہ کوئی بات کرتی ہیں۔ چنانچہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بولنا شروع کیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کا جواب دیا حتیٰ کہ ان کو خاموش کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا یہ حضرت ابوبکر کی بیٹی ہیں۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الھبۃ حدیث ۲۴۰۴)

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ

ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے نافع کو خط لکھ کر ان سے' جنگ سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے کے بارے میں' دریافت کیا تو انہوں نے جواباً لکھا یہ حکم ابتداء کے زمانہ اسلام میں تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق پر ان کی لاعلمی میں حملہ کیا تھا جبکہ ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا اور کچھ لوگوں کو قیدی بنایا اسی غزوے کے دوران سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بھی قیدی بنی تھیں۔ جو حارث کی صاحبزادی تھیں نافع کہتے ہیں مجھے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنائی تھی جو اس لشکر میں شامل تھے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب اللقطہ حدیث ۴۴۰۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کے ہاں سے صبح سویرے ہی تشریف لے گئے اور وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر تھے۔ دن چڑھ جانے کے بعد آپ واپس تشریف لائے اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی ہو جس میں، میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد، میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے۔ تم نے آج کے دن میں جو کچھ پڑھا ہے اگر اس کا وزن ان کے ساتھ کیا جائے تو وہ وزنی ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

''اللہ کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی رضا کے مطابق، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الزکر والدعا حدیث ۶۷۸۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ. وَكَانَ اسْمُهَا بُرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا. فَخَرَجَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِيْ مُصَلَّاهَا. فَقَالَ: لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مُصَلَّاكِ هٰذَا؟، قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ. وَرِضَا نَفْسِهٖ. وَزِنَةَ عَرْشِهٖ. وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اس خاتون کا نام پہلے ''برّیٰ'' تھا پھر آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا نبی اکرم ﷺ جب گھر سے تشریف لے گئے' تو وہ خاتون اس وقت اپنی جائے نماز پر موجود تھیں' پھر جب نبی اکرم ﷺ گھر میں واپس تشریف لائے' تو وہ خاتون اس وقت بھی جائے نماز پر موجود تھیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت سے لے کر اب تک اس جائے نماز پر موجود ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد یعنی تمہارے

پاس سے رخصت ہونے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے اگر ان کا وزن ان کلمات کے ذریعے کیا جائے جو تم نے پڑھے ہیں، تو یہ کلمات زیادہ وزنی ہوں گے۔

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو، اس ذات کی رضامندی جتنی ہو، اس کے عرش کے وزن جتنی ہو اور اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو''۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۱۵۰۲)

اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا

عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا اس میں مورتیاں تھیں پھر انہوں نے اس کا نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک مرد ہوتا اور وہ فوت ہو جاتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ مورتیاں سجا دیتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے نزدیک مخلوق میں سے بدتر ہوں گے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوۃ حدیث ۴۱۲)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِیْهِ تِیْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں تصاویر یں تھیں۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے تھے اور اس میں یہ تصاویر لگا دیتے تھے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۶۱)

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَ فِیْمَنْ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ عِنْدَهُمْ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ پہلے ابن جحش کی اہلیہ تھی ان کا انتقال ہوگیا، وہ دونوں میاں بیوی حبشہ ہجرت کر گئے تھے ان کے شوہر کے انتقال کے بعد نجاشی نے ان کی شادی نبی اکرم ﷺ سے کروادی، جبکہ وہ ابھی ان لوگوں کے ہاں حبشہ میں ہی تھیں۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۸۶)

عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ، زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ

زہری سے روایت ہے کہ نجاشی نے سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم ﷺ سے کروادی، جو چار ہزار درہم حق مہر کے ساتھ ہوئی، نجاشی نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس نکاح کو قبول کرلیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث ۲۱۰۸)

اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری سے فرمایا اپنے بچوں میں سے میرے لئے کوئی بچہ تلاش کرو جو میری خدمت کرے' حتیٰ کہ میں خیبر کی طرف جاؤں' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹا کر ساتھ لے گئے حالانکہ میں اس وقت قریب البلوغ بچہ تھا تو میں رسول

اللہ ﷺ کی جب وہ کسی جگہ قیام پذیر ہوتے آپ کی خدمت کرتا تھا اور میں نے بہت دفعہ آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے اللہ میں تیرے ذریعہ غم وحزن' عجز و کاہلی' بخل اور بزدلی' قرضہ کے بوجھ اور فتنہ وفساد سے پناہ مانگتا ہوں پھر ہم خیبر پہنچے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے قلعہ فتح کر دیا تو آپ سے صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا حالانکہ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور وہ ابھی دلہن تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنی ذات کریمہ کے لئے مختص فرمایا اور ان کے ہمراہ نکلے حتیٰ کہ ہم مقام الصہباء پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال ہو گئیں یعنی ایام حیض گزر گئے تو آپ نے انہیں ہم بستری کا شرف بخشا پھر حجرے کے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس کھجور' گھی اور ستو سے تیار کردہ حلوہ تیار کر کے رکھوایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس اپنے اردگرد لوگوں میں اعلان کرو کہ وہ آ کر کھائیں رسول اللہ ﷺ کا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہی ولیمہ تھا' پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی چادر مبارکہ سے گھیرے ہوئے تھے پھر آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھتے اور آپ اپنا گھٹنا مبارک رکھتے تو حضرت صفیہ آپ کے مبارک گھٹنے پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاتیں' ہم چلتے رہے حتیٰ کہ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے احد پہاڑ کی طرف نظر فرمائی تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر آپ نے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے اللہ میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرام بناتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام بنایا تھا' اے اللہ اہل مدینہ کے لئے ان کے مد اور صاع میں برکت فرما۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۵۵)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَائَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْاَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ عسفان سے واپسی پر ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے درانحالیکہ حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا آپ کی اونٹنی پھسلی تو دونوں زمین پر گر پڑے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو مشقت میں ڈالتے ہوئے بلا سوچے اونٹ سے چھلانگ لگائی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ ﷺ نے فرمایا عورت حضرت صفیہ کا خیال کرو تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ پر کپڑا کرتے ہوئے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے

پاس گئے اور وہ کپڑا ان پر ڈال دیا اور ان کی سواری کو صحیح کیا پھر آپ دونوں نبی اکرم ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اس پر سوار ہو گئے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کا احاطہ کر لیا اور جب ہم نے مدینہ منورہ کو دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے' اپنے رب کی عبادت اور حمد وثنا کرنے والے ہیں' مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک آپ مسلسل یہی فرماتے رہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۲۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاِنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَائَكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰى ثَوْبَهٗ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ واپس آئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی سواری کے پیچھے آپ کے ساتھ سوار تھیں' جب راستہ میں تھے آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے یحییٰ بن اسحاق نے کہا میرے خیال میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور عرض کیا یا نبی ﷺ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے کیا آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی آپ نے فرمایا نہیں لیکن حضرت صفیہ کا خیال کرو' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈالا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی سواری ٹھیک کی تو وہ دونوں اس پر سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب وہ مدینہ منورہ کی زمین میں تھے یعنی مدینہ منورہ کے قریب یا مدینہ منورہ کو دور سے جھانکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے رب کی عبادت اور حمد وثناء کرنے والے ہیں' مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک مسلسل یہی کہتے رہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۳۳۰)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَائَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ

سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا

حضرت علی بن حسین کہ حضرت صفیہ بنت حیی نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے آئیں درانحالیکہ آپ ماہ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے پھر جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا واپس جانے کے لئے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی آپ کے ساتھ اٹھے حتی کہ جب مسجد کے دروازے کے قریب جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کے دروازے کے قریب ہے پہنچے تو دو انصاری مردان کے پاس سے گزرے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا اور جلدی سے چلنے لگے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا آہستہ سے جاؤ یہ میری بیوی صفیہ ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ اور ان دونوں پر یہ گراں گزرا آپ نے فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۲۳۰)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِّنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَّا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْتَ قُلْتَ لِاَنَسٍ مَّا اَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَّاْسَهٗ تَصْدِيْقًا لَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز خیبر کے قریب اندھیرے میں پڑھی۔ پھر آپ نے بذریعہ وحی فرمایا اللہ اکبر خیبر تباہ و برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔ یہودی اس حال میں باہر نکلے کہ وہ گلیوں میں دوڑ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے جو قابل لڑائی تھے ان کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور قیدیوں میں صفیہ بنت حیی بن اخطب بھی تھیں وہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی گئیں آپ ﷺ نے اس کی آزادی اس کا حق مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت بنانی سے کہا اے ابو محمد کیا تم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ صفیہ کا حق مہر کیا تھا' ثابت بنانی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے اس کی تصدیق کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۶۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِاَنَسٍ مَّا اَصْدَقَهَا قَالَ اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَاَعْتَقَهَا

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صفیہ کو قیدی بنایا اور ان کو آزاد کیا اور اس کے بعد ان سے نکاح فرمایا ثابت بنانی سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا صفیہ کا حق مہر کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا صفیہ کا حق مہر ان کی جان تھی آپ نے اس کو آزاد کیا یہی اس کا حق مہر تھا اور ان سے نکاح کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۶۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتَهٗ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَآءَهٗ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم خیبر آئے جب اللہ عزوجل نے آپ ﷺ پر قلعہ قموص کو فتح فرمایا تو آپ سے صفیہ بنت حی بن اخطب کے جمال کا ذکر کیا گیا اور اس کا شوہر کنانہ بن ربیع قتل ہو چکا تھا اور وہ ابھی دلہن تھی' نبی اکرم ﷺ نے صفیہ کو اپنے لئے پسند فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر نکلے۔ حتیٰ کہ ہم سدالصہباء خیبر کے سفلی طرف ایک جگہ کا نام پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے چمڑے کے چھوٹے سے دسترخوان پر گھی' کھجور اور پنیر کا مالیدہ بنا کر رکھ دیا پھر آپ نے مجھے فرمایا اپنے اردگرد لوگوں کو بتادو' یہ صفیہ سے نکاح کا ولیمہ تھا پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکل پڑے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے پیچھے صفیہ کیلئے چادر بچھادی پھر اپنی سواری کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا زانو مبارک اونٹ کے ساتھ رکھ دیا صفیہ نے اپنا پاؤں آپ ﷺ کے زانو مبارک پر رکھا حتیٰ کہ سوار ہو گئیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۷۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى اَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ خیبر کے راستہ جس جگہ آپ نے صفیہ

بن حیی سے خلوت فرمائی اس جگہ تین دن ان کے ہاں قیام فرمایا حضرت صفیہ کے آزاد ہونے کی وجہ سے وہ اُمہات المومنین میں شامل ہوگئیں جن پر پردہ کرنا واجب تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۷۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِلَالًا بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ قَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّا لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان جہاں صفیہ سے خلوت فرمائی تین دن قیام فرمایا اور میں نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی اور ولیمہ میں روٹی اور گوشت نہیں تھا اس میں صرف یہ تھا کہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دستر خواں بچھانے کا حکم دیا تو دستر خواں بچھا دیا گیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ مسلمانوں نے کہا حضرت صفیہ امہات المومنین میں سے ایک ہیں یا آپ ﷺ کی کنیز ہیں لوگوں نے آپس میں کہا اگر آپ نے اس سے پردہ کرایا تو یہ امہات المومنین میں سے ایک ہیں اور اگر پردہ نہ کیا تو یہ آپ کی کنیز ہیں جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا اور اپنے پیچھے حضرت صفیہ کیلئے بیٹھنے کی جگہ بنائی تو ان پر پردہ تان دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۷۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اُمِرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاَلْقٰى فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰى لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ فتح خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن اس حال میں قیام فرمایا کہ آپ نے صفیہ بنت حیی سے خلوت فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کے ولیمہ کی دعوت دی اور اس دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو چمڑے کا دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے کہا صفیہ امہات المومنین میں سے ایک ہے یا یہ لونڈی ہے۔ پھر انہوں نے کہا اگر آپ نے اس سے پردہ کا حکم دیا تو وہ ام المومنین ہیں اور اگر اس کے پردہ کا حکم نہ دیا تو وہ لونڈی ہیں۔ جب آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا

تو آپ نے سواری پر اپنے پیچھے حضرت صفیہ کے بیٹھنے کے لئے کوئی چیز تیار کی اور صفیہ اور لوگوں کے درمیان پردہ کر دیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۷۷)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَائَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً مِّنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ مَسْكَنِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا

علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حال میں آئیں کہ وہ آپ کی زیارت کرنا چاہتی تھیں۔ جبکہ آپ ماہ رمضان المبارک کے بقیہ عشرۂ اواخر میں مسجد میں معتکف تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے پاس عشاء کے کچھ وقت میں باتیں کیں۔ پھر وہ واپس جانے کے لئے اٹھیں نبی اکرم ﷺ بھی کھڑے ہوئے کہ ان کو واپس کرنے جائیں۔ حتیٰ کہ جب ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مسجد کے دروازے تک پہنچیں جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہے تو ان دونوں کے پاس سے دو انصاری آدمی گذرے بن بطار نے ''شرح عمدۃ'' ہیں گمان کیا ہے کہ دونوں حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تھے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا پھر وہ دونوں آگے چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں پر جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گراں گزرا۔ آپ نے فرمایا انسان کی لوگوں میں خون کے پہنچنے کی جگہ تک شیطان سرایت کرتا ہے وجہ شبہ عدم منارقت اور کمال اتصال ہے) مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کچھ چیز نہ ڈال دے جس کے سبب تم دونوں ہلاکت میں نہ ڈال دیئے جاؤ۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۱۴۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَائَهٗ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُهٗ حَتّٰى اَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّيْ وَرَائَهٗ بِعَبَائَةٍ اَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَائَهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ

صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَاَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَائَهُ بِهَا ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ ہمارے لئے تلاش کرو جو میری خدمت کرے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اس حال میں لے گئے کہ میں ان کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ خیبر کی طرف تشریف لے گئے تو جب بھی آپ کہیں اترتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سنا اکثر یہ کہتے تھے اے اللہ میں تیرے ذریعہ سے ھم اور حزن یعنی ھم امر متوقع میں ہوتا ہے اور حزن جو واقع ہو چکا ہو عجز، سستی، بخل، بزدلی، قرضہ کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں متواتر آپ کی خدمت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ جب ہم خیبر سے واپس آئے آپ ﷺ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو بھی ساتھ لے کر تشریف لائے آپ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو مال غنیمت سے اپنی ذاتِ مقدسہ کیلئے خاص فرمایا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کو دیکھ رہا تھا کہ اپنے پیچھے کمبل یا چادر لپیٹ رہے تھے پھر حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھائے صرف صفیہ کے گرنے کے خوف سے اپنے پیچھے چادر وغیرہ لپیٹتے تھے حتیٰ کہ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے تو آپ نے چمڑے کے دستر خوان پر حیس کھجور، مکھن اور پنیر سے بنا ہوا کھانا تیار کر کے رکھا۔ پھر آپ نے مجھے لوگوں کو بلانے کیلئے بھیجا۔ تو میں نے لوگوں کو بلایا وہ آئے اور انہوں نے کھانا کھایا اور یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے زفاف کے ولیمہ کا کھانا تھا۔ پھر آپ مدینہ منورہ کی طرف آئے حتیٰ کہ آپ کو احد پہاڑ ظاہر ہوا آپ نے فرمایا یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے حقیقتاً یا مجازاً یا اس سے مراد اہل مدینہ ہیں اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جب مدینہ منورہ کو دور سے دیکھا آپ نے فرمایا اے اللہ! میں مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کی درمیان جو کچھ ہے حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا تھا۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے مد اور صاع میں برکت فرما۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۱۲۸۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَّتَمْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد ولیمہ میں ستو اور کھجور کی دعوت کی تھی۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب النکاح حدیث ۱۰۱۵)

اُم المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهٗ أَوْ خَطِيطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی اکرم ﷺ کے گھر سویا اور نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ رات آپ کے پاس بسر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز مسجد میں ادا کی پھر اپنے گھر آئے اور چار رکعات نماز ادا فرمائی، اور سو گئے، پھر بیدار ہوئے اور فرمایا کیا بچہ مراد ابن عباس ہیں سو گیا یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور میں بھی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعات نماز ادا کی پھر دو رکعت نماز سنت فجر پڑھیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ نماز فجر کے لئے باہر تشریف لائے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۱۱۷)

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ۔

اُم المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حج کے دن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے روزہ میں شک کیا۔ تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا حالانکہ آپ عرفات میں قیام فرماتے۔ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۸۶۲)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے اور ان میں سے جس کا نام نکلتا اس کو اپنا شریک سفر

بناتے اور اپنی ہر بیوی کیلئے ایک دن اور ایک رات تقسیم کرتے سوا سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنا دن اور رات اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور اس سے وہ نبی کریم ﷺ کی خوشنودی چاہتی تھیں۔(بخاری شریف جلد اول کتاب الھبہ حدیث ۲۴۱۵)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلّٰى لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ام الفضل بنت حارث ام الفضل والدہ ابن عباس نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ میمونہ بنت حارث کی ہمشیرہ ان کا اصل نام لبابہ ہے سے روایت کی۔انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز مغرب میں "والمرسلٰتِ عُرفاً" پڑھتے سنا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھائی حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کو قبض کر لیا۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۶۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَهْدَتْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَّاَقِطًا وَّلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَتِهٖ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَّمْ يُوْضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَاَكَلَ الْاَقِطَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میری خالہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ گوہ، پنیر اور دودھ بھیجا۔اور گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھ دی گئی۔اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ رکھی جاتی۔اور آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر تناول فرمایا۔
(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۶۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِيْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِذُؤَابَتِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِيْ اَوْ بِرَاْسِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری اس رات رسول اللہ ﷺ بھی ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آپ نے اپنے دست اقدس سے میرے گیسو پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔ ہشیم بن بشیر بن قاسم بن دینار سلمی واسطی نے کہا ہمیں ابوبشر محمد بن ابووحشیہ نے یہ حدیث بیان کی اور کہا "بِذُؤابتِیْ" میرے گیسو پکڑے یا کہا "بِرَأْسِیْ" میرا سر پکڑا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۵۷)

عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِهَا وَاَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّيَدٌ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کا آغاز سیّدہ میمونہ کے گھر میں قیام کے دوران سے ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے یہ اجازت مانگی کہ وہ بیماری کے ایام یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بسر کریں۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے تو آپ کا ہاتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے کندھے پر تھا اور دوسرا ایک اور صاحب کے کندھے پر تھا اور آپ زمین پر پاؤں گھسیٹ کر چل رہے تھے۔ اس حدیث کے راوی عبیداللہ فرماتے ہیں' میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انہوں نے دریافت کیا' کیا تم جانتے ہو؟ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن دوسرے صاحب کا نام نہیں لیا وہ کون تھے؟ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۱)

تمت بالاخیر

تعارف

علامہ عالم فقری صاحب معروف اہل علم دانشور صوفیانہ فکر کے علمبردار اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے والے ہردلعزیز مصنف ہیں۔ آپ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ میں چاہ میراں لاہور میں پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد اسماعیل اور والدہ کا نام عائشہ بی بی ہے۔ آپ نے ابتدائی نصابی تعلیم چاہ میراں لاہور ہی میں حاصل کی میٹرک کا امتحان اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ سے نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کر کے وظیفہ حاصل کیا بعد ازاں آپ نے ایم۔اے اسلامیات۔ ایم۔اردو اور ایل۔ بی کے امتحانات بھی پاس کئے اس کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث، فقہ، تاریخ اور خصوصاً تصوف کے موضوع پر عالمانہ دسترس حاصل کی۔ آپ نے حصول روزگار کے ساتھ ساتھ دینی موضوعات پر رسائل کی صورت میں تصنیف و تالیف کا کام شروع کیا اور پھر مختلف موضوعات پر کتب تحریر کرنا شروع کر دیں ابتدا میں آپ نے رسائل اور کتب فری تقسیم کرنے کا سلسلہ جاری کیا اور یہ سلسلہ مختلف اداروں کے ذریعے سے تادم آخر رواں دواں ہے۔

آپ نے اپنے علاقہ چاہ میراں میں اپنی رہائش گاہ پر ہی درس اور وعظ و نصیحت کا اہتمام کیا اور چند سالوں تک کشف المحجوب، کیمیائے سعادت اور دیگر تصوف کے موضوعات پر ہفتہ وار درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے حلقہ درس میں شامل ہو کر علمی استفادہ حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ نے سال بھر میں ایک علمی مجلس کا اجرا کیا جس کے ذریعے سے آپ حاضرین کو علم و عمل کی دعوت دیتے تھے اور خصوصی طور پر آپ نے بے پناہ تحریری خدمات سرانجام دی ہیں۔
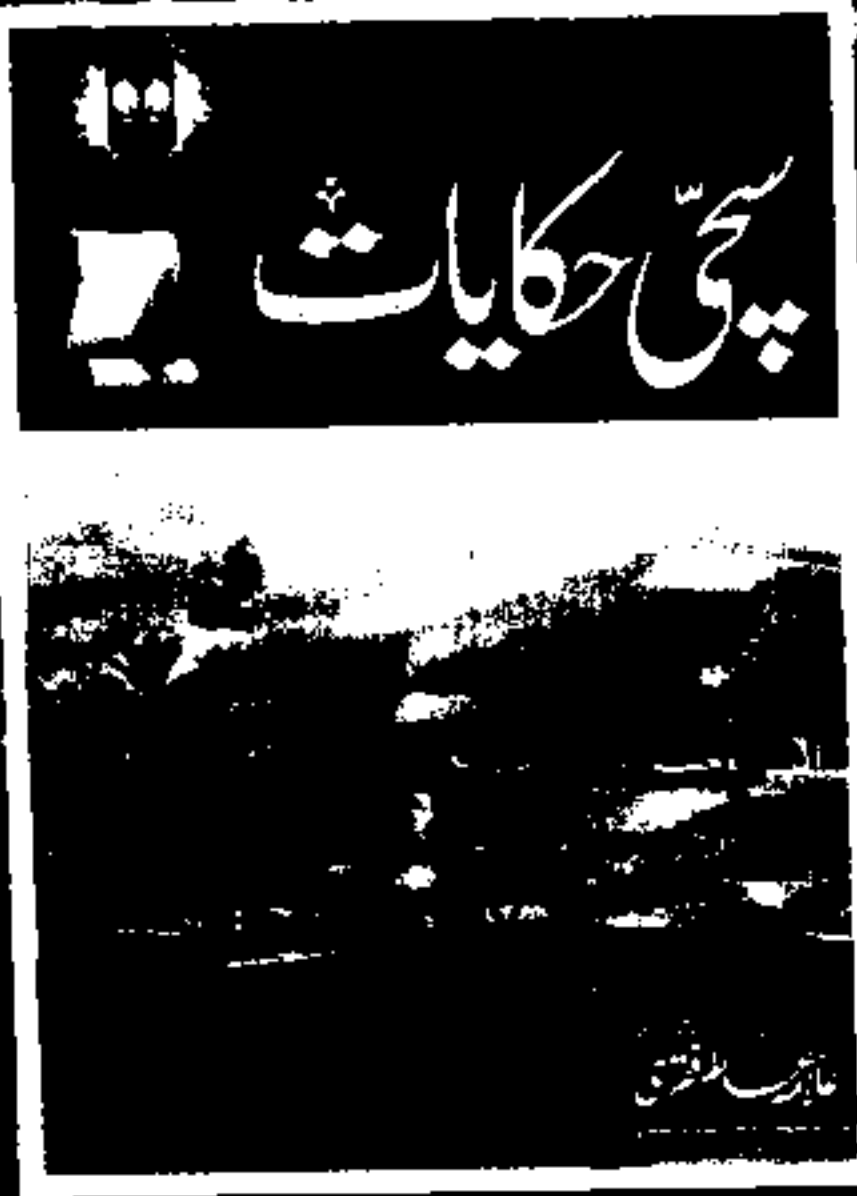
آپ کی سب سے پہلی کتاب آفتاب زنجان ہے جو ۱۹۶۹ میں چھپ کر منظر عام پر آئی اُس وقت سے لے کر آج تک آپ مختلف دینی موضوعات یعنی ترجمہ قرآن پاک، مضامین قرآن سیرت، فقہ، تصوف، تذکرے اور اخلاقیات پر ڈیڑھ سو سے زائد تصانیف فرما چکے ہیں۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب ہر چھوٹے بڑے اہل علم والے شخص کے لئے انمول خزانہ ہیں۔ آپ کی تمام کتب مطبوعہ ہیں۔ آپ کی بہت سی کتب ہندوستان میں بھی چھپ کر عوام الناس میں علمی روشنی پھیلا رہی ہیں۔ غرضیکہ آپ کی شخصیت گوناگوں علمی و دینی اور تحقیقی خدمات کی بنا پر اہل علم حضرات میں بڑی اہم شمار کی جاتی ہے۔

جاوید فقری

سنت مصطفیٰ

وظائف کلام الٰہی

اسم اعظم

سچی حکایات

روحانی عملیات

سنی بہشتی زیور

حسیب پبلشنگ ہاؤس

ایوانِ علم پلازہ 18 اُردو بازار لاہور فون، 042-37361444